۷۲۷۵

احادیث ومعارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وشرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

جلد دوم ○ حصہ چہارم

کتاب التفسیر

فضائل القرآن



وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

۷۲۷۵

احادیث و معارفِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن!

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد دوم

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ۔ اردو بازار، کراچی!

طبع اول دارالاشاعت دسمبر ۱۹۸۵ء

طباعت:

ناشر:۔ دارالاشاعت کراچی ۱

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار۔ کراچی ۱

مکتبہ دارالعلوم۔ کورنگی۔ کراچی ۱۴

ادارۃ المعارف کورنگی۔ کراچی ۱۴

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور ۲

دارالاشاعت متصل [illegible] کراچی ۱

ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشْرَةَ غَزْوَةً ۔

حنبل بن ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے کہمس نے، ان سے ابن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد (بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ غزووں میں شریک رہے تھے۔

كِتَابُ التَّفْسِيْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيْمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ كَالْعَلِيْمِ وَالْعَالِمِ ۔

بَابُ ۵۵۷ مَا جَاءَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔ وَسُمِّيَتْ أُمَّ الْكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَالدِّيْنُ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالدِّيْنِ بِالْحِسَابِ مَدِيْنِيْنَ مُحَاسَبِيْنَ ۔

کتاب التفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الرحمٰن الرحیم (اللہ تعالیٰ کی) دو صفتیں "الرحمۃ" سے مشتق ہیں۔ الرّحیم اور الرّاحم دونوں ہم معنی ہیں جیسے العلیم اور العالم۔

۵۵۷۔ سورۂ فاتحۃ الکتاب سے متعلق روایات۔

ام الکتاب اس سورۃ کا نام اس لیے رکھا گیا کہ قرآن میں اسی سے کتابت کی ابتداء کرتے ہیں اور نماز میں بھی قرات کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے اور "الدین" جزاء کے معنی میں ہے۔ خواہ خیر میں ہو یا شر میں (بولتے ہیں) "کما تدین تدان" (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے) مجاہد نے فرمایا کہ "الدین" حساب کے معنی میں ہے "مدینین" بمعنی "محاسبین"۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِيْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ ۔

۱۵۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید بن معلّی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی حالت میں بلایا۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ (پھر بعد میں حاضر ہو کر) عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے نہیں فرمایا ہے: "استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم" (اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو جواب دو) پھر آنحضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جب آپ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آنحضورؐ نے مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا آپؐ نے فرمایا

الحمد للہ رب العالمین ، یہی وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

باب ۵۵۸ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

۵۵۸ - غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

۱۵۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَمَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۱۵۹۰ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں سمی نے، انھیں ابو صالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام "غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" کہے تو تم آمین کہو کہ جس کا یہ کہنا ملائکہ کے کہنے کے ساتھ ہو جاتا ہے اس کی تمام پچھلی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

سورۂ بقرہ

باب ۵۵۹ قَوْلِهٖ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا۔

۵۵۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا"

۱۵۹۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ذَنْبَهٗ فَيَسْتَحْيِيْ اِئْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّهٗ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ مَا لَيْسَ لَهٗ بِهٖ عِلْمٌ فَيَسْتَحْيِيْ فَيَقُوْلُ اِئْتُوْا خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ اِئْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرٰىةَ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّبِّهٖ فَيَقُوْلُ اِئْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَكَلِمَةَ اللّٰهِ وَرُوْحَهٗ

۱۵۹۱ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنین قیامت کے دن جمع ہوں گے اور (آپس میں) کہیں گے، کاش اپنے رب کے حضور میں آج کسی کو اپنا سفارشی بنا کر لے جاتے۔ چنانچہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ انسانوں کے جدِّ امجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے تخلیق کی ہے۔ آپ کے لیے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا، آپ ہمارے لیے اپنے رب کے حضور میں سفارش کر دیجیے۔ تاکہ آج کی اس پریشانی سے ہمیں نجات ملے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے۔ مجھ میں اس کی جرأت نہیں۔ آپ اپنی لغزش کو یاد کریں گے اور آپ کو (اللہ کے حضور سفارش کے لیے جاتے ہوئے) حیاء دامنگیر ہو گی۔ (فرمائیں گے کہ) تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ سب سے پہلے نبی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے (میرے بعد) روئے زمین پر مبعوث کیا تھا۔ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں

فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي مِثْلَهُ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ يَعْنِي قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَالِدِينَ فِيهَا ؁

حاضر ہوں گے۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں اور وہ اپنے رب سے اپنے سوال کو یاد کریں گے جس کے متعلق انھیں کوئی علم نہیں تھا آپ کو بھی حیا، دامنگیر ہوگی اور فرمائیں گے کہ خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن آپ بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں، موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا تھا اور توریت دی تھی، لوگ آپ کے پاس آئیں گے لیکن آپ بھی عذر کریں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں، آپ کو بغیر کسی حق کے ایک شخص کو قتل کرنا یاد آجائے گا اور اپنے رب کے حضور میں جاتے ہوئے حیاء دامنگیر ہوگی۔ فرمائیں گے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اللہ نے ان کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردیے تھے۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور اپنے رب سے اجازت چاہوں گا۔ مجھے اجازت مل جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر پڑوں گا اور جو کچھ اللہ چاہے گا وہ دعا مانگوں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو تمھیں دیا جائے گا، کہو تمھاری بات سنی جائے گی، شفاعت کرو تمھاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی وہ حمد بیان کروں گا جو مجھے اس کی طرف سے سکھائی گئی ہوگی۔ اس کے بعد شفاعت کروں گا اور میرے لیے ایک حد مقرر کردی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں داخل کروں گا اور پھر جب واپس آؤں گا تو اپنے رب کو پہلے کی طرح دیکھوں گا اور شفاعت کروں گا اس مرتبہ پھر میرے لیے حد مقرر کردی جائے گی جنھیں میں جنت میں داخل کروں گا چوتھی مرتبہ جب میں واپس آؤں گا تو عرض کروں گا کہ جہنم میں ان لوگوں کے سوا اور کوئی اب باقی نہیں رہا جنھیں قرآن نے اس میں روک لیا ہے اور ان کے لیے ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا ضروری قرار دیدیا ہے ابو عبداللہ نے کہا کہ "جنھیں قرآن نے اس میں روک لیا ہے" سے اشارہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف ہے کہ "(کفار) جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔" ؁

باب ۵۶۰ قَالَ مُجَاهِدٌ إِلٰى شَيَاطِينِهِمْ أَصْحَابِهِمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُشْرِكِينَ۔ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ اللّٰهُ جَامِعُهُمْ۔ عَلَى الْخَاشِعِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا قَالَ مُجَاهِدٌ بِقُوَّةٍ يَعْمَلُ بِمَا فِيهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مَرَضٌ شَكٌّ۔ صِبْغَةٌ دِينٌ۔ وَمَا خَلْفَهَا عِبْرَةٌ لِمَنْ بَقِيَ۔ لَا شِيَةَ فِيهَا لَا بَيَاضَ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسُومُونَكُمْ يُوَلُّونَكُمُ الْوِلَايَةَ

۵۶۰۔ مجاہد نے بیان کیا کہ "الی شیاطینہم" سے مراد ان کے منافق اور مشرک ساتھی ہیں۔ (ارشاد خداوندی)۔ "محیط بالکافرین" کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کافروں کو جمع کریگا۔ "علی الخاشعین" یعنی مؤمنین پر حق ہے۔ مجاہد نے فرمایا۔ "بقوۃ" سے مراد عمل ہے۔ ابوالعالیہ نے فرمایا کہ "مرض" سے مراد شک ہے۔ "صبغۃ" بمعنی دین۔ "وما خلفھا" یعنی اپنے بعد آنے والوں کے لیے عبرت۔ "لاشیۃ فیھا" یعنی اس میں سفیدی نہ ہو۔ ان کے غیر (ابوعبید قاسم بن سلام) نے

مَفْتُوحَةً مَصْدَرُ الْوَلَاءِ وَهِيَ الرُّبُوبِيَّةُ وَإِذَا كُسِرَتِ الْوَاوُ فَهِيَ الْإِمَارَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحُبُوبُ الَّتِي تُؤْكَلُ كُلُّهَا فُومٌ فَادَّارَءْتُمْ اِخْتَلَفْتُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ فَبَاءُوْا فَانْقَلَبُوْا وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْتَفْتِحُوْنَ يَسْتَنْصِرُوْنَ شَرَوْا بَاعُوْا. رَاعِنَا مِنَ الرُّعُوْنَةِ إِذَا أَرَادُوْا أَنْ يُحَمِّقُوْا إِنْسَانًا قَالُوْا رَاعِنَا. لَا تَجْزِيْ لَا تُغْنِيْ اِبْتَلٰى اِخْتَبَرَ خُطُوَاتِ مِنَ الْخَطْوِ وَالْمَعْنٰى آثَارُهُ ۔

فرمایا کہ "یسومونکم" بمعنی "یولونکم" ہے "ولایۃ" واؤ کے فتحہ کے ساتھ۔ ولاء کا مصدر ہے۔ پرورش کے معنی میں۔ اور واؤ کے کسرہ کے ساتھ امارت کے معنی میں ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ جتنے اناج کھائے جاتے ہیں سب پر "فوم" کا اطلاق ہوتا ہے۔ "فادارءتم" بمعنی "اختلفتم" قتادہ نے فرمایا کہ "فبادوا" بمعنی "فانقلبوا" ہے۔ دوسرے بزرگ نے فرمایا کہ "یستفتحون" بمعنی "یستنصرون" ہے "شروا" بمعنی "باعوا"۔ "راعنا" رعونت سے مشتق ہے۔ یہودی جب کسی کو احمق بنانا چاہتے تو کہتے کہ "راعنا"۔ "لا تجزی" بمعنی لا تغنی۔ "ابتلیٰ" بمعنی "اختبر" "خطوات" خطو سے مشتق ہے۔ معنی یہ ہیں کہ شیطان کے آثار کی پیروی نہ کرو۔

باب ۵۶۱ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَّأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔

۵۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "فلا تجعلوا للہ اندادا و انتم تعلمون"۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ ۔

۱۵۹۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے عمرو بن شرحبیل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اللہ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ۔ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی یہ تو واقعی سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس کے بعد کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ اپنے ساتھ اسے بھی کھلانا پڑے گا۔ میں نے پوچھا اور اس کے بعد۔ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔

باب ۵۶۲ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمَنُّ صَمْغَةٌ وَالسَّلْوٰى الطَّيْرُ ۔

۵۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم پر ہم نے بادل کا سایہ کیا اور تم پر ہم نے من و سلویٰ نازل کیا کہ کھاؤ، ان پاکیزہ چیزوں کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔ ہم نے تم پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ تم نے خود اپنے اوپر ظلم کیا" مجاہد نے فرمایا کہ "من" ایک گوند تھا (ترنجبین) اور "سلویٰ" پرندے تھے۔

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدٍ

۱۵۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے ان سے عمرو بن حریث نے اور ان سے

ابْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ ؛

سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کماۃ" (یعنی کھمبی) بھی منّ میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کی بیماریوں میں مفید ہے۔

باب ۵۶۳ قَوْلِهٖ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ۔ رَغَدًا- وَاسِعٌ كَثِيْرٌ ؛

۵۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ہم نے کہا کہ اس قریہ میں داخل ہو جاؤ اور پوری فراخی کے ساتھ جہاں چاہو، کھاؤ۔ اور دروازے سے جھکتے ہوئے داخل ہو۔ اور یوں کہتے ہوئے جاؤ کہ اے اللہ ہمارے گناہ معاف کر دے تو ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور ان احکام پر جو زیادہ خلوص کے ساتھ عمل کرے گا اس کے اجر میں اضافہ کریں گے۔" "رغداً" بمعنی واسع کثیر ؛

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لِبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰٓى اَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوْا وَقَالُوْا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ ؛

۱۵۹۴۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے، ان سے معمر نے، ان سے ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو یہ حکم ہوا تھا کہ دروازے سے جھکتے ہوئے داخل ہوں اور حطۃ کہتے ہوئے (یعنی اے اللہ! ہمارے گناہ معاف کر دے) لیکن (انھوں نے عدول کیا اور) سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کلمہ (حطۃ) کو بھی بدل دیا اور کہا کہ حطۃ، حبۃ فی شعرۃ (مذاق اور دل لگی کے طور پر)

باب ۵۶۴ قَوْلِهٖ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرَ وَمِيْكَ وَسَرَافِ عَبْدٌ اِيْلُ اللّٰهُ ؛

۵۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ" عکرمہ نے فرمایا کہ جبر، میک اور سراف بندہ کے معنی میں ہے اور "ایل" اللہ کے معنی میں۔

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ بِقُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَّخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ سَآئِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰٓى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰٓى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا قَالَ جِبْرِيْلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ

۱۵۹۵۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن بکر سے سنا۔ بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو علماء یہود میں سے تھے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (مدینہ) تشریف آوری کے متعلق سنا تو وہ اپنے باغ میں پھل توڑ رہے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا۔ جنھیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی نشانیوں میں سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل جنت کی ضیافت کے لیے سب سے پہلے کیا چیز پیش کی جائے گی؟ بچہ کب اپنے باپ پر پڑتا ہے اور کب اپنی ماں پر؟ حضور اکرم نے فرمایا۔ مجھے ابھی جبریل علیہ السلام نے آکر اس کے متعلق بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بولے جبریل؟ فرمایا ہاں! عبداللہ بن سلام

مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونِي فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوهُ قَالَ فَهَذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۔

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ تو یہودیوں کے دشمن ہیں۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی" من کان عدوا لجبریل فانہ نزلہ علی قلبک" (اور ان کے سوالات کے جواب دیے) قیامت کی سب سے پہلی نشانی ایک آگ کی صورت میں ظاہر ہوگی جو تمام انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر لائے گی۔ اہل جنت کی ضیافت کے لیے جو کھانا سب سے پہلے پیش کیا جائے گا وہ مچھلی کے جگر کا ایک قیمتی ٹکڑا ہوگا۔ اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر سبقت کر جاتا ہے تو بچہ باپ پر پڑتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر سبقت کر جاتا ہے۔ تو بچہ ماں پر پڑتا ہے۔ عبداللہ بن سلام بول اٹھے" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔" (پھر عرض کی) یا رسول اللہ! یہود بڑی بہتان تراش قوم ہے۔ اگر اس سے پہلے کہ آپ میرے متعلق ان سے کچھ پوچھیں، انھیں میرے اسلام کا پتہ چل گیا تو مجھ پر بہتان تراشیاں شروع کر دیں گے۔ چنانچہ جب یہودی آئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا۔ عبداللہ تمھارے یہاں کیسے سمجھے جاتے ہیں؛ وہ کہنے لگے ہم میں سب سے بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے، ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے۔ حضور اکرم نے فرمایا اگر وہ اسلام لے آئیں پھر تمھارا کیا خیال ہوگا؛ کہنے لگے، اللہ تعالی اس سے انھیں اپنی پناہ میں رکھے، اتنے میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔" اب وہ یہودی ان کے متعلق کہنے لگے کہ یہ ہم میں سب سے بدتر ہے اور سب سے بدتر شخص کا بیٹا ہے اور ان کی اہانت وتنقیص شروع کر دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ! یہی وہ چیز ہے جس سے میں ڈرتا تھا۔

بَابُ ۵۶۵ قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا

۵۶۵۔ اللہ تعالی کا ارشاد" ما ننسخ من آیۃ او ننسہا"

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ وَذَاكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ لَا أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا ۔

۱۵۹۶۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحیی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم میں سب سے بہتر قاری قرآن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ علی رضی اللہ عنہ میں قضا (مقدمات کے فیصلے) کی صلاحیت ہے۔ اس کے باوجود ہم ابی رضی اللہ عنہ کی اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جن آیات کی بھی تلاوت سنی ہے میں انھیں نہیں چھوڑ سکتا[1]۔ حالانکہ

[1] حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نسخ آیات کے قائل نہیں تھے حالانکہ یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے۔ غالباً انھیں آیات کے نسخ کے متعلق روایات معلوم نہیں رہی ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ "مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ (وننسھا) (ہم نے جو آیت بھی منسوخ کی یا اسے بھلایا تو اس سے اچھی آیت لاتے)

باب ۵۶۶ قَوْلِهٖ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ

۵۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ"

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيبُهٗ اِيَّايَ فَزَعَمَ اَنِّي لَا اَقْدِرُ اَنْ اُعِيدَهٗ كَمَا كَانَ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لِي وَلَدٌ فَسُبْحَانِي اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا۔

۱۵۹۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں عبداللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبیر نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ابن آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہ تھا۔ اس نے مجھے بُرا بھلا کہا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اسے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ اور اس کا مجھے بُرا بھلا کہنا یہ ہے کہ میرے اولاد بتاتا ہے۔ میری ذات اس سے پاک ہے کہ میں بیوی یا اولاد بناؤں۔

باب ۵۶۷ قَوْلِهٖ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيمَ مُصَلًّى مَثَابَةً يَثُوبُونَ يَرْجِعُونَ

۵۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيمَ مُصَلًّى" مَثَابَةً۔ یعنی جس کی طرف لوٹ لوٹ کر آتے ہیں

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ اللّٰهَ فِي ثَلٰثٍ اَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ اِبْرٰهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهٖ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ اِنِ انْتَهَيْتُنَّ اَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللّٰهُ وَرَسُولَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِّنْكُنَّ حَتّٰى اَتَيْتُ اِحْدٰى نِسَائِهٖ قَالَتْ يَا عُمَرُ اَمَا فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهٗ حَتّٰى تَعِظَهُنَّ اَنْتَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ الْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى

۱۵۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین مواقع پر اللہ تعالیٰ کے (نازل ہونے والے حکم سے میری رائے) پہلے ہی مطابق ہوگئی تھی۔ یا میرے رب نے تین مواقع پر میری رائے کے مطابق حکم نازل فرمایا۔ میں نے عرض کی تھی یا رسول اللہ! کاش آپ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناتے (طواف کے بعد) تو یہی آیت نازل ہوئی) اور میں نے عرض کی تھی کہ یا رسول اللہ! آپ کے گھر میں نیک اور بُرے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں۔ کاش آپ امہات المؤمنین کو پردہ کا حکم دے دیتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب (پردہ کی آیت) نازل فرمائی۔ بیان کیا اور مجھے بعض ازواج مطہرات سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا علم ہوا۔ میں ان کے یہاں گیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ باز آجاؤ۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر ازواج آنحضور کے لیے بدل دے گا۔ بعد میں میں ازواج مطہرات میں سے ایک کے یہاں گیا تو وہ مجھ سے کہنے لگیں کہ عمر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی ازواج کو

ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُمَرَ ؛

اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی تم انھیں کرتے رہتے ہو۔ آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل ہوئی ۔ کہ کوئی حیرت نہ ہونی چاہیئے اگر آپ کا رب تمھیں طلاق دے دے ، اور دوسری مسلمان بیویاں تم سے بہتر بدل دے۔ آخر آیت تک ۔ اور ابن ابی مریم نے بیان کیا ۔ انھیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی ۔ ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا ۔ عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ؛

باب ۵۶۸ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ الْقَوَاعِدُ أَسَاسُهُ وَاحِدَتُهَا قَاعِدَةٌ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ وَاحِدُهَا قَاعِدٌ ؛

۵۶۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : اور جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بیت اللہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے (اور یہ دعا کرتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب! ہماری طرف سے اسے قبول فرمائیے کہ آپ خوب سننے والے اور بڑے جاننے والے ہیں" ۔ قواعد کا واحد قاعدہ آتا ہے اور عورتوں کے متعلق جب قواعد بولتے ہیں تو اس کا واحد "قاعد" ہوتا ہے ؛

۱۵۹۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ ؛

۱۵۹۹ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن شہاب نے ، ان سے سالم بن عبد اللہ نے ، ان سے عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر نے ، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ۔ دیکھتی نہیں کہ جب تمھاری قوم (قریش) نے کعبہ کی تعمیر کی تو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے اسے کم کر دیا ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر آپ ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق پھر سے کعبہ کی تعمیر کیوں نہیں کروا دیتے ۔ آنحضورؐ نے فرمایا اگر تمھاری قوم ابھی نئی نئی کفر سے نکلی نہ ہوتی (تو میں ایسا ہی کرتا) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ آنحضورؐ نے ان دو رکنوں کا جو حطیم کے قریب ہیں (طواف کے وقت) بوسہ دینا اسی لیے ترک کیا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق مکمل نہیں تھی ؛

باب ۵۶۹ وَقَوْلِهِ قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا ؛

۵۶۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا ؛

۱۶۰۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۰۰ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی انھیں علی بن مبارک نے خبر دی ۔ انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے ، انھیں ابو سلمہ نے کہ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اہل کتاب (یعنی یہودی) توراۃ کو خود عبرانی زبان میں پڑھتے ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے ہیں ۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ ؛

فرمایا۔ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ یہ کہا کرو " اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا " (یعنی ہم اللہ پر اور جو احکام اللہ کی طرف سے ہم پر نازل ہوئے، ان پر ایمان لائے) ؛

بَابُ ۵۷۰ قَوْلِهٖ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛

۵۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " بے وقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ مسلمانوں کو ان کے سابقہ قبلہ سے کس چیز نے پھیر دیا۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی کا مشرق و مغرب ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔"

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى اَوْ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ مِمَّنْ كَانَ صَلّٰى مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِیْ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوْا لَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛

۱۶۰۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے زہیر سے سنا انھوں نے ابواسحاق سے اور انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیتُ المقدس کی طرف رُخ کرکے سولہ یا سترہ مہینے تک نماز پڑھی۔ لیکن آنحضور چاہتے تھے کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ (کعبہ) ہو جائے۔ (آخر ایک دن اللہ کے حکم سے) آپ نے عصر کی نماز (بیت اللہ کی طرف رخ کرکے) پڑھی۔ اور آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ نے بھی پڑھی۔ جن صحابہ نے یہ نماز آپ کے ساتھ پڑھی تھی ان میں سے ایک صحابی مدینہ کی ایک مسجد کے قریب سے گزرے اس مسجد میں (جماعت ہو رہی تھی اور) لوگ رکوع میں تھے۔ انھوں نے اس پر کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھی ہے تمام نمازی اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔ اس کے بعد صحابہ نے یہ سوال اٹھایا کہ جو لوگ تحویلِ قبلہ سے پہلے انتقال کر گئے ان کے متعلق ہم کیا کہیں (ان کی نمازیں ہوئیں یا نہیں) اس پر یہ آیت نازل ہوئی " اللہ ایسا نہیں کہ تمھاری عبادات کو ضائع کرے۔ بلاشبہ اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان اور بڑا رحیم ہے۔"

بَابُ ۵۷۱ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؛

۵۷۱۔ " اور اسی طرح ہم نے تم کو امتِ وسط (امتِ عادل) بنایا۔ تاکہ تم گواہ رہو۔ لوگوں پر، اور رسول گواہ رہیں تم پر۔"

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَّاَبُوْ اُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

۱۶۰۲۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے جریر اور ابواسامہ نے حدیث بیان کی۔ حدیث کے الفاظ جریر کی روایت کے مطابق ہیں، ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے اور ابواسامہ نے بیان کیا (یعنی اعمش کے واسطہ سے) کہ ہم سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

يَا رَبِّ فَيَقُولُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ ؛

علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ وہ عرض کریں گے لبیک وسعدیک یارب! اللہ رب العزت فرمائے گا کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ میں نے پہنچا دیا تھا۔ پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کیا انھوں نے تمھیں میرا پیغام پہنچایا تھا؛ وہ لوگ کہیں گے کہ ہمارے یہاں کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ (نوح علیہ السلام سے) ارشاد فرمائیں گے، آپ کے حق میں کوئی گواہی بھی دے سکتا ہے؛ وہ فرمائیں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اُن کی امت۔ چنانچہ آنحضورؐ کی امت ان کے حق میں گواہی دے گی کہ انھوں نے پیغام پہنچا دیا تھا اور رسول (یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے حق میں گواہی دیں گے (کہ انھوں نے سچی گواہی دی) یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے کہ " اور اسی طرح ہم نے تم کو امتِ وسط بنایا تاکہ تم لوگوں کے لیے گواہی دو اور رسول تمھارے لیے گواہی دیں۔ (آیت میں) وسط، عدل کے معنی میں ہے ؛

باب ۵۷۲ قَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ؛

۵۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور جس قبلہ پر آپ اب تک تھے اسے تو ہم نے اسی لیے رکھا تھا کہ ہم پہچان لیتے رسول کی اتباع کرنے والے کو الٹے پاؤں چلے جانے والوں سے یہ حکم بہت گراں ہے مگران لوگوں کو نہیں جنھیں اللہ نے راہ دکھا دی ہے اور اللہ ایسا نہیں کہ ضائع ہو جانے دے تمھارے ایمان کو، اور اللہ تو لوگوں پر بڑا شفیق ہے ؛

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّونَ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ إِذْ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ؛

۱۶۰۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، کہ ایک صاحب آئے اور انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر " قرآن " نازل کیا ہے کہ آپ کعبہ کا استقبال کریں (نماز میں) لہٰذا آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف رخ کر لیجیے۔ سب نمازی اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے ؛

باب ۵۷۳ قَوْلِهِ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ... إِلَى عَمَّا تَعْمَلُونَ ؛

۵۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " بیشک ہم نے دیکھ لیا آپ کے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا۔ سو ہم آپ کو ضرور متوجہ کر دیں گے اس قبلہ کی طرف جسے آپ چاہتے ہیں " ارشاد " عما تعملون " تک ؛

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي ؛

۱۶۰۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے سوا ان صحابہ میں سے جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی تھی اور کوئی اب زندہ نہیں رہا ؛

باب ۵۷۴ قَوْلِهٖ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؛

١٦٠٥ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّاُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ اَلَا فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَقَالَ وَجْهُ النَّاسِ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا بِوُجُوْهِهِمْ اِلَى الْكَعْبَةِ ؛

۵۷۴ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر آپ ان لوگوں کے سامنے جنھیں کتاب مل چکی ہے ساری ہی نشانیاں لے آئیں جب بھی یہ آپ کے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے" ارشاد "اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ" تک ؛

۱۶۰۵ ۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب وہاں آئے اور کہا کہ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم ہوا ہے کہ (نماز میں) کعبہ کا استقبال کریں۔ پس آپ لوگ بھی اب کعبہ کی طرف رخ کر لیجیے۔ بیان کیا کہ لوگوں کا رخ اس وقت شام (بیت المقدس) کی طرف تھا، اسی وقت لوگ کعبہ کی طرف پھر گئے ؛

باب ۵۷۵ قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ؛

١٦٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ ؛

۵۷۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جن لوگوں کو ہم کتاب دے چکے ہیں وہ آپ کو پہچانتے ہیں اس طرح جیسے اپنی نسل والوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں کے کچھ لوگ خوب چھپاتے ہیں حق کو" ارشاد "من الممترین" تک ؛

۱۶۰۶ ۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب (مدینہ سے) آئے اور کہا کہ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم ہوا کہ کعبہ کا استقبال کریں۔ اس لیے آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف پھر جائیے۔ اس وقت ان کا رُخ شام کی طرف تھا۔ چنانچہ سب نمازی کعبہ کی طرف پھر گئے ؛

باب ۵۷۶ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛

١٦٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ

۵۷۶ ۔ "اور ہر ایک کے لیے کوئی رخ ہوتا ہے، جدھر وہ متوجہ رہتا ہے۔ سو تم نیکیوں کی طرف بڑھو۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تم سب کو پالے گا، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے" ؛

۱۶۰۷ ۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ

قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ ؛

میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا۔

باب ۵۷۷ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ إِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ - شَطْرَهُ تِلْقَاؤُهُ ؛

۵۷۷ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور آپ جس جگہ سے بھی باہر نکلیں، اپنا منہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیا کریں اور یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے امر حق ہے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کر رہے ہو" شطرہ کے معنی قبلہ کی طرف ۔

۱۶۰۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ فَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ ؛

۱۶۰۸ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور کہا کہ رات قرآن نازل ہوا ہے اور کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا ہے اس لیے آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف رخ کر لیجیے اور جس حالت میں ہیں اسی طرح اس کی طرف متوجہ ہو جائیے۔ (یہ سنتے ہی) تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے ۔ اس وقت لوگوں کا رخ شام کی طرف تھا ۔

باب ۵۷۸ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ حَيْثُمَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ؛

۵۷۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور آپ جس جگہ سے بھی باہر نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیا کریں اور تم لوگ جہاں کہیں بھی ہوا اپنا منہ اس کی طرف موڑ لیا کرو" لعلکم تھتدون" تک ۔

۱۶۰۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ ؛

۱۶۰۹ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابھی لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور کہا کہ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا ہے اس لیے آپ لوگ بھی اسی طرف رخ کر لیجیے۔ لوگ شام کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھ رہے تھے لیکن اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے ۔

باب ۵۷۹ قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۔

۵۷۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد" صفا اور مروہ بیشک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمد و رفت کرے اور جو کوئی خوشی سے کوئی امر خیر کرے سو اللہ

شَعَائِرُ عَلَامَاتٌ وَاحِدَتُهَا شَعِيْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الصَّفْوَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ الَّتِي لَا تُنْبِتُ شَيْئًا وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمِيْعِ ؛

: تو بڑا قدردان ہے بڑا علم رکھنے والا ہے۔ شعائر بمعنی علامات اس کا واحد شعیرۃ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صفوان پتھر کے معنی میں ہے ایسے پتھر کو کہتے ہیں جس پر کوئی چیز نہیں اگتی۔ واحد صفوانۃ ہے۔ صفا ہی کے معنی میں اور صفا جمع کے لیے آتا ہے ؛

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ أَنْ يَطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ؛

۱۶۱۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، ان دنوں میں نو عمر تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے " صفا اور مروہ بیشک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمدورفت (یعنی طواف) کرے" میرا خیال ہے کہ اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہ ہونا چاہیئے ؛ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہرگز نہیں جیسا کہ تمھارا خیال ہے اگر مسئلہ یہی ہوتا تو پھر واقعی ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہ تھا لیکن یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی (اسلام سے پہلے) انصار منات بُت کے نام سے احرام باندھتے تھے۔ یہ بت مقام قدید میں رکھا ہوا تھا اور انصار صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انھوں نے سعی کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی " صفا اور مروہ بیشک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمدورفت (سعی) کرے"۔

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ؛

۱۶۱۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کے متعلق پوچھا آپ نے بتایا کہ اسے ہم جاہلیت کے کاموں میں سے سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہمیں ان کی سعی سے جھجک ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ " ان الصفا والمروۃ " ارشاد " ان یطوف بہما " تک ؛

بَابٌ ۵۸۰ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْدَادًا أَضْدَادًا وَاحِدُهَا نِدٌّ ؛

۵۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کو شریک بنائے ہوئے ہیں۔ انداداً بمعنی اضداداً۔ واحد نِدّ ؛

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ؛

۱۶۱۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور میں نے (آپ کے ارشاد کے مطابق وضاحت کے لیے) ایک اور بات کہی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ اللہ کے سوا اوروں کو بھی اس کا شریک ٹھہراتا رہا ہو تو وہ جہنم میں جاتا ہے اور میں نے یوں کہا کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراتا رہا ہو تو وہ جنت میں جاتا ہے ؛

باب ۵۸۱ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ عُفِيَ تُرِكَ ؛

۵۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کر دیا گیا ہے، آزاد کے بدلہ میں آزاد اور غلام کے بدلہ میں غلام" ارشاد "عذاب الیم" تک عفی بمعنی ترک۔

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ۔ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَةِ ؛

۱۶۱۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تھا لیکن دیت نہیں تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس امت سے کہا کہ "تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کیا گیا، آزاد کے بدلے میں آزاد، اور غلام کے بدلے میں غلام اور عورت کے بدلے میں عورت، ہاں جس کسی کو اس کے فریق مقابل کی طرف سے کچھ معافی مل جائے" تو معافی سے مراد یہی دیت قبول کرنا ہے "سو مطالبہ معقول اور نرم طریقہ سے کرنا چاہیئے اور مطالبہ کو اس فریق کے پاس خوبی سے پہنچانا چاہیئے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے" یعنی اس کے مقابلہ میں جو تم سے پہلی امتوں پر فرض تھا۔ "سو جو کوئی اس کے بعد بھی زیادتی کرے گا اس کے لیے آخرت میں عذاب دردناک ہوگا" (زیادتی سے مراد یہ ہے کہ) دیت بھی لے لی اور پھر اس کے بعد قتل بھی کر دیا ؛

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ ؛

۱۶۱۴۔ ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہے ؛

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْشَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى

۱۶۱۵۔ مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن بکر سہمی سے سنا، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میری پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیے۔ پھر اس لڑکی سے لوگوں نے عفو کی درخواست کی۔ لیکن اس لڑکی کے قبیلے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَوْا اِلَّا الْقِصَاصَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُکْسَرُ ثَنِیَّۃُ الرُّبَیِّعِ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا تُکْسَرُ ثَنِیَّتُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَنَسُ کِتَابُ اللّٰہِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ ؎

والے نہیں تیار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ قصاص کے سوا اور کسی چیز پر تیار نہیں تھے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دے دیا اس پر انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ربیع (رضی اللہ عنہا) کے دانت توڑ دیے جائیں گے؟ نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ان کے دانت نہ توڑے جانے چاہئیں (ان کی بزرگی اور مرتبہ کی وجہ سے) اس پر آنحضور نے فرمایا انس! کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہی ہے پھر لڑکی والے راضی ہوگئے اور انھوں نے معاف کر دیا۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کچھ اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کرتا ہے (اشارہ انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا)

باب ۵۸۲ قَوْلِہٖ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ؎

۵۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو آپ سے پہلے ہوئے تھے۔ عجب نہیں کہ تم متقی بن جاؤ۔"

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ کَانَ عَاشُوْرَآءُ یَصُوْمُہٗ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَآءَ صَامَہٗ وَمَنْ شَآءَ لَمْ یَصُمْہُ ؎

۱۶۱۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انھیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن جاہلیت میں ہم روزہ رکھتے تھے (اور ابتداء میں مسلمان بھی رکھتے تھے) لیکن جب رمضان کے روزے نازل ہوگئے تو آنحضور نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے ؎

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رض کَانَ عَاشُوْرَآءُ یُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ ؎

۱۶۱۷۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کے روزوں کے حکم سے پہلے رکھا جاتا تھا۔ پھر جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے ؎

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ دَخَلَ عَلَیْہِ الْاَشْعَثُ وَھُوَ یَطْعَمُ فَقَالَ الْیَوْمُ عَاشُوْرَآءُ فَقَالَ کَانَ یُصَامُ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِکَ فَادْنُ فَکُلْ ؎

۱۶۱۸۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں اسرائیل نے، انھیں منصور نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اشعث ان کے یہاں آئے، آپ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ اشعث نے کہا کہ آج تو عاشوراء کا دن ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس دن کا روزہ، رمضان کے روزوں کے نازل ہونے سے پہلے رکھا جاتا تھا لیکن جب رمضان کے روزے کا حکم نازل ہوا تو یہ روزہ چھوڑ دیا گیا۔ آؤ تم بھی کھانے میں شریک ہو جاؤ۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی

۱۶۱۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی

حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيضَةَ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ ؛

ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن قریش زمانۂ جاہلیت میں روزے رکھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو یہاں بھی آپ نے اس دن روزہ رکھا (کیونکہ پچھلی امتوں میں بھی یہ روزہ مشروع تھا) اور صحابہ کو بھی اس کے رکھنے کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو رمضان کے روزے فرض ہوگئے اور عاشوراء کے روزے (کی فرضیت) باقی نہیں رہی۔ اب جس کا جی چاہے اس دن بھی روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے ؛

باب ۵۸۳ قَوْلِهِ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ . وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى - وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ إِذَا خَافَتَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَأَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيرُ إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا خُبْزًا وَلَحْمًا وَأَفْطَرَ قِرَاءَةُ الْعَامَّةِ يُطِيقُونَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ ؛

۵۸۳ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "(یہ روزے) گنتی کے چند روز ہے (ہیں) پھر تم میں سے جو شخص بیمار رہو یا سفر میں ہو اس پر دوسرے دنوں کا شمار رکھنا (لازم ہے) اور جو لوگ اسے مشکل سے برداشت کر سکیں ان کے ذمہ فدیہ ہے (کہ وہ) ایک مسکین کا کھانا ہے۔ اور جو کوئی خوشی خوشی نیکی کرے اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر تم علم رکھتے ہو تو بہتر تمھارے حق میں یہی ہے کہ تم روزے رکھو" عطاء نے کہا کہ ہر بیماری میں روزہ چھوڑ سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور حسن اور ابراہیم نے کہا کہ دودھ پلانے والی اور حاملہ کو اگر اپنی یا اپنے بچے کی جان کا خوف ہو تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے۔ اور پھر اس کی قضا کریں۔ جہاں تک بہت بوڑھے آدمی کا سوال ہے جو روزہ آسانی سے برداشت نہ کر سکتا ہو تو انس رضی اللہ عنہ بھی جب بوڑھے ہو گئے تھے تو ایک سال یا دو سال روزانہ ایک مسکین کو روٹی اور گوشت دیا کرتے تھے۔ اور روزہ چھوڑ دیا تھا۔ عام قرأت "یطیقونہ" ہے اور یہی اکثر کی رائے ہے ؛

۱۶۲۰ ۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَلْيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا ؛

۱۶۲۰ ۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں روح نے خبر دی، ان سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ یوں قرأت کر رہے تھے " وعلی الذین یطوقونہ " (تفعیل) فدیۃ طعام مسکین" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے اس سے مراد بہت بوڑھا مرد یا بہت بوڑھی عورت ہے جو روزے کی طاقت نہ رکھتی ہو۔ انھیں چاہیے کہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں ؛

باب ۵۸۴ قولہٖ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ

۱۶۲۱- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ فِدْيَةُ طَعَامِ مَسَاكِينَ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ ؕ

۱۶۲۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ ؕ

۵۸۴- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے، لازم ہے کہ وہ مہینے بھر روزے رکھے"۔

۱۶۲۱- ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے یوں قراءت کی "فدیۃ (بغیر تنوین) طعام مساکین" فرمایا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔

۱۶۲۲- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حارث نے، ان سے بکیر بن عبداللہ نے، ان سے سلمہ بن الاکوع کے مولا یزید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین" تو جس کا جی چاہتا تھا وہ روزہ چھوڑ دیتا تھا اور اس کے بدلے میں فدیہ دیدیتا تھا، یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا۔ ابو عبداللہ (امام بخاری رح) نے کہا کہ بکیر کا انتقال یزید سے پہلے ہو گیا تھا۔

باب ۵۸۵ قولہٖ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللهُ لَكُمْ ؕ

۱۶۲۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ؕ

۵۸۵- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جائز کر دیا گیا ہے تمھارے لیے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے مشغول ہونا۔ وہ تمھارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو، اللہ کو خبر ہو گئی کہ تم اپنے کو خیانت میں مبتلا کرتے رہتے تھے۔ پس اس نے تم پر رحمت سے توجہ فرمائی اور تم سے درگزر کر دی، سو اب تم ان سے ملو ملاؤ اور اسے تلاش کرو جو اللہ نے تمھارے لیے لکھ دیا ہے"۔

۱۶۲۳- ہم سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے۔ ح اور ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب رمضان کے روزے کا حکم نازل ہوا تو مسلمان پورے رمضان میں اپنی بیویوں کے قریب نہیں جاتے تھے اور کچھ لوگوں نے اپنے کو خیانت میں مبتلا کر لیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اللہ کو خبر ہو گئی کہ تم اپنے کو خیانت میں مبتلا کرتے رہتے تھے۔ پس اس نے تم پر رحمت سے توجہ فرمائی اور تم سے درگزر کر دی"۔

باب ۵۸۶ قولہٖ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى

۵۸۶- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور کھاؤ اور پیو۔ جب تک کہ تم پر

يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ إِلَى قَوْلِهِ تَتَّقُونَ ۔ اَلْعَاكِفُ الْمُقِيمُ ۔

صبح کا سفید خط سیاہ خط سے نمایاں ہو جائے پھر روزے کو رات ہونے تک پورا کرو۔ اور بیویوں سے اس حال میں صحبت نہ کرو جب تم اعتکاف کیے ہو مسجدوں میں" ارشاد "تتقون" تک۔ عاکف بمعنی مقیم۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ أَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ حَتَّى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبِينَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِي قَالَ إِنَّ وِسَادَكَ إِذًا لَعَرِيضٌ أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ ۔

۱۶۲۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے شعبی نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے، آپ نے بیان کیا کہ آپ نے ایک سفید دھاگا اور ایک سیاہ دھاگا لیا (اور سوتے ہوئے اپنے ساتھ رکھ لیا) جب رات کا کچھ حصہ گذر گیا تو آپ نے اسے دیکھا۔ وہ دونوں نمایاں نہیں ہوئے تھے۔ جب صبح ہوئی تو عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے اپنے تکیے کے نیچے (سفید و سیاہ دھاگے رکھے تھے اور کچھ نہیں ہوا) تو آنحضورؐ نے اس پر (مزاحاً) فرمایا۔ پھر تو تمھارا تکیہ بہت لمبا چوڑا ہوگا کہ (آیت میں مذکور) صبح کا سفید خط اور سیاہ خط اس کے نیچے آگیا تھا۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ أَهُمَا الْخَيْطَانِ قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْقَفَا إِنْ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ ۔

۱۶۲۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عدی ابن حاتم نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (آیت میں) الخیط الابیض اور الخیط الاسود سے کیا مراد ہے، کیا ان سے مراد دو دھاگے ہیں، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تمھاری کھوپری پھر تو بڑی لمبی چوڑی ہوگی اگر تم نے دو دھاگے دیکھے ہیں۔ پھر فرمایا کہ ان سے مراد رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی ہے۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَأُنْزِلَتْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يُنْزَلْ مِنَ الْفَجْرِ وَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَهُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ ۔

۱۶۲۶۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان محمد ابن مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "کلوا واشربوا حتیٰ یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود" اور "من الفجر" کے الفاظ ابھی نازل نہیں ہوئے تھے تو بہت سے صحابہ جب روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے تو اپنے دونوں پاؤں میں سفید دھاگا باندھ لیتے اور سیاہ دھاگا باندھ لیتے۔ اور پھر جب تک وہ دونوں دھاگے صاف دکھائی دینے نہ لگ جاتے برابر کھاتے پیتے رہتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے "من الفجر" کے الفاظ جب نازل کر دیے تو انھیں معلوم ہوا

کہ اس سے مراد رات کی سیاہی سے) دن کی سفیدی کا امتیاز ہے۔

باب ۵۸۷ قَوْلِهِ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ؁

۵۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یہ تو کوئی بھی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ۔ البتہ نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص تقویٰ اختیار کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور اللہ سے تقویٰ اختیار کیے رہو تاکہ فلاح پا جاؤ۔"

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانُوا إِذَا أَحْرَمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَتَوُا الْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ؁

۱۶۲۷۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب جاہلیت میں احرام باندھ لیتے تو گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے داخل ہوتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "اور یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ۔ البتہ نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص تقویٰ اختیار کرے، اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ۔"

باب ۵۸۸ قَوْلِهِ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظّٰلِمِينَ ؁

۵۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد (عقیدہ) باقی نہ رہ جائے۔ اور دین اللہ ہی کے لیے رہ جائے۔ سو اگر وہ باز آ جائیں تو سختی کسی پر بھی نہیں بجز (اپنے حق میں) ظلم کرنے والوں کے۔"

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ دَمَ أَخِي فَقَالَا أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّينُ لِلّٰهِ وَأَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتّٰى تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي فُلَانٌ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا حَمَلَكَ عَلٰى أَنْ تَحُجَّ عَامًا وَتَعْتَمِرَ عَامًا وَتَتْرُكَ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ

۱۶۲۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ آپ کے پاس ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنے کے زمانہ میں دو آدمی آئے اور کہا کہ لوگوں میں اختلاف و نزاع پیدا ہو چکا ہے۔ آپ عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، آپ کیوں خاموش ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری خاموشی کی وجہ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کسی بھی بھائی کا خون مجھ پر حرام قرار دیا ہے۔ اس پر انھوں نے کہا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ "اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔" ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم (قرآن کے حکم کے مطابق) لڑے ہیں یہاں تک کہ فساد (عقیدہ) باقی نہیں رہا اور دین خالص اللہ کے لیے ہو گیا۔ لیکن تم لوگ چاہتے ہو کہ تم اس لیے لڑو کہ اور فساد ہو اور دین اللہ غیر اللہ کے لیے ہو جائے۔ اور عثمان بن صالح نے اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابن وہب نے بیان کیا، انھیں فلاں اور حیاۃ بن شریح نے خبر دی، انھیں بکر

اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَّبَ اللّٰهُ فِيْهِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ اِيْمَانٍ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَاَدَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ قَالَ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْاِسْلَامُ قَلِيْلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِيْ دِيْنِهٖ اِمَّا قَتَلُوْهُ وَاِمَّا يُعَذِّبُوْهُ حَتّٰى كَثُرَ الْاِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِيْ عَلِيٍّ وَّعُثْمَانَ قَالَ اَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ عَفَا عَنْهُ وَاَمَّا اَنْتُمْ فَكَرِهْتُمْ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهٗ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ هٰذَا بَيْتُهٗ حَيْثُ تَرَوْنَ ؎

ابن عمرو معافری نے، ان سے بکیر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ایک صاحب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! کیا وجہ ہے کہ آپ ایک سال حج کرتے ہیں اور ایک سال عمرہ، اور اللہ عزوجل کے راستے میں جہاد میں شریک نہیں ہوتے آپ کو خود معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کی طرف کتنی توجہ دلائی ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پانچ وقت نماز پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا، زکاۃ دینا اور حج کرنا، انھوں نے کہا اے عبدالرحمٰن! کتاب اللہ میں جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا آپ کو وہ معلوم نہیں ہے کہ "مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر باہم جنگ کریں تو ان میں صلح کراؤ" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "الیٰ امر اللہ" تک (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ان سے جنگ کرو) یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم یہ فرض انجام دے چکے ہیں اسلام اس وقت کمزور تھا اور آدمی اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا کر دیا تھا لیکن اب اسلام طاقتور ہو چکا ہے اس لیے (وہ) فساد باقی نہیں رہا، ان صاحب نے پوچھا پھر علی اور عثمان رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا اگرچہ تم لوگ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ انھیں معاف کرتا۔ اور علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور آپ کے داماد ہیں۔ اور ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ان کا گھر ہے تم دیکھ سکتے ہو؛

باب ۵۸۹ قَوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اَلتَّهْلُكَةُ وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ ؎

۵۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور اپنے کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور اچھے کام کرتے رہو۔ یقیناً اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

تھلکۃ اور ھلاک ہم معنی ہیں؛

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ ؎

۱۶۲۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے بیان کیا ان سے ابووائل نے سنا اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ "اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور اپنے کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو" اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی تھی؛

باب ۵۹۰ قَوْلِهٖ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ ؎

۵۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لیکن اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو"

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۶۳۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔

ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ الْكُوْفَةِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ فَقَالَ حُمِلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَاْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَّهِيَ لَكُمْ عَامَّةً ؛

ان سے عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن معقل سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس مسجد میں حاضر ہوا، ان کی مراد کوفہ کی مسجد سے تھی۔ اور آپ سے روزے کے فدیہ کے متعلق پوچھا۔ آپ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگ لے گئے اور جوئیں (سر سے) میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میرا خیال یہ نہیں تھا کہ تم اس حد تک تکلیف میں مبتلا ہو گے۔ تم کوئی بکری نہیں مہیا کر سکتے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں، فرمایا پھر تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو، ہر مسکین کو ایک صاع کھانا اور اپنا سر منڈوالو (آپ احرام باندھے ہوئے تھے) تو یہ آیت خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن اس کا حکم تم سب کے لیے عام ہے۔

باب ۵۹۱ قَوْلِهٖ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ ؛

۵۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو پھر جو شخص عمرہ سے مستفید ہو اسے حج کے ساتھ ملا کر"

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْمُتْعَةِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْاٰنٌ يُحَرِّمُهٗ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَا شَاءَ ؛

۱۶۳۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عمران ابی بکر نے، ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (حج میں) تمتع کا حکم قرآن میں نازل ہوا اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح (حج) کیا۔ پھر اس کے بعد قرآن نے اسے ممنوع نہیں قرار دیا اور نہ اس سے آنحضورؐ نے روکا۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی (لہٰذا تمتع اب بھی جائز ہے) یہ تو ایک صاحب نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا ؛

باب ۵۹۲ قَوْلِهٖ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؛

۵۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تمہیں اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے یہاں سے معاش تلاش کرو۔"

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَاَثَّمُوْا اَنْ يَّتَّجِرُوْا فِي الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ ؛

۱۶۳۲۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن عیینہ نے خبر دی انھیں عمرو نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عکاظ مجنہ اور ذو المجاز زمانہ جاہلیت کے بازار (میلے) تھے۔ اس لیے (اسلام کے بعد) موسم حج میں صحابہؓ نے وہاں کاروبار کو بُرا سمجھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ "تمھیں اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے یہاں سے تلاش معاش کرو ؛

باب ۵۹۳ قَوْلِهٖ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ ؛

۵۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ہاں تو تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں"؛

۱۶۳۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ﴿

۱۶۳۳ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قریش اور ان کے طریقے کی پیروی کرنے والے عرب (حج کے لیے) مزدلفہ میں ہی وقوف کرتے تھے۔ اس کا نام انھوں نے "الحمس" رکھا تھا۔ اور باقی عرب عرفات کے میدان میں وقوف کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ آپ عرفات میں آئیں اور وہیں وقوف کریں اور پھر وہاں سے مزدلفہ آئیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا یہی مقصد ہے کہ "پھر تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں"۔

۱۶۳۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَطَوَّفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتَّى يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَإِذَا رَكِبَ إِلَى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهُ هَدِيَّةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الْغَنَمِ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ أَيَّ ذَلِكَ شَاءَ غَيْرَ إِنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَذَلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتَّى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِيَدْفَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا أَفَاضُوا مِنْهَا حَتَّى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يَبِيتُونَ بِهِ ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا وَأَكْثِرُوا التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ثُمَّ أَفِيضُوا فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يُفِيضُونَ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللهَ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ ﴿

۱۶۳۴ - مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ انھیں کریب نے خبر دی۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کسی شخص کے لیے بیت اللہ کا طواف اس وقت تک حلال نہیں تھا جب تک وہ حج کے لیے احرام نہ باندھ لے۔ پھر جب وقوفِ عرفہ کے لیے جائے تو جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہو اونٹ گائے یا بکری جس کی بھی وہ قربانی کر سکتا ہو کرے) البتہ اگر وہ ہدی مہیا نہ کر سکا ہو تو اس پر ایام حج میں تین دن کے روزے واجب ہیں یہ تین دن کے روزے یوم عرفہ سے پہلے پہلے پورے ہو جانے چاہئیں۔ مگر ان تین روزوں میں آخری روزہ وقوفِ عرفہ کے دن پڑ جائے۔ پھر بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کے بعد اسے روانہ ہونا چاہیئے اور عرفہ میں قیام کرنا چاہیئے۔ عصر کی نماز کے وقت سے رات کی تاریکی پھیل جانے تک پھر عرفات سے روانگی ہوگی اور وہاں سے چل کر مزدلفہ پہنچیں گے جہاں رات گزارنی ہوگی، وہاں جتنا ہو سکے، اللہ کا ذکر کیا جائے۔ اور تکبیر و تہلیل بھی خوب کی جائے صبح ہونے تک۔ آخر یہاں سے بھی روانگی ہوگی۔ کیونکہ لوگ یہاں سے اسی طرح روانہ ہوتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "ہاں تو تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب کرو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے" اور آخر میں جمرہ عقبہ کرو ﴿

باب ۵۹۴ قَوْلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

۵۹۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور کوئی ان میں ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

باب ۵۹۵ قَوْلِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ وَقَالَ عَطَاءٌ اَلنَّسْلُ الْحَيَوَانُ ؕ

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَرْفَعُهٗ قَالَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

باب ۵۹۶ قَوْلِهٖ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ اِلٰى قَرِيْبٍ ؕ

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا خَفِيْفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ وَتَلَا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ فَلَقِيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا وَعَدَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا عَلِمَ اَنَّهٗ كَائِنٌ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَلٰكِنْ لَّمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ

بہتری دے اور آخرت میں بھی بہتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔"

۱۶۳۵۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے "اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی بہتری دے اور آخرت میں بھی بہتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔"

۵۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "درآنحالیکہ وہ شدید ترین جھگڑالو ہے"

عطاء نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ویہلک الحرث والنسل" میں نسل سے مراد حیوان ہے۔

۱۶۳۶۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہے۔" اور عبد اللہ (بن ولید عدنی) نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۵۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا تم یہ گمان رکھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ درآنحالیکہ ابھی تم پر ان لوگوں کے حالات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، انھیں تنگی اور سختی پیش آئی" ارشاد "قریب" تک۔

۱۶۳۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ "حتی اذا استیأس الرسل وظنوا انهم قد كذبوا" (میں کذبوا کو ذال کی تخفیف کے ساتھ قرارت کرتے تھے۔ آیت کا جو مفہوم وہ مراد لے سکتے تھے، لیا۔ اس کے بعد یوں تلاوت کرتے "حتی یقول الرسول والذین آمنوا معه متى نصر الله الا ان نصر الله قريب"۔ پھر میری ملاقات عروہ بن زبیر سے ہوئی تو میں نے اس قرارت کا ذکر ان سے کیا، انھوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا معاذ اللہ! خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے رسول سے جو بھی وعدہ کیا، تو

بِالرُّسُلِ حَتّٰى خَافُوْا اَنْ يَّكُوْنَ مَنْ مَّعَهُمْ يُكَذِّبُوْنَ هُمْ فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوْا مُثَقَّلَةً ؛

انھیں اس کا کامل یقین ہوتا کہ ان کی وفات سے پہلے یہ ضرور ظہور پذیر ہوگا۔ البتہ انبیاء پر مصیبتیں اور آزمائشیں جب انتہاء کو پہنچ جاتیں، تو انھیں خوف دامنگیر ہوتا کہ کہیں وہ لوگ انھیں جھٹلا نہ دیں جو اُن کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کی قرارت " وظنوا انھم قد کذّبوا (ذال کی) تشدید کے ساتھ کرتی تھیں ؛

باب ۵۹۷ قَوْلِهٖ تَعَالٰى نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ اَلْاٰيَةَ ؛

۵۹۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " تمھاری بیویاں تمھاری کھیتی ہیں سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو اور اپنے حق میں آئندہ کے لیے کچھ کرتے رہو " ؛

۱۶۳۸ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ فَاَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِيْ فِيْمَا اُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ اُنْزِلَتْ فِيْ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضٰى وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ يَاْتِيْهَا فِيْ ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛

۱۶۳۸ ۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں نضر بن شمیل نے خبردی انھیں ابن عون نے خبردی۔ ان سے نافع نے بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے تو (قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا لفظ) زبان پر نہیں لاتے تھے، یہاں تک کہ تلاوت سے فارغ ہو جاتے۔ ایک دن میں (قرآن مجید لے کر) ان کے سامنے بیٹھ گیا اور انھوں نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ جب اس آیت (مذکورہ) پر پہنچے تو فرمایا معلوم ہے یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی تھی؛ میں نے عرض کی کہ نہیں، فرمایا کہ فلاں فلاں چیز کے لیے نازل ہوئی تھی۔ اور پھر تلاوت کرنے لگے۔ اور عبدالصمد سے روایت ہے، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آیت " سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو" کے بارے میں فرمایا کہ (پیچھے سے بھی) آسکتا ہے۔ اس کی روایت محمد بن یحیٰی بن سعید نے کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ؛

۱۶۳۹ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَّرَآئِهَا جَآءَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ؛

۱۶۳۹ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن منکدر نے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ یہودی کہتے تھے کہ اگر عورت سے ہمبستری کے لیے کوئی پیچھے سے آئیگا تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کہ "تمھاری بیویاں تمھاری کھیتی ہیں سو اپنے کھیت میں آؤ جدھر سے چاہو" ؛

باب ۵۹۸ قَوْلِهٖ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ ؛

۵۹۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور پھر وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انھیں اس سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں ؛

۱۶۴۰ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا

۱۶۴۰ ۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر عقدی نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن راشد نے حدیث بیان کی۔

الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِيَ أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَأَبَى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ ۔

ان سے حسن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ میری ایک بہن تھیں جن کا پیغام میرے پاس آیا تھا اور ابراہیم نے بیان کیا، ان سے یونس نے ان سے حسن نے اور ان سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ اور ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے حسن نے کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی تھی، لیکن جب عدت گزر گئی تو انھوں نے پھر ان کے لیے پیغام نکاح بھیجا۔ معقل رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار کیا تو آیت نازل ہوئی کہ "تم انھیں اس سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کریں"۔

باب ۵۹۹ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا إِلَى بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۔ يَعْفُونَ يَهَبْنَ ۔

۵۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں، وہ بیویاں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن تک روکے رکھیں" بما تعملون خبیر" تک۔ یعفون بمعنی یھبن۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ قَدْ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الْأُخْرَى فَلِمَ تَكْتُبُهَا أَوْ تَدَعُهَا قَالَ يَا ابْنَ أَخِي لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ ۔

۱۶۴۱۔ ہم سے امیہ بن بسطام نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے آیت "اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں" کے متعلق عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اس آیت کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ اس لیے اسے (مصحف میں) نہ لکھیں، یا (یہ کہا کہ) نہ رہنے دیں۔ اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیٹے! میں (قرآن کا) کوئی حرف اس کی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا

۱۶۴۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے شبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے اور ان سے مجاہد نے آیت "اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں" کے بارے میں فرمایا کہ یہ (یعنی چار مہینے دس دن کی) عدت تھی۔ جو شوہر کے گھر عورت کو گزارنی ضروری تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان پر لازم ہے) اپنی بیویوں کے حق میں نفع اٹھانے کی وصیت (کر جانے) کی کہ وہ ایک سال تک گھر سے نکالی نہ جائیں۔ لیکن اگر (خود) نکل جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں۔ اس باب میں جسے وہ (بیویاں)

وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ اِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ اَهْلِهٖ وَسَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيْرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنٰى لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهٰذَا وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا فِيْ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ نَحْوَهٗ

شرافت کے ساتھ کریں۔" فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے لیے سات مہینے اور بیس دن وصیت کے قرار دیے کہ اگر وہ اس مدت میں چاہے تو اپنے لیے وصیت کے مطابق (شوہر کے گھر میں ہی) ٹھہرے اور اگر چاہے تو کہیں اور چلی جائے، کہ اگر ایسی عورت کہیں اور چلی جائے تو تمھارے حق میں کوئی مضائقہ نہیں۔ پس عدت کے ایام تو وہی ہیں جنھیں گزارنا اس پر ضروری ہے (یعنی چار مہینے دس دن) شبل نے مجاہد کے واسطہ سے اسے بیان کیا اور عطاء نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت نے عورت کے لیے صرف شوہر کے گھر میں عدت گذارنے کے حکم کو منسوخ قرار دے دیا۔ گویا اب جہاں چاہے عدت گذار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اسی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ہر گھر سے) نکالی نہ جائیں" (لیکن اگر خود نکل جائیں تو کوئی گناہ نہیں) عطاء نے فرمایا کہ اگر عورت چاہے تو عدت شوہر کے گھر میں گذارے اور کے حق میں جو وصیت ہے اس کے مطابق وہیں قیام کرے اور اگر وہ چاہے تو دوسری جگہ بھی گذار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد" تو کوئی گناہ تم پر نہیں، اس باب میں جسے وہ بیویاں شرافت کے ساتھ کریں" کی وجہ سے۔ عطاء نے فرمایا کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا۔ اور اس نے (عورت کے لیے) سکنیٰ کے حق کو منسوخ قرار دیا۔ اب عورت جہاں چاہے عدت گذار سکتی ہے، اسے سکنیٰ دینا ضروری نہیں۔ اور محمد بن یوسف نے روایت کی، ان سے ورقاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے اور ان سے مجاہد نے یہی روایت ہے۔ اور ابن ابی نجیح سے روایت ہے۔ ان سے عطاء نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس آیت نے صرف شوہر کے گھر میں عدت کے حکم کو منسوخ قرار دیا ہے، اب وہ جہاں چاہے عدت گذار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غیر اخراج" وغیرہ کی روشنی میں۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ عُظْمٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفِيْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى فَذَكَرْتُ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فِيْ شَاْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَلٰكِنَّ عَمَّهٗ كَانَ لَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَجَرِيْءٌ اِنْ كَذَبْتُ عَلٰى رَجُلٍ فِيْ جَانِبِ الْكُوْفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهٗ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيْتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ اَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

۱۶۴۳۔ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن عون نے خبر دی، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں حاضر ہوا۔ اکابر انصار اس مجلس میں موجود تھے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بھی تشریف رکھتے تھے، میں نے وہاں سبیعہ بنت حارث کے معاملے سے متعلق عبداللہ بن عتبہ کی حدیث کا ذکر کیا۔ عبدالرحمن نے فرمایا لیکن ان کے چچا (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ایسا نہیں کہتے تھے (محمد بن سیرین نے بیان کیا) میں نے کہا کہ پھر تو میں نے ایک ایسے بزرگ کے متعلق جھوٹ بولنے میں جرأت کی ہے جو کوفہ میں ابھی موجود ہیں، ان کی آواز بلند ہو گئی تھی۔ بیان کیا کہ پھر جب

فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ ؕ

میں اس مجلس سے اٹھا تو راستے میں مالک بن عامر یا (راوی کو شبہ تھا) مالک بن عوف سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے اور وہ حمل سے ہو تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے متعلق کیا فرماتے تھے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تم لوگ اس پر سختی کے متعلق کیوں سوچتے ہو؟ اسے رخصت کیوں نہیں دیتے۔ سورۂ نساء قصریٰ (سورۂ طلاق) طولیٰ (بقرہ) کے بعد نازل ہوئی ہے اور ایوب نے بیان کیا، ان سے محمد نے کہ میں ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملا۔ (بغیر شک) ؕ

باب ۶۰۰ قَوْلِهِ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى ؕ

۶۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سب ہی نمازوں کی پابندی رکھو۔ اور خصوصًا درمیانی نماز کی" ؕ

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ أَجْوَافَهُمْ شَكَّ يَحْيَى نَارًا ؕ

۱۶۴۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق کے موقعہ پر فرمایا تھا، ان کفار نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) نہیں پڑھنے دی اور سورج غروب ہوگیا خدا ان کی قبروں اور گھروں کو یا ان کے پیٹوں کو، یحییٰ کو شک تھا، آگ سے بھر دے ؕ

باب ۶۰۱ قَوْلِهِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ مُطِيعِينَ ؕ

۶۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور اللہ کے سامنے عاجزوں کی طرح کھڑے رہا کرو۔" قانتین بمعنی مطیعین ؕ

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ حَتَّى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ ؕ

۱۶۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے، ان سے حارث بن شبیل نے، ان سے عمرو شیبانی نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ابتداءِ اسلام میں) ہم نماز پڑھتے ہوئے بات بھی کر لیا کرتے تھے، کوئی بھی شخص اپنے دوسرے بھائی سے اپنی کسی ضرورت کے لیے کہہ لیتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "سب ہی نمازوں کی پابندی رکھو اور خصوصًا درمیانی نماز کی، اور اللہ کے سامنے عاجزوں کی طرح کھڑے رہا کرو" اس آیت کے ذریعہ ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ؕ

باب ۶۰۲ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا

۶۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" لیکن اگر تمھیں اندیشہ ہو تو تم پیدل ہی (پڑھ لیا کرو) یا سواری پر۔ پھر جب تم امن میں آجاؤ تو

اللہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔ وَ قَالَ ابْنُ جُبَیْرٍ کُرْسِیُّہٗ عِلْمُہٗ یُقَالُ بَسْطَۃً زِیَادَۃً وَّفَضْلًا اَفْرِغْ اَنْزِلْ وَلَا یَؤُدُہٗ لَا یُثْقِلُہٗ اٰدَنِیْ اَثْقَلَنِیْ وَالْاٰدُ وَالْاَیْدُ الْقُوَّۃُ السِّنَۃُ نُعَاسٌ۔ یَتَسَنَّہْ یَتَغَیَّرْ فَبُہِتَ ذَہَبَتْ حُجَّتُہٗ خَاوِیَۃٌ لَا اَنِیْسَ فِیْہَا عُرُوْشُہَا اَبْنِیَتُہَا السِّنَۃُ نُعَاسٌ نُنْشِزُہَا نُخْرِجُہَا اِعْصَارٌ رِیْحٌ عَاصِفٌ تَہُبُّ مِنَ الْاَرْضِ اِلَی السَّمَآءِ کَعَمُوْدٍ فِیْہِ نَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَیْسَ عَلَیْہِ شَیْءٌ وَقَالَ عِکْرِمَۃُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِیْدٌ الطَّلُّ النَّدٰی وَھٰذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ یَتَسَنَّہْ یَتَغَیَّرْ ؛

اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جس کو تم جانتے بھی نہ تھے۔" ابن جبیر نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) کرسیّہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ بسطۃ ای زیادۃً وفضلاً۔ افرغ بمعنی انزل۔ ولا یؤدہ ای لا یثقلہ۔ اٰدنی ای اثقلنی۔ آد اور اید۔ قوت کے معنی میں ہیں۔ السنۃ یعنی اُونگھ (لعو)۔ یتسنہ بمعنی یتغیر۔ فبھت یعنی اس کے پاس کوئی دلیل نہ رہی۔ خاویۃ جہاں کوئی انیس وغم خوار نہ ہو۔ عروشھا یعنی ابنیتھا۔ السنۃ بمعنی اونگھ۔ ننشزھا بمعنی نخرجھا۔ اعصار۔ ایسی تیز ہوا جو زمین سے آسمان کی طرف ستون کی طرح اٹھتی ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلدًا ایسی مٹی جس پر کچھ اگا ہوا نہ ہو اور عکرمہ نے فرمایا کہ وابلٌ مطرٌ شدیدٌ۔ کو کہتے ہیں۔ طل بمعنی شبنم اور یہ مومن کے عمل کی مثال ہے یتسنہ بمعنی یتغیر ؛

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ قَالَ یَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَآئِفَۃٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُصَلِّیْ بِہِمُ الْاِمَامُ رَکْعَۃً وَّتَکُوْنُ طَآئِفَۃٌ مِّنْہُمْ بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ الْعَدُوِّ لَمْ یُصَلُّوْا فَاِذَا صَلَّوُا الَّذِیْنَ مَعَہٗ رَکْعَۃً اسْتَاْخَرُوْا مَکَانَ الَّذِیْنَ لَمْ یُصَلُّوْا وَلَا یُسَلِّمُوْنَ وَیَتَقَدَّمُ الَّذِیْنَ لَمْ یُصَلُّوْا فَیُصَلُّوْنَ مَعَہٗ رَکْعَۃً ثُمَّ یَنْصَرِفُ الْاِمَامُ وَقَدْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَیَقُوْمُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّآئِفَتَیْنِ فَیُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِہِمْ رَکْعَۃً بَعْدَ اَنْ یَّنْصَرِفَ الْاِمَامُ فَیَکُوْنُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّآئِفَتَیْنِ قَدْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَاِنْ کَانَ خَوْفٌ ھُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِکَ صَلَّوْا رِجَالًا قِیَامًا عَلٰی اَقْدَامِہِمْ اَوْ رُکْبَانًا مُّسْتَقْبِلِی الْقِبْلَۃِ اَوْ غَیْرَ مُسْتَقْبِلِیْہَا قَالَ مَالِکٌ قَالَ نَافِعٌ لَا اَرٰی عَبْدَ اللہِ بْنَ عُمَرَ ذَکَرَ ذٰلِکَ اِلَّا عَنْ رَّسُوْلِ اللہِ

۱۶۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نماز خوف کے متعلق پوچھا جاتا تو آپ فرماتے کہ امام مسلمانوں کی ایک جماعت کو لے کر خود آگے بڑھے اور انھیں ایک رکعت نماز پڑھائے۔ اس دوران میں مسلمانوں کی دوسری جماعت ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے۔ یہ لوگ نماز میں ابھی شریک نہ ہوں گے۔ پھر جب امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھا چکے جو پہلے اس کے ساتھ تھے تو اب یہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں گے اور ان کی جگہ لے لیں گے جنھوں نے اب تک نماز نہیں پڑھی ہے لیکن یہ لوگ سلام نہیں پھیریں گے۔ اب وہ لوگ آگے بڑھیں گے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی ہے اور امام انھیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائیگا اب امام دو رکعت پڑھ چکنے کے بعد نماز سے فارغ ہو چکا (اگر فرض صرف دو رکعت نماز تھی) پھر دونوں جماعتیں (جنھوں نے الگ الگ امام کے ساتھ ایک ایک رکعت نماز پڑھی تھی) اپنی بقیہ ایک ایک رکعت ادا کریں گی۔ جبکہ امام اپنی نماز سے فارغ ہو چکا ہے۔ اس طرح دونوں جماعتوں کی دو دو رکعت پوری ہو جائیں گی۔ لیکن اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہے (اور

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

مذکورہ صورت بھی ممکن نہیں، تو ہر شخص تنہا نماز پڑھ لے، پیدل ہو یا سوار۔ قبلہ کی طرف رخ ہو یا نہ ہو۔ مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے کہ ظاہر ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تفصیلات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر ہی بیان کی ہوں گی ؛

باب ۶۰۳ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ؛

۶۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں "

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيْبُ ابْنُ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلٰى قَوْلِهٖ غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْهَا الْاُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا قَالَ تَدَعُهَا يَا ابْنَ اَخِيْ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهٖ قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ نَحْوَ هٰذَا ؛

۱۶۴۷۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی اسود نے حدیث بیان کی، ان سے حمید ابن اسود اور یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حبیب بن شہید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سورۂ بقرہ کی آیت یعنی " جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں " اللہ تعالیٰ کے ارشاد " غیر اخراج " تک کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ اس لیے آپ اسے مصحف میں نہ لکھیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! یہ آیت مصحف میں ہی رہے گی، میں کسی حرف کو اس کی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا۔ حمید نے بیان کیا کہ یا آپ نے اسی طرح کے الفاظ کہے ؛

باب ۶۰۴ قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؛

۶۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جب ابراہیم نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح جلائے گا "

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؛

۱۶۴۸۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابوسلمہ اور سعید نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شک کرنے کا تو ہمیں ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ حق ہے۔ جب انھوں نے عرض کیا تھا کہ " اے میرے پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرے گا، ارشاد ہوا، کیا آپ کو یقین نہیں ہے، عرض کی ضرور ہے لیکن یہ درخواست اس لیے ہے کہ قلب کو ذرا طمینان ہو جائے " ؛

باب ۶۰۵ قَوْلِهٖ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ .. اِلٰى قَوْلِهٖ تَتَفَكَّرُوْنَ ؛

۶۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو۔ " ارشاد " تتفکرون " تک ؛

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ

۱۶۴۹۔ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے، انھوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے

يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَسَمِعْتُ أَخَاهُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَوْمًا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَ تَرَوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ قَالُوا اللهُ أَعْلَمُ فَغَضِبَ عُمَرُ فَقَالَ قُولُوا نَعْلَمُ أَوْ لَا نَعْلَمُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ أَخِي قُلْ وَلَا تَحْقِرْ نَفْسَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ أَيُّ عَمَلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بَعَثَ اللهُ لَهُ الشَّيْطَانَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِي حَتَّى أَغْرَقَ أَعْمَالَهُ ۔

سنا، وہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا (ابن جریج نے کہا) اور میں نے ان کے بھائی ابوبکر بن ابی ملیکہ سے سُنا۔ وہ عبید بن عمیر کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ ایک دن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت فرمایا کہ آپ حضرات کا کیا خیال ہے یہ آیت کس سلسلے میں نازل ہوئی ہے "کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو" سب نے کہا کہ اللہ زیادہ جاننے والا ہے عمر رضی اللہ عنہ بہت غصے ہو گئے اور فرمایا صاف جواب دیجیے کہ آپ لوگوں کو اس سلسلے میں کچھ معلوم ہے یا نہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المؤمنین! میرے ذہن میں اس سے متعلق کچھ چیز ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! تمھیں کہو، اور اپنے کو کمتر نہ سمجھو، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اس میں عمل کی مثال بیان کی گئی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے عمل کی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ عمل کی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مالدار شخص کی مثال بیان کی گئی ہے جو پہلے تو اللہ عزوجل کی اطاعت کرتا تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر شیطان کو مسلط کر دیا اور وہ معاصی میں مبتلا ہو گیا اور اس نے اس کے سارے اعمال غارت کر دیے۔

باب ۶۰۶ قَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا يُقَالُ أَلْحَفَ عَلَيَّ وَأَلَحَّ عَلَيَّ وَأَحْفَانِي بِالْمَسْأَلَةِ فَيُحْفِكُمْ يُجْهِدْكُمْ ۔

۶۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر نہیں مانگتے" بولتے ہیں الحف علی، الح علی، اور احفانی بالمسئلۃ (سب کے معنی لگ لپٹ کر مانگنے کے ہیں) کہ تمھیں تھکا دے۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ يَعْنِي قَوْلَهُ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۔

۱۶۵۰۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شریک بن ابی نمر نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار اور عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری نے بیان کیا اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک دو کھجور، ایک دو لقمے دربدر لیے پھریں۔ مسکین وہ ہے جو مانگنے سے بچتا ہے اور اگر تمھارا جی چاہے تو اس آیت کی تلاوت کر لو کہ "وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر نہیں مانگتے"۔

باب ۶۰۷ قَوْلِ اللهِ وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔ الْمَسُّ الْجُنُونُ ۔

۶۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے" المسّ یعنی جنون۔

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ ۔

۱۶۵۱۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ربٰوا کے سلسلے میں سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پڑھ کر لوگوں کو سنایا اور اس کے بعد شراب کا کاروبار حرام قرار پایا۔

باب ۶۰۸ قَوْلِهٖ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا يُذْهِبُهٗ ۔

۶۰۸۔ ارشاد "اللہ سود کو مٹاتا ہے"۔ یمحق بمعنی یذھب ۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيٰتُ الْاَوَاخِرُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ ۔

۱۶۵۲۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی۔ انھیں شعبہ نے انھیں سلیمان نے انھوں نے ابوالضحیٰ سے سنا، وہ مسروق کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جب سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مسجد میں انھیں پڑھ کر سنایا، اس کے بعد شراب کا کاروبار حرام ہوگیا ۔

باب ۶۰۹ قَوْلِهٖ فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَاعْلَمُوْا ۔

۶۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو خبردار ہو جاؤ جنگ کے لیے" (اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے) (فاذنوا) بمعنی فاعلموا ۔

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَرَاَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ ۔

۱۶۵۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں مسجد میں پڑھ کر سنایا اور شراب کا کاروبار حرام ہوگیا ۔

باب ۶۱۰ قَوْلِهٖ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔

۶۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تنگ دست ہے تو اس کے لیے آسودہ حالی تک مہلت ہے اور اگر معاف کر دو تو تمہارے حق میں اور بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو"۔

۱۶۵۴۔ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُنَّ عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ ۔

۱۶۵۴۔ اور ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے منصور اور اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمیں پڑھ کر سنایا اور شراب کی تجارت حرام ہوگئی ۔

باب ۶۱۱ قَوْلِهٖ : وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۔

۶۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد :-
"اور اس دن سے ڈرتے رہو جس میں تم سب اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے"۔

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الرِّبَا ۔

۱۶۵۵۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے، ان سے شعبی نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری آیت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، وہ سود سے متعلق تھی ۔

باب ۶۱۲

قَوْلِهٖ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔

۶۱۲

اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور جو کچھ تمھارے نفسوں کے اندر ہے اگر تم ان کو ظاہر کردو یا اسے چھپائے رکھو، بہرحال اللہ اس کا حساب تم سے لے گا۔ پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دیگا اور اللہ ہر چیز پہ قدرت رکھنے والا ہے"

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا النُّفَیْلِیُّ حَدَّثَنَا مِسْکِیْنٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ الْاٰیَةَ ۔

۱۶۵۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے نفیلی نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسکین نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے خالد حذاء نے، ان سے مروان اصفر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آیت" اور جو کچھ تمھارے نفسوں کے اندر ہے۔ اگر تم ان کو ظاہر کردو یا چھپائے رکھو" آخر آیت تک منسوخ ہوگئی تھی۔

باب ۶۱۳

قَوْلِهٖ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِصْرًا عَهْدًا وَّیُقَالُ غُفْرَانَکَ مَغْفِرَتَکَ فَاغْفِرْ لَنَا ۔

۶۱۳

اللہ تعالیٰ کا ارشاد" پیغمبر ایمان لائے اس پر جو ان پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ" اصراً" عہد کے معنی میں ہے۔ بولتے ہیں" غفرانک" یعنی" آپ کی مغفرت (مانگتے ہیں) کہ ہمیں معاف کردیجیے۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسِبُهُ ابْنُ عُمَرَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ قَالَ نَسَخَتْهَا الْاٰیَةُ الَّتِیْ بَعْدَهَا ۔

۱۶۶۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں روح نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں خالد حذاء نے، انھیں مروان اصفر نے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے (مروان اصفر نے) کہا کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں، آپ نے آیت" وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ" الآیۃ کے متعلق فرمایا کہ اس آیت ولا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا نے منسوخ کردیا ہے۔

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تُقَاةٌ وَّتَقِيَّةٌ وَّاحِدَةٌ صِرٌّ بَرْدٌ شَفَا حُفْرَةٍ مِّثْلُ شَفَا الرَّكِيَّةِ وَهُوَ حَرْفُهَا تُبَوِّئُ تَتَّخِذُ مُعَسْكَرًا الْمُسَوَّمُ الَّذِيْ لَهُ سِيْمَاءٌ بِعَلَامَةٍ أَوْ بِصُوْفَةٍ أَوْ بِمَا كَانَ رِبِّيُّوْنَ الْجَمِيْعُ وَالْوَاحِدُ رِبِّيٌّ تَحُسُّوْنَهُمْ تَسْتَأْصِلُوْنَهُمْ قَتْلًا غُزًّا وَّاحِدُهَا غَازٍ سَنَكْتُبُ سَنَحْفَظُ نُزُلًا ثَوَابًا وَّيَجُوْزُ وَمُنْزَلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ كَقَوْلِكَ أَنْزَلْتُهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَّالْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ الْمُطَهَّمَةُ الْحِسَانُ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَّحَصُوْرًا لَّا يَأْتِي النِّسَاءَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِنْ فَوْرِهِمْ مِّنْ غَضَبِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ يُخْرِجُ الْحَيَّ النُّطْفَةُ تَخْرُجُ مَيِّتَةً وَّيُخْرِجُ مِنْهَا الْحَيَّ الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ أُرَاهُ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ

باب ۶۱۴ - مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ يُّصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِيْنَ وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ وَكَقَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى زَيْغٌ شَكٌّ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ

سورۂ آلِ عمران

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقاۃ اور تقیۃ ہم معنی ہیں۔ صر بمعنی برد۔ شفا حفرۃ، شفا الرکیۃ (رکیۃ بمعنی کنواں) کی طرح ہے، یعنی اس کا کنارہ۔ تبوی بمعنی تتخذ معسکرا۔ المسوم یعنی جس کی کوئی علامت ہو، کسی طرح کی بھی علامت ہو، ربیون جمع ہے واحد ربی ہے۔ تحسونھم ای تستاصلونھم قتلا۔ غزا کا واحد غاز ہے۔ سنکتب ای سنحفظ۔ نزلا ای ثوابا، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی چیز کے معنی میں بھی لیا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں "انزلتہ" سے مشتق ہوگا۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ "الخیل المسومۃ" کے معنی ہیں کامل الخلقت اور خوبصورت۔ ابن جبیر نے فرمایا کہ "حصورا" ایسا شخص جو عورتوں کے پاس نہ جائے۔ عکرمہ نے فرمایا "من فورھم" یعنی جس غضب و جوش کا انھوں نے بدر کی لڑائی میں مظاہرہ کیا تھا۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ "یخرج الحی" میں مراد نطفہ ہے کہ پہلے بے جان ہوتا ہے پھر اس سے ایک حیات وجود پذیر ہوتی ہے۔ "الابکار" یعنی طلوع فجر۔ "العشی" یعنی سورج کا ڈھلنا، میرا خیال ہے کہ غروب تک (عشی کا اطلاق ہوتا ہے)۔

۶۱۴ "اس میں محکم آیتیں ہیں"

مجاہدؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد حلال و حرام ہیں "اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں"، کہ بعض آیتیں بعض کی تصدیق کرتی ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وما یضل بہ الا الفسقین" اور دوسرے موقعہ پر ارشاد ہے۔ "ویجعل الرجس علی الذین لا یعقلون"، اور جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "والذین اھتدوا زادھم ھدی" زیغ بمعنی شک، فتنہ کی تلاش میں ہیں، یعنی آیات متشابہات میں

الْمُتَشَابِهَاتِ وَالرَّاسِخُونَ يَعْلَمُونَ
يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ

۱۶۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ أُولُوا الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ.

بَابُ ۶۱۵ قَوْلِهِ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

۱۶۶۲ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

بَابُ ۶۱۶ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ لَا خَيْرَ أَلِيمٌ مُؤْلِمٌ مُوجِعٌ مِنَ الْأَلَمِ وَهُوَ فِي مَوْضِعِ مُفْعِلٍ.

۱۶۶۳ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

موشگافیاں کرکے" والراسخون "یعنی جو لوگ پختہ علم والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے"

۱۶۶۱ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابراہیم تستری نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی" وہ وہی خدا ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری ہے اس میں محکم آیتیں ہیں اور وہی کتاب کا اصل مدار ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں، سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصے کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو متشابہ ہیں۔ شورش کی تلاش میں اور اس کے غلط مطالب کی تلاش میں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد" اولوا الالباب" تک عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے فرمایا، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں تو متنبہ ہو جاؤ کہ یہی وہی لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے (آیت میں) نشاندہی کی ہے، اس لیے ان سے بچتے رہو۔

۶۱۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں"

۱۶۶۲ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مولود جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے پیدا ہوتے ہی چھوتا ہے اور جس سے وہ مولود چلاتا ہے، سوا مریم اور ان کے صاحبزادے (عیسیٰ علیہما السلام) کے۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو" انی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم" (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا)۔

۶۱۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد" بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کے کوئی حصہ آخرت میں نہیں۔ (لا خلاق لہم ای) لا خیر لہم الیم بمعنی مولم موجع من الالم مفعل کے وزن پر۔

۱۶۶۳ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن

بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ يَمِيْنَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ فَدَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قُلْنَا كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ كَانَتْ لِيْ بِئْرٌ فِيْ اَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَتُكَ اَوْ يَمِيْنُهُ فَقُلْتُ اِذًا يَحْلِفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس لیے قسم کھانے کی جرأت کی تاکہ کسی مسلمان کا مال (ناجائز طریقہ سے) حاصل کرے تو جب وہ اللہ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس ارشاد کی تصدیق میں آیت نازل کی "بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچتے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں" آخر آیت تک۔ بیان کیا کہ اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا، ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے آپ لوگوں سے کوئی حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے بتایا کہ اس اس طرح حدیث بیان کی۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ یہ حدیث تو میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے ایک چچازاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا (ہم دونوں کا اس کے بارے میں نزاع ہوا) اور مقدمہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم گواہ پیش کر دو یا پھر اس کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے عرض کی پھر تو، یا رسول اللہ! وہ (جھوٹی قسم) کھالے گا، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کی اس لیے جرأت کرے کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال قبضائے اور اس کی نیت بری ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ اَبِيْ هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَجُلًا اَقَامَ سِلْعَةً فِي السُّوْقِ فَحَلَفَ فِيْهَا لَقَدْ اَعْطٰى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهِ لِيُوْقِعَ فِيْهَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

۱۶۶۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، آپ ابی ہاشم کے صاحبزادے ہیں انہوں نے ہشیم سے سنا، انہیں عوام بن حوشب نے خبر دی، انہیں ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے اور انہیں عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے بازار میں سامان بیچتے ہوئے قسم کھائی کہ فلاں شخص اس سامان کا اتنا دے رہا تھا حالانکہ کسی نے اتنی قیمت نہیں لگائی تھی، بلکہ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ اس طرح کسی مسلمان کو ٹھگ لے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچتے ہیں" آخر آیت تک۔

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِيْ بَيْتٍ اَوْ فِي الْحُجْرَةِ فَخَرَجَتْ اِحْدٰهُمَا وَقَدْ اُنْفِذَ بِاِشْفًا فِيْ كَفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْاُخْرٰى فَرُفِعَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۶۶۵۔ ہم سے نصر بن علی بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ دو عورتیں کسی گھر یا حجرہ میں بیٹھ کر موزے سیا کرتی تھیں، ان میں سے ایک عورت باہر نکلی، اس کے ہاتھ میں موزے سینے کا سوا چبھ گیا تھا، اور اس کا الزام اسی دوسری پر تھا، مقدمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر صرف دعویٰ کی وجہ سے لوگوں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَّاَمْوَالُهُمْ ذَكِّرُوْهَا بِاللّٰهِ وَاقْرَءُوْا عَلَيْهَا اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ فَذَكَّرُوْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ؏

کا مطالبہ پورا کیا جانے لگے تو بہت سوں کا خون اور مال برباد ہو جائے (جبکہ اس کے پاس کوئی گواہ نہیں ہے تو دوسری عورت جس پر اس کا الزام ہے) اللہ کی یاد دلاؤ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو "ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم" چنانچہ جب لوگوں نے اسے اللہ سے ڈرایا تو اس نے اعتراف کر لیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا، قسم مدعیٰ علیہ کو کھانی پڑے گی۔

بَابُ ۶۱۷ قُلْ يَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ سَوَآءٍ قَصْدٍ

۶۱۷ - آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ایسے قول کی طرف آجاؤ جو ہم میں تم میں مشترک ہے وہ یہ کہ ہم بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں "سواء یعنی درمیانہ۔

۱۶۶۶ - حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ

۱۶۶۶ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے معمر نے ح۔ اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عتبہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور میں نے خود ان کی زبان سے یہ حدیث سنی، انھوں نے بیان کیا کہ جس مدت میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح (حدیبیہ کے معاہدہ کے مطابق) تھی، میں (سفر تجارت پہ) گیا ہوا تھا، میں شام میں تھا کہ آنحضورؐ کا مکتوب ہرقل کے پاس پہنچا۔ انھوں نے بیان کیا کہ دحیہ الکلبی رضی اللہ عنہ وہ خط لائے تھے۔ اور عظیم بصریٰ کے حوالے کر دیا تھا اور ہرقل کے پاس اس کے واسطہ سے پہنچا تھا۔ بیان کیا کہ ہرقل نے پوچھا، کیا ہمارے حدودِ سلطنت میں اس شخص کی قوم کے بھی کچھ لوگ ہیں جو نبی ہونے کا دعویدار ہے؟ درباریوں نے بتایا کہ جی ہاں موجود ہیں۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ پھر مجھے قریش کے چند دوسرے افراد کے ساتھ بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے دربار میں داخل ہوئے اور اس کے سامنے ہمیں بٹھایا گیا۔ اس نے پوچھا، تم لوگوں میں اس شخص سے زیادہ قریب کون ہے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں زیادہ قریب ہوں۔ اب درباریوں نے مجھے بادشاہ کے بالکل قریب بٹھا دیا اور میرے دوسرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا، اس کے بعد ترجمان کو بلایا اور اس سے ہرقل نے کہا کہ انھیں بتاؤ کہ میں اس شخص کے متعلق تم سے کچھ سوالات کروں گا جو نبی ہونے کا

أَبُوْ سُفْيَانَ وَايْمُ اللهِ لَوْلَا أَنْ يُؤْثِرُوْا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ أَيَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ يَزِيْدُوْنَ أَوْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللهِ مَا أَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّيْ سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ

دعویدار ہے، اگر یہ (یعنی ابوسفیان رضی اللہ عنہ) جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کردینا۔ ابوسفیان کا بیان تھا کہ خدا کی قسم، اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ میرے ساتھی کہیں میرے جھوٹ کا راز نہ فاش کردیں تو میں (آنحضورؐ کے بارے میں) ضرور جھوٹ بولتا۔

پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ جس نے نبی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے وہ اپنے نسب میں کیسے ہیں؟ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا، ان کا نسب ہم میں بہت باعزت ہے۔ اس نے پوچھا کیا ان کے آباء واجداد میں کوئی بادشاہ بھی ہوا تھا؟ بیان کیا کہ میں نے کہا، نہیں، اس نے پوچھا، تم نے دعوئ نبوت سے پہلے کبھی ان پہ جھوٹ کی تہمت لگائی تھی؟ میں نے کہا نہیں، پوچھا، ان کی پیروی معزز لوگ زیادہ کرتے ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کہ قوم کے کمزور لوگ زیادہ ہیں۔ اس نے پوچھا، ان کے ماننے والوں میں زیادتی ہوتی رہتی ہے یا کمی؟ میں نے کہا کہ نہیں، بلکہ زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ پوچھا کبھی ایسا بھی کوئی واقعہ پیش آیا ہے کہ کوئی شخص ان کے دین کو قبول کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہوکر انھیں چھوڑ دیا ہو؟ میں نے کہا ایسا بھی کبھی نہیں ہوا۔ اس نے پوچھا، تم نے کبھی ان سے جنگ بھی کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ اس نے پوچھا، تمھاری ان کے ساتھ جنگ کا کیا نتیجہ رہا؟ میں نے کہا کہ ہماری جنگ کی مثال ایک ڈول کی ہے کہ کبھی ان کے حق میں رہی اور کبھی ہمارے حق میں۔ اس نے پوچھا، کبھی انھوں نے تمھارے ساتھ کوئی دھوکہ بھی کیا؟ میں نے کہا کہ اب تک تو نہیں کیا، لیکن آج کل بھی ہمارا ان سے ایک معاہدہ چل رہا ہے نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں ان کا طرزِ عمل کیا رہے گا۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ بخدا، اس جملہ کے سوا اور کوئی بات میں اس پوری گفتگو میں اپنی طرف سے نہیں ملا سکا۔ پھر اس نے پوچھا اس سے پہلے بھی یہ دعویٰ تمھارے یہاں کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے کہو کہ میں نے تم سے نبی کے نسب کے بارے میں پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم لوگوں میں باعزت اور اونچے نسب کے سمجھے جاتے ہیں، انبیاء کا بھی یہی حال ہے، ان کی بعثت ہمیشہ قوم کے صاحب حسب و نسب خاندان میں ہوتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا کوئی ان کے آباء واجداد میں بادشاہ گذرا ہے تو تم نے اس کا انکار کیا۔ میں اس سے

ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ
قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ
لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ
الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ
فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ
أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ
أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ
بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ
أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ
وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ
فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا
يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ
الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا
يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ قَالَ أَحَدٌ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ
أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ
قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ
قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ يَأْمُرُنَا
بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ
وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ
حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ
خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ
أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ
لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ
عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ

اس فیصلہ پر پہنچا کہ اگر ان کے آباء واجداد میں کوئی بادشاہ گذرا ہوتا تو ممکن
تھا کہ وہ اپنی خاندانی سلطنت کو اس طرح واپس لینا چاہتے ہوں۔ اور
میں نے تم سے ان کی اتباع کرنے والوں کے متعلق پوچھا کہ آیا وہ قوم کے
کمزور لوگ ہیں یا اشراف، تو تم نے بتایا کہ کمزور لوگ ان کی پیروی کرنے والوں
میں (زیادہ) ہیں۔ یہی طبقہ ہمیشہ سے انبیاء کی اتباع کرتا رہا ہے اور میں
نے تم سے پوچھا کہ کیا تم نے دعوائے نبوت سے پہلے ان پر جھوٹ کا کبھی شبہ
کیا تھا تو تم نے اس کا بھی انکار کیا۔ میں نے اس سے یہ سمجھا کہ جس شخص
نے لوگوں کے معاملے میں کبھی جھوٹ نہ بولا ہو، وہ اللہ کے معاملے میں کس طرح
جھوٹ بول دے گا! اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے دین کو قبول
کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہو کر کوئی شخص ان کے دین سے کبھی پھرا
بھی ہے تو تم نے اس کا بھی انکار کیا، ایمان کا یہی اثر ہوتا ہے، بشرطیکہ
وہ دل کی گہرائیوں میں اتر جائے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے ماننے
والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے یا کمی تو تم نے بتایا کہ اضافہ ہوتا ہے
ایمان کا یہی معاملہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ کمال کو پہنچ جائے۔ میں نے تم سے
پوچھا تھا کہ کیا تم نے کبھی ان سے جنگ بھی کی ہے تو تم نے بتایا کہ تم نے
جنگ کی ہے اور تمھارے درمیان لڑائی کا نتیجہ نوبت بنوبت رہا ہے۔
کبھی تمھارے حق میں اور کبھی ان کے حق میں، انبیاء کا بھی یہی معاملہ ہے۔
انھیں آزمائشوں میں ڈالا جاتا ہے اور آخر کار انجام انھیں کے حق میں ہوتا
ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ انھوں نے تمھارے ساتھ کبھی خلاف
عہد بھی معاملہ کیا تو تم نے اس سے بھی انکار کیا، انبیاء کبھی عہد کے خلاف نہیں
کرتے میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تمھارے یہاں اس طرح کا دعویٰ پہلے
بھی کسی نے کیا تھا تو تم نے کہا کہ پہلے کسی نے اس طرح کا دعویٰ نہیں کیا، میں
اس سے اس فیصلہ پر پہنچا کہ اگر کسی نے تمھارے یہاں اس سے پہلے اس
طرح کا دعویٰ کیا ہوتا تو یہ کہا جا سکتا تھا کہ یہ بھی اسی کی نقل کر رہے ہیں، بیان
کیا کہ پھر ھرقل نے پوچھا، وہ تمھیں کن چیزوں کا حکم دیتے ہیں، میں نے کہا
کہ نماز، زکاۃ، صلہ رحمی اور پاکدامنی کا! آخر اس نے کہا کہ جو کچھ تم نے بتایا
ہے اگر وہ صحیح ہے تو یقیناً وہ نبی ہیں اس کا علم تو مجھے بھی تھا کہ ان کی بعثت
ہونے والی ہے، لیکن یہ خیال نہ تھا کہ وہ تمھاری قوم میں مبعوث ہوں گے
اگر مجھے ان تک پہنچ سکنے کا یقین ہوتا تو میں ضرور ان سے ملاقات کرتا اور اگر

قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ إِلَى قَوْلِهِ اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ أَنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرَّشَدِ آخِرَ الْأَبَدِ وَأَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمْ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ۔

بَابُ ۶۱۸ قَوْلِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ إِلٰى بِهٖ عَلِيمٌ۔

۱۶۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ

میں ان کی خدمت میں ہوتا تو ان کے قدموں کو دھوتا اور ان کی حکومت میرے ان دو قدموں تک پہنچ کر رہے گی۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی منگوایا اور اسے پڑھا اس میں یہ لکھا ہوا تھا، اللہ، رحمٰن و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے رسول کی طرف سے عظیم روم ہرقل کی طرف، سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے، اما بعد، میں تمہیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں، اسلام لاؤ تو سلامتی پاؤ گے اور اسلام لاؤ تو اللہ تمہیں دہرا اجر دے گا، لیکن اگر روگردانی کی تو تمہاری رعایا کے کفر کا بار بھی تم پر ہوگا اور اے اہل کتاب، ایک ایسے قول کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے، وہ یہ کہ بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں۔" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اشہدوا بانا مسلمون" تک۔ جب ہرقل مکتوب گرامی پڑھ چکا تو دربار میں بڑا شور و ہنگامہ برپا ہو گیا، اور پھر ہمیں دربار سے باہر کر دیا گیا باہر آکر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ تھا) کا معاملہ تو اب اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ ملک بنی الاصفر (ہرقل) بھی ان سے ڈرنے لگا۔ اس واقعہ کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضورؐ غالب آکر رہیں گے، اور آخر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی روشنی میرے دل میں بھی ڈال دی۔ زہری نے بیان کیا کہ پھر ہرقل نے روم کے سرداروں کو بلایا اور انہیں ایک خاص کمرے میں جمع کیا، پھر ان سے کہا، اے معشر روم! کیا تم ہمیشہ کے لیے اپنی فلاح و ہدایت چاہتے ہو اور یہ کہ تمہارا املاک تمہارے ہی ہاتھ میں رہے۔ بیان کیا کہ یہ سنتے ہی وہ سب وحشی جانوروں کی طرح دروازے کی طرف بھاگے، دیکھا تو دروازہ بند تھا۔ پھر ہرقل نے سب کو اپنے پاس بلایا کہ انہیں میرے پاس لاؤ اور ان سے کہا کہ میں نے تو تمہیں آزمایا تھا کہ تم اپنے دین میں کتنے پختہ ہو، اب میں نے اس چیز کا مشاہدہ کر لیا جو مجھے پسند تھی (یعنی تمہاری دین مسیحی میں پختگی) چنانچہ سب درباریوں نے اسے سجدہ کیا اور اس سے خوش ہو گئے۔

۶۱۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کرو گے (کامل نیکی کے مرتبہ) کو نہ پہنچ سکو گے" ارشاد "بہ علیم" تک۔

۱۶۶۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس

بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ نَخْلًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَايِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَايِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ ۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ مَالٌ رَايِحٌ ؞

بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مدینہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس انصار میں سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اور "بیرحاء" کا باغ اپنی تمام جائداد میں انھیں سب سے زیادہ محبوب تھا یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے ہی تھا اور حضور اکرمؐ بھی اس میں تشریف لے جاتے اور اس کے شیریں اور طیب پانی کو پیتے۔ پھر جب آیت "جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کروگے (کامل) نیکی کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکوگے" نازل ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کروگے نیکی کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکوگے اور میرا سب سے زیادہ محبوب مال "بیرحاء" ہے اور یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ اللہ ہی سے میں اس کے ثواب و اجر کی توقع رکھتا ہوں، پس یا رسول اللہ! جہاں آپ مناسب سمجھیں اسے استعمال کریں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا خوب یہ فانی ہی دولت تھی، یہ فانی ہی دولت تھی اور تم نے اسے اللہ کے راستے میں دے کر ایک اچھے مصرف میں خرچ کر دیا ہے، جو کچھ تم نے کہا ہے وہ میں نے سن لیا اور میرا خیال ہے کہ تم اپنے عزیز و اقرباء کو اسے دے دو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں ایسا ہی کروں گا۔ یا رسول اللہ! چنانچہ انھوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ عبداللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ "ذلك مال رابح" (ربح سے) بیان کیا۔ مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک کے سامنے "مال رائح" (رواح سے) پڑھا تھا۔

۱۶۶۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيٍّ وَأَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا شَيْئًا ؞

۱۶۶۸ ـ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ حسان اور ابی رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ میں ان دونوں حضرات سے ان کا زیادہ قریبی عزیز تھا لیکن مجھے نہیں دیا۔

باب ۶۱۹، قَوْلِهِ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔

۶۱۹ ـ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو آپ، کہہ دیجئے کہ توریت لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو"۔ !

۱۶۶۹ ـ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى

۱۶۶۹ ـ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

النبي صلى الله عليه وسلم برجل منهم وامرأة قد زنيا فقال لهم كيف تفعلون بمن زنى منكم قالوا نحممهما ونضربهما فقال ألا تجدون في التوراة الرجم فقالوا لا نجد فيها شيئا فقال لهم عبد الله بن سلام كذبتم فأتوا بالتوراة فاتلوها إن كنتم صادقين ـ فوضع مدراسها الذي يدرسها منهم كفه على آية الرجم فطفق يقرأ ما دون يده وما وراءها ولا يقرأ آية الرجم فنزع يده من آية الرجم فقال ما هذه فلما رأوا ذلك قالوا هي آية الرجم فأمر بهما فرجما قريبا من حيث موضع الجنائز عند المسجد فرأيت صاحبها يجنأ عليها يقيها الحجارة ۔

باب ٦٢٠ قوله ـ كنتم خير أمة أخرجت للناس

١٦٧٠ ـ حدثنا محمد بن يوسف عن سفيان عن ميسرة عن أبي حازم عن أبي هريرة كنتم خير أمة أخرجت للناس قال خير الناس للناس تأتون بهم في السلاسل في أعناقهم حتى يدخلوا في الإسلام ۔

باب ٦٢١ قوله إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا ۔

١٦٧١ ـ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال قال عمرو سمعت جابر بن عبد الله يقول فينا نزلت إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا والله وليهما قال نحن الطائفتان بنو حارثة وبنو سلمة وما نحب و

اپنے قبیلہ کے ایک مرد اور ایک عورت کو لائے جنھوں نے زنا کی تھی آنحضورؐ نے ان سے پوچھا اگر تم میں کوئی زنا کرے تو تم اس کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہم اس کا منہ کالا کرکے اسے مارتے پیٹتے ہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کیا توریت میں رجم کا حکم نہیں موجود ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہم نے تو توریت میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں دیکھی ہے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے) بولے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، توریت لاؤ اور اسے پڑھو، اگر تم سچے ہو۔ (جب توریت لائی گئی) تو ان کے ایک بہت بڑے عالم نے جو انھیں توریت پڑھایا کرتا تھا، آیتِ رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی عبارت پڑھنے لگا، لیکن آیت رجم نہیں پڑھتا تھا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ کو آیتِ رجم پر سے ہٹا دیا اور اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ جب یہودیوں نے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ آیتِ رجم ہے۔ پھر آنحضورؐ نے حکم دیا اور ان دونوں کو مسجد نبوی کے قریب ہی، جہاں جنازے لاکر رکھے جاتے تھے، رجم کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس عورت کا ساتھی عورت کو پتھر سے بچانے کے لیے اس پر جھک جھک جاتا تھا۔

۶۲۰ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو"

۱۶۷۰ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے میسرہ نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے آیت "تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو"، کے متعلق فرمایا کہ کچھ لوگ دوسروں کے لیے نفع بخش ہیں کہ انھیں زنجیروں میں باندھ کر لاتے ہیں، اور بالآخر وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

۶۲۱ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب تم میں سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ ہمت ہار دیں۔

۱۶۷۱ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ عمرو نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہمارے ہی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی "جب تم سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ ہمت ہار دیں، درآنحالیکہ اللہ دونوں کا مددگار تھا۔ بیان کیا کہ ہم دو جماعتیں بنو حارثہ اور بنو سلمہ تھے۔

وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهَا لَمْ تُنَزَّلْ، يَقُولُ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا.

اور ہم پسند نہیں کرتے سفیان نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا، اور ہمارے لیے کوئی مسرت کا مقام نہ تھا اگر یہ آیت نازل نہ ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ بھی فرمایا ہے "درآنحالیکہ اللہ ان دونوں کا مددگار تھا۔"

بَابُ ۶۲۲ قَوْلِهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ -

۶۲۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں"

۱۶۷۲ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُونَ. رَوَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۱۶۷۲ - ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبردی، انھیں معمر نے خبردی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سالم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فجر کی دوسری رکعت کی رکوع سے سر اٹھا کر یہ بددعاء کی "اسے اللہ، فلاں، فلاں اور فلاں (قبائل) کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے" یہ بددعاء آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد کے بعد کی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی "آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فانہم ظٰلمون" تک۔ اس کی روایت اسحاق بن راشد نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

۱۶۷۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاةِ الْفَجْرِ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ.

۱۶۷۳ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر بددعاء کرنا چاہتے یا کسی کے لیے دعا کرنا چاہتے تو رکوع کے بعد کرتے۔ سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد کے بعد بعض اوقات آپ نے یہ دعا بھی کی "اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے، اے اللہ! مضر والوں کو سختی کے ساتھ جھنجھوڑ دیجئے اور ان میں ایسی قحط سالی لائیے جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں ہوئی تھی"، آپ بلند آواز سے یہ دعا کرتے، اور آپ نماز فجر کی بعض رکعت میں یہ دعاء کرتے "اے اللہ! فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے"، عرب کے چند خاص قبائل کے حق میں (یہ بددعاء آپ کرتے تھے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ "آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں"۔

بَابُ ۶۲۳ قَوْلِهِ - وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ وَهُوَ تَأْنِيثُ آخِرِكُمْ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ

۶۲۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور رسول تم کو پکار رہے تھے تمہارے پیچھے کی جانب سے"، اُخراکم، آخرکم کی تانیث ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو سعادتوں میں سے ایک ہے،

فَتْحًا أَوْ شَهَادَةً ؛

۱۶۷۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْ أُخْرٰهُمْ وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا ؛

بَابٌ ۶۲۴ قَوْلِهٖ أَمَنَةً نُعَاسًا ؛

۱۶۷۵ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُوْ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِيْ يَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَآخُذُهٗ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهٗ ؛

بَابٌ ۶۲۵ قَوْلِهٖ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيْمٌ

اَلْقَرْحُ الْجِرَاحُ اسْتَجَابُوْا أَجَابُوْا يَسْتَجِيْبُ يُجِيْبُ ؛

بَابٌ ۶۲۶ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمُ الْآيَةَ

۱۶۷۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ أُرَاهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهَا إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوْا إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

فتح یا شہادت۔

۱۶۷۴ - ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تیر اندازوں کے) پیدل دستے پر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تھا۔ پھر بہت سے مسلمانوں نے پیٹھ پھیر لی تھی، آیت" اور رسول تم کو پکار رہے تھے تمھارے پیچھے کی جانب سے" میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے' اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ صحابہؓ کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا تھا۔

۶۲۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تمھارے اوپر راحت نازل کی (یعنی) غنودگی۔"

۱۶۷۵ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن ابو یعقوب نے حدیث بیان کی' ان سے حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، احد کی لڑائی میں جب ہم صف بستہ کھڑے تھے تو ہم پر غنودگی طاری ہو گئی تھی۔ بیان کیا کہ کیفیت یہ ہو گئی تھی کہ میری تلوار بار بار گرتی اور میں اسے اٹھاتا۔

۶۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کے کہنے کو مان لیا۔ بعد اس کے کہ انھیں زخم لگ چکا تھا ان میں سے جو نیک اور متقی ہیں ان کے لیے اجر عظیم ہے۔"

القرح ای الجرح استجابوا ای اجابوا یستجیب ای یجیب۔

۶۲۶۔ لوگوں نے تمھارے خلاف بڑا سامان اکٹھا کیا ہے۔"

۱۶۷۶ - ہم سے احمد بن یوسف نے حدیث بیان کی' میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے اور ان سے ابو الضحیٰ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے) ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا، اس وقت جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا، اور یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہا تھا جب ابوسفیان کے آدمیوں

فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۞

مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے لیے، کہا تھا کہ لوگ (یعنی قریش) نے تمھارے خلاف بڑا سامان اکٹھا کر رکھا ہے، ان سے ڈرو، لیکن اس نے ان کا (جوش) ایمان اور بڑھا دیا اور یہ لوگ بولے کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے (حسبنا اللہ ونعم الوکیل)

١٦٧٧ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ كَانَ اٰخِرَ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۞

١٦٧٧ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے ابوالضحیٰ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو آخری کلمہ آپ کی زبان مبارک سے یہ نکلا "حسبی اللہ ونعم الوکیل"۔

بَابُ ٦٢٧ قَوْلِهٖ - وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ سَيُطَوَّقُوْنَ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهٗ بِطَوْقٍ ۞

٦٢٧ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ کہ اس مال میں بخل کرتے رہتے ہیں جو کچھ اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں کچھ اچھا ہے" نہیں، بلکہ ان کے حق میں بہت برا ہے یقیناً قیامت کے دن انھیں طوق پہنایا جائے گا، اس مال کا جس میں انھوں نے بخل کیا، اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا، اور اللہ جو تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے۔

١٦٧٨ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ بِشِدْقَيْهِ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ۞

١٦٧٨ - مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوالنضر سے سنا، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دی اور پھر اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو (آخرت میں) اس کا مال نہایت زہریلے سانپ کی صورت اختیار کرے گا جس کی آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے اور وہی اس کی گردن میں ہار کی طرح پہنا دیا جائے گا۔ پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا کہ میں ہی تیرا مال ہوں، میں ہی تیرا خزانہ ہوں، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "اور جو لوگ کہ اس مال میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے" آخر آیت تک۔

بَابُ ٦٢٨ قَوْلِهٖ - وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

٦٢٨ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یقیناً تم لوگ بہت سی دلآزاری کی باتیں ان سے (بھی) سنو گے جنھیں تم سے پہلے

مِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا .

١٦٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

کتاب مل چکی ہے اور ان سے بھی جو مشرک ہیں ۔"

۱۶۷۹ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا۔ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے کی پشت پر فدک کا بنا ہوا ایک موٹا کپڑا رکھنے کے بعد سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا، آپ بنو حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ راستہ میں ایک مجلس سے آپ گذرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) بھی موجود تھا، یہ عبداللہ بن ابی کے بظاہر اسلام لانے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے، مجلس میں مسلمان اور مشرکین یعنی بت پرست اور یہودی سب سب طرح کے لوگ تھے انھیں میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے سواری کی (ٹاپوں سے گرد اڑی اور) مجلس والوں پر پڑی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک بند کرلی اور کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی قریب پہنچ گئے اور) انھیں سلام کیا پھر آپ سواری سے اتر گئے اور اہل مجلس کو اللہ کی طرف بلایا اور قرآن کی آیتیں پڑھ کر سنائیں ۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا، میاں جو کلام آپ نے پڑھ کر سنایا اس سے عمدہ کلام کوئی نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ یہ کلام بہت اچھا ہے پھر بھی ہماری مجلسوں میں آآکر ہمیں تکلیف نہ دیا کیجئے۔ اپنے گھر بیٹھئے، اگر کوئی آپ کے پاس جائے تو اسے اپنی باتیں سنایا کیجئے (یہ سن کر) عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ضرور، یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کیجئے ہم اسی کو پسند کرتے ہیں۔ اس کے بعد مسلمان، مشرکین اور یہودی آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور قریب تھا کہ دست وگریباں تک نوبت پہنچ جاتی لیکن حضور اکرمؐ انھیں خاموش اور ٹھنڈا کرنے لگے اور آخر سب لوگ خاموش ہوگئے۔ پھر حضور اکرمؐ اپنی سواری پر سوار ہو کر وہاں سے چلے آئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے۔ حضور اکرمؐ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کا تذکرہ کیا کہ سعد تم نے نہیں سنا، ابوحباب آپ کی مراد عبداللہ بن ابی بن سلول سے تھی۔ کیا کہہ رہا تھا، اس نے اس طرح کی باتیں کی ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

يَا رَسُولَ اللهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا أَبَى اللهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ شَرِقَ بِذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذَى قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا الْآيَةَ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ الْعَفْوَ مَا أَمَرَهُ اللهُ بِهِ حَتَّى فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللهُ بِهِ صَنَادِيدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا

نے عرض کی، یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور اس سے درگذر کیجئے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے اللہ نے آپ کے ذریعہ وہ حق بھیجا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے، اس شہر (مدینہ) کے لوگ (آپ کے یہاں تشریف لانے سے پہلے) اس پر متفق ہو چکے تھے کہ اسے (عبداللہ بن ابی کو) تاج پہنا دیں اور (شاہی) عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا کیا ہے۔ اس باطل کو روک دیا تو اب وہ چڑ گیا ہے اور اس وجہ سے وہ معاملہ اس نے آپ کے ساتھ کیا جو آپ نے خود ملاحظہ فرمایا ہے۔ حضور اکرمؐ نے اسے معاف کر دیا، آنحضورؐ اور صحابہؓ مشرکین اور اہل کتاب سے درگذر کیا کرتے تھے اور ان کی اذیتوں پر صبر کیا کرتے تھے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے "اور یقیناً تم بہت سی دل آزاری کی باتیں ان سے بھی سنو گے جنھیں تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے اور ان سے بھی جو مشرک ہیں (اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ تاکیدی احکام میں سے ہیں)" اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بہت سے اہل کتاب تو دل ہی سے چاہتے ہیں کہ تمھیں ایمان (لے آنے) کے بعد پھر سے کافر بنا لیں، حسد کی راہ سے جو ان کے نفسوں میں ہے" آخر آیت تک۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا حضور اکرمؐ ہمیشہ کفار کو معاف کر دیا کرتے تھے، آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے ساتھ (غزوہ کی) اجازت دی اور جب آپ نے غزوۂ بدر کیا تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق کفار قریش کے سردار اس میں مارے گئے تو عبداللہ بن ابی سلول اور اس کے دوسرے مشرک اور بت پرست ساتھیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب تو معاملہ پلٹ گیا ہے، چنانچہ ان سب نے بھی (اپنے کفر کو چھپاتے ہوئے) حضور اکرمؐ سے اسلام پر بیعت کر لی اور اسلام میں (بظاہر) داخل ہو گئے۔

بَابُ ۶۲۹ قَوْلِهِ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا

۶۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں (اور چاہتے ہیں کہ جو کام نہیں کئے ہیں ان پر بھی ان کی مدح کی جائے) سو ایسے لوگوں کے لیے ہرگز خیال نہ کرو کہ وہ عذاب سے حفاظت میں رہیں گے"

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ

۱۶۸۰۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

رِجَالًا مِّنَ الْمُنٰفِقِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَ فَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوْا إِلَيْهِ وَ حَلَفُوْا وَأَحَبُّوْا أَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا أَتَوْا

میں منافقین یہ کیا کرتے تھے کہ جب حضور اکرم غزوے کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ آپ کے ساتھ نہ جاتے اور آپ کے علی الرغم غزوہ میں شریک نہ ہونے پر بہت خوش ہوا کرتے تھے لیکن جب حضور اکرم واپس آتے تو اعذار بیان کرتے پہنچتے اور قسمیں کھا لیتے بلکہ اس کے بھی خواہشمند رہتے کہ مجاہدین کے ساتھ ان کی بھی تعریف کی جائے اس عمل پر جو یہ کرتے نہیں تھے۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی "لایحسبن الذین یفرحون" آخر آیت تک (ترجمہ گذر چکا)

۱۶۸۱ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهِ إِذْهَبْ يَا رَافِعُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوْتِيَ وَ أَحَبَّ أَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهِ فَأَرَوْهُ أَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوْا إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوْهُ عَنْهُ فِيْمَا سَأَلَهُمْ وَ فَرِحُوْا بِمَا أُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ إِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَوْلِهِ يَفْرَحُوْنَ بِمَا أَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ أَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بِهٰذَا۔

۱۶۸۱ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیکہ نے اور انھیں علقمہ بن وقاص نے خبر دی کہ مروان بن حکم نے (جب وہ مدینہ کے امیر تھے) اپنے دربان سے کہا کہ رافع ابن عباس رضی اللہ عنہ کے یہاں جاؤ اور ان سے پوچھو کہ اگر ہر شخص کو، جو اپنے کئے پر خوش ہو اور چاہتا ہو، کہ جو عمل اس نے نہیں کیا ہے اس پر بھی اس کی تعریف کی جائے عذاب ہوگا پھر تو ہم میں سے کوئی بھی عذاب سے نہ بچ سکے گا (کیونکہ آیت کے ظاہر سے یہی مفہوم ہوتا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ یہ سوال کیوں اٹھاتے ہو، وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلایا تھا اور ان سے ایک چیز پوچھی تھی (جو ان کی آسمانی کتاب میں موجود تھی) انھوں نے اصل اور حقیقت کو چھپایا اور دوسری چیز بیان کر دی، اس کے باوجود اس کے خواہشمند رہے کہ حضور اکرم کے سوال کے جواب میں جو کچھ انھوں نے بتایا ہے اس پر ان کی تعریف کی جائے اور ادھر اصل حقیقت کو چھپا کر بھی بڑے خوش تھے، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی" (اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا تھا کہ کتاب کو پوری طرح ظاہر کر دینا، لوگوں پر "ارشاد،" جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو کام نہیں کئے ہیں ان پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔ اس روایت کی متابعت عبدالرزاق نے ابن جریج کے واسطے سے کی، ان سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں حجاج نے خبر دی انھیں ابن جریج نے، انھیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی، انھیں حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ مروان نے اوپر کی حدیث کی طرح۔

بَابُ ۶۳۰ قَوْلِهٖ: إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

۶۳۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلاشبہ آسمانوں اور زمین

وَالْأَرْضِ

الْآيَةَ

۱۶۸۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ۔

بَابُ ۶۳۱ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۔

۱۶۸۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رض عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلٰوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُولِهَا فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْآيَاتِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ أَتٰى شَنًّا مُعَلَّقًا فَأَخَذَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ

کی پیدائش اور رات دن کے ادل بدل میں اہل عقل کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں۔"

۱۶۸۲ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے خبر دی، انھیں کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات، اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا، پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہل (میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ تھوڑی دیر تک بات چیت کی (جب آپ رات کے وقت گھر میں تشریف لائے) پھر سو گئے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی تھا تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف نظر کی اور یہ آیت تلاوت کی "بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن رات کے ادل بدل میں اہل عقل کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں" اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور وضو کی اور مسواک کی، پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ جب بلال رضی اللہ عنہ نے (فجر کی) اذان دی تو آپ نے دو رکعت (فجر کی سنت) پڑھی، اور باہر تشریف لائے اور فجر کی نماز پڑھائی۔

۶۳۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ (یعنی وہ اہل عقل جن کا ذکر اوپر کی آیت میں ہوا) ایسے ہیں کہ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور (اپنی کروٹوں پر (برابر) یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے رہتے ہیں۔"

۱۶۸۳ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے مخرمہ بن سلیمان نے، ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا، ارادہ یہ تھا کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ میں نے آپ کے لیے گدا بچھا دیا اور آپ اس کے طول میں لیٹ گئے پھر (جب آپ آخری رات میں بیدار ہوئے تو) چہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیر کر نیند کے آثار دور کرنے لگے، پھر آل عمران کی آخری آیات ختم تک پڑھیں۔ اس کے بعد آپ ایک مشکیزے کے پاس آئے اور اس سے پانی لے کر وضو کی اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے، میں بھی کھڑا ہو گیا۔ اور جو کچھ آپ نے کیا تھا وہی سب کچھ میں نے بھی کیا اور آپ کے پاس آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا،

مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ

آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ رکھا اور کان کو پکڑ کر ملنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی اور پھر دو رکعت پڑھی، پھر وتر پڑھی۔

باب ۶۳۲ قَوْلِهِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ

۶۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ہمارے پروردگار تو نے جسے دوزخ میں داخل کر دیا اسے واقعی رسوا بھی کر دیا اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں"۔

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي بِيَدِهِ الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

۱۶۸۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے مخرمہ بن سلیمان نے، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا کریب نے اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہ ایک رات آپ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سوئے جو آپ کی خالہ تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹا (یا پائینتی یا سرہانے، اس وقت آپ کی عمر بہت کم تھی) اور حضور اکرمؐ اور آپ کی اہل طول میں لیٹے۔ پھر حضور اکرم سو گئے اور آدھی رات میں یا اس سے تھوڑی دیر پہلے یا بعد میں آپ بیدار ہوئے اور چہرہ پر ہاتھ پھیر کر نیند کے آثار ختم کئے، پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت کی۔ اس کے بعد آپ اٹھ کر مشکیزے کے قریب تشریف لے گئے جو لٹکا ہوا تھا، اور اس کے پانی سے وضو کی، تمام آداب وارکان کی پوری رعایت کے ساتھ، اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی آپ ہی کی طرح (وضو وغیرہ) کی اور آپ کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ آنحضورؐ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور اسی ہاتھ سے کان پکڑ کر ملنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی اور پھر دو رکعت پڑھی اور آخر میں وتر پڑھی۔ اس سے فارغ ہو کر آپ لیٹ گئے، پھر جب مؤذن آئے تو آپ اٹھے اور دو ہلکی (فجر کی سنت کی) رکعتیں پڑھیں اور نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے۔

باب ۶۳۳ قَوْلِهِ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ الْآيَةَ

۶۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا ایمان کی پکار کرتے ہوئے" آخر آیت تک۔

۱۶۸۵ - حدثنا قتیبۃ بن سعید عن مالک عن مخرمۃ بن سلیمان عن کریب مولی ابن عباس ان ابن عباس اخبرہ انہ بات عند میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی خالتہ قال فاضطجعت فی عرض الوسادۃ واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ فی طولھا فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعدہ بقلیل استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلس یمسح النوم عن وجھہ بیدہ ثم قرأ العشر الآیات الخواتیم من سورۃ آل عمران ثم قام الی شن معلقۃ فتوضأ منھا فاحسن وضوءہ ثم یصلی قال ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذھبت فقمت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی راسی واخذ باذنی الیمنی یفتلھا فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح۔

۱۶۸۵ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ۔ ان سے مالک نے ، ان سے مخرمہ بن سلیمان نے ، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا کریب نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سوئے ، میمونہ رضی اللہ عنہا آپ کی خالہ تھیں ۔ بیان کیا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور حضور اکرم اور آپ کی اہل طول میں لیٹے ، پھر آنحضور سو گئے اور آدھی رات میں یا اس سے تھوڑی دیر پہلے یا تھوڑی دیر بعد آپ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر چہرہ پر نیند کے آثار دور کرنے کے لیے ہاتھ پھیرنے لگے اور سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں اس کے بعد آپ مشکیزہ کے پاس گئے جو لٹکا ہوا تھا ، اس سے وضو کی ، تمام آداب کی رعایت کے ساتھ ، پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے ، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی اٹھا اور میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا ، تو آنحضور نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے داہنے کان کو پکڑ کر ملنے لگے ، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ، پھر دو رکعت پڑھی ، پھر دو رکعت پڑھی ، پھر دو رکعت پڑھی ، پھر دو رکعت پڑھی ، پھر دو رکعت پڑھی اور آخر میں انھیں وتر بنایا پھر لیٹ گئے اور جب مؤذن آپ کے پاس آئے تو آپ اٹھے اور دو خفیف رکعتیں پڑھ کر باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی ۔

سورۃ النساء!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال ابن عباس یستنکف یستکبر قواما قوامکم من معایشکم لھن سبیلا یعنی الرجم للثیب والجلد للبکر وقال غیرہ مثنی وثلث ورباع یعنی اثنتین وثلاثا واربعا ولا تجاوز العرب رباع۔

باب ۶۳۴ - قولہ وان خفتم ان لا

سورۃ النساء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید کی آیت میں) یستنکف یستکبر کے معنی میں ہے قواما (قیاما) یعنی جس پر تمہارے معاش کی بنیاد قائم ہے "لھن سبیلا" یعنی شادی شدہ کے لیے رجم اور کنوارے کے لیے کوڑے کی سزا (جب وہ زنا کا ارتکاب کریں) اور دوسرے حضرات نے کہا کہ (آیت میں) مثنی وثلاث ورباع سے مراد ہے دو دو تین تین اور چار چار ۔ اہل عرب رباع سے آگے (اس وزن پر) استعمال نہیں کرتے ۔

۶۳۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں

تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى ؛

۱۶۸۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيمَةٌ فَنَكَحَهَا وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ وَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَنَزَلَتْ فِيهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَتْ شَرِيكَتَهُ فِي ذٰلِكَ الْعَذْقِ وَفِي مَالِهِ ؛

۱۶۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَقَوْلُ اللهِ تَعَالٰى فِي آيَةٍ أُخْرٰى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُهُوا أَنْ

کے باب میں انصاف نہ کرسکو گے۔

۱۶۸۶ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک صاحب کی پرورش میں ایک یتیم لڑکی تھی پھر انھوں نے اس سے نکاح کرلیا، اس یتیم لڑکی کی ملکیت میں کھجور کا ایک باغ تھا، اسی باغ کی وجہ سے انھوں نے اس سے نکاح کیا تھا، حالانکہ دل میں اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس سلسلے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ "اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کرسکو گے"، میرا خیال ہے کہ عروہ نے بیان کیا کہ اس باغ میں اور اس کے مال میں بھی وہ یتیم لڑکی شریک کی حیثیت رکھتی تھی۔

۱۶۸۷ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ کا ارشاد "اور اگر تمھیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کرسکو گے" کے متعلق پوچھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری بہن کے بیٹے! یہ ایسی یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو، اس کے مال میں بھی شریک کی حیثیت رکھتی ہو، ادھر ولی اس مال پر بھی نظر رکھتا ہو اور اس کے جمال سے بھی لگاؤ ہو، لیکن اس کی مہر کے بارے میں انصاف سے کام لیے بغیر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو اور اتنا مہر اسے نہ دینا چاہتا ہو، جتنی دوسرے دے سکتے ہوں تو ایسے لوگوں کو روکا گیا ہے کہ وہ ایسی یتیم لڑکیوں سے اسی صورت میں نکاح کرسکتے ہیں جب ان کے ساتھ انصاف کریں اور ویسی لڑکیوں کا جتنا مہر معاشرہ میں ہوتا ہے اس میں سب سے اعلیٰ اور بہترین صورت اختیار کریں، ورنہ ان کے علاوہ جن دوسری عورتوں سے بھی ان کا جی چاہے وہ نکاح کرسکتے ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس آیت کے نازل ہونے کے بعد پھر صحابہؓ نے حضور اکرمؐ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "ویستفتونک فی النساء"، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ دوسری آیت میں "وترغبون ان تنکحوھن" سے یہ مراد ہے کہ جب کسی کی زیر پرورش یتیم لڑکی کے پاس مال بھی کم ہو اور جمال بھی کم ہو تو وہ اس سے نکاح کرنے سے بچتا ہے آپ

يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ ؛

بَاب ۶۳۵ قَوْلِهِ. وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ الْآيَةَ وَبِدَارًا مُبَادَرَةً أَعْتَدْنَا أَعْدَدْنَا أَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ ؛

۱۶۸۸ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ ؛

بَاب ۶۳۶ قَوْلِهِ. وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ الْآيَةَ.

۱۶۸۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ تَابَعَهُ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض ؛

بَاب ۶۳۷ قَوْلِهِ يُوصِيكُمُ اللهُ ؛

۱۶۹۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْقِلُ فَدَعَا

نے فرمایا کہ اس لیے انھیں ان یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے سے بھی روکا گیا جو صاحب مال و جمال ہوں، لیکن اگر انصاف کر سکیں۔ (تو ان سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں) یہ حکم خاص طور سے اس لیے بھی ہوا کہ اگر وہ صاحب مال و جمال نہ ہوتیں تو بھی ان سے نکاح کرنا پسند نہ کرتے۔

۶۳۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے، اور جب ان کے حوالے کرنے لگو تو ان پر گواہ بھی کر لیا کرو،" آخر آیت تک۔ بدارًا بمعنی مبادرۃً۔ اعتدنا بمعنی اعددنا، عتاد سے افعلنا کے وزن پر۔

۱۶۸۸ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن نمیر نے خبر دی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "بلکہ جو شخص خوشحال ہو وہ اپنے کو بالکل روکے رکھے، البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے" کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت یتیم کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر ولی نادار ہو تو یتیم کی پرورش اور دیکھ بھال کے بدلے میں مناسب مقدار میں (یتیم کے مال میں سے) کھا سکتا ہے۔

۶۳۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب تقسیم کے وقت اعزہ اور یتیم اور مسکین موجود ہوں،" آخر آیت تک۔"

۱۶۸۹ - ہم سے احمد بن حمید نے حدیث بیان کی، انھیں عبیداللہ اشجعی نے خبر دی، انھیں سفیان نے، انھیں شیبانی نے انھیں عکرمہ نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "اور جب تقسیم کے وقت اعزہ اور یتیم اور مسکین موجود ہوں" کے متعلق فرمایا کہ یہ محکم ہے منسوخ نہیں ہے اس کی متابعت سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کی۔

۶۳۷ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تمھیں تمھاری اولاد (کی میراث) کے بارہ میں حکم دیتا ہے۔"

۱۶۹۰ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث کی کہ انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ بیان کیا کہ مجھے ابن منکدر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو سلمہ تک پیدل چل کر میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ حضور اکرم نے ملاحظہ فرمایا کہ مجھ

بماء فتوضأ منه ثم رش علی فأفقت فقلت ما تأمرنی أن أمنع فی مالی یا رسول اللہ فنزلت یوصیکم اللہ فی أولادکم

باب ۶۳۸ قوله ـ ولکم نصف ما ترک أزواجکم ـ

۱۶۹۱ـ حدثنا محمد بن یوسف عن ورقاء عن ابن نجیح عن عطاء عن ابن عباس قال کان المال للولد وکانت الوصیة للوالدین فنسخ اللہ من ذلک ما أحب فجعل للذکر مثل حظ الأنثیین وجعل للأبوین لکل واحد منهما السدس والثلث وجعل للمرأة الثمن والربع وللزوج الشطر والربع ۔

باب ۶۳۹ قوله لا یحل لکم أن ترثوا النساء کرها الآیة ویذکر عن ابن عباس لا تعضلوهن لا تقهروهن حوبا إثما تعولوا تمیلوا نحلة النحلة المهر

۱۶۹۲ـ حدثنا محمد بن مقاتل حدثنا أسباط بن محمد حدثنا الشیبانی عن عکرمة عن ابن عباس قال الشیبانی وذکره أبو الحسن السوائی ولا أظنه ذکره إلا عن ابن عباس یا أیها الذین آمنوا لا یحل لکم أن ترثوا النساء کرها ولا تعضلوهن لتذهبوا ببعض ما آتیتموهن قال کانوا إذا مات الرجل کان أولیاؤه أحق

پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہے اس لیے آپ نے پانی منگوایا اور وضو کر کے اس کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ میں ہوش میں آ گیا۔ پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کا کیا حکم ہے، میں اپنے مال کا کیا کروں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "اللہ تمہیں تمہاری اولاد (کی میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے۔"

۶۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تمہارے لیے اس مال کا آدھا حصہ ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں۔"

۱۶۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ابتداء میں والدین کا مال) بیٹے کو ملتا تھا، البتہ والدین کو وصیت کرنے کا اختیار تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جیسا مناسب سمجھا اس میں نسخ کر دیا، چنانچہ اب مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے اور مورث کے والدین یعنی ان دونوں میں ہر ایک کے لیے اس مال کا چھٹا حصہ ہے (بشرطیکہ مورث کے کوئی اولاد ہو) لیکن اگر اس کے اولاد نہ ہو، بلکہ اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کا ایک تہائی حصہ ہوگا، اور بیوی کا آٹھواں حصہ ہو گا (جبکہ اولاد ہو، لیکن اگر اولاد نہ ہو تو) چوتھائی ہوگا، اور شوہر کا آدھا حصہ ہو گا (جبکہ اولاد نہ ہو، لیکن اگر اولاد ہوئی تو) چوتھائی ہوگا۔

۶۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم عورتوں کے جبراً مالک ہو جاؤ،، الآیۃ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (آیت میں) لا تعضلوھن کے معنی ہیں کہ ان پر جبر و قہر نہ کرو، حوبا یعنی گناہ۔ تعولوا یعنی تمیلوا۔ نحلۃ یعنی مہر۔

۱۶۹۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، ان سے اسباط بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے شیبانی نے بیان کیا کہ یہ حدیث ابو الحسن سوائی نے بھی بیان کی ہے اور جہاں تک مجھے یقین ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہی بیان کی ہے کہ آیت "اے ایمان والو، تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم عورتوں کے جبراً مالک ہو جاؤ اور نہ انھیں اس غرض سے قید رکھو کہ تم نے انھیں جو کچھ دے رکھا ہے اس کا کچھ حصہ وصول کر لو، آپ نے بیان کیا کہ جاہلیت میں کسی کی عورت کا شوہر مر جاتا تو شوہر کے رشتہ دار اس عورت کے

بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ۔

بَابُ ۶۴۰ قَوْلِهِ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ الْآيَةَ، مَوَالِيَ أَوْلِيَاءَ وَرَثَةً عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ هُوَ مَوْلَى الْيَمِينِ وَهُوَ الْحَلِيفُ وَالْمَوْلَى أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُنْعِمُ الْمُعْتِقُ وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمَلِيكُ وَالْمَوْلَى مَوْلًى فِي الدِّينِ۔

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ سَمِعَ أَبُو أُسَامَةَ إِدْرِيسَ وَسَمِعَ إِدْرِيسُ طَلْحَةَ۔

بَابُ ۶۴۱ قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ يَعْنِي زِنَةَ ذَرَّةٍ۔

۱۶۹۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ

زیادہ مستحق سمجھے جاتے، اگر انھیں میں سے کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا، یا پھر وہ جس سے چاہتے اسی سے اس کی شادی کرتے اور چاہتے تو نہ بھی کرتے، اس طرح عورت کے گھر والوں کے مقابلہ میں بھی شوہر کے رشتہ دار اس کے زیادہ مستحق سمجھے جاتے، اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۶۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو مال والدین اور قرابت دار چھوڑ جائیں اس کے لیے ہم نے وارث ٹھہرا دیئے ہیں" الآیۃ معمر نے بیان کیا کہ "موالی" سے مراد میت کے ولی اور وارث ہیں جن سے معاہدہ ہو وہ مولی الیمین کہلاتے ہیں یعنی حلیف، مولا چچا کی اولاد کو بھی کہتے ہیں (غلام کو بھی جو) آزاد کر دیا گیا ہو، مولا بادشاہ کو بھی کہتے ہیں اور مولا، دینی مولا بھی ہوتا ہے۔

۱۶۹۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ادریس نے، ان سے طلحہ بن مصرف نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ (آیت میں) "لکل جعلنا موالی"، سے مراد ورثہ ہیں اور "والذین عاقدت ایمانکم" سے مراد یہ ہے کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو قرابت داروں کے علاوہ انصار کے وارث مہاجرین بھی ہوتے تھے، اس بھائی چارہ کی وجہ سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان کرایا تھا پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "لکل جعلنا موالی"، تو پہلا طریقہ منسوخ ہو گیا پھر بیان کیا کہ "والذین عاقدت ایمانکم" سے وہ لوگ مراد ہیں جو مدد، معاونت اور نصیحت کا معاملہ رکھتے ہوں لیکن اب ان کے لیے میراث کا حکم منسوخ ہو گیا، البتہ ان کے لیے وصیت کر سکتا ہے۔ یہ حدیث ابو اسامہ نے ادریس سے سنی اور ادریس نے طلحہ سے۔

۶۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک اللہ ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرے گا" (مثقال ذرۃ سے) مراد ذرہ برابر ہے۔

۱۶۹۴۔ مجھ سے محمد بن عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر حفص بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ صحابہ رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ ہاں، کیا سورج کو دوپہر کے وقت دیکھنے میں تمھیں کوئی دشواری ہوتی ہے جبکہ اس پر بادل بھی

فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ تَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ بَرٌّ أَوْ فَاجِرٌ وَغُبَّرَاتُ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُودُ فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُونَ فَقَالُوا عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ أَلَا تَرِدُونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْغُونَ فَكَذَلِكَ مِثْلَ الْأَوَّلِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا فَيُقَالُ مَاذَا تَنْتَظِرُونَ تَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَفْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ لَا نُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

نہ ہو صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں، پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا اور کیا چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں تمھیں دشواری پیش آتی ہے، جبکہ اس پر بادل نہ ہو؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بس اسی طرح تم بلا کسی دشواری اور رکاوٹ کے اللہ عزوجل کو دیکھو گے، قیامت کے دن ایک منادی ندا دے گا کہ ہر امت اپنے معبودان (باطل) کو لے کر حاضر ہو جائے۔ اس وقت اللہ کے سوا جتنے بھی بتوں اور پتھروں کی پوجا ہوتی تھی سب کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر جب وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ خواہ نیک ہوں یا گنہگار، اور بقایا اہل کتاب، تو پہلے یہود کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ تم (اللہ کے سوا) کس کی پوجا کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے کہ عزیر بن اللہ کی، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا لیکن تم جھوٹے تھے، اللہ نے نہ کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ بیٹا، اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی پلا دیجئے، انھیں اشارہ کیا جائے گا کہ کیا ادھر نہیں چلتے چنانچہ سب کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، وہ سراب کی طرح نظر آئے گی بعض بعض کے ٹکڑے کئے دے رہی ہوگی چنانچہ سب کو آگ میں ڈال دیا جائے گا پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا، اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم مسیح بن اللہ کی عبادت کرتے تھے، ان سے بھی کہا جائے گا کہ تم جھوٹے تھے اللہ نے کسی کو بیوی اور بیٹا نہیں بنایا، پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا چاہتے ہیں اور ان کے ساتھ یہودیوں کی طرح معاملہ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب ان لوگوں کے سوا اور کوئی باقی نہ رہے گا جو صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ خواہ وہ نیک ہوں گے یا گنہگار، تو ان کے پاس ان کا رب اسی تجلی میں آئے گا جو ان کے لیے سب سے زیادہ قریب الفہم ہوگی، اب ان سے کہا جائے گا، اب تمھیں کس کا انتظار ہے ہر امت اپنے معبودوں کو ساتھ لے کر جا چکی، وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں جب لوگوں سے (جنھوں نے کفر کیا تھا) جدا ہوئے تو ہم ان میں سب سے زیادہ محتاج تھے پھر بھی ہم نے ان کا ساتھ نہیں دیا، اور اب ہمیں اپنے رب کا انتظار ہے جس کی ہم عبادت کرتے تھے اللہ رب العزت فرمائے گا کہ تمھارا رب میں ہی ہوں، اس پر تمام مسلمان بول اٹھیں گے کہ ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے، دو یا تین مرتبہ۔

باب ۶۴۲ قَوْلِهٖ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا اَلْمُخْتَالُ وَالْخَتَّالُ وَاحِدٌ نَّطْمِسَ نُسَوِّيَهَا حَتّٰى تَعُوْدَ كَقَفَائِهِمْ طَمَسَ الْكِتَابَ مَحَاهُ سَعِيْرًا وَّقُوْدًا ؎

۶۴۲ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" سو اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک ایک گواہ حاضر کریں گے اور ان لوگوں پر آپ کو بطور گواہ پیش کریں گے "۔ المختال اور الختال ایک ہی چیز ہے۔ "نطمس وجوھھم" کا مفہوم یہ ہے کہ ہم ان کے چہروں کو برابر کر دیں گے اور وہ سر کے پچھلے حصے کی طرح ہو جائیں گے۔ اسی سے طمس الکتاب آتا ہے یعنی اسے مٹایا۔ سعیرا بمعنی ایندھن۔

۱۶۹۵ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيٰى بَعْضُ الْحَدِيْثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ اَمْسِكْ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ؎

۱۶۹۵ ۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی، انھیں سفیان نے، انھیں سلیمان، انھیں ابراہیم نے، انھیں عبیدہ نے اور انھیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے، یحییٰ نے بیان کیا کہ حدیث کا کچھ حصہ عمرو بن مرۃ کے واسطہ سے ہے (بواسطہ ابراہیم) کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن پڑھ کر سنائیے میں نے عرض کی آنحضور کو میں پڑھ کے سناؤں؟ وہ تو آپ پر ہی نازل ہوتا ہے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا چاہتا ہوں چنانچہ میں نے آپ کو سورۂ نساء سنانی شروع کی، جب میں " فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا " (ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا) پر پہنچا تو آنحضور نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

باب ۶۴۳ قَوْلِهٖ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ صَعِيْدًا وَّجْهَ الْاَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتِ الطَّوَاغِيْتُ الَّتِيْ يَتَحَاكَمُوْنَ اِلَيْهَا فِيْ جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ وَّفِيْ اَسْلَمَ وَاحِدٌ وَّفِيْ كُلِّ حَيٍّ وَّاحِدٌ كُهَّانٌ يَّنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عُمَرُ الْجِبْتُ السِّحْرُ وَالطَّاغُوْتُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ الْجِبْتُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيْطَانٌ وَّالطَّاغُوْتُ الْكَاهِنُ ؎

۶۴۳ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی استنجا سے آیا ہو"۔ صعیدا بمعنی زمین کی ظاہری سطح۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "طاغوت" جن کے یہاں جاہلیت میں لوگ فیصلے کے لیے جاتے تھے، ایک قبیلہ جہینہ میں تھا، ایک قبیلہ اسلم میں تھا اور ہر قبیلہ میں ایک طاغوت ہوتا تھا۔ یہ وہی کاہن تھے جن کے پاس شیطان (مستقبل کی خبریں لے کر) آیا کرتے تھے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ "الجبت" سے مراد سحر ہے اور "الطاغوت" سے شیطان۔ اور عکرمہ نے فرمایا کہ "الجبت" حبشی زبان میں شیطان کو کہتے ہیں اور "الطاغوت" بمعنی کاہن آتا ہے۔

۱۶۹۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ

۱۶۹۶ ۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں ہشام

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِاَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَعْنِيْ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ ۔

بَابُ ۶۴۴ قَوْلِهٖ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ذَوِي الْاَمْرِ ۔

۱۶۹۷ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ اِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ ۔

بَابُ ۶۴۵ قَوْلِهٖ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۔

۱۶۹۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شَرِيْجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ وَاسْتَوْعٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ كَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا

نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (مجھ سے) اسماء رضی اللہ عنہا کا ایک ہار گم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہؓ کو اسے تلاش کرنے کے لیے بھیجا۔ ادھر نماز کا وقت ہو گیا، نہ لوگ باوضو تھے اور نہ پانی موجود تھا، اس لیے وضوء کے بغیر نماز پڑھی اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل کی۔

۶۴۴ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے "اولوالامر" کی، اولوالامر سے مراد اہل اقتدار ہیں۔

۱۶۹۷ ۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں حجاج بن محمد نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے انھیں یعلی بن مسلم نے، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت "اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے اہل اقتدار کی، عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک مہم پر روانہ کیا تھا۔

۶۴۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو آپ کے پروردگار کی قسم ہے کہ یہ لوگ ایمان دار نہ ہوں گے جب تک یہ لوگ اس جھگڑے میں جو ان کے آپس میں ہوں، آپ کو حکم نہ بنا لیں۔"

۱۶۹۸ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری صحابی سے مقام حرہ کے ایک نالے کے بارے میں نزاع ہو گیا (کہ اس سے کون اپنے باغ کو پہلے سینچنے کا حق رکھتا ہے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زبیر پہلے تم اپنا باغ سینچ لو پھر اپنے پڑوسی کو پانی دے دینا، اس پر انصاری صحابی نے کہا، یا رسول اللہ! اس لیے کہ یہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں، آنحضورؐ کے چہرۂ مبارک کا رنگ یہ سن کر بدل گیا اور آپؐ نے فرمایا زبیر! اپنے باغ کو سینچو اور پانی اس وقت تک روکے رکھو کہ منڈیر تک بھر جائے پھر اپنے پڑوسی کے لیے اسے چھوڑ دو۔ پہلے آنحضورؐ نے انصاری کے ساتھ اپنے فیصلے میں رعایت رکھی تھی لیکن اس مرتبہ آپؐ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو بصراحت پورا حق دے دیا۔ کیونکہ انصاری نے ایسی بات کہی تھی، غصہ قدرتی تھا، حضور اکرمؐ

بِاَمْرٍ لَهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ قَالَ الزُّبَيْرُ فَمَا اَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اِلَّا نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ـ

نے اپنے پہلے فیصلہ میں دونوں کے لیے رعایت رکھی تھی۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے "یہ آیات اسی سلسلے میں نازل ہوئی تھیں" سو آپ کے پروردگار کی قسم ہے کہ یہ لوگ ایما ندار نہ ہوں گے جب تک یہ لوگ اس جھگڑے میں جو ان کے آپس میں ہوں آپ کو حکم نہ بنالیں۔

بَابٌ ۶۴۶ قَوْلِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ ـ

۶۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو ایسے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے (اپنا خاص) انعام کیا ہے یعنی پیغمبر (اولیاء اللہ، شہداء، وغیرہ)"

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ يَقُوْلُ فَسَمِعْتُهٗ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ فَعَلِمْتُ

۱۶۹۹۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ جو نبی بھی (آخری مرتبہ) بیمار پڑتا ہے تو اسے دنیا اور آخرت کا اختیار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضور کی مرض الوفات میں جب (آواز گلے میں پھنسنے لگی تو میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے "ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین" اس میں سمجھ گئی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا ہے۔

بَابٌ ۶۴۷ قَوْلِهٖ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَى الظَّالِمِ اَهْلُهَا

۶۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تمھیں کیا (عذر) ہے کہ تم جنگ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں اور ان لوگوں کے لیے جو کمزور ہیں مردوں میں سے اور عورتوں اور لڑکوں میں سے" الآیۃ۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُمِّيْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ ـ

۱۷۰۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں اور میری والدہ "مستضعفین" (کمزوروں) میں سے تھے۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُمِّيْ مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَصِرَتْ ضَاقَتْ تَلْوُوْا اَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُرَاغَمُ الْمُهَاجَرُ رَاغَمْتُ

۱۷۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان" کی تلاوت کی اور فرمایا کہ میں اور میری والدہ بھی ان لوگوں میں سے تھیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور رکھا تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "حصرت" معنی میں مناقت کے ہے۔ "تلووا" یعنی تمھاری زبانوں سے گواہی ادا ہوگی۔ اور ان کے سوا نے فرمایا کہ "المراغم" بمعنی مہاجر ہے۔

هَاجَرَتْ قَوْمِي مَوْقُوْتًا مُوَقَّتًا وَقَّتَهُ عَلَيْهِمْ ۔

راغمت ای ھاجرت قومی ۔ موقوتا " یعنی جو وقت کے لیے متعین ہو۔

بَابُ ۶۴۸ قَوْلِهٖ ۔ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَدَّدَهُمْ فِئَةٌ جَمَاعَةٌ ۔

۶۴۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو ، درآنحالیکہ اللہ نے ان کے کرتوت کے باعث انھیں الٹا پھیر دیا " ، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دارکسہم ، یعنی بددھم ہے ، فئۃ یعنی جماعت ۔

۱۷۰۲ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُحُدٍ وَّكَانَ النَّاسُ فِيْهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيْقٌ يَّقُوْلُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيْقٌ يَّقُوْلُ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ ۔

۱۷۰۲ ۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ۔ ان سے غندر اور عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے عدی نے ان سے عبداللہ بن یزید نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ آیت " اور تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو " کے بارے میں فرمایا کہ کچھ لوگ (منافقین جو بظاہر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ۔ جنگ احد میں (موقع پر سے آپ کو چھوڑ کر) واپس چلے آئے تھے تو ان کے بارے میں مسلمانوں کی دو جماعتیں بن گئیں ، ایک جماعت تو یہ کہتی تھی کہ یارسول اللہ ! ان (منافقین) سے قتال کیجئے اور ایک جماعت کہتی تھی کہ ان سے قتال نہ کیجئے ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ " تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہو گئے ہو " اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ " طیبہ " ہے ۔ خباثت کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے ۔

بَابُ ۶۴۹ قَوْلِهٖ ۔ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوْا بِهٖ أَفْشَوْهُ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ يَسْتَخْرِجُوْنَهٗ حَسِيْبًا كَافِيًا إِلَّا إِنَاثًا الْمَوَاتَ حَجَرًا أَوْ مَدَرًا وَّمَا أَشْبَهَهٗ مَرِيْدًا مُّتَمَرِّدًا فَلَيُبَتِّكُنَّ قَطَّعَهٗ قِيْلًا وَّقَوْلًا وَّاحِدٌ طُبِعَ خُتِمَ ۔

۶۴۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور انھیں جب کوئی بات امن یا خوف کی پہنچتی ہے تو یہ اسے پھیلا دیتے ہیں " (اذاعوا بہ یعنی) افشوہ ۔ یستنبطونہ ای یستخرجونہ ۔ حسیبا یعنی کافیا " الا اناثا " یعنی غیر ذی روح چیزیں جیسے پتھر مٹی کے ڈھیلے یا اس طرح کی چیزیں مریدا متمردا " ولیبتکن " بتکہ یعنی قطعہ ۔ قیلا اور قولا ہم معنی ہیں ۔ طبع ای ختم ۔

بَابُ ۶۵۰ قَوْلِهٖ ۔ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ ۔

۶۵۰ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور جو کوئی کسی مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے ۔

۱۷۰۳ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ آيَةٌ اخْتَلَفَ فِيْهَا أَهْلُ الْكُوْفَةِ فَرَحَلْتُ فِيْهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ

۱۷۰۳ ۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی ، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا ، انھوں نے بیان کیا کہ علماء کوفہ کا اس آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا تھا ، چنانچہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس کے لیے سفر کر کے پہنچا

نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ هِيَ اٰخِرُ مَا نَزَلَ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

اور آپ سے اس کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہ آیت "اور جو کوئی کسی مسلمان کو قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے" نازل ہوئی اور اس باب کی سب سے آخری آیت ہے اسے کسی دوسری آیت نے منسوخ نہیں کیا ہے۔

بَابُ ۶۵۱ قَوْلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا اَلسِّلْمُ وَالسَّلَمُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ۔

۶۵۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو تمھیں سلام کرتا ہو اسے یہ مت کہہ دیا کرو کہ تو تو مسلمان ہی نہیں"، "اَلسِّلْمُ" اور "اَلسَّلَمُ" ہم معنی ہیں۔

۱۷۰۴ - حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غُنَيْمَتَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِهٖ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ قَالَ قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ۔

۱۷۰۴ - مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "اور جو تمھیں سلام کرتا ہو اسے یہ مت کہہ دیا کرو کہ تو تو مومن ہی نہیں ہے۔" کے بارے میں فرمایا کہ ایک صاحب اپنی بکریوں کا ریوڑ چرا رہے تھے، (ایک مہم پر جاتے ہوئے) کچھ مسلمان انھیں ملے تو انھوں نے کہا "السلام علیکم" لیکن مسلمانوں نے (یہ سمجھ کر کہ یہ کافر ہیں) انھیں قتل کر دیا اور ان کی بکریوں پر قبضہ کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی،، ارشاد "عرض الحیاۃ الدنیا" تک اسی سے اشارہ انھیں بکریوں کی طرف تھا بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "السلام" قرأت کی ہے۔

بَابُ ۶۵۲ قَوْلِهٖ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۶۵۲ - مسلمانوں میں سے (بلاعذر گھر) بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔

۱۷۰۵ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهٗ رَاٰى مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَجَآءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُّ وَكَانَ اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

۱۷۰۵ - ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آپ نے مروان بن حکم بن عاص کو مسجد میں دیکھا (بیان کیا کہ) پھر میں ان کے پاس آیا اور ان کے پہلو میں بیٹھ گیا انھوں نے مجھے خبر دی اور انھیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ آیت لکھوائی "مسلمانوں میں سے (گھر) بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے"، ابھی آنحضور آیت لکھوا ہی رہے تھے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کی خدا گواہ ہے، یا رسول اللہ! اگر میں جہاد میں شرکت پر قادر ہوتا تو یقیناً جہاد کرتا آپ نابینا تھے اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول پر وحی نازل کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ۞

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ۞

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا فُلَانًا فَجَاءَهُ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللَّوْحُ أَوِ الْكَتِفُ فَقَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَخَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ضَرِيرٌ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۞

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ ح. وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ ۞

باب ۶۵۳ قَوْلِهٖ۔ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ

آپؐ کی ران میری ران پر تھی (شدتِ وحی کی وجہ سے) اس کا مجھ پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھے اپنی ران کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو گیا تھا، آخر یہ کیفیت ختم ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے "غیر اولی الضرر" کے الفاظ مزید نازل کئے (یعنی جو لوگ معذور ہوں وہ اس حکم سے مستثنا ہیں۔)۔

۱۷۰۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو آیت لایستوی القاعدون من المؤمنین نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو کتابت کے لیے بلایا اور انھوں نے وہ آیت لکھ دی۔ پھر ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور اپنے نابینا ہونے کا عذر پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے "غیر اولی الضرر" کے الفاظ نازل کئے۔

۱۷۰۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "لایستوی القاعدون من المومنین" نازل ہوئی تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ فلاں (یعنی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کو بلاؤ۔ وہ اپنے ساتھ دوات اور لوح یا پتر لے کر حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے فرمایا لکھو: "لایستوی القاعدون من المومنین والمجاہدون فی سبیل اللہ" ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے جو حضور اکرمؐ کے پیچھے موجود تھے، عرض کی یا رسول اللہؐ! میں نابینا ہوں چنانچہ وہیں اس طرح آیت نازل ہوئی "لایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ" (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا ہے۔)

۱۷۰۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی ح۔ اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں عبدالکریم نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن حارث کے مولا مقسم نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ "لایستوی القاعدون من المومنین" (سے اشارہ ہے ان لوگوں کی طرف) جو بدر میں شریک تھے اور جنھوں نے (بلا کسی عذر کے) بدر کی لڑائی میں شرکت نہیں کی تھی۔

۶۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک ان لوگوں کی جان جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے، (جب) فرشتے قبض کرتے ہیں تو ان سے کہیں گے کہ تم کس کام میں تھے، وہ بولیں گے ہم اس

قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا الْاٰيَةَ ؛

۱۷۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهٗ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلٰٓى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيْهِ فَلَقِيْتُ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُهٗ فَنَهَانِيْ عَنْ ذٰلِكَ اَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ يُكَثِّرُوْنَ سَوَادَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي السَّهْمُ فَيُرْمٰى بِهٖ فَيُصِيْبُ اَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهٗ اَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ الْاٰيَةَ رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ ؛

بَابٌ ۶۵۴ قَوْلِهٖ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ؛

۱۷۱۰ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ قَالَ كَانَتْ اُمِّيْ مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ ؛

بَابٌ ۶۵۵ قَوْلِهٖ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ؛

۱۷۱۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَآءَ اِذْ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ

ملک میں بے بس تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ اللہ کی سرزمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔ الآیہ۔

۱۷۰۹ - ہم سے عبداللہ بن یزید المقری نے حدیث بیان کی۔ ان سے حیوۃ وغیرہ (ابن لہیعہ) نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن ابوالاسود نے حدیث بیان کی، کہا کہ اہل مدینہ (جب مکہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور تھا، شام والوں کے خلاف) لڑنے پر مجبور کیے گئے۔ مجھے بھی لڑنے والی جماعت میں شریک کر لیا گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا عکرمہ سے میں ملا اور انہیں اس صورت حال کی اطلاع کی، انہوں نے مجھے بڑی شدت کے ساتھ اس سے منع کیا اور فرمایا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ کچھ مسلمان مشرکین کے ساتھ رہتے تھے اور اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکین کی جماعت میں اضافہ کا سبب بنتے تھے (کیونکہ مجبوراً انہیں بھی محاذ جنگ پر آنا پڑتا تھا) پھر تیر آتا اور وہ سامنے پڑ جاتے تو انہیں لگ جاتا اور اس طرح ان کی جان جاتی یا تلوار سے (غلطی میں) انہیں قتل کر دیا جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی "بیشک ان لوگوں کی جان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے (جب) فرشتے قبض کرتے ہیں" آخر آیت تک۔ اس کی روایت لیث نے اسود کے واسطہ سے کی۔

۶۵۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بجز ان لوگوں کے جو مردوں اور عورتوں، بچوں میں سے کمزور ہوں کہ نہ کوئی تدبیر ہی کر سکتے ہوں اور نہ کوئی راہ پاتے ہوں"

۱۷۱۰ - ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "الا المستضعفین" کے سلسلے میں فرمایا کہ میری والدہ بھی ان لوگوں میں تھیں جنہیں اللہ نے معذور رکھا تھا۔

۶۵۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو یہ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ انہیں معاف کر دے گا اور اللہ تو ہے ہی بڑا معاف کرنے والا" الآیۃ۔

۱۷۱۱ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور پھر سجدہ میں جانے سے پہلے، یہ دعا کی "اے اللہ!

اَنْ يُسَمِّيَ اَللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ ابْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ ۞

بَابُ ۶۵۵ قَوْلِهٖ ـ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۞

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَرِيْحًا ۞

بَابُ ۶۵۶ قَوْلِهٖ ـ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ ۞

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الْيَتِيْمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا فَاَشْرَكَتْهُ فِيْ مَالِهٖ حَتّٰى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ اَنْ يَّنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُّزَوِّجَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِيْ مَالِهٖ بِمَا شَرِكَتْهُ فَيَعْضُلُهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ۞

بَابُ ۶۵۷ قَوْلِهٖ ـ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ

عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے۔ اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دیجئے، اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دیجئے، اے اللہ کمزور مسلمانوں کو نجات دیجئے، اے اللہ قبیلہ مضر کو سخت سزا دیجئے، اے اللہ انھیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کیجئے جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں آئی تھی۔

۶۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تمھارے لیے اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ اگر تمھیں بارش سے تکلیف ہو رہی ہو یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار اتار رکھو۔"

۱۷۱۲۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں حجاج نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھیں یعلیٰ نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "إن كان بكم اذى من مطر او كنتم مرضى" (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا) کے سلسلے میں فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ زخمی تھے۔

۶۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں (فتویٰ) طلب کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمھیں ان کے بارے میں (وہی) فتویٰ دیتا ہے، اور (وہ آیات) بھی جو تمھیں کتاب کے اندر ان یتیم عورتوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔"

۱۷۱۳۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا، آیت "لوگ آپ سے عورتوں کے باب میں فتویٰ طلب کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمھیں ان کے بارے میں (وہی) فتویٰ دیتا ہے" ارشاد "وترغبون ان تنكحوهن" تک، آپ نے بیان کیا کہ یہ آیت ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر اس کی پرورش میں کوئی یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا وارث بھی ہو اور لڑکی اس کے مال میں بھی حصہ دار ہو، یہاں تک کہ باغ میں بھی، اب وہ شخص خود اس سے نکاح کرنا چاہے، کیونکہ اسے یہ پسند نہیں کہ کسی دوسرے سے اس کا نکاح کر دے کہ وہ اس کے اس مال میں حصہ دار بن جائے جس میں لڑکی حصہ دار تھی اسی وجہ سے اس لڑکی کا کسی دوسرے شخص سے وہ نکاح نہ ہونے دے تو ایسے شخص کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

۶۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی

بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسُدٌ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَحْرِصُ عَلَيْهِ كَالْمُعَلَّقَةِ لَا هِيَ أَيِّمٌ وَلَا ذَاتُ زَوْجٍ نُشُوزًا بُغْضًا ؛

طرف سے زیادتی یا بے التفاتی کا اندیشہ ہو"، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (در آیت ہیں) شقاق یعنی فساد و نزاع ہے۔ "وَ احضرت الانفس الشح" یعنی کسی چیز کے لیے اس کی خواہش کہ جس کا اسے لالچ ہو"، "کالمعلقۃ"، یعنی نہ تو وہ بیوہ رہے اور نہ شوہر والی۔ نشوزاً یعنی بغضاً۔

١٧١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ ؛

۱۷۱۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت "اور کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے التفاتی کا اندیشہ ہو" کے متعلق فرمایا کہ ایسا مرد جس کے ساتھ اس کی بیوی رہتی ہے لیکن شوہر کو اس کی طرف کوئی خاص التفات نہیں، بلکہ وہ اسے جدا کر دینا چاہتا ہے۔ اس پر عورت کہتی ہے کہ میں اپنا (نان و نفقہ) معاف کر دیتی ہوں (تم مجھے طلاق نہ دو) تو ایسی صورت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

بَابُ ٦٥٨ قَوْلِهِ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض أَسْفَلَ النَّارِ نَفَقًا سَرَبًا ؛

۶۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے"، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (الدرک الاسفل سے مراد) جہنم کا سب سے نچلا طبقہ ہے۔ نفقاً یعنی سرباً۔

١٧١٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كُنَّا فِي حَلْقَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَجَاءَ حُذَيْفَةُ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ قَالَ الْأَسْوَدُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ فَرَمَانِي بِالْحَصَا فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهِ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ثُمَّ تَابُوا فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ؛

۱۷۱۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسود نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حلقۂ درس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر سلام کیا۔ پھر فرمایا نفاق میں وہ جماعت مبتلا ہو گئی تھی جو تم سے بہتر تھی۔ اس پر اسود رحمۃ اللہ علیہ بولے، سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ "منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے"۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرانے لگے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد کے کونے میں جا کر بیٹھ گئے اس کے بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ اٹھ گئے اور آپ کے شاگرد بھی ادھر ادھر چلے گئے۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھ پر کنکری پھینکی (مجھے بلانے کے لیے) میں حاضر ہو گیا تو فرمایا کہ مجھے عبداللہ بن مسعود کی ہنسی پر حیرت ہوئی حالانکہ جو کچھ میں نے کہا تھا اسے وہ خوب سمجھتے تھے۔ یقیناً نفاق میں ایک جماعت کو مبتلا کیا گیا تھا جو تم سے بہتر تھی لیکن پھر انھوں نے توبہ کر لی اور اللہ نے بھی ان کی توبہ قبول کر لی۔

باب ۶۵۹ قولہ - اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ؕ

۶۵۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی" ارشاد "اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر" تک۔

۱۷۱۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى ؕ

۱۷۱۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا) ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لیے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متّٰی علیہ السلام سے بہتر کہے۔

۱۷۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ ؕ

۱۷۱۷ - ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں (آنحضور) یونس بن متّٰی سے افضل ہوں وہ جھوٹ کہتا ہے۔

باب ۶۶۰ قَوْلِهٖ - يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ وَّالْكَلٰلَةُ مَنْ لَّمْ يَرِثْهُ اَبٌ اَوْ ابْنٌ وَهُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ ؕ

۶۶۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں آپ کہدیجئے کہ اللہ تمہیں (میراث) کلالہ کے باب میں حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے ایک بہن ہو تو اسے اس ترکہ کا نصف ملے گا اور وہ مرد وارث ہوگا اس (بہن کے کل ترکہ) کا اگر اس بہن کے اولاد نہ ہو۔ اور "کلالہ" اسے کہتے ہیں جس کے وارثوں میں نہ باپ ہو نہ بیٹا۔ یہ لفظ مصدر ہے اور "تکللہ النسب" سے مشتق ہے۔

۱۷۱۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ بَرَآءَةٌ وَّاٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ

۱۷۱۸ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ (احکام میراث کے سلسلہ میں) سب سے آخر میں سورہ برأت نازل ہوئی تھی اور سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ "یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ" تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْمَآئِدَةُ

حُرُمٌ وَّاحِدُهَا حَرَامٌ فَبِمَا نَقْضِهِمْ بِنَقْضِهِمْ اَلَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ جَعَلَ اللّٰهُ تَبُوْءُ تَحْمِلُ دَآئِرَةٌ دَوْلَةٌ وَّقَالَ غَيْرُهٗ الْاِغْرَآءُ التَّسْلِيْطُ اُجُوْرَهُنَّ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر سورۂ مائدہ

(آیت میں) "حرم" کا واحد حرام ہے۔ "فبما نقضھم میثاقھم" یعنی بنقضھم۔ "التی کتب اللہ" ای جعل اللہ تبوء یعنی تحمل۔ دائرۃ ای دولۃ۔ بعض دوسرے حضرات نے کہا کہ (آیت "اغرینا بینھم العداوۃ" میں) اغراء معنی میں تسلیط کے ہے۔ اجورھن ای

فَهُوَ رَهْنٌ الْمُهَيْمِنُ الْأَمِينُ الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ قَالَ سُفْيَانُ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ مَنْ أَحْيَاهَا يَعْنِي مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا سَبِيلًا وَسُنَّةً۔

باب ٦٦١ قَوْلِهِ: الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ۔

١٧١٩۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللَّهِ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَشُكُّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْ لَا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ۔

باب ٦٦٢ قَوْلِهِ: فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوا تَعَمَّدُوا آمِّينَ عَامِدِينَ أَمَّمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَسْتُمْ وَتَمَسُّوهُنَّ وَاللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَالْإِفْضَاءُ النِّكَاحُ۔

١٧٢٠۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ

محورھن ''المھیمن'' یعنی امین، قرآن تمام کتب سابقہ پر امین ہے (یعنی جو اس کے مطابق ہو اسے لینا چاہیئے اور جو اس کے خلاف ہو اسے رد کر دینا چاہیئے۔) سفیان نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے زیادہ میرے لیے قرآن میں اور کوئی فرمان سخت نہیں کہ ''لستم علی شیء حتی تقیموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیکم من ربکم''، مخمصۃ یعنی مجاعۃ۔ ''من احیاھا'' یعنی جس نے بغیر حق کے قتل نفس کو حرام قرار دیا۔ اس نے تمام انسانوں کو زندگی بخشی۔ ''شرعۃ ومنھاجا'' یعنی سبیلا وسنۃ''۔

۶۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مخمصہ یعنی مجاعۃ۔

۱۷۱۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ یہودیوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ لوگ ایک ایسی آیت تلاوت کرتے ہیں کہ اگر ہمارے یہاں وہ نازل ہوئی ہوتی تو ہم (جس دن وہ نازل ہوئی ہوتی) اس دن خوشی منایا کرتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ یہ آیت کہاں اور کب نازل ہوئی تھی، اور جب عرفہ کے دن نازل ہوئی تو حضور اکرمؐ کہاں تشریف رکھتے تھے، خدا گواہ ہے، ہم اس وقت میدان عرفہ میں تھے سفیان نے کہا کہ مجھے شک ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا یا نہیں۔ ''آج میں نے تمہارے لیے دین کامل کر دیا۔''

۶۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو'' تیمموا یعنی تعمدوا۔ (اسی سے آتا ہے) آمین یعنی عامدین، اممت اور تیممت ایک معنی میں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لمستم، تمسوھن، اللاتی دخلتم بھن اور الافضاء'' سب کے معنی ہمبستری کرنے کے ہیں۔

۱۷۲۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم مقام بیداء یا

أسفاره حتى إذا كنا بالبيداء أو بذات الجيش انقطع عقد لي فأقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على التماسه وأقام الناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء فأتى الناس إلى أبي بكر الصديق فقالوا ألا ترى ما صنعت عائشة أقامت برسول الله صلى الله عليه وسلم وبالناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء أبو بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع رأسه على فخذي قد نام فقال حبست رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت عائشة فعاتبني أبو بكر وقال ما شاء الله أن يقول وجعل يطعنني بيده في خاصرتي ولا يمنعني من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أصبح على غير ماء فأنزل الله آية التيمم فقال أسيد بن حضير ما هي بأول بركتكم يا آل أبي بكر قالت فبعثنا البعير الذي كنت عليه فإذا العقد تحته ؛

١٧٢١ - حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال أخبرني عمرو أن عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن أبيه عن عائشة سقطت قلادة لي بالبيداء ونحن داخلون المدينة فأناخ النبي صلى الله عليه وسلم ونزل فثنى رأسه في حجري راقدا أقبل أبو بكر فلكزني لكزة شديدة وقال حبست الناس في قلادة فبي الموت لمكان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد أوجعني ثم إن النبي صلى الله عليه وسلم استيقظ وحضرت الصبح فالتمس الماء فلم يوجد فنزلت يا أيها الذين آمنوا إذا قمتم إلى الصلاة الآية فقال أسيد بن حضير لقد بارك الله للناس فيكم يا آل أبي بكر ما أنتم إلا بركة لهم ؛

ذات الجیش تک پہنچے تو میرا ہار گم ہو گیا۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلاش کروانے کے لیے وہیں قیام کیا اور صحابہؓ نے بھی آپؐ کے ساتھ قیام کیا، وہاں کہیں پانی نہیں تھا، اور صحابہ کے ساتھ بھی پانی نہیں تھا۔ لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے، ملاحظہ نہیں فرماتے، عائشہ نے کیا کر رکھا ہے اور حضور اکرمؐ کو یہیں ٹھہرا لیا اور ہمیں بھی حالانکہ یہاں کہیں پانی نہیں ہے اور نہ کسی کے پاس ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ (میرے یہاں) آئے حضور اکرمؐ سر مبارک میری ران پر رکھ کر سو گئے تھے۔ اور کہنے لگے تم نے آنحضورؐ کو اور سب لوگوں کو روک لیا، حالانکہ یہاں کہیں پانی نہیں ہے اور نہ کسی کے ساتھ پانی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر بہت ناراض ہوئے اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا مجھے کہا سنا اور ہاتھ سے میری کوکھ میں کچوکے لگائے میں نے صرف اس خیال سے حرکت نہیں کی کہ حضور اکرمؐ میری ران پر سر مبارک رکھے ہوئے تھے۔ پھر حضور اکرمؐ اٹھے اور صبح تک کہیں پانی کا نام و نشان نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل کی، تو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آل ابی بکر، یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے وہ اونٹ اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے مل گیا۔

۱۷۲۱ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، ان سے عبد الرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میرا ہار مقام بیداء میں گم ہو گیا تھا۔ ہم مدینہ واپس آ رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں اپنی سواری روک دی اور اتر گئے۔ پھر حضور اکرمؐ سر مبارک میری گود میں رکھ کر سو رہے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آ گئے اور میرے سینے پر زور سے ہاتھ مار کر فرمایا کہ ایک ہار کے لیے تم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روک لیا ہے لیکن حضور اکرمؐ کے آرام کے خیال سے میں بے حس و حرکت بیٹھی رہی، حالانکہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مارنے سے) مجھے تکلیف ہوئی تھی۔ پھر حضور اکرمؐ بیدار ہوئے اور صبح کا وقت ہوا اور پانی کی تلاش ہوئی لیکن کہیں پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے آل ابی بکر تمہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے باعثِ برکت بنایا ہے یقیناً تم لوگوں کے لیے باعثِ خیر و برکت ہو۔

باب ٦٦٣ قوله ـ فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا ههنا قاعدون ؛

١٧٢٢ ـ حدثنا أبو نعيم حدثنا إسرائيل عن مخارق عن طارق بن شهاب سمعت ابن مسعود قال شهدت من المقداد ح وحدثني حمدان بن عمر حدثنا أبو النضر حدثنا الأشجعي عن سفيان عن مخارق عن طارق عن عبد الله قال قال المقداد يوم بدر يا رسول الله إنا لا نقول لك كما قالت بنو إسرائيل لموسى فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا ههنا قاعدون ولكن امض ونحن معك فكأنه سري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ورواه وكيع عن سفيان عن مخارق عن طارق أن المقداد قال ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم ؛

باب ٦٦٤ قوله إنما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الأرض فسادا أن يقتلوا أو يصلبوا إلى قوله أو ينفوا من الأرض المحاربة لله الكفر به

١٧٢٣ ـ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري حدثنا ابن عون قال حدثني سلمان أبو رجاء مولى أبي قلابة عن أبي قلابة أنه كان جالسا خلف عمر بن عبد العزيز فذكروا وذكروا فقالوا وقالوا قد أقادت بها الخلفاء فالتفت إلى أبي قلابة وهو خلف ظهره فقال ما تقول يا عبد الله بن زيد أو قال ما تقول يا أبا قلابة

٦٦٣ ـ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو آپ خود اور آپ کے خداوند چلے جائیں اور آپ دونوں لڑ بھڑ لیں ۔ ہم تو یہاں سے ٹلنے نہیں"

١٧٢٢ ـ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ۔ ان سے مخارق نے، ان سے طارق بن شہاب نے اور انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ۔ آپ نے بیان کیا کہ میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے قریب موجود تھا ۔ ح ۔ اور مجھ سے حمدان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی ۔ ان سے اشجعی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے مخارق نے، ان سے طارق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے موقعہ پر مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے کہا تھا ۔ یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ "آپ خود اور آپ کے خداوند چلے جائیں اور آپ دونوں لڑ بھڑ لیں ہم تو یہاں سے ٹلنے کے نہیں" بلکہ آپ (محاذ پہ) تشریف لے چلئے ہم آپ کے ساتھ ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس گفتگو سے مسرت ہوئی اور وکیع نے روایت کی، ان سے سفیان نے، ان سے مخارق نے، ان سے طارق نے کہ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا تھا ۔

٦٦٤ ـ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں ۔ ان کی سزا بس یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دے جائیں" ارشاد "او ینفوا من الارض" تک ۔ اللہ تعالیٰ سے محاربہ (جنگ) اس کا انکار کرنا ہے ۔"

١٧٢٣ ـ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی ۔ ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلمان ابو رجاء ابو قلابہ کے مولا نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو قلابہ نے کہ وہ (امیر المؤمنین) عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے (مجلس میں قسامت کے مسائل پر) لوگ بحث کر رہے تھے، لوگوں نے کہا کہ آپ سے پہلے خلفاء راشدین نے بھی اس میں قصاص لیا ہے ۔ پھر عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ابو قلابہ کی طرف متوجہ ہوئے ۔ وہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور پوچھا عبداللہ بن زید، آپ کی کیا رائے ہے؟ یا یوں کہا کہ ابو قلابہ! آپ کی کیا رائے ہے میں نے کہا کہ مجھے

ثُمَّ مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذَا وَكَذَا قُلْتُ إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَالَ قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوهُ فَقَالُوا قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هٰذِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ هٰذِهِ نَعَمٌ لَنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوا فِيهَا فَاشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوا فِيهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا وَاسْتَصَحُّوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هٰؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ تَتَّهِمُنِي قَالَ حَدَّثَنَا بِهٰذَا أَنَسٌ قَالَ وَقَالَ يَا أَهْلَ كَذَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أُبْقِيَ هٰذَا فِيكُمْ وَمِثْلُ هٰذَا۔

* * *

باب ۶۶۵ قَوْلِهِ۔ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ

تو کوئی ایسی صورت معلوم نہیں ہے کہ اسلام میں کسی شخص کا قتل جائز ہو سوا اس کے کہ کسی نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کیا ہو یا ناحق کسی کو قتل کیا ہو، یا اللہ اور اس کے رسول سے لڑتا ہو" اس پر عنبسہ نے کہا کہ ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے اس طرح حدیث بیان کی تھی ابوقلابہ بولے کہ مجھ سے بھی انھوں نے یہ حدیث بیان کی تھی، بیان کیا کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور اسلام پر بیعت کرنے کے بعد آنحضور سے کہا کہ ہمیں اس سرزمین (مدینہ) کی آب و ہوا موافق نہیں آئی، آنحضور نے ان سے فرمایا کہ ہمارے یہ اونٹ چرنے جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو (کیونکہ ان کے مرض کا یہی علاج تھا) چنانچہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ گئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیا جس سے انھیں صحت حاصل ہو گئی۔ اس کے بعد انھوں نے (حضور اکرم کے چرواہے) کو پکڑ کے قتل کر دیا اور اونٹ لے کر بھاگنے لگے۔ اب ایسے لوگوں سے (بدلہ لینے میں) کیا تامل ہو سکتا تھا، انھوں نے ایک شخص کو قتل کیا، اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور حضور اکرم کو خوفزدہ کرنا چاہا۔ عنبسہ نے اس پر کہا سبحان اللہ! میں نے کہا کیا تم مجھے جھٹلانا چاہتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ یہی حدیث انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بھی بیان کی تھی (لیکن آپ کو یہ حدیث، زیادہ بہتر طریقہ پر یاد ہے) ابوقلابہ نے بیان کیا کہ عنبسہ نے کہا اے اہل شام! جب تک تمھارے یہاں ابوقلابہ یا ان جیسے عالم موجود رہیں، تمھارے یہاں ہمیشہ خیر و بھلائی رہے گی۔

۶۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور زخموں میں قصاص ہے"

۱۷۲۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں فزاری نے خبر دی۔ انھیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ربیع رضی اللہ عنہا نے جو انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں، انصار کی ایک لڑکی کے آگے کے دانت توڑ دیئے، لڑکی والوں نے قصاص کا مطالبہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضور نے بھی قصاص (بدلہ) کا حکم دیا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں، خدا کی قسم، ان کا دانت نہ توڑا جانا چاہیئے۔ حضور اکرم نے فرمایا، انس، لیکن کتاب اللہ کا حکم قصاص ہی کا ہے۔ پھر لڑکی والے راضی ہو گئے اور دیت (مالی صورت میں بدلہ) لینا منظور کر لیا۔ اس پر حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے بندے

صلی اللہ علیہ وسلم إن من عباد اللہ من لو أقسم علی اللہ لأبرہ ؛

باب ٦٦٦ قوله يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك ؛

١٧٢٥۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن إسماعيل عن الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت من حدثك أن محمدا صلى الله عليه وسلم كتم شيئا مما أنزل عليه فقد كذب والله يقول يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك الآية ؛

باب ٦٦٧ قوله لا يؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم ؛

١٧٢٦۔ حدثنا علي بن سلمة حدثنا مالك بن سعيد حدثنا هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أنزلت هذه الآية لا يؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم في قول الرجل لا والله وبلى والله ؛

١٧٢٧۔ حدثنا أحمد بن أبي رجاء حدثنا النضر عن هشام قال أخبرني أبي عن عائشة أن أباها كان لا يحنث في يمين حتى أنزل الله كفارة اليمين قال أبو بكر لا أرى غيرها خيرا منها إلا قبلت رخصة الله وفعلت الذي هو خير ؛

باب ٦٦٨ قوله لا تحرموا طيبات ما أحل الله لكم ؛

١٧٢٨۔ حدثنا عمرو بن عون حدثنا خالد عن

ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھا لیں تو اللہ ان کی قسم پوری کرتا ہے۔

۶۶۶۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پہنچا دیجئے جو آپ پر رب کی طرف سے نازل ہوا۔

۱۷۲۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے ان سے مسروق نے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص بھی تم سے یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل کیا تھا اس میں سے آپ نے کچھ چھپا لیا تھا تو وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ "اے پیغمبر، جو کچھ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے، یہ (سب) آپ (لوگوں تک) پہنچا دیجئے"۔

۶۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تم سے تمھاری بے معنی قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا"

۱۷۲۶۔ ہم سے علی بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آیت "اللہ تم سے تمھاری بے معنی قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا" کسی کو اس طرح قسم کھانے کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ نہیں، خدا کی قسم، ہاں خدا کی قسم، (جو قسم بلا کسی ارادہ کے زبان پر آ جاتی ہے)

۱۷۲۷۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ان کے والد (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اپنی قسم کے خلاف کبھی نہیں کیا کرتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کا حکم نازل کر دیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب اگر اس کے (یعنی جس کے لیے قسم کھا رکھی تھی) سوا دوسری چیز مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت پر عمل کرتا ہوں اور وہی کرتا ہوں، جو بہتر ہوتا ہے

۶۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اپنے اوپر ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمھارے لیے جائز کی ہیں حرام نہ کرو"

۱۷۲۸۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث

إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَخْتَصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ

حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہیں ہوتی تھیں۔ اس پر ہم نے عرض کی کہ ہم اپنے کو خصی کیوں نہ کر لیں۔ لیکن آنحضور نے ہمیں اس سے روک دیا (کہ یہ ناجائز ہے) اور اس کے بعد ہمیں اس کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے کپڑے (یا کسی بھی چیز) کے بدلے میں نکاح کر سکتے ہیں (یعنی متعہ کی جو بعد میں حرام ہو گیا) پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "اے ایمان والو! اپنے اوپر ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمھارے لیے جائز کی ہیں۔"

باب ۶۶۹ قَوْلِهِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَزْلَامُ الْقِدَاحُ يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الْأُمُورِ وَالنُّصُبُ أَنْصَابٌ يَذْبَحُونَ عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ الزَّلَمُ الْقِدْحُ لَا رِيشَ لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الْأَزْلَامِ وَالِاسْتِقْسَامُ أَنْ يُجِيلَ الْقِدَاحَ فَإِنْ نَهَتْهُ انْتَهَى وَإِنْ أَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَأْمُرُهُ وَقَدْ أَعْلَمُوا الْقِدَاحَ أَعْلَامًا بِضُرُوبٍ يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ وَالْقُسُومُ الْمَصْدَرُ

۶۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "شراب اور جوا اور بت اور پانسے تو بس نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الازلام" سے مراد وہ تیر ہیں جن سے وہ اپنے معاملات میں فال نکالتے تھے۔ "النُّصُب" (بیت اللہ کے چاروں طرف) وہ کھڑے کئے ہوئے پتھر تھے جن پر وہ قربانی کیا کرتے تھے۔ دوسرے صاحب نے فرمایا کہ "زلم" وہ تیر ہیں جن کے پر نہیں ہوا کرتے، ازلام کا واحد ہے۔ "استقسام" یعنی پانسا پھینکنا کہ اس میں ممانعت آ جائے تو رک جائیں اور اگر حکم آ جائے تو حکم کے مطابق عمل کریں، تیروں پر انھوں نے مختلف قسم کے نشانات لگا رکھے تھے اور انھیں سے فال نکالا کرتا تھے۔ استقسام سے (لازم) فعلت کے وزن پر قسمت ہے اور قسوم مصدر ہے۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ أَشْرِبَةٍ مَا فِيهَا شَرَابُ الْعِنَبِ

۱۷۲۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن بشر نے خبر دی، ان سے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو مدینہ میں اس وقت پانچ قسم کی شراب استعمال ہوتی تھی، لیکن انگوری شراب کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ

۱۷۳۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم لوگ تمھاری "فضیخ" (کھجور سے تیار شدہ شراب) کے سوا اور کوئی شراب استعمال نہیں کرتے تھے، یہی جس کا نام تم نے فضیخ رکھ رکھا ہے، میں کھڑا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو پلا رہا تھا اور فلاں (اور

فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ فَقَالُوْا وَمَا ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوْا أَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا أَنَسُ قَالَ فَمَا سَأَلُوْا عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ ؛

فلاں کو، کہ ایک صاحب آئے اور کہا، نہیں کچھ خبر بھی ہے؟ لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ انھوں نے بتایا کہ شراب حرام قرار دی جاچکی ہے۔ فوراً ہی ان حضرات نے کہا، انس اب ان (شراب کے) مٹکوں کو بہا دو۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان صاحب کی اطلاع کے بعد پھر ان حضرات نے اس میں سے (ایک قطرہ بھی) نہ مانگا اور نہ پھر اس کا استعمال کیا۔

۱۷۳۱ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَبَّحَ أُنَاسٌ غَدَاةَ أُحُدٍ الْخَمْرَ فَقُتِلُوْا مِنْ يَوْمِهِمْ جَمِيْعًا شُهَدَاءَ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِهَا ؛

۱۷۳۱ ۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی۔ انھیں عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ احد میں بہت سے صحابہؓ نے صبح صبح ہی شراب پی اور اس دن وہ سب حضرات شہید کر دیئے گئے۔ اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔

۱۷۳۲ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيْسٰى وَابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ ؛

۱۷۳۲ ۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ اور ابن ادریس نے خبر دی، انھیں ابو حیان نے، انھیں شعبی نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے فرما رہے تھے، اما بعد، اے لوگو، جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی، انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جَو سے" اور شراب ہر وہ مشروب ہے جو عقل کو زائل کر دے۔

بَابٌ قَوْلِهِ۔ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ؛

۶۷۰ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے رہتے ہیں ان پر اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے ہوں" ارشاد "واللہ یحب المحسنین" تک۔

۱۷۳۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْخَمْرَ الَّتِيْ أُهْرِيْقَتِ الْفَضِيْخُ وَزَادَنِيْ مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِيْ مَنْزِلِ أَبِيْ طَلْحَةَ فَنَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ اخْرُجْ فَانْظُرْ مَا هٰذَا الصَّوْتُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ هٰذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَأَهْرِقْهَا قَالَ فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ

۱۷۳۳ ۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ (حرمت نازل ہونے کے بعد) جو شراب بہائی گئی تھی وہ "فضیخ" تھی (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا) اور مجھ سے محمد نے ابوالنعمان کے حوالہ سے اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں صحابہ کی ایک جماعت کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر شراب پلا رہا تھا کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی آنحضورؐ نے منادی کو حکم دیا اور انھوں نے اعلان کرنا شروع کیا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، باہر جاکے دیکھو یہ آواز کیسی ہے بیان کیا کہ میں باہر آیا۔ (اور آواز صاف طریقے سے سن کے اندر گیا) اور کہا کہ یہ ایک منادی ہے اور یہ اعلان کر رہا ہے کہ "خبردار ہو جاؤ۔ شراب حرام ہو گئی ہے" یہ سنتے ہی انھوں نے مجھ سے کہا کہ جاؤ اور شراب بہا دو۔ بیان کیا کہ مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے

فِيْ بُطُوْنِهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا۔

بَابُ قَوْلِهِ۔ لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَارُوْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَغَطّٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِيْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِيْ قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ رَوَاهُ النَّضْرُ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ۔

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مَنْ أَبِيْ وَيَقُوْلُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ أَيْنَ نَاقَتِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْاٰيَةِ كُلِّهَا۔

بَابُ قَوْلِهِ۔ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ

وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ وَإِذْ هٰهُنَا صِلَةٌ الْمَآئِدَةُ أَصْلُهَا مَفْعُوْلَةٌ

گی۔ بیان کیا کہ ان دنوں فضیخ شراب استعمال ہوتی تھی بعض لوگوں نے (شراب کو) جو اس طرح بہتے دیکھا تو کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں نے شراب سے اپنا پیٹ بھر رکھا تھا اور اسی حالت میں انہیں قتل کر دیا گیا ہے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے رہتے ہیں ان پر اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے ہوں۔"

۶۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذریں۔"

۱۷۳۴۔ ہم سے منذر بن ولید بن عبدالرحمٰن جارودی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا خطبہ دیا کہ میں نے ویسا خطبہ کبھی نہیں سنا تھا، آپ نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں بھی معلوم ہوتا تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرمؐ کے صحابہؓ نے اپنے چہرے چھپا لیے باوجود ضبط کے ان کے رونے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ایک صاحب نے اس موقع پر پوچھا، میرے والد کون ہیں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ فلاں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذریں" اس کی روایت نضر اور روح بن عبادہ نے شعبہ کے واسطے سے کی۔

۱۷۳۵۔ ہم سے فضل بن سہل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو خیثمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جویریہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مذاقاً سوالات کیا کرتے تھے کوئی شخص یوں پوچھتا کہ میرا باپ کون ہے؟ کسی کی اگر اونٹنی گم ہو جاتی تو وہ یہ پوچھتے کہ میری اونٹنی کہاں ہو گی ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذرے، یہاں تک کہ پوری آیت پڑھ کر سنائی۔

۶۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حامی کو۔" "واذ قال اللہ" میں قال المعنی میں یقول کے ہے اور "اذ" یہاں زائدہ ہے۔ "المائدۃ" اصل میں مفعولۃ (ممیودۃ) کے معنے میں ہے،

كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ وَالْمَعْنَى مِيدَ بِهَا مَا جُمِعَا مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَادَنِي يُمِيدُنِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّيكَ مُمِيتُكَ ۞

جیسے عیشۃ راضیۃ اور تطلیقۃ بائنۃ میں ہے، اور لغت کے اعتبار سے معنی یہ ہیں کہ خیر کے ساتھ اس خوراک کا ذخیرہ وہ جمع کرے۔ اسی سے بولتے ہیں مادنی یمیدنی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ متوفیک کے معنی ہیں ممیتک۔

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَالْوَصِيلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهُمْ لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ وَالْحَامُ فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهَذَا قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ

۱۷۳۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح بن کیسان نے اور ان سے ابن شہاب نے اور ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ "بحیرہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے۔ جس کا دودھ بتوں کے لیے وقف کر دیا جاتا اور کوئی شخص اس کے دودھ کو دوہنے کا مجاز نہ سمجھا جاتا۔ اور "سائبہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے جسے وہ اپنے دیوتاؤں کے نام پر آزاد چھوڑ دیتے تھے اور اس سے بار برداری وغیرہ کا کوئی کام نہ لیتے تھے۔ بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی آنتوں کو جہنم میں گھسیٹ رہا تھا اس نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم نکالی تھی۔ اور "وصیلہ" اس جوان اونٹنی کو کہتے تھے جو پہلی مرتبہ مادہ بچہ جنتی اور پھر دوسری مرتبہ بھی مادہ ہی جنتی، اسے بھی وہ دیوتاؤں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ لیکن اسی صورت میں جبکہ وہ متواتر دو مرتبہ مادہ بچہ جنتی اور اس درمیان میں کوئی نر بچہ نہ ہوتا۔ اور "حامی" نر اونٹ کی ایک قسم، تو اس سے اونٹنی کے بچے کی پیدائش کی تعداد اہل عرب مقرر کر لیتے تھے اور جب وہ مقرر تعداد پوری ہو جاتی تو اسے دیوتاؤں کے لیے چھوڑ دیتے، اسے بار برداری وغیرہ کی بھی چھٹی مل جاتی لہذا اس پر کسی قسم کا بوجھ نہ لادا جاتا۔ اس کا نام وہ "حامی" رکھتے تھے اور ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ انھوں نے زہری سے یہ تفصیلات بیان کیں۔ سعید بن مسیب نے بیان کیا، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے اس طرح ارشاد فرمایا تھا۔ اور اس کی روایت ابن الہاد نے کی، ان سے ابن شہاب زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ مجھ سے محمد بن ابی یعقوب ابوعبداللہ کرمانی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ ؛

بَابُ ۶۷۳ قَوْلِهِ ـ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ؛

۱۷۳۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَالَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ فَيُقَالُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ ؛

بَابُ ۶۷۴ قَوْلِهِ ـ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ؛

۱۷۳۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کے بعض حصے بعض دوسرے حصوں کو کھائے جارہے تھے اور میں نے عمر کو دیکھا کہ اپنی آنتیں اس میں گھسیٹتا پھر رہا تھا، یہی وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم ایجاد کی تھی۔

۶۷۳ ـ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان کے درمیان رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا (جب سے) تو ہی ان پر نگراں ہے اور تو تو ہر چیز پر گواہ ہے"۔

۱۷۳۷ ـ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں مغیرہ بن نعمان نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا، اے لوگو! (قیامت کے دن) تم اللہ کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔ ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے۔ پھر آنحضور نے اس آیت کی تلاوت کی، "جس طرح ہم نے اول بار پیدا کرنے کے وقت ابتداء کی تھی، اسی طرح اسے دوبارہ کر دیں گے۔ ہمارے ذمہ وعدہ ہے، ہم ضرور اسے کر کے رہیں گے" آخر آیت تک۔ پھر فرمایا قیامت کے دن تمام مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ ہاں اور میری امت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا، اور انھیں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ میں عرض کروں گا۔ میرے رب! یہ تو میرے امتی ہیں؟ مجھ سے کہا جائے گا، آپ کو نہیں معلوم ہے کہ انھوں نے آپ کے بعد نئی چیزیں (شریعت میں) نکالی تھیں، اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو عبد صالح (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا ہوگا کہ "میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان کے درمیان رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا، (جب سے) تو ہی ان پر نگراں ہے"۔ مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کی وفات کے بعد یہ لوگ دین سے پھر گئے تھے۔

۶۷۴ ـ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو اگر انھیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو بھی تو زبردست ہے، حکمت والا ہے"۔

۱۷۳۸ ـ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمھیں (قیامت کے دن

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ وَإِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۔

جمع کیا جائے گا، اور کچھ لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو عبد صالح نے کہا ہو گا کہ "میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان کے درمیان رہا" ارشاد "العزیز الحکیم" تک۔

سُورَةُ الْأَنْعَامِ

سورۂ انعام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِتْنَتُهُمْ مَعْذِرَتُهُمْ مَعْرُوشَاتٍ مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكَرْمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ حَمُولَةً مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا وَلَلَبَسْنَا لَشَبَّهْنَا يَنْأَوْنَ يَتَبَاعَدُونَ تُبْسَلُ تُفْضَحُ أُبْسِلُوا أُفْضِحُوا بَاسِطُوا أَيْدِيهِمُ الْبَسْطُ الضَّرْبُ اسْتَكْثَرْتُمْ أَضْلَلْتُمْ كَثِيرًا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ جَعَلُوا لِلّٰهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيبًا وَلِلشَّيْطَانِ وَالْأَوْثَانِ نَصِيبًا أَكِنَّةً وَاحِدُهَا كِنَانٌ أَمَّا اشْتَمَلَتْ يَعْنِي هَلْ تَشْتَمِلُ إِلَّا عَلَى ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى فَلِمَ تُحَرِّمُونَ بَعْضًا وَتُحِلُّونَ بَعْضًا مَسْفُوحًا مُهْرَاقًا صَدَفَ أَعْرَضَ أُبْلِسُوا أُويِسُوا وَأُبْسِلُوا أُسْلِمُوا سَرْمَدًا دَائِمًا اسْتَهْوَتْهُ أَضَلَّتْهُ تَمْتَرُونَ تَشُكُّونَ وَقْرٌ صَمَمٌ وَأَمَّا الْوِقْرُ الْحِمْلُ أَسَاطِيرُ وَاحِدُهَا أُسْطُورَةٌ وَإِسْطَارَةٌ وَهِيَ التُّرَّهَاتُ الْبَأْسَاءُ مِنَ الْبَأْسِ وَيَكُونُ مِنَ الْبُؤْسِ جَهْرَةً مُعَايَنَةً الصُّوَرُ جَمَاعَةُ صُورَةٍ كَقَوْلِهِ سُورَةٌ وَسُوَرٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "فتنتھم" یعنی معذرتھم۔ "معروشات" ما یعرش من الکرم وغیر ذلک "حمولۃ" ما یحمل علیہا۔ "للبسنا" ای لشبہنا۔ "ینأون" ای یتباعدون۔ "تبسل" ای تفضح، "ابسلوا" ای افضحوا۔ "باسطوا ایدیہم" میں بسط بمعنی ضرب ہے۔ استکثرتم اے اضللتم کثیراً ذرأ من الحرث یعنی وہ اپنے پھل اور مال میں سے اللہ کا کچھ حصہ متعین کر دیتے تھے، اور کچھ شیطان اور بتوں کا۔ اکنۃ کا واحد کنان ہے "اما اشتملت" یعنی پیٹ میں بچہ یا نر ہو گا یا مادہ۔ پھر تم ایک کو حرام اور دوسرے کو حلال کیوں قرار دیتے ہو۔ "مسفوحا" ای مہراقاً۔ "صدف" ای اعرض۔ "ابلسوا" ای اویسوا "ابسلوا" ای اسلموا۔ "سرمداً" ای دائماً۔ "استہوتہ" ای اضلتہ۔ "تمترون" ای تشکون۔ "وقر" ای صمم (لیکن وقر واؤ کے کسرہ کے ساتھ) بوجھ کے معنی میں آتا ہے۔ "اساطیر" کا واحد اسطورہ اور اسطارہ ہے یعنی واہیات۔ "الباساء" باس سے مشتق ہے اور بؤس سے بھی ہو سکتا ہے۔ "جہرۃ" اے معاینۃ۔ "صور" صورۃ کی جمع ہے جیسے سورۃ اور سور۔ "ملکوت" بمعنی ملک رھبوت اور رحموت کے وزن پر بولتے ہیں ترھب خیر من ان ترحم۔ "جن" بمعنی اظلم۔ "تعالٰی" ای علا۔

بَابُ ۶۷۵ قَوْلِهِ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ

۶۷۵۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد "اور اس کے پاس ہیں غیب کے خزانے، انہیں بجز اس کے کوئی نہیں جانتا"

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ

۱۷۳۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کے خزانے پانچ ہیں (اور اس آیت میں بیان ہوئے ہیں) "بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے

يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔

اور وہی مینہ برساتا ہے، اور وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا، اور نہ کوئی یہ جان سکتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی علم والا ہے، خبر رکھنے والا۔

بَابُ ٦٧٦ قَوْلِهِ۔ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ الْآيَةَ يَلْبِسَكُمْ يَخْلِطَكُمْ مِنَ الِالْتِبَاسِ يَلْبِسُوا يَخْلِطُوا شِيَعًا فِرَقًا۔

۶۷۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " آپ کہہ دیجئے کہ اللہ (اس پر بھی) قادر ہے کہ تمھارے اوپر کوئی عذاب مسلط کر دے، تمھارے اوپر سے" آخر آیت تک۔ یلبسکم ای یخلطکم، التباس سے مشتق ہے یلبسوا ای یخلطوا، شیعًا معنی فرقًا"

۱۷۴۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَهْوَنُ أَوْ هَذَا أَيْسَرُ۔

۱۷۴۰ ۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت "قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم" (ترجمہ اوپر گذر چکا)، نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، (اے اللہ) میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پھر نازل ہوئی" او من تحت ارجلکم" آنحضور ؐ نے اس پر بھی فرمایا کہ میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں (لیکن) " او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض" پر آپ نے فرمایا کہ یہ آسان ہے۔ (پہلی دو صورتوں کے مقابلے میں)۔

بَابُ ٦٧٧ قَوْلِهِ۔ وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ۔

۶۷۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " (جو لوگ ایمان لائے) اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا"

۱۷۴۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُهُ وَأَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَنَزَلَتْ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

۱۷۴۱ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب " ولم یلبسوا ایمانھم بظلم" نازل ہوئی تو صحابہ رض نے کہا، ہم میں کون ہوگا جس کا دامن ظلم سے پاک ہوگا۔ اس پر یہ آیت اتری" بیشک شرک ظلم عظیم ہے"

بَابُ ٦٧٨ قَوْلِهِ۔ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَّكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ۔

۶۷۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور یونس ؑ اور لوط ؑ کو اور ان میں سے ہر کو ہم نے جہان والوں پر فضیلت دی تھی"

۱۷۴۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ ابْنِ مَتَّى۔

۱۷۴۲ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو العالیہ نے بیان کیا کہ مجھ سے تمھارے نبی کے چچا زاد بھائی یعنی ابن عباس نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لیے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر بتائے۔

۱۷۴۳ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۱۷۴۳ ۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى ۔

بیان کی، انھیں سعد بن ابراہیم نے خبر دی، کہا کہ میں نے حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف سے سنا، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر بتائے۔

باب ۶۷۹ قَوْلِهِ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۔

۶۷۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی، سو آپ بھی ان کے طریقہ پر چلیے"۔

۱۷۴۴ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِي ص سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَوَهَبْنَا إِلَى قَوْلِهِ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ ۔

۱۷۴۴ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے سلیمان احول نے خبر دی، انھیں مجاہد نے خبر دی کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا سورۂ ص میں بھی سجدہ ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں، پھر آپ نے آیت "ووھبنا" سے "فبھداھم اقتدہ" تک تلاوت کی اور فرمایا کہ داؤد علیہ السلام بھی ان انبیاء میں شامل ہیں (جن کا ذکر آیت میں ہوا ہے اور جن کی اقتداء کے لیے آنحضور سے کہا گیا ہے) یزید بن ہارون، محمد بن عبید اور سہل بن یوسف نے عوام کے واسطہ سے اضافہ کیا ہے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا کہ تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں سے ہیں جنھیں ان انبیاء کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔

باب ۶۸۰ قَوْلِهِ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا الْآيَةَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلَّ ذِي ظُفُرٍ الْبَعِيرُ وَالنَّعَامَةُ الْحَوَايَا الْمَبْعَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ هَادُوا صَارُوا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ ۔

۶۸۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ کہ یہودی ہوئے ان پر کھر والے کل جانور ہم نے حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری میں سے ہم نے ان پر ان دونوں کی چربیاں حرام کی تھیں" آخر آیت تک، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کل ذی ظفر" سے مراد اونٹ اور شتر مرغ ہیں۔ "الحوایا" یعنی اوجھڑی، اور دوسرے صاحب نے فرمایا کہ "ھادوا" کے معنی ہیں کہ وہ یہودی ہو گئے، لیکن "ھدنا" کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے توبہ کی، اس سے ھائد، تائب کے معنی میں آتا ہے۔

۱۷۴۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوهَا وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا

۱۷۴۵ - ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے کہ عطاء نے بیان کیا کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور نے فرمایا اللہ یہودیوں کو سمجھے جب اللہ تعالیٰ نے ان پر مردہ جانوروں کی چربی حرام کر دی تو اس کا تیل نکال کر اسے بیچنے اور کھانے لگے، اور ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، انھیں عطاء نے لکھا

يزيد كتب إلى عطاء سمعت جابرا عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ٦٨١ قوله - ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن.

١٧٤٦ - حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن عمرو عن أبي وائل عن عبد الله رضي الله عنه قال لا أحد أغير من الله ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا شيء أحب إليه المدح من الله ولذلك مدح نفسه قلت سمعته من عبد الله قال نعم قلت ورفعه قال نعم. وكيل حفيظ ومحيط به قبلا جمع قبيل والمعنى أنه ضروب للعذاب كل ضرب منها قبيل زخرف كل شيء حسنته ووشيته وهو باطل فهو زخرف وحرث حجر حرام وكل ممنوع فهو حجر محجور والحجر كل بناء بنيته ويقال للأنثى من الخيل حجر ويقال للعقل حجر وحجى وأما الحجر فموضع ثمود وما حجرت عليه من الأرض فهو حجر ومنه سمي حطيم البيت حجرا فكأنه مشتق من محطوم مثل قتيل من مقتول وأما حجر اليمامة فهو منزل.

باب ٦٨٢ قوله هلم شهداءكم لغة أهل الحجاز هلم للواحد والاثنين والجميع.

١٧٤٧ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد الواحد حدثنا عمارة حدثنا أبو زرعة حدثنا أبو هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها فإذا رآها الناس آمن من عليها فذاك حين لا ينفع نفسا إيمانها

تھا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۸۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بے حیائیوں کے پاس بھی نہ جاؤ، (خواہ) وہ علانیہ ہوں۔ اور (خواہ) پوشیدہ"۔

۱۷۴۶ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ اور اللہ کو اپنی مدح و تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی مدح کی ہے (عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا آپ نے خود عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی تھی؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہاں میں نے پوچھا، اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی تھی؟ کہا کہ ہاں "وکیل" یعنی حفیظ اور وہ ذات کہ کوئی چیز اس کے حدود علم و احاطہ سے باہر نہ ہو "قبلا" قبیل کی جمع ہے مفہوم یہ ہے کہ عذاب کی مختلف صورتیں ہوں گی، الگ الگ "زخرف القول" ہر اس چیز کو کہیں جسے آپ خوبصورتی اور لیپا پوتی کر کے پیش کریں، حالانکہ وہ باطل اور بے بنیاد ہو تو اسے کہیں گے "زخرف" اور "حرث حجر" یعنی حرام، ہر ممنوع چیز کو حجر کہہ سکتے ہیں، محجور کے معنی میں عمارت پر بھی "حجر" کا اطلاق آتا ہے گھوڑی کو بھی حجر کہتے ہیں اور عقل کو بھی حجر کہتے ہیں اور "حجی" بھی اور "حجر" بھی ثمود کی بستی کا بھی نام تھا، ہر ممنوعہ علاقہ قبر کہلاتا ہے حطیم کعبہ کو بھی اسی وجہ سے کہتے ہیں۔ گویا وہ محطوم کے مفہوم کو ادا کرتا ہے جیسے قتیل، مقتول کے۔ اور "حجر الیمامہ" ایک مقام کا نام ہے۔

۶۸۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "(آپ کہتے ہیں کہ) اپنے گواہوں کو لاؤ" "ھلم" اہل حجاز کے محاورہ میں واحد تثنیہ اور جمع سب کے لیے آتا ہے۔

۱۷۴۷ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوزرعہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت تک قیامت برپا نہ ہوگی، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہولے۔ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لائیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کوئی نفع نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ

لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ ۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ وَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ ۔

رکھتا ہو۔

۱۷۴۸۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی، جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہوگا جب مغرب سے سورج طلوع ہو گا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لائیں گے۔ لیکن یہ وقت ہوگا جب کسی کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا، پھر آیت کی تلاوت کی۔

سُورَةُ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ الْمُعْتَدِينَ فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ عَفَوْا كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ الْفَتَّاحُ الْقَاضِي افْتَحْ بَيْنَنَا اقْضِ بَيْنَنَا نَتَقْنَا رَفَعْنَا انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ آسَى أَحْزَنُ تَأْسَ تَحْزَنْ وَقَالَ غَيْرُهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ أَخَذَا الْخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ سَوْآتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ هَاهُنَا إِلَى الْقِيَامَةِ وَالْحِينُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يُحْصَى عَدَدُهَا الرِّيَاشُ وَالرِّيشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ قَبِيلُهُ جِيلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ ادَّارَكُوا اجْتَمَعُوا وَمَشَاقُّ الْإِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهُمْ يُسَمَّى سُمُومًا وَاحِدُهَا سَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهُ وَأُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِحْلِيلُهُ غَوَاشٍ مَا غُشُّوا بِهِ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا قَلِيلًا

سورۂ اعراف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ریاشا" یعنی مال۔ "انہ لا یحب المعتدین" یعنی دعا میں اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں میں (حد سے تجاوز کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا) "عفوا" یعنی ان کی تعداد میں اضافہ ہوا اور ان کے مال میں بھی "الفتاح" یعنی قاضی، بولتے ہیں "افتح بیننا" یعنی ہمارا فیصلہ کر دیجئے۔ "نتقنا الجبل" ای رفعنا "انبجست" ای انفجرت "متبر" ای خسران "آسی" ای احزن "تاس" ای تحزن۔ دوسرے صاحب نے فرمایا: "ما منعک ان لا تسجد" ای ما منعک ان تسجد "یخصفان" یعنی آدم و حوا علیہما السلام جنت کے پتوں کو جوڑ کر شرمگاہ چھپانے کی کوشش کرنے لگے "سوآتہما" سے شرمگاہ کی طرف کنایہ ہے "متاع الی حین" یہاں قیامت تک کی مہلت کے لیے ہے "حین" عرب میں تھوڑی دیر کے لیے بھی آتا ہے اور غیر محدود عرصہ کے لیے بھی۔ الریاش اور الریش ایک معنی میں یعنی اوپر کا لباس "قبیلہ" یعنی اس کا گروہ جس سے اس کا تعلق تھا۔ "ادارکوا" ای اجتمعوا۔ انسان اور چوپائے سب کے "مشاق" کو "مسموم" کہتے ہیں اس کا واحد سم ہے۔ مشاق میں دونوں آنکھیں ناک، منہ، دونوں کان اور پیچھے اور آگے کی شرمگاہ داخل ہے۔ "غواش" ای ما غشوا بہ۔ "نشرا" ای متفرقۃ، "نکدا" ای قلیلا "یغنوا" ای یعیشوا "حقیق" ای حق "استرھبوھم" رھبۃ سے مشتق ہے۔

يَعْنُوا يَعِيشُوا حَقِيقٌ حَقٌّ اسْتَرْهَبُوهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ تَلْقَفُ تَلْقَمُ طَائِرُهُمْ حَظُّهُمْ طُوفَانٌ مِنَ السَّيْلِ وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ الطُّوفَانُ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ الْأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ لَهُ يُجَاوِزُونَ تَعْدُ تُجَاوِزْ شُرَّعًا شَوَارِعَ بَئِيسٍ شَدِيدٍ أَخْلَدَ قَعَدَ وَتَقَاعَسَ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ نَأْتِيهِمْ مِنْ مَأْمَنِهِمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى فَأَتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا مِنْ جِنَّةٍ مِنْ جُنُونٍ فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ يَنْزَغَنَّكَ يَسْتَخِفَّنَّكَ طَيْفٌ مُلِمٌّ بِهِ لَمَمٌ وَيُقَالُ طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ يَمُدُّونَهُمْ يُزَيِّنُونَ وَخِيفَةً خَوْفًا وَخُفْيَةً مِنَ الْإِخْفَاءِ وَالْآصَالُ وَاحِدُهَا أَصِيلٌ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ

"تلقف" ای تلقم۔ طائرھم "اے حظھم" طوفان" یعنی سیلاب کا اموات کی کثرت کو بھی طوفان کہتے ہیں۔ "الاسباط"، یعنی بنی اسرائیل کے قبائل "یعدون فی السبت" یعنی اس دن حد سے انھوں نے تجاوز شروع کردیا۔ تعد یعنی تجاوز۔ "شرعاً"، ای شوارع "بئیس" ای شدید۔ "اخلد الی الارض ای قعد و تقاعس "سنستدرجھم" ای ناتیھم من مامنھم۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فاتاھم اللہ من حیث لم یحتسبوا "من جنۃ"، ای من جنون "ایان مرسٰھا" ای متیٰ خروجھا "ینزغنک" ای یستخفنک "طیف"، ای ملم، اسی سے استعمال ہوتا ہے "وبہ لمم" طائف اور یہ ایک معنیٰ میں ہے۔ یمدونھم ای یزینون "خیفۃ"، یعنی خوف سے اور خفیۃ، اخفاء سے مشتق ہے "الآصال" کا واحد اصیل ہے، عصر سے مغرب تک کے وقت پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں "بکرۃ واصیلاً"۔

بَابُ ۶۸۳ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

۶۸۳۔ اللہ عزوجل کا ارشاد "آپ کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار نے تو بس بے ہودگی کو حرام کیا ہے، ان میں سے جو ظاہر ہوں (ان کو بھی) اور جو پوشیدہ ہوں (ان کو بھی)۔

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ

۱۷۴۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ) میں نے (ابو وائل سے) پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے خود سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی تھی، آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں ہے اس لیے اس نے بے حیائیوں کو حرام کیا۔ خواہ ظاہر میں ہوں یا پوشیدہ اور اللہ سے زیادہ اپنی مدح کو پسند کرنے والا اور کوئی نہیں۔ اسی لیے اس نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

بَابُ ۶۸۴ قَوْلِهِ وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلٰكِنِ

۶۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب موسیٰ ہمارے وقت (موعود) پر آگئے اور ان سے ان کا پروردگار ہم کلام ہوا، موسیٰ بولے، اے میرے پروردگار! مجھے اپنے کو دکھلا دیجئے (کہ) میں آپ کو

انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرِنِي أَعْطِنِي۔

ایک نظر دیکھ لوں اللہ نے فرمایا، تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے البتہ تم (اس) پہاڑ کی طرف دیکھو، سو اگر یہ اپنی جگہ پر برقرار رہا تو تم بھی دیکھ سکو گے پھر جب ان کے پروردگار نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی تو (تجلی) نے پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے، پھر جب انھیں افاقہ ہوا تو بولے تو پاک ہے، میں تجھ سے معذرت کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں"۔
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، "ارنی" "اعطنی" کے معنی میں ہے۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ وَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ۔

۱۷۵۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ مازنی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے منہ پر کسی نے چانٹا مارا تھا، اس نے کہا، اے محمد! آپ کے انصاری صحابہ میں سے ایک شخص نے مجھے چانٹا مارا ہے۔ آنحضور نے فرمایا، انھیں بلاؤ لوگوں نے انھیں بلایا پھر آنحضور نے ان سے پوچھا کہ تم نے اسے چانٹا کیوں مارا ہے۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں یہودیوں کی طرف سے گزرا تو میں نے سنا کہ یہ کہہ رہا تھا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی، میں نے کہا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی مجھے اس کی بات پر غصہ آگیا اور میں نے اسے چانٹا مار دیا۔ آنحضور نے اس پر فرمایا، مجھے انبیاء پر فضیلت نہ دیا کرو۔ قیامت کے دن تمام لوگ بے ہوش کر دیئے جائیں گے سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، لیکن میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ آپ عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے تھے یا طور کی بیہوشی کا انھیں بدلہ دیا گیا تھا۔

بَابُ ۶۸۵ قَوْلِهِ. الْمَنَّ وَالسَّلْوَى۔

۶۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "من وسلویٰ"۔

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءُ الْعَيْنِ۔

۱۷۵۱۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے عمرو ابن حریث نے اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھنبی "من" میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

بَابُ ۶۸۶ قَوْلِهِ. قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا

۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہہ دیجئے کہ اے انسانو! بیشک میں اللہ کا رسول ہوں، تم سب کی طرف اسی اللہ کا جس کی حکومت ہے آسمانوں میں اور زمین میں، سوا اس کے کوئی معبود نہیں، وہی جلاتا ہے،

هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ؛

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُحَاوَرَةٌ فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ رض يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رض إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ هٰذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَنَدِمَ عُمَرُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي إِنِّي قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ غَامَرَ سَبَقَ بِالْخَيْرِ ؛

بَابُ قَوْلِهِ وَقُولُوا حِطَّةٌ ؛

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ

اور وہی مارتا ہے، سو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے امی رسول و نبیؐ پر جو خود ایمان رکھتا ہے اللہ اور اس کے کلاموں پر اور اس کی پیروی کرتے رہو تاکہ تم راہ پا جاؤ۔"

۱۷۵۲۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن عبدالرحمٰن اور اور موسیٰ بن ہارون نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن علاء بن زبر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بسر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوادریس خولانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان بحث سی ہو گئی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ پر غصہ ہو گئے اور ان کے پاس سے آنے لگے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو گئے، معافی مانگتے ہوئے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں معاف نہیں کیا اور (گھر پہنچ کر) اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ اب ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ اس وقت حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تمہارے یہ صاحب (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) لڑ کر آئے ہیں۔ بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے طرز عمل پر نادم ہوئے اور حضور اکرمؐ کی طرف چلے اور سلام کر کے آپؐ کے قریب بیٹھ گئے۔ پھر حضور اکرمؐ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ بہت غصے ہوئے۔ ادھر ابوبکر رضی اللہ عنہ باربار یہ عرض کرتے کہ یا رسول اللہؐ! واقعی میری ہی زیادتی تھی۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا، کیا تم لوگ مجھے میرے صاحب کو مجھ سے جدا کرنا چاہتے ہو، کیا تم لوگ میرے صاحب کو مجھ سے جدا کرنا چاہتے ہو، جب میں نے کہا تھا کہ اے انسانو! بیشک میں اللہ کا رسول ہوں، تم سب کی طرف تو تم لوگوں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، اس وقت ابوبکرؓ نے کہا تھا کہ آپؐ سچے ہیں۔ ابو عبداللہ نے کہا "غامر" کے معنی ہیں کہ خیر میں سبقت کی ہے۔

۶۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور کہتے جاؤ توبہ ہے"۔

۱۷۵۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ دروازے میں (عاجزی سے) جھکتے ہوئے داخل ہو اور کہتے جاؤ کہ توبہ ہے۔

سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ ؏

تو ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے، لیکن انھوں نے حکم بدل ڈالا سرین سے گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور یہ کہا کہ "حبة فی شعرة"۔

بَابُ ۶۸۸ قَوْلِهٖ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ اَلْعُرْفُ اَلْمَعْرُوْفُ ؏

۶۸۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "درگزر اختیار کیجئے اور نیک کام کا حکم دیتے رہیئے اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جایا کیجئے"۔ "العرف"، معروف کے معنی میں ہے۔

۱۷۵۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ ابْنِ حُذَيْفَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَّكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهٖ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَاسْتَاْذِنْ لِيْ عَلَيْهِ قَالَ سَاَسْتَاْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَاْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ فَاَذِنَ لَهٗ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ ؏

۱۷۵۴ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عیینہ حصن بن حذیفہ نے اپنے بھتیجے حر بن قیس کے یہاں آکر قیام کیا۔ حر ان چند مخصوص افراد میں تھے جنھیں عمر رضی اللہ عنہ اپنے بہت قریب رکھتے تھے، جو لوگ قرآن مجید کے زیادہ عالم اور قاری ہوتے۔ عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں انھیں کو زیادہ تقرب حاصل ہوتا تھا اور ایسے حضرات آپ کے مشیر ہو سکتے تھے، اس کی کوئی قید نہیں تھی کہ کہنہ عمر ہوں یا نوجوان۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمھیں اس امیر کی مجلس میں بہت تقرب حاصل ہے۔ میرے لیے بھی مجلس میں حاضری کی اجازت لے دو۔ حر بن قیس نے کہا کہ میں آپ کے لیے بھی اجازت مانگوں گا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ انھوں نے عیینہ کے لئے بھی اجازت مانگی اور عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں مجلس میں آنے کی اجازت دے دی۔ مجلس میں جب وہ پہنچے تو کہنے لگے۔ اے خطاب کے بیٹے! خدا کی قسم نہ تو تم ہمیں مال ہی دیتے ہو اور نہ عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر بڑا غصہ آیا اور آگے بڑھ ہی رہے تھے کہ حر بن قیس نے عرض کی۔ یا امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرکے فرمایا تھا "درگزر اختیار کیجئے اور نیک کام کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جایا کیجئے" اور یہ بھی جاہلوں میں سے ہیں، خدا گواہ ہے کہ جب حر نے قرآن مجید کی تلاوت کی تو عمر رضی اللہ عنہ بالکل ٹھنڈے پڑ گئے، اور کتاب اللہ کے حکم کے سامنے آپ کی یہی کیفیت ہوتی تھی۔

۱۷۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا فِيْ اَخْلَاقِ النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ حَدَّثَنَا

۱۷۵۵ - ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت "درگزر اختیار کیجئے اور نیک کام کا حکم دیتے رہیئے۔" لوگوں کے اخلاق (درست کرنے) کے لیے نازل ہوئی ہے اور عبد اللہ بن براد نے

اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ اَوْ كَمَا قَالَ ٭

حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ لوگوں کے اخلاق ٹھیک کرنے کے لیے درگزر اختیار کریں۔ او کما قال۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

سورۂ انفال

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭

باب ۶۸۹

قَوْلُهٗ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِيْحُكُمْ الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ ٭

اللہ تعالیٰ کا ارشاد" یہ لوگ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ غنیمتیں اللہ کی ملک ہیں (اصلاً) اور رسول کی (تبعاً) پس اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے آپس کی اصلاح کرو" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "انفال" کے معنی ہیں غنیمتیں۔ قتادہ نے فرمایا کہ "ریحکم" سے لڑائی مراد ہے "نافلہ" عطیہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ٭

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ اَلشَّوْكَةُ الْحَدُّ مُرْدِفِيْنَ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رَدِفَنِيْ وَاَرْدَفَنِيْ جَاءَ بَعْدِيْ ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ فَيَرْكُمَهٗ يَجْمَعَهٗ شَرِّدْ فَرِّقْ وَاِنْ جَنَحُوْا طَلَبُوْا يُثْخِنَ يَغْلِبَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُكَاءً اِدْخَالُ اَصَابِعِهِمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ وَتَصْدِيَةً اَلصَّفِيْرُ ٭

(عطیہ(۱) میں بھی، ابو سعید(۱))

۱۷۵۶۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، انھیں ہشیم نے خبر دی، انھیں ابو بشر نے خبر دی، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۂ انفال کے متعلق پوچھا، تو انھوں نے فرمایا کہ غزوۂ بدر میں نازل ہوئی تھی۔ "الشوکۃ" ای الحد۔ "مردفین" یعنی جماعت در جماعت۔ اسی سے ہے ردفنی اور اردفنی یعنی میرے بعد آیا۔ ذوقوا ای باشروا وجربوا۔ یہ ذوق الفم سے مشتق نہیں ہے۔ "فیرکمہ" ای یجمعہ۔ شرد ای فرق۔ وان جنحوا۔ ای طلبوا۔ یثخن ای یغلب۔ مجاہد نے فرمایا کہ "مکاء" یعنی اپنی انگلیاں منہ میں ڈالتے اور سیٹی بجاتے تھے "تصدیۃ" ای الصفیر۔

بَابٌ ۶۹۰ اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ

۶۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے ذرا کام نہیں لیتے"۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ

۱۷۵۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آیت "بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے ذرا کام نہیں لیتے" بنو عبدالدار کے کچھ لوگوں کے بارے میں نازل

عَبْدُ الدَّارِ ؛

ہوئی تھی ۔

باب ۶۹۱ قَوْلِهٖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اسْتَجِيْبُوْا لِمَا يُحْيِيْكُمْ يُصْلِحُكُمْ ؛

۶۹۱ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اے ایمان والو! اللہ اور رسول کو لبیک کہو جبکہ وہ (یعنی رسول) تم کو تمھاری زندگی بخش چیز کی طرف بلائیں اور جان رکھو کہ اللہ آڑ بن جاتا ہے درمیان انسان اور اس کے قلب کے اور یہ کہ تم (سب) کو اسی کے پاس اکٹھا ہونا ہے ۔ "استجیبوا" اے اجیبوا "لما یحییکم" ای لما یصلحکم ۔ ؛

١٧٥٨ - حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ حَفْصَ ابْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰىؓ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِيْ فَلَمْ اٰتِهٖ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهٗ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ هِيَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ ؛

۱۷۵۸ ۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں روح نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ۔ ان سے خبیب بن عبد الرحمٰن نے، انھوں نے حفص بن عاصم سے سنا اور ان سے ابو سعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا میں (فوراً) آپ کی خدمت میں نہ پہونچ سکا ۔ بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حاضر ہوا ۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ آنے میں دیر کیوں ہوئی، کیا اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم نہیں دیا ہے کہ "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کو لبیک کہو، جبکہ وہ (یعنی رسول) تم کو بلائیں" پھر آپ نے فرمایا مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تمھیں قرآن کی عظیم ترین سورۃ بتاؤں گا ۔ تھوڑی دیر بعد آنحضورؐ باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے آپ کو یاد دلایا ۔ اور معاذ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خبیب نے، انھوں نے حفص سے سنا اور انھوں نے ابو سعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، سے سنا یہی حدیث اور انھوں نے بیان کیا وہ سورۃ "الحمد للہ رب العالمین" ہے ۔ جو سبع مثانی کہلاتی ہے ۔

باب ۶۹۲ قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى مَطَرًا فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا عَذَابًا وَتُسَمِّيْهِ الْعَرَبُ الْغَيْثَ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا ؛

۶۹۲ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اور وہ وقت بھی یاد دلایئے جب (ان لوگوں نے) کہا تھا کہ اے اللہ اگر یہ (کلام) تیری طرف سے واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا پھر (کوئی اور ہی) عذاب دردناک لے آ" ابن عیینہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے "مطر" (بارش) کا ذکر قرآن میں عذاب ہی کے موقعہ پر کیا ہے، عرب اسے "غیث" کہتے ہیں ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وینزل الغیث من بعد ما قنطوا" میں ہے ۔

١٧٥٩ - حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ

۱۷۵۹ ۔ مجھ سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن معاذ نے حدیث

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدِيدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ.

باب ۶۹۳ قَوْلِهِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

۱۷۶۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ.

باب ۶۹۴ قَوْلِهِ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ

۱۷۶۱ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا

بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے صاحب الزیادی عبدالحمید نے، آپ کردید کے صاحبزادے تھے، آپ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوجہل نے کہا تھا کہ اے اللہ! (اگر یہ کلام) تیری طرف سے واقعی ہے تو ہم آسمانوں سے پتھر برسا دے یا پھر کوئی اور ہی عذاب دردناک لے آ۔" تو اس پر آیت "حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انھیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ ان لوگوں کے لیے نہیں کہ اللہ ان پر عذاب (ہی سرے سے) نہ لائے درآنحالیکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں۔" آخر آیت تک۔

۶۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انھیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔"

۱۷۶۰۔ ہم سے محمد بن نضر نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے صاحب زیادی عبدالحمید نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوجہل نے کہا تھا کہ اے اللہ! اگر یہ کلام تیری طرف سے واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا پھر کوئی اور ہی عذاب لے آ۔" اس پر یہ آیت نازل ہوئی "حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انھیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں، ان لوگوں کے لیے نہیں کہ اللہ ان پر عذاب ہی سرے سے نہ لائے درآنحالیکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں۔" آخر آیت تک۔

۶۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ فساد (عقیدہ) باقی نہ رہ جائے۔"

۱۷۶۱۔ ہم سے حسن بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حیاۃ نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن عمرو نے، ان سے بکیر نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب آپ کے پاس آئے اور کہا، اے ابوعبدالرحمن! کیا آپ نے نہیں سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا کہا ہے "جب مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں

إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لَا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَغْتَرُّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ وَلَا أُقَاتِلُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا إِلَى آخِرِهَا فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا يَقْتُلُوهُ وَإِمَّا يُوثِقُوهُ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يُوَافِقُهُ فِيمَا يُرِيدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ وَهٰذِهِ ابْنَتُهُ أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ ؛

۱۷۶۲ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْ إِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ ؛

بَابُ ۶۹۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ

لڑ پڑیں" آخر آیت تک، پھر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق (مسلمانوں کی باہمی) لڑائی میں کیوں حصہ نہیں لیتے۔ آپ نے فرمایا بھتیجے! میں اس آیت کی تاویل کرتا ہوں اور (مسلمانوں سے) جنگ میں حصہ نہیں لیتا، یہ اس سے بہتر ہے کہ مجھے اس آیت کی تاویل کرنی پڑے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے گا (تو اس کا بدلہ جہنم ہے) آخر آیت تک۔ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ان سے لڑو، یہاں تک فساد (عقیدہ) باقی نہ رہے" فرمایا ہم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کیا جب اسلام (کے ماننے والوں کی تعداد) کم تھی، اس وقت آدمی اپنے دین کے معاملے میں آزمائش میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ یا اسے قتل کر دیا جاتا یا قید کر دیا جاتا لیکن پھر اسلام کو طاقت حاصل ہو گئی اور وہ فساد باقی نہیں رہا (جو آیت میں ذکر ہوا ہے) پھر جب ان صاحب نے دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کی رائے ماننے کے لیے کسی طرح تیار نہیں، تو آپ سے پوچھا عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا۔ اگرچہ تم نہیں چاہتے کہ اللہ انہیں معاف کرتا۔ اور علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور آپ کے داماد تھے، اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ حضور اکرم کی صاحبزادی (کا مکان) ہے، جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

۱۷۶۲ ۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے حدیث بیان کی، ان سے وبرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، تو ایک صاحب نے ان سے پوچھا کہ (مسلمانوں کے باہمی) فتنہ اور جنگ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تمھیں معلوم بھی ہے "فتنہ" کیا چیز ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین سے جنگ کرتے تھے اور ان میں ٹھہر جانا ہی فتنہ تھا۔ آنحضور کی جنگ تمہاری ملک و سلطنت کی خاطر جنگ کی طرح نہیں تھی۔

۶۹۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے نبی! مومنوں کو قتال پر آمادہ کیجئے اگر تم میں سے بیس آدمی بھی ثابت قدم ہوں گے تو دو سو پر غالب آ جائیں گے۔ اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو ایک ہزار کافروں پر

يَكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۞

غالب آجائیں گے۔ اس لیے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے"۔

۱۷۶۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِّنْ عَشَرَةٍ فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ اَنْ لَّا يَفِرَّ عِشْرُوْنَ مِنْ مِّائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتِ الْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمُ الْاٰيَةَ فَكَتَبَ اَنْ لَّا يَفِرَّ مِائَةٌ مِّنْ مِّائَتَيْنِ زَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَاُرٰى الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هٰذَا ۞

۱۷۶۳- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "اگر تم میں سے بیس آدمی بھی ثابت قدم ہوں تو دو سو پر غالب آجائیں گے"، تو مسلمانوں کے لیے ضروری قرار دے دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کا فروں کے مقابلے سے نہ بھاگے اور کئی مرتبہ سفیان نے یہ بھی کہا کہ بیس، دو سو کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "اب اللہ نے تم پر تخفیف کر دی" اس کے بعد یہ ضروری قرار دیا کہ ایک سو، دو سو کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ سفیان نے ایک مرتبہ اس اضافہ کے ساتھ روایت بیان کی کہ آیت نازل ہوئی "مومنوں کو قتال پر آمادہ کیجئے اگر تم میں سے بیس ثابت قدم ہوں گے" سفیان نے بیان کیا اور ان سے ابن شبرمہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی اسی نوعیت کا حکم ہے۔

بَابُ ۶۹۶ قَوْلِهٖ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا الْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۞

۶۹۶- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اب اللہ نے تم پر تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں جوش کی کمی ہے"۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد واللہ مع الصابرین تک۔

۱۷۶۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ ابْنُ خِرِّيْتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حِيْنَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِّنْ عَشَرَةٍ فَجَاءَ التَّخْفِيْفُ فَقَالَ الْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِّنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ ۞

۱۷۶۴- ہم سے یحییٰ بن عبداللہ سلمی نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انھیں جریر بن حازم نے خبر دی، کہا کہ مجھے زبیر بن خریت نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری "اگر تم میں سے بیس آدمی بھی ثابت قدم ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے" تو مسلمانوں نے بڑا بار محسوس کیا کیونکہ اس آیت میں ان پر یہ فرض قرار دیا گیا تھا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس لیے اس کے بعد تخفیف کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اب اللہ نے تم سے تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں جوش کی کمی ہے، سو اب اگر تم میں سے سو ثابت قدم ہوں گے تو دو سو پر غالب آجائیں گے" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تعداد کی اس تخفیف سے مسلمانوں کے استقلال اور ثابت قدمی میں بھی فرق آگیا تھا۔

بحمداللہ تفہیم البخاری کا اٹھارہواں پارہ ختم ہوا

انیسواں ۱۹ پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُورَۃُ بَرَاءَۃَ!

وَلِيجَةً كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ الشُّقَّةُ السَّفَرُ خَبَالٌ الفَسَادُ وَالخَبَالُ المَوْتُ وَلَا تَفْتِنِّي لَا تُوَبِّخْنِي كَرْهًا وَكُرْهًا وَاحِدٌ مُدَّخَلًا يُدْخَلُونَ فِيهِ يَجْمَحُونَ يُسْرِعُونَ وَالمُؤْتَفِكَاتِ ائْتَفَكَتْ انْقَلَبَتْ بِهَا الأَرْضُ أَهْوَى أَلْقَاهُ فِي هُوَّةٍ عَدْنٍ خُلْدٍ عَدَنْتُ بِأَرْضٍ أَيْ أَقَمْتُ وَمِنْهُ مَعْدِنٌ وَيُقَالُ فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ فِي مَنْبَتِ صِدْقٍ الخَوَالِفُ الخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي فَقَعَدَ بَعْدِي وَمِنْهُ يَخْلُفُهُ فِي الغَابِرِينَ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النِّسَاءُ مِنَ الخَالِفَةِ وَإِنْ كَانَ جَمْعَ الذُّكُورِ فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ إِلَّا حَرْفَانِ فَارِسٌ وَفَوَارِسُ وَهَالِكٌ وَهَوَالِكُ الخَيْرَاتُ وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ وَهِيَ الفَوَاضِلُ مُرْجَوْنَ مُؤَخَّرُونَ الشَّفَا شَفِيرٌ وَهُوَ حَدُّهُ وَالجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُولِ وَالأَوْدِيَةِ هَارٍ هَائِرٍ يُقَالُ تَهَوَّرَتِ البِئْرُ إِذَا انْهَدَمَتْ وَ

سورۃ براءۃ

(اللہ تعالیٰ کے کلام میں) "ولیجۃ" سے وہ چیز مراد ہے جسے کسی دوسری چیز میں داخل کریں۔ "الشقۃ" بمعنی سفر۔ "الخبال" ای الفساد" خبال، موت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ "ولا تفتنی" ای لا توبخنی کرھًا" (بفتح کاف) اور کرھًا (بضم کاف) کے ایک معنی ہیں۔ "مدخلاً" یعنی وہ چیز جس میں داخل ہوتے ہیں "یجمحون" ای یسرعون۔ "المؤتفکات" ائتفکت سے ہے یعنی ان بستیوں کو پلٹ دیا گیا تھا۔ "اھوی" اس سے القاہ فی ھوۃ استعمال ہوتا ہے۔ "عدن" "ای خلد" بولتے ہیں عدنت بارض ای اقمت بہا۔ اس سے معدن نکلا ہے بولتے ہیں۔ "فی معدن صدق" ای فی منبت صدق۔ "الخوالف" یعنی وہ جو پیچھے رہ جانے والا جو میرے ساتھ نہ آیا ہو اور میرے آنے کے بعد اپنے گھر بیٹھا رہا ہو۔ یخلفہ فی الغابرین بھی اسی سے استعمال ہوا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ مؤنث کی جمع ہو۔ یعنی خالفۃ کی اگرچہ اس وزن کا استعمال مذکر ہی کی جمع میں آتا ہے، کیونکہ مذکر کی جمع کے لیے (فواعل کے وزن پر) دو ہی لفظ پائے گئے ہیں، فارس سے فوارس اور ھالک سے ھوالک۔ "الخیرات" کا واحد خیرۃ ہے یعنی فضیلت اور بھلائی۔ مرجون ای مؤخرون۔ "شفا" شفیر کے معنے میں ہے یعنی کنارہ "الجرف" یعنی نالے وغیرہ جو سیلاب کی وجہ سے وادیوں میں بنتے ہیں۔ ھار ای ھائر۔ "لاواہ" یعنی انتہائی درجہ میں رحیم و شفیق، اور رقیق القلب۔ شاعر نے کہا ہے: "اذا قمت ارحلھا بلیل۔

وَانْحَازَ مِثْلَهُ، لَا دَالًّا شَفَقًا وَنَزَقًا وَقَالَ

إِذَا مَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ
تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِيْنِ

تاوہ آھۃ الرجل الحزین" رجب میں رات کے وقت اپنی اونٹنی کا کجاوہ کستا ہوں تو وہ کسی غمزدہ کی طرح آہ بھرتی ہے۔

باب ۶۹۷ قَوْلِهِ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُذُنٌ يُّصَدِّقُ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَنَحْوُهَا كَثِيْرٌ وَالزَّكٰوةُ الطَّاعَةُ وَالْإِخْلَاصُ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ لَا يَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُضَاهِئُوْنَ يُشَبِّهُوْنَ ۞

۶۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "دست برداری ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین (کے عہد) سے جن سے تم نے عہد کر رکھا ہے۔" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اذن" کا مفہوم یہ ہے کہ ہر کسی بات پر یقین کرے "تطہرھم" اور "تزکیھم بہا" کے ایک معنی ہیں، (قرآن مجید اور لغات عرب میں اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔ "الزکاۃ" یعنی طاعت واخلاص "لا یؤتون الزکاۃ" یعنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی نہیں دیتے۔ "یضاھئون" ای یشبہون۔

۱۶۶۵ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ وَاٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ بَرَآءَةٌ ۞

۱۶۶۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی تھی "یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ" اور سب سے آخر میں سورۂ براءۃ نازل ہوئی تھی۔

باب ۶۹۸ قَوْلِهِ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۞ سِيْحُوْا سِيْرُوْا ۞

۶۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو (اے مشرکو) زمین میں چار ماہ چل پھر لو اور جانے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے، بلکہ اللہ ہی کافروں کو رسوا کرنے والا ہے" "سیحوا" ای سیروا۔

۱۶۶۶ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِيْ مُؤَذِّنِيْنَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًى اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَمَرَهُ اَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَآءَةٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ اَهْلِ مِنًى بِبَرَآءَةٍ وَاَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ۞

۱۶۶۶۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے (کہا) اور مجھے حمید بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقع پر (جس کا آں حضور ﷺ نے انھیں امیر بنایا تھا) مجھے بھی ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں آپ نے یوم نحر میں اس لئے بھیجا تھا کہ اعلان کر دیں کہ آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمن نے بیان کیا، پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے سے بھیجا اور انھیں سورہ براءۃ کے احکام کے اعلان کرنے کا حکم دیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا چنانچہ ہمارے ساتھ علی رضی اللہ عنہ نے بھی یوم نحر ہی میں سورہ براءۃ کا اعلان کیا اور اس کا آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگے ہو کر طواف کرے۔

باب ۶۹۹ قَوْلِهِ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ اِلَى

۶۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور (اعلان کیا جاتا ہے) اللہ اور اس

النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللهِ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ه آذَنَهُمْ أَعْلَمَهُمْ ؛

کے رسول کی طرف سے لوگوں کے سامنے بڑے حج کے دن کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے دست بردار ہیں، پھر بھی اگر تم توبہ کرلو، تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم روگردانی کئے رہے تو جانے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور کافروں کو عذاب دردناک کی خوشخبری سنا دیجئے۔" آذنہم ای اعلمہم۔

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمُؤَذِّنِينَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى أَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدٌ ثُمَّ أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَاءَةَ وَأَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ؛

۱۷۶۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حج کے موقعہ پر (جس کا آنحضورؐ نے انھیں امیر بنایا تھا) ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں آپ نے یوم نحر میں بھیجا تھا منیٰ میں یہ اعلان کرنے کے لیے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔ حمید نے بیان کیا کہ پھر پیچھے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ سورۃ براءۃ کا اعلان کردیں۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ منیٰ کے میدان میں یوم نحر میں سورۃ براءۃ کا اعلان کیا اور یہ کہ کوئی مشرک آئندہ سال سے حج نہ کرے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔

بَابُ قَوْلِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ؛

۷۰۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مگر ہاں وہ مشرکین اس سے مستثنیٰ ہیں، جن سے تم نے عہد لیا تھا۔"

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُّؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَّا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُولُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛

۱۷۶۸۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقعہ پر جس کا انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر بنایا تھا حجۃ الوداع سے (ایک سال) پہلے انھیں بھی ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں لوگوں میں آپ نے یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔ حمید کہا کرتے تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم نحر بڑے حج کا دن ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ ؛

۷۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم قتال کرو (ان) پیشوایان کفر سے کہ (اس صورت میں) ان کی قسمیں باقی نہیں رہیں۔"

۱۷۶۹۔ حدثنا محمد بن المثنی حدثنا یحیی حدثنا اسمٰعیل حدثنا زید بن وهب قال كنا عند حذيفة فقال ما بقي من اصحاب هذه الآية الا ثلاثة ولا من المنافقين الا اربعة فقال اعرابي انكم اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم تخبروننا فلا ندري فما بال هؤلاء الذين يبقرون بيوتنا ويسرقون اعلاقنا قال اولئك الفساق اجل لم يبق منهم الا اربعة احدهم شيخ كبير لو شرب الماء البارد لما وجد برده ؛

۱۷۶۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے فرمایا، اس آیت کے مخاطبین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف تین صحابی باقی رہ گئے ہیں اور چار منافقین! اس پر ایک اعرابی نے پوچھا، آپ حضرات حضور اکرم کے صحابی ہیں، ہمیں ان لوگوں کے متعلق بتائیے کہ ان کا کیا حشر ہوگا جو ہمارے گھروں میں نقب لگا کر اچھی چیزیں اڑائے جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ فاسق ہیں، ہاں ان میں چار کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا ہے اور ایک تو اتنا بوڑھا ہو چکا ہے کہ اگر ٹھنڈا پانی پیتا ہے تو اس کی ٹھنڈک بھی اسے محسوس نہیں ہوتی۔

باب ۷۰۲ قوله والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعذاب اليم ؛

۷۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ کہ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں، آپ انھیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے"

۱۷۷۰۔ حدثنا الحكم بن نافع اخبرنا شعيب حدثنا ابو الزناد ان عبد الرحمن الاعرج حدثه انه قال حدثني ابو هريرة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون كنز احدكم يوم القيامة شجاعا اقرع ؛

۱۷۷۰۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن بن اعرج نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ تمہارا خزانہ (جس میں سے اللہ کا حق نہ ادا کیا گیا ہو) قیامت کے دن (انتہائی زہریلے) اقرع سانپ کی صورت اختیار کرے گا۔

۱۷۷۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن حصين عن زيد بن وهب قال مررت على ابي ذر بالربذة فقلت ما انزلك بهذه الارض قال كنا بالشام فقرأت والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعذاب اليم ٥ قال معاوية ما هذه الا في اهل الكتاب قال قلت انها لفينا وفيهم ؛

۱۷۷۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے زید بن وہب نے بیان کیا کہ میں مقام ربذہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اس بیابان میں آپ نے کیوں قیام کو پسند کیا؟ فرمایا کہ ہم شام میں تھے، میں نے یہ آیت پڑھی "اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں آپ انھیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے"، تو معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نہیں ہے، بلکہ اہل کتاب کے بارے میں ہے، فرمایا کہ میں نے اس پر کہا کہ یہ ہمارے بارے میں بھی ہے اور اہل کتاب کے بارے میں بھی ہے۔

باب ۷۰۳ قوله عز وجل يوم يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما كنزتم لانفسكم فذوقوا ما كنتم تكنزون ٥

۷۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اس روز (واقع ہوگا) جبکہ اس (سونے چاندی) کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس سے ان کی پیشانیوں کو اور ان کے پہلوؤں کو اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا، یہی ہے وہ جسے تم اپنے واسطے جمع کرتے رہے تھے، سو اب مزہ چکھو اپنے جمع کرنے کا"

۱۷۷۲۔ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ الْقَيِّمُ هُوَ الْقَائِمُ۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ۔

بَابُ قَوْلِهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ مَعَنَا نَاصِرُنَا السَّكِينَةُ فَعِيلَةٌ مِنَ السُّكُونِ۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رض قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ الْمُشْرِكِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا قَالَ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ أَبُوهُ الزُّبَيْرُ وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ وَ

۱۷۷۲۔ احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے خالد بن اسلم نے کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے تو آپ نے فرمایا کہ یہ (مذکورہ بالا آیت) زکات کے حکم سے پہلے نازل ہوئی تھی، پھر جب زکات کا حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے زکات ہی کو مال کی پاکی اور طہارت کا سبب بنا دیا۔

۷۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک مہینوں کا شمار اللہ کے نزدیک بارہ ہی مہینے ہیں کتاب الٰہی میں (اسی روز سے) جس روز سے کہ اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں" قیم بمعنی القائم۔

۱۷۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زمانہ پھر اپنی پہلی صورت وہیئت پر آ گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کی تھی، سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں، تین تو متواتر یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور چوتھا رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے۔

۷۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جبکہ دو میں سے ایک وہ تھے دونوں غار میں (موجود) تھے" "معنا" یعنی ہمارا مددگار "سکینۃ" فعیلۃ کے وزن پر سکون سے مشتق ہے۔

۱۷۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس یعنی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میں غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ مشرکوں کی آہٹ میں نے محسوس کی اور بولا، یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدم بھی اٹھائے تو ہمیں ضرور دیکھ لے گا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا، لیکن تمہارا ایسے دو کے متعلق کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہو۔

۱۷۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب (بیعت کے سلسلے میں)، میرا عبداللہ بن زبیر سے اختلاف ہو گیا تھا تو میں نے کہا کہ ان کے (یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے) والد زبیر رضی اللہ عنہ تھے

خَالَتُهُ عَائِشَةُ وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ إِسْنَادُهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ جُرَيْجٍ:

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَتُرِيْدُ أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتُحِلَّ حَرَمَ اللهِ فَقَالَ مَعَاذَ اللهِ إِنَّ اللهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمَيَّةَ مُحِلِّيْنَ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُحِلُّهُ أَبَدًا قَالَ قَالَ النَّاسُ بَايِعْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ وَأَيْنَ بِهٰذَا الْأَمْرِ عَنْهُ أَمَّا أَبُوْهُ فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ الزُّبَيْرَ وَأَمَّا جَدُّهُ فَصَاحِبُ الْغَارِ يُرِيْدُ أَبَا بَكْرٍ وَأُمُّهُ فَذَاتُ النِّطَاقِ يُرِيْدُ أَسْمَاءَ وَأَمَّا خَالَتُهُ فَأُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ يُرِيْدُ عَائِشَةَ وَأَمَّا عَمَّتُهُ فَزَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ خَدِيْجَةَ وَأَمَّا عَمَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّتُهُ يُرِيْدُ صَفِيَّةَ ثُمَّ عَفِيْفٌ فِي الْإِسْلَامِ قَارِئٌ لِلْقُرْآنِ وَاللهِ إِنْ وَصَلُوْنِي وَصَلُوْنِي مِنْ قَرِيْبٍ وَإِنْ رَبُّوْنِي رَبَّنِي أَكْفَاءٌ كِرَامٌ فَآثَرَ التُّوَيْتَاتِ وَالْأُسَامَاتِ وَالْحُمَيْدَاتِ يُرِيْدُ أَبْطُنًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ بَنِي تُوَيْتٍ وَبَنِي أُسَامَةَ وَبَنِي أَسَدٍ إِنَّ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ بَرَزَ يَمْشِي الْقُدَمِيَّةَ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ وَإِنَّهُ لَوَّى ذَنَبَهُ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ۔

ان کی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا تھیں، ان کی خالہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں، ان کے نانا ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور ان کی دادی (حضور اکرمؐ کی پھوپھی) صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ (عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہ) میں نے سفیان (ابن عیینہ) سے پوچھا کہ اس روایت کی سند کیا ہے؟ تو انھوں نے کہنا شروع کیا حدثنا (ہم سے حدیث بیان کی) لیکن ابھی اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ انھیں ایک دوسرے شخص نے متوجہ کر لیا اور (راوی کا نام) ابن جریج وہ دبیان کر سکے۔

۱۷۷۶۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہا کے درمیان اختلاف ونزاع پیدا ہو گیا تھا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، آپ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں، اس کے باوجود کہ اللہ کے حرم کی بے حرمتی ہو گی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاذ اللہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ابن زبیرؓ اور بنو امیہ کے مقدر میں لکھ دیا ہے کہ وہ حرم کی بے حرمتی کریں، خدا گواہ ہے، میں کسی صورت میں بھی اس بے حرمتی کے لیے تیار نہیں ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ ابن زبیر سے بیعت کر لو، میں نے ان سے کہا کہ مجھے ان کی خلافت کو تسلیم کرنے میں کیا تامل ہو سکتا ہے، ان کے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے، ان کی مراد زبیر رضی اللہ عنہ سے تھی، ان کے نانا صاحب غار تھے (اشارہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) ان کی والدہ صاحب نطاقین تھیں، یعنی اسماء رضی اللہ عنہا، ان کی خالہ ام المؤمنین تھیں، مراد عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی، ان کی پھوپھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں، مراد خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تھی اور حضور اکرمؐ کی پھوپھی ان کی دادی ہیں، اشارہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا اس کے علاوہ وہ خود اسلام میں ہمیشہ صاف کردار اور پاک دامن رہے اور قرآن کے عالم ہیں، اور خدا کی قسم اگر وہ مجھ سے اچھا برتاؤ کریں تو بہرحال ہم ان کے قریب و عزیز ہیں اور اگر وہ ہم سے حاکم ہیں تو ہمارے ہی جیسے ہیں اور شریف ہیں لیکن انھوں نے تویت اسامہ اور حمید والوں کو ہم پر ترجیح دی ہے، آپ کی مراد مختلف قبائل یعنی بنو اسد، بنو تویت، بنو اسامہ اور بنو اسد سے تھی، ادھر ابن ابی العاص بہت آگے بڑھ چکا ہے اور مسلسل کامیابیاں حاصل کیے جا رہا ہے آپ کی مراد عبدالملک بن مروان سے تھی، لیکن انھوں نے صرف پسپا ہونا جانا ہے یعنی ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَلَا تَعْجَبُونَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِي أَمْرِهِ هَذَا فَقُلْتُ لَأُحَاسِبَنَّ نَفْسِي لَهُ مَا حَاسَبْتُهَا لِأَبِي بَكْرٍ وَلَا لِعُمَرَ وَلَهُمَا كَانَا أَوْلَى بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْهُ وَقُلْتُ ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ أَخِي خَدِيجَةَ وَابْنُ أُخْتِ عَائِشَةَ فَإِذَا هُوَ يَتَعَلَّى عَنِّي وَلَا يُرِيدُ ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَعْرِضُ هَذَا مِنْ نَفْسِي فَيَدَعُهُ وَمَا أُرَاهُ يُرِيدُ خَيْرًا وَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ لَأَنْ يَرُبَّنِي بَنُو عَمِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَرُبَّنِي غَيْرُهُمْ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَأَلَّفُهُمْ بِالْعَطِيَّةِ۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَقَالَ أَتَأَلَّفُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَا عَدَلْتَ فَقَالَ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ۔

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَلْمِزُونَ يَعِيبُونَ وَجُهْدَهُمْ وَجَهْدَهُمْ طَاقَتَهُمْ۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

۱۷۷۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، انھیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ نے فرمایا ابن زبیر پر تمھیں حیرت نہیں ہوتی، وہ اب خلافت کے لیے کھڑے ہو گئے ہیں تو میں نے ارادہ کر لیا کہ (ان کے فضائل بیان کرنے کے لیے) میں اپنے کو وقف کر دوں گا، جو میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لیے بھی نہیں کیا تھا حالانکہ وہ دونوں حضرات ان سے ہر حیثیت سے بہتر تھے (کیونکہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل عام طور سے لوگوں کو معلوم نہیں ہیں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل سب کو معلوم تھے) اور میں نے ان کے متعلق کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی اولاد میں سے ہیں، زبیر رضی اللہ عنہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے، خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے بیٹے، عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن کے بیٹے، لیکن (دوسری طرف ان کا معاملہ یہ رہا کہ) وہ مجھ پر اپنی بڑائی جتانا چاہتے ہیں اور مجھے اپنے قریب اور خواص میں نہیں رکھنا چاہتے۔ اس لیے میں نے سوچا کہ مجھے بھی خود کو ان کے سامنے اس طرح نہ پیش کرنا چاہیے، بہرحال میرا خیال ہے کہ ان کا یہ طرز عمل کچھ بہتر نتائج کا حامل نہیں ہوگا، اگرچہ میرے چچا کی اولاد مجھ پر حاکم ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ کوئی دوسرا حاکم بنے۔

۷۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نیز ان کا جن کی دلجوئی منظور ہے"
مجاہد نے فرمایا کہ آنحضورؐ ان لوگوں کو کچھ دے دلا کر ان کی دلجوئی کرتے تھے۔

۱۷۷۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، انھیں ابن ابی نعیم نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال آیا تو آپؐ نے چار اشخاص میں اسے تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ میرا مقصد ان کی دلجوئی ہے اس پر ایک شخص بولا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو دین سے دور ہو جائے گی۔

۷۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ ایسے ہیں جو صدقات کے باب میں نفل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں" یلمزون ای یعیبون۔ جہدھم جہدھم ای طاقتھم۔

۱۷۷۹۔ مجھ سے ابو محمد بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابو وائل نے اور ان سے ابومسعود رضی اللہ

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَآءَ اَبُوْ عَقِيْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَّجَآءَ اِنْسَانٌ بِاَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِئَآءً فَنَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ اَلْاٰيَةَ

عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں صدقہ کا حکم ہوا تو ہم بوجھ اٹھاتے (اور اس کی مزدوری صدقہ میں دے دیتے) چنانچہ ابوعقیل رضی اللہ عنہ آدھا صاع صدقہ لے کر آئے اور ایک دوسرے صحابی اس سے زیادہ لائے۔ اس پر منافقوں نے کہا کہ اللہ کو اس (یعنی ابوعقیل رضی اللہ عنہ کے صدقہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور اس دوسرے نے تو محض دکھاوے کے لیے صدقہ دیا ہے چنانچہ آیت نازل ہوئی کہ "یہ ایسے لوگ ہیں جو صدقات کے باب میں نفل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور خصوصاً ان لوگوں پر جنھیں بجز ان کی محنت مزدوری کے کچھ نہیں ملتا" آخر آیت تک۔

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَةَ اَحَدَّثَكُمْ زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَحْتَالُ اَحَدُنَا حَتّٰى يَجِیْٓءَ بِالْمُدِّ وَاِنَّ لِاَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ اَلْفٍ كَاَنَّهٗ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهٖ:

۱۷۸۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا آپ حضرات سے زائدہ نے حدیث بیان کی تھی کہ ان سے سلیمان نے، ان سے شقیق نے اور ان سے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دیتے تھے تو آپ کے بعض صحابہ محنت مزدوری کر کے لاتے اور بڑی مشکل سے) ایک مد کا صدقہ کر سکتے۔ لیکن آج انھیں میں بعض ایسے ہیں جن کے پاس لاکھوں ہے غالباً آپ کا اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

بَابٌ ۸۰۷ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

۷۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ ان کے لیے استغفار کریں خواہ ان کے لیے استغفار نہ کریں، اگر آپ ان کے لیے ستر بار بھی استغفار کریں گے (جب بھی اللہ انھیں نہیں بخشے گا)۔

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ اللّٰهِ جَآءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ قَمِيْصَهٗ يُكَفِّنُ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ اَنْ يُّصَلِّیَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّیَ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَيَّرَنِیَ اللّٰهُ فَقَالَ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَّسَاَزِيْدُهٗ عَلَى السَّبْعِيْنَ قَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ قَالَ

۱۷۸۱۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) کا انتقال ہوا تو اس کے لڑکے عبیداللہ بن عبداللہ (جو پختہ مسلمان تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آنحضور اپنی قمیص ان کے والد کے کفن کے لیے عنایت فرما دیں۔ آنحضور نے قمیص عنایت فرمائی پھر انھوں نے عرض کی کہ آنحضور نماز جنازہ بھی پڑھا دیں۔ آنحضور نماز جنازہ پڑھانے کے لیے بھی آگے بڑھ گئے، اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے جا رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع بھی فرما دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے فرمایا ہے کہ "آپ ان کے لیے استغفار کریں خواہ ان کے لیے استغفار نہ کریں۔ اگر آپ ان کے لیے ستر بار بھی استغفار کریں۔ (جب بھی اللہ انھیں نہیں بخشے گا) اس لیے میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا (ممکن ہے کہ اللہ زیادہ استغفار کرنے سے معاف کر دے) عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، لیکن یہ شخص تو منافق ہے۔ بیان کیا کہ

فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره ؛

١٧٨٢ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل وقال غيره حدثني الليث حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب انه قال لما مات عبد الله بن ابي ابن سلول دعي له رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي عليه فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وثبت اليه فقلت يا رسول الله اتصلي على ابن ابي وقد قال يوم كذا وكذا كذا وكذا قال اعدد عليه قوله فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اخر عني يا عمر فلما اكثرت عليه قال اني خيرت فاخترت لو اعلم اني ان زدت على السبعين يغفر له لزدت عليها قال فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم انصرف فلم يلبث الا يسيرا حتى نزلت الآيتان من براءة ولا تصل على احد منهم مات ابدا الى قوله وهم فاسقون ۝ قال فعجبت بعد من جرأتي على رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ورسوله اعلم ؛

باب قوله ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره ؛

١٧٨٣ - حدثني ابراهيم بن المنذر حدثنا انس بن عياض عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر انه قال لما توفي عبد الله بن ابي جاء ابنه عبد الله بن عبد الله الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاه قميصه وامره ان

آخر آنحضورؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ "اور ان سے جو کوئی مرجائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھیئے اور نہ اس کی قبر پہ کھڑے ہو جیئے۔"

١٧٨٢ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، اور ان کے علاوہ (ابو صالح عبداللہ بن صالح) نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے، جب عبداللہ بن ابی بن سلول کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی نماز پڑھانے کے لیے کہا گیا، جب حضور اکرمؐ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں جھپٹ کے آپ کے پاس پہنچا اور عرض کی، یا رسول اللہؐ! آپ ابن ابی (منافق) کی نماز پڑھانے کے لیے تیار ہو گئے ہیں، حالانکہ اس نے فلاں فلاں دن اس طرح کی باتیں (اسلام کے خلاف) کی تھیں، بیان کیا کہ میں اس کی کہی ہوئی باتیں ایک ایک کرکے پیش کرنے لگا۔ لیکن حضور اکرمؐ نے تبسم فرمایا، عمر! صف میں جا کے کھڑے ہو جاؤ، میں نے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے (منافقوں کے بارے میں) اختیار دیا گیا ہے اس لیے میں نے (ان کے لیے استغفار کرنے اور ان پہ نماز جنازہ پڑھانے ہی کو) پسند کیا، اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنے سے اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے نماز پڑھائی اور واپس تشریف لائے، تھوڑی ہی دیر ابھی ہوئی تھی کہ سورہ براءۃ کی دو آیتیں نازل ہوئیں "اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پہ کبھی بھی نماز نہ پڑھیئے" ارشاد "وھم فاسقون" تک بیان کیا کہ بعد میں مجھے حضور اکرمؐ کے سامنے اپنی اس درجہ جرأت پہ خود بھی حیرت ہوئی، اور اللہ اور اس کے رسول بہتر جاننے والے ہیں۔

٧٠٩ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پہ کبھی بھی نماز نہ پڑھیئے اور نہ اس کی قبر پہ کھڑے ہو جیئے۔"

١٧٨٣ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوا تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضورؐ نے انھیں اپنی قمیص عنایت فرمائی اور فرمایا کہ اس قمیص سے اسے کفن دیا جائے، پھر آپؐ اس پر نماز پڑھانے

يُكَفِّنَهُ فِيهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثَوْبِهِ فَقَالَ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ أَوْ أَخْبَرَنِي فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَقَالَ سَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ؛

کے لیے کھڑے ہوئے ۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی، آپ اس پر نماز پڑھنے کے لیے تیار ہو گئے۔ حالانکہ یہ منافق ہے، اللہ تعالیٰ بھی آپ کو ان کے لیے استغفار سے منع کر چکا ہے، آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے یا اس کے بجائے راوی نے (اخبرنی کہا) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ ان کے لیے استغفار کریں خواہ ان کے لیے استغفار نہ کریں اگر آپ ان کے لیے ستر بار بھی استغفار کریں جب بھی اللہ انھیں نہیں بخشے گا۔" آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھیے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوجیے بیشک انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ اس حال میں مرے ہیں کہ وہ نافرمان تھے۔"

بَابُ قَوْلِهِ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ؛

۷۱۰ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "عنقریب یہ لوگ تمہارے سامنے جب تم ان کے پاس جاؤ گے اللہ کی قسم کھا جائیں گے تاکہ تم ان کو ان کی حالت پہ چھوڑے رہو، سو تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑے رہو، بیشک یہ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، بدلہ میں اس کے جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔"

۱۷۸۴ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي أَعْظَمَ مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أُنْزِلَ الْوَحْيُ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ إِلَى الْفَاسِقِينَ ؛

۱۷۸۴ ۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا کہ انھوں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہو سکنے کا واقعہ سنا، آپ نے فرمایا خدا کی قسم ہدایت کے بعد اللہ نے مجھ پر اتنا بڑا اور کوئی انعام نہیں کیا جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچ بولنے کے بعد ظہور پذیر ہوا تھا، اللہ تعالیٰ کا انعام یہ تھا کہ مجھے جھوٹ بولنے سے باز رکھا۔ ورنہ میں بھی اسی طرح ہلاک ہو جاتا جس طرح دوسرے جھوٹی معذرتیں بیان کرنے والے ہلاک ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں وحی نازل کی تھی کہ "عنقریب یہ لوگ تمہارے سامنے، جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے۔ اللہ کی قسم کھا جائیں گے" الفاسقین تک۔

بَابُ قَوْلِهِ وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ؛

۷۱۱ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور کچھ اور لوگ ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا، انھوں نے ملے جلے عمل کیے تھے (کچھ) بھلے اور کچھ برے، توقع ہے کہ اللہ ان پر توجہ کرے، بیشک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے۔"

۱۷۸۵ ۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ

۱۷۸۵ ۔ ہم سے مؤمل بن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی اور ان

حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَابْتَعَثَانِي فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَا لَهُمْ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَا لِي هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَا مَنْزِلُكَ قَالَا أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، رات (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے اٹھا کر ایک ایسے شہر میں لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا، وہاں ہمیں ایسے لوگ ملے جن کا آدھا بدن نہایت خوبصورت، اتنا کہ کسی نے ایسا حسن نہ دیکھا ہوگا اور بدن کا دوسرا نصف حصہ نہایت بدصورت تھا اتنا کہ کسی نے ایسی بدصورتی نہیں دیکھی ہوگی۔ دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں غوطہ لگاؤ۔ وہ گئے اور نہر میں غوطہ لگا آئے۔ جب وہ ہمارے پاس دوبارہ واپس آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی تھی اور اب وہ نہایت حسین اور خوبصورت نظر آتے تھے۔ پھر فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ "جنت عدن" ہے اور یہ آپ کی منزل ہے۔ جن لوگوں کو ابھی آپ نے دیکھا کہ جسم کا آدھا حصہ خوبصورت تھا اور آدھا بدصورت، تو یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے نیک اعمال کے ساتھ کچھ برے عمل بھی کیے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا تھا۔

باب ۱۲ قَوْلِهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

۷۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نبی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔"

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ۔

۱۷۸۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب جناب ابوطالب کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی موجود تھے، آں حضور نے ان سے فرمایا، چچا! لا الٰہ الا اللہ کہہ دیجئے، میں اسی کلمہ کو اللہ کی بارگاہ میں پیش کروں گا (آپ کی بخشش کے لیے) اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے۔ ابوطالب! کیا آپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جائیں گے؟ حضور اکرم نے کہا کہ اب میں آپ کے لیے برابر مغفرت کی دعا مانگتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے روک نہ دیا جائے، تو یہ آیت نازل ہوئی "نبی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعاء کریں اگرچہ وہ (مشرکین) رشتہ دار ہی ہوں جب ان پر یہ ظاہر ہو چکے کہ وہ (اموات) اہل دوزخ ہیں۔"

باب ۱۳ قَوْلِهِ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ

۷۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک اللہ نے نبی پر اور مہاجرین و انصار پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی جنھوں نے نبی کا ساتھ تنگی کے وقت میں دیا، بعد اس کے کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا، پھر اللہ نے ان لوگوں پر رحمت کے ساتھ توجہ

بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيْثِهٖ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا قَالَ فِي اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ ۝

بَابٌ قَوْلِهٖ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا أَنْ لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهٗ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُوَ أَحَدُ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ أَنَّهٗ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ فَأَجْمَعْتُ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى وَّكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهٗ

فرمادی بیشک وہ ان کے حق میں بڑا شفیق ہے، بڑا رحمت والا ہے۔

۱۷۸۷۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، احمد بن صالح نے بیان کیا کہ ہم سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انھیں عبدالرحمٰن بن کعب نے خبر دی کہا کہ مجھے عبداللہ بن کعب نے خبر دی (ان کے والد) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جب نابینا ہو گئے تھے تو صاحبزادوں میں یہی آپ کو راستے میں ساتھ لے کر چلتے تھے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے اس واقعہ کے سلسلے میں سنا جس کے بارے میں آیت "وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا" نازل ہوئی تھی آپ نے آخر میں (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا کہ اپنی توبہ کے قبول ہونے کی خوشی میں میں اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں لیکن آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنا کچھ اپنے پاس ہی رہنے دو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔

۱۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا، یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انھوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اسی کی طرف کے، پھر اس نے ان پر رحمت سے توجہ فرمائی تاکہ وہ رجوع کرتے رہا کریں، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا رحمت والا ہے"۔

۱۷۸۸۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن ابی شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن اعین نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کی، کہا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ ان تین صحابہؓ میں سے تھے جن کی توبہ قبول کی گئی تھی (آپ نے بیان کیا کہ) دو غزوں، غزوۂ عسرت (یعنی غزوۂ تبوک) اور غزوۂ بدر کے سوا اور کسی غزوے میں کبھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے سے نہیں چوکا تھا بیان کیا کہ چاشت کے وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ سے واپس تشریف لائے) تو میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور سچی بات آپ کے سامنے بیان کر دی کہ میں بلا کسی عذر کے غزوہ میں شریک نہ ہوا۔ اور آپ کا

إلا ضحى وكان يبدأ بالمسجد فيركع ركعتين ونهى النبي صلى الله عليه وسلم عن كلامي وكلام صاحبي ولم ينه عن كلام أحد من المتخلفين غيرنا فاجتنب الناس كلامنا فلبثت كذلك حتى طال علي الأمر وما من شيء أهم إلي من أن أموت فلا يصلي علي النبي صلى الله عليه وسلم أو يموت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأكون من الناس بتلك المنزلة فلا يكلمني أحد منهم ولا يصلي علي فأنزل الله توبتنا على نبيه صلى الله عليه وسلم حين بقي الثلث الآخر من الليل ورسول الله صلى الله عليه وسلم عند أم سلمة وكانت أم سلمة تيب على كعب قالت أفلا أرسل إليه فأبشره قال إذا يحطمكم الناس فيمنعونكم النوم سائر الليلة حتى إذا صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الفجر آذن بتوبة الله علينا وكان إذا استبشر استنار وجهه حتى كأنه قطعة من القمر وكنا أيها الثلاثة الذين خلفوا عن الأمر الذي قبل من هؤلاء الذين اعتذروا حين أنزل الله لنا التوبة فلما ذكر الذين كذبوا رسول الله صلى الله عليه وسلم من المتخلفين واعتذروا بالباطل ذكروا بشر ما ذكر به أحد قال الله سبحانه يعتذرون إليكم إذا رجعتم إليهم قل لا تعتذروا لن نؤمن لكم قد نبأنا الله من أخباركم وسيرى الله عملكم ورسوله الآية.

سفر سے واپس آنے میں معمول یہ تھا کہ چاشت کے وقت ہی آپ (مدینہ) پہنچتے تھے اور سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے (بہر حال) حضور اکرمؐ نے مجھ سے اور میری طرح عذر بیان کرنے والے دو اور صحابہؓ سے صحابہؓ کو بات چیت کرنے سے منع کر دیا، ہمارے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ (جو بظاہر مسلمان تھے) غزوے میں شریک نہیں ہوئے، لیکن آپ نے ان میں سے کسی سے بھی بات چیت کی ممانعت نہیں کی تھی، چنانچہ لوگوں نے ہم سے بات چیت کرنا چھوڑ دیا میں اسی حالت میں ٹھہرا رہا، معاملہ بہت طول پکڑتا جا رہا تھا۔ ادھر میری نظر میں سب سے اہم معاملہ یہ تھا کہ اگر کہیں (اس عرصہ میں) میں مر گیا تو حضور اکرمؐ مجھ پر نماز جنازہ نہیں پڑھیں گے یا (خدانخواستہ) حضور اکرمؐ کی وفات ہو جائے، تو لوگوں کا یہی طرز عمل میرے ساتھ پھر ہمیشہ کے لیے باقی رہ جائے گا، نہ مجھ سے کوئی گفتگو کرے گا اور نہ مجھ پر نماز جنازہ پڑھے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ حضور اکرمؐ پر اس وقت نازل کی جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ گیا تھا حضور اکرمؐ اس وقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ میرے ساتھ احسان و کرم کا تھا اور وہ میری مدد کیا کرتی تھیں حضور اکرمؐ نے فرمایا ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہوگئی۔ انھوں نے عرض کی پھر میں ان کے یہاں کسی کو بھیج کر یہ خوشخبری کیوں نہ پہنچوا دوں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ خبر سنتے ہی لوگ جمع ہو جائیں گے اور ساری رات تمہیں سونے نہیں دیں گے چنانچہ آنحضورؐ نے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد بتایا کہ اللہ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔ آں حضورؐ نے جب یہ خوشخبری سنائی تو آپؐ کا چہرۂ مبارک منور اور روشن ہو گیا، جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور (غزوہ میں نہ شریک ہونے والے دوسرے افراد سے) جنھوں نے معذرت کی تھی اور ان کی معذرت قبول بھی ہو گئی تھی ہم تین صحابہ کا معاملہ بالکل مختلف تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول ہونے کے متعلق وحی نازل کی، لیکن جب ان دوسرے غزوہ میں شریک نہ ہونے والے افراد کا ذکر کیا، جنھوں نے حضورؐ کے سامنے جھوٹ بولا تھا اور بے بنیاد معذرت کی تھی تو اس درجہ برائی کے ساتھ کیا کہ کسی کا بھی اتنی برائی کے ساتھ ذکر نہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "یہ لوگ تمھارے سب کے سامنے عذر پیش کریں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے۔ آپ کہہ دیجئے کہ بہانے نہ بناؤ۔ ہم ہرگز تمھاری بات نہ مانیں گے! بیشک ہم کو اللہ تمھاری خبر دے چکا ہے اور عنقریب اللہ اور اس کا رسولؐ تمھارا عمل دیکھ لیں گے۔" آخر آیت تک۔

باب ۷۱۵ قوله يا أيها الذين آمنوا اتقوا

۷۱۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو

اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۞

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ فَوَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيْثِ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا كَذِبًا وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

باب ۷۱۶ قَوْلِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوفٌ رَّحِيْمٌ مِنَ الرَّأْفَةِ ۞

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الْوَحْيَ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ وَإِنِّي أَخْشٰى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنْ تَجْمَعُوهُ وَإِنِّي لَأَرٰى أَنْ تَجْمَعَ الْقُرْآنَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيْهِ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ صَدْرِي وَرَأَيْتُ الَّذِي رَأٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

اور راستبازوں کے ساتھ رہا کرو۔"

۱۷۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اور ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے، آپ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر چلتے تھے (جب وہ نابینا ہو گئے تھے) بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ غزوۂ تبوک میں اپنی عدم شرکت کا واقعہ بیان کر رہے تھے (فرمایا) خدا گواہ ہے، سچ بولنے کا جتنا عمدہ پھل اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا، کسی کو نہ دیا ہوگا، جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں نے اس واقعہ میں سچی بات کہی تھی، اس وقت سے آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا، اور اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی تھی کہ" بیشک اللہ نے نبی پر اور مہاجرین وانصار پر رحمت کے توجہ فرمائی "آیت مع الصادقین تک۔

۷۱۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" بیشک تمہارے پاس ایک پیغمبر آئے ہیں، تمہاری ہی جنس میں سے جو چیز تمھیں مضرت پہنچاتی ہے انھیں بہت گراں گزرتی ہے، تمہاری (بھلائی) کے حریص ہیں، ایمان والوں کے حق میں بڑے ہی شفیق ہیں، مہربان ہیں"۔
(رؤوف) رأفۃ سے مشتق ہے۔

۱۷۹۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سباق نے خبر دی اور ان سے زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے (آپ کاتب وحی تھے) بیان کیا کہ جنگ یمامہ کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا، ان کے پاس عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، آپ نے مجھ سے فرمایا۔ عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت زیادہ مسلمان شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خطرہ ہے کہ کفار کے ساتھ لڑائیوں میں یونہی قرآن کے علماء اور قاری شہید ہوں گے اور اس طرح قرآن کا علم ضائع ہوگا، اب تو ایک ہی صورت ہے کہ آپ حضرات قرآن کی تدوین کرلیں اور میرا خیال ہے کہ آپ اس کام کے لیے زیادہ مناسب رہیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس پر میں نے عمر سے کہا، ایسا کام میں کس طرح کر سکتا ہوں جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا (یعنی قرآن مجید کی تدوین وترتیب) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، خدا کی قسم یہ تو محض ایک نیک کام ہے۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے اس معاملہ پر گفتگو کرتے رہے اور آخر میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی شرح صدر عطا فرمایا اور میری بھی رائے

وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ وَلَا نَتَّهِمُكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ أَزَلْ أُرَاجِعُهُ حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللّٰهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْأَكْتَافِ وَالْعُسُبِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ إِلَى آخِرِهِمَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِي جُمِعَ فِيهَا الْقُرْآنُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَاللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ وَتَابَعَهُ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَقَالَ مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ

سُورَةُ يُونُسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وہی ہو گئی جو عمر رضی اللہ عنہ کی تھی۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ وہیں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم جوان اور سمجھ دار ہو۔ ہمیں تم پر کسی قسم کا شبہ بھی نہیں اور تم حضور اکرم کی وحی لکھا بھی کرتے تھے اس لیے تم ہی قرآن مجید کے مخطوطے تلاش کر کے انھیں (لوح محفوظ کی ترتیب کے مطابق جمع کر دو۔ خدا گواہ ہے کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے کوئی پہاڑ اٹھا کے لے جانے کے لیے کہتے تو یہ میرے لیے اتنا گراں نہیں تھا جتنا قرآن کی جمع و ترتیب کا حکم، میں نے عرض کی کہ آپ حضرات ایک ایسے کام کے کرنے پر کس طرح آمادہ ہو گئے، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ ایک نیک کام ہے پھر میں ان سے اس مسئلہ پر گفتگو کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اسی طرح شرح صدر عطا فرمایا جس طرح ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ میں اٹھا اور میں نے کھال ہڈی اور کھجور کی شاخوں سے (جن پر قرآن مجید لکھا ہوا تھا، اس دور رواج کے مطابق)، قرآن مجید کو جمع کرنا شروع کیا اور لوگوں کے (جو قرآن کے حافظ تھے) حافظہ سے بھی مدد لی اور سورۂ توبہ کی دو آیتیں خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس مجھے ملیں، ان کے علاوہ کسی کے پاس (یہ دو سورتیں لکھی ہوئی صورت میں) مجھے نہیں ملی تھیں، (وہ آیتیں یہ تھیں) "لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم" آخر تک (ترجمہ اوپر گذر چکا) پھر مصحف جس میں قرآن مجید کو جمع کیا گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا۔ آپ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا پھر آپ کی وفات کے بعد آپ کی صاحبزادی (ام المومنین) حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہا۔ اس روایت کی متابعت عثمان بن عمر اور لیث نے کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن شہاب نے اور کہا کہ (سورۂ براءۃ کی مذکورہ دو آیتیں) ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس (تھیں، بجائے خزیمہ رضی اللہ عنہ کے) اس روایت کی متابعت یعقوب بن ابراہیم نے کی، ان سے ان کے والد نے، اور ابو ثابت نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی اور کہا کہ خزیمہ کے پاس یا ابو خزیمہ کے پاس (شک کے ساتھ)

سورۂ یونس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاخْتَلَطَ فَنَبَتَ بِالْمَاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ.

بَابٌ ۱۷ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ خَيْرٌ يُقَالُ تِلْكَ آيَاتُ يَعْنِي هَذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ الْمَعْنَى بِكُمْ دَعْوَاهُمْ دُعَاؤُهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَنَوْا مِنَ الْهَلَكَةِ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَاتَّبَعَهُمْ وَأَتْبَعَهُمْ وَاحِدٌ عَدْوًا مِنَ الْعُدْوَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ لِوَلَدِهِ وَمَالِهِ إِذَا غَضِبَ اللَّهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيهِ وَالْعَنْهُ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ لَأُهْلِكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَأَمَاتَهُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى مِثْلُهَا حُسْنَى وَزِيَادَةٌ مَغْفِرَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ الْكِبْرِيَاءُ الْمُلْكُ.

بَابٌ ۱۸ قَوْلِهِ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ نُنَجِّيكَ نُلْقِيكَ عَلَى نَجْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَهُوَ النَّشَزُ الْمَكَانُ الْمُرْتَفِعُ.

۱۷۹۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "فاختلط" کا مفہوم یہ ہے کہ پانی سے ہر طرح نباتات اُگ آئے۔

۷۱۷ - کہتے ہیں کہ اللہ نے ایک بیٹا بنا رکھا ہے سبحان اللہ! بے نیاز ہے وہ"، زید بن اسلم نے بیان کیا کہ "ان لہم قدم صدق" سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے اور مجاہد نے بیان کیا کہ اس سے مراد خیر ہے۔ "تلک آیات"، یعنی یہ قرآن کی نشانیاں ہیں، اسی طرح اس آیت میں ہے "حتی اذا کنتم فی الفلک و جرین بہم" یعنی بکم" دعواھم" ای دعاؤھم "احیط بہم"، یعنی ہلاکت و بربادی کے قریب آ گئے، جیسے "احاطت بہ خطیئتہ"، فاتبعہم اور اتبعہم کے ایک معنی ہیں "عدو" عدوان سے ہے۔ آیت "یعجل اللہ للناس الشر استعجالہم بالخیر" کے متعلق مجاہد نے فرمایا کہ اس سے مراد غصہ کے وقت آدمی کا اپنی اولاد اور اپنے مال کے متعلق یہ کہنا ہے کہ اے اللہ! اس میں برکت نہ فرما اور اس کو اپنی رحمت سے دور کر دے تو (بعض اوقات ان کی یہ بددعا نہیں لگتی) کیونکہ ان کی تقدیر کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا تھا اور (بعض اوقات) جن پر بددعا کی جاتی ہے۔ وہ ہلاک و برباد ہو جاتے ہیں، "للذین احسنوا الحسنیٰ" ای مثلہا "زیادۃ" ای مغفرۃ" ان کے غیر (یعنی ابو قتادہ) نے فرمایا کہ مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔ "الکبریاء" ای الملک۔

۷۱۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کر دیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم و زیادتی (کے ارادہ) سے ان کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو بولا، میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں بجز اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلموں میں (داخل ہوتا) ہوں"، ننجیک ای نلقیک علی نجوۃ من الارض "نجوۃ"، یعنی النشز و ہو المکان المرتفع۔

۱۷۹۱ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے انھوں نے بتایا کہ اسی دن موسیٰ علیہ السلام فرعون

يَوْمٌ ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوا.

سُورَةُ هُودٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ الْأَوَّاهُ الرَّحِيمُ بِالْحَبَشَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِئَ الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْلِعِي أَمْسِكِي عَصِيبٌ شَدِيدٌ لَا جَرَمَ بَلَى وَفَارَ التَّنُّورُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ.

باب ۷۱۹ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ وَقَالَ غَيْرُهُ وَحَاقَ نَزَلَ يَحِيقُ يَنْزِلُ يَئُوسٌ فَعُولٌ مِنْ يَئِسْتُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَبْتَئِسْ تَحْزَنْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ شَكٌّ وَامْتِرَاءٌ فِي الْحَقِّ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ مِنَ اللَّهِ إِنِ اسْتَطَاعُوا.

۱۷۹۲ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ أُنَاسٌ كَانُوا يَسْتَحْيُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ وَأَنْ يُجَامِعُوا نِسَاءَهُمْ فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذَلِكَ فِيهِمْ.

پر غالب آئے تھے، اس پر آں حضورؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ہم ان سے بھی زیادہ مستحق ہیں، اس لیے تم بھی روزہ رکھو۔

سورۂ ہود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور ابو میسرہ نے بیان کیا کہ "اَوّاہ" حبشہ کی زبان میں رحیم کے معنی میں ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بادی الرّأی یعنی جو بغیر غور و فکر کے معلوم ہو جاتے، مجاہد نے فرمایا کہ "الجودی" جزیرہ کا ایک پہاڑ ہے۔ حسن نے فرمایا کہ "انک لانت الحلیم" (جی ہاں۔ آپ بڑے بردبار ہیں) کفار استہزاء کے طور پر کہا کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اقلعی" ای امسکی "عصیب" ای شدید "لاجرم" ای بلیٰ "وفار التنور" ای منبع الماء اور عکرمہ نے فرمایا کہ (تنور سے مراد) روئے زمین ہے۔

۷۱۹ ۔ سنو، سنو! وہ لوگ اپنے سینوں کو دہرا کئے دیتے ہیں تاکہ اپنی باتیں اللہ سے چھپا سکیں، سنو، سنو! وہ لوگ جس وقت اپنے کپڑے لپیٹتے ہیں (اس وقت بھی) وہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں، بیشک وہ (ان کے) دلوں کے اندر (کی باتوں) سے خوب واقف ہے"۔ ان کے غیر نے کہا کہ "حاق" بمعنی نزل ہے، یحیق ای ینزل۔ "یؤوس" یئست سے فعول کے وزن پر ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ تبتئس ای تحزن "یثنون صدورھم" یعنی حق کے بارے میں شک و امتراء "لیستخفوا منہ" ای من اللہ ان استطاعوا۔

۱۷۹۲ ۔ ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن جریج نے بیان کیا، انھیں محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ آیت کی قرأت اس طرح کرتے تھے "الا انہم یثنونی صدورہم" میں نے ان سے آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ اس میں حیا محسوس کرتے تھے کہ کھلی ہوئی جگہ میں خلاء کے لیے بیٹھیں یا کھلی ہوئی جگہ میں اپنی بیویوں کے ساتھ ہمبستری کریں، تو آیت انھیں کے بارے میں نازل ہوئی۔

١٧٩٣ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ قُلْتُ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ مَا تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحِي أَوْ يَتَخَلَّى فَيَسْتَحِي فَنَزَلَتْ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ۔

١٧٩٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَغْشُونَ يُغَطُّونَ رُءُوسَهُمْ سِيءَ بِهِمْ سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ وَضَاقَ بِهِمْ بِأَضْيَافِهِ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ بِسَوَادٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أُنِيبُ أَرْجِعُ۔

بَابُ ۷۰ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

١٧٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهُ أَيْ أَصَبْتُهُ وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا أَيْ فِي مِلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ عَنِيدٌ وَعَنُودٌ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ هُوَ تَأْكِيدُ التَّجَبُّرِ

١٧٩٣ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے، انھیں محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس طرح قرأت کرتے تھے "الا انہم یثنون صدورھم" (آیت کا ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا ہے) ابن سے میں نے پوچھا، اے ابوالعباس! "تثنونی صدورہم" کا کیا مفہوم ہے۔ فرمایا کہ کچھ لوگ اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے ہوئے بھی حیا محسوس کرتے تھے اور خلاء کے لیے بیٹھتے ہوئے بھی حیا محسوس کرتے تھے انھیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ "الا انہم یثنون صدورھم"۔

١٧٩٤ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کی قرأت اس طرح کی تھی "الا انہم یثنون صدورھم لیستخفوا منہ الا حین یستغشون ثیابہم" اور عمرو بن دینار کے علاوہ نے بیان کیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ "یستغشون" یعنی اپنے سر چھپا لیتے تھے۔ "سیء بہم" یعنی اپنی قوم سے وہ بدگمان ہو گئے تھے۔ "ضاق بہم" یعنی اپنے مہمانوں کے بارے میں وہ تنگ ہو گئے تھے کہ ان کی قوم انھیں بھی پریشان کرے گی۔ "بقطع من اللیل" یعنی کچھ حصہ۔ مجاہد نے فرمایا کہ "انیب" ارجع کے معنی میں ہے۔

٧٠ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اس کا عرش (حکومت) پانی پر تھا"

١٧٩٥ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ (میری راہ میں) خرچ کرو تو میں بھی تمھیں دوں گا اور فرمایا، اللہ کا خزانہ بھرا ہوا ہے رات اور دن کے مسلسل خرچ اس میں کمی پیدا نہیں کر سکتے اور فرمایا تم نے دیکھا نہیں جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے مسلسل خرچ کیے جا رہا ہے لیکن اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اس کا عرش (حکومت) پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں میزان عدل ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا ہے۔ "اعتراک" عروتہ سے افتعال کے باب سے ہے ای اصبتہ، اسی سے یعروہ اور اعترانی آتا ہے۔ "آخذ بناصیتہا" ای فی ملکہ وسلطانہ، عنید، عنود اور عاند ہم معنی ہیں۔ اور کبر و بڑائی کے لیے مبالغہ کے طور پر اس کا استعمال ہوتا ہے۔ "استعمرکم" ای جعلکم عمارا بولتے ہیں "اعمرتہ الدار فہی عمری" یعنی امددت العمر کے لیے۔) اس کی ملکیت میں دے دیا۔

استعمرکم جعلکم عمارا اعمرتہ الدار فھی عمری جعلتھا لہ نکرھم وانکرھم واستنکرھم واحد حمید مجید کانہ فعیل من ماجد محمود من حمد سجیل الشدید الکبیر سجیل وسجین واللام والنون اختان وقال تمیم بن مقبل ؎

ورجلۃ یضربون البیض ضاحیۃ
ضربا تواصی بہ الابطال سجینا

والی مدین اخاھم شعیبا الی اھل مدین لان مدین بلد ومثلہ واسال القریۃ واسال العیر یعنی اھل القریۃ والعیر وراء کم ظھریا یقول لم تلتفتوا الیہ ویقال اذا لم یقض الرجل حاجتہ ظھرت بحاجتی وجعلتنی ظھریا والظھری ھھنا ان تاخذ معک دابۃ او وعاء تستظھر بہ اراذلنا سقاطنا اجرامی ھو مصدر من اجرمت وبعضھم یقول جرمت الفلک والفلک واحد وھی السفینۃ والسفن مجراھا مدفعھا وھو مصدر اجریت وارسیت حبست ویقرأ مرساھا من رست ھی ومجراھا من جرت ھی ومجریھا ومرسیھا من فعل بھا الراسیات ثابتات۔

نکرھم، انکرھم، واستنکرھم ایک معنی میں ہے ": حمید مجید، مجید، ماجد سے فعیل کے وزن پر ہے (اور حمید یعنی) محمود، حمد سے "سجیل" یعنی سخت اور بڑا سجیل اور سجین (ہم معنی ہیں) لام اور نون میں بہت قرابت ربط ہے تمیم بن مقبل کا شعر ہے

" ورجلۃ یضربون البیض ضاحیۃ
ضربا تواصی بہ الابطال سجینا "

"اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا" یعنی مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین ایک شہر تھا، اسی طرح " واسال القریۃ"، واسال العیر ہے یعنی اہل قریہ اور اہل عیر" وراءکم ظہریا" یعنی شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اللہ کے حکم کی کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ جب کوئی کسی کی ضرورت پوری نہ کرے تو کہتے ہیں ظہرت بحاجتی یا جعلتنی ظہریا اور "ظہری" اس موقعہ پر اس مفہوم کے لیے آیا ہے کہ کوئی اپنے ساتھ جانور یا برتن رکھے تاکہ ضرورت کے وقت اس سے کام لے۔ "اراذلنا" ای سقاطنا، اجرامی، اجرمت کا مصدر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جرمت کا ہے۔ الفلک اور الفلک ایک ہیں، (واحد میں بمعنی سفینہ (کشتی) اور (جمع میں) بمعنی سفن ": مجراھا"، ای مدفعھا، یہ اجریت کا مصدر ہے۔ اور ارسیت ای حبست، اور " مرسھا"، رست السفینۃ سے مشتق ہے اور "مجراھا" جرت السفینۃ سے مشتق ہے، نیز اس کی قرأت "مجریھا و مرسیھا کی گئی ہے، فعل بہا سے "الراسیات" ای ثابتات۔

باب ۷۲۱ قولہ ۔ ویقول الاشھاد ھؤلاء الذین کذبوا علی ربھم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین واحد الاشھاد شاھد مثل صاحب واصحاب:

۷۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی نسبت جھوٹ باتیں لگائی تھیں، سنو، سنو کہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر" اشہاد کا واحد شاہد ہے، جیسے صاحب اور اصحاب۔

۱۷۹۶۔ حدثنا مسدد حدثنا یزید بن زریع حدثنا سعید وھشام قالا حدثنا قتادۃ عن صفوان بن محرز قال بینا ابن عمر یطوف اذ عرض رجل فقال یا ابا عبد الرحمن او قال یا ابن عمر سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النجوی فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدنی المؤمن من ربہ وقال ھشام یدنو المؤمن حتی یضع علیہ کنفہ فیقررہ بذنوبہ

۱۷۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید اور ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے صفوان بن محرز نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ طواف کر رہے تھے کہ ایک شخص آپ کے سامنے آیا اور پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن! یا یہ کہا کہ اے ابن عمر! کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے متعلق کچھ سنا ہے (جو اللہ اور مؤمنین کے درمیان قیامت کے دن ہوگی) آپ نے بیان کیا کہ میں نے حضور اکرم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ مومن اپنے رب سے اتنا قریب ہو جائے گا۔ اور ہشام نے یدنو المؤمن (بجائے یدنی المومن کے) بیان کیا (مفہوم ایک ہے)،

تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ رَبِّ أَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُولُ سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ تُطْوَى صَحِيفَةُ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْآخَرُونَ أَوِ الْكُفَّارُ فَيُنَادَى عَلَى رُءُوسِ الْأَشْهَادِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ وَقَالَ شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ۔

باب ۲۲۔ قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ الْعَوْنُ الْمُعِينُ رَفَدْتُهُ أَعَنْتُهُ تَرْكَنُوا تَمِيلُوا فَلَوْلَا كَانَ فَهَلَّا كَانَ أُتْرِفُوا أُهْلِكُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ شَدِيدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ۔

باب ۲۳۔ قَوْلِهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ وَزُلَفًا سَاعَاتٍ بَعْدَ سَاعَاتٍ وَمِنْهُ سُمِّيَتِ الْمُزْدَلِفَةُ الزُّلَفُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ وَأَمَّا زُلْفَى فَمَصْدَرٌ مِنَ الْقُرْبَى ازْدَلَفُوا اجْتَمَعُوا أَزْلَفْنَا جَمَعْنَا۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا ہاتھ رکھے گا (یعنی رحمت سے توجہ فرمائے گا) اور اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا کہ فلاں گناہ تمہیں یاد ہے؟ بندہ عرض کرے گا، یاد ہے میرے رب! مجھے یاد ہے' دو مرتبہ اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں کی پردہ پوشی کی اور آج بھی تمہاری مغفرت کروں گا۔ پھر اسے اس کے حسنات کا صحیفہ دیا جائے گا لیکن دوسرے لوگ یا (یہ کہا کہ) کفار تو ان کے متعلق بھرے مجمع میں اعلان کیا جائے گا کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی نسبت جھوٹی باتیں لگائی تھیں اور شیبان نے بیان کیا ان سے قتادہ نے کہ ہم سے صفوان نے حدیث بیان کی،

۷۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ کے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو (اپنے اوپر) ظلم کرتے رہتے ہیں، بیشک اس کی پکڑ بڑی تکلیف دہ ہے، بڑی سخت ہے۔" "الرفد المرفود" ای العون المعین، رفدتہ ای اعنتہ۔ "ترکنوا" ای تمیلوا۔ "فلولا کان" ای فہلا کان۔ "اترفوا" ای اھلکوا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "زفیر و شہیق" یعنی تیز آواز اور ہلکی آواز۔

۱۷۹۷۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی، ان سے برید بن ابی بردہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والے کو مہلت دیتا رہتا ہے لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے آیت کی تلاوت کی "اور آپ کے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے، جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو (اپنے اوپر) ظلم کرتے رہتے ہیں، بیشک اس کی پکڑ بڑی تکلیف دہ ہے۔ بڑی سخت ہے۔"

۷۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ نماز کی پابندی رکھیے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بلاشبہ نیکیاں مٹا دیتی ہیں بدیوں کو، یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔" "زلفا" یعنی ایک وقفہ کے بعد دوسرا وقفہ اسی سے مزدلفہ ہے۔ الزلف یعنی ایک منزل کے بعد دوسری منزل، اور زلفیٰ مصدر ہے بمعنی القربیٰ "ازدلفوا" ای اجتمعوا، "ازلفنا" ای جمعنا۔

۱۷۹۸ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ قَالَ الرَّجُلُ إِلَيَّ هَذِهِ؟ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي۔

۱۷۹۸ـ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی آپ زریع کے صاحبزادے ہیں، ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے کسی (اجنبیہ) عورت کا بوسہ لے لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اپنی اس لغزش کا ذکر کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آپ نماز کی پابندی رکھیے، دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیکیاں مٹا دیتی ہیں بدیوں کو، یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے،" ان صاحب نے عرض کی، کیا یہ آیت صرف میرے ہی لیے ہے (کہ نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہیں)؟ آنحضور نے فرمایا کہ میری امت کے ہر فرد کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔

سُورَةُ يُوسُفَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ فُضَيْلٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتَّكَأً الْأُتْرُجُّ قَالَ فُضَيْلٌ الْأُتْرُجُّ بِالْحَبَشِيَّةِ مُتْكًا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتْكًا كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالسِّكِّينِ وَقَالَ قَتَادَةُ لَذُو عِلْمٍ عَامِلٌ بِمَا عَلِمَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ صُوَاعَ مَكُّوكُ الْفَارِسِيِّ الَّذِي يَلْتَقِي طَرَفَاهُ كَانَتْ تَشْرَبُ بِهِ الْأَعَاجِمُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُفَنِّدُونِ تُجَهِّلُونِ وَقَالَ غَيْرُهُ غَيَابَةٌ كُلُّ شَيْءٍ غَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ غَيَابَةٌ وَالْجُبُّ الرَّكِيَّةُ الَّتِي لَمْ تُطْوَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا بِمُصَدِّقٍ أَشُدَّهُ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ فِي النُّقْصَانِ يُقَالُ بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغُوا أَشُدَّهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَاحِدُهَا شَدٌّ وَالْمُتَّكَأُ مَا اتَّكَأْتَ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ أَوْ لِحَدِيثٍ أَوْ لِطَعَامٍ وَأَبْطَلَ الَّذِي قَالَ

سورۂ یوسف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور فضیل نے کہا، ان سے حصین نے اور ان سے مجاہد نے کہ، "متکأ" لیموں کو کہتے ہیں۔ فضیل نے کہا کہ لیموں کو حبشی زبان میں "متکا" کہتے ہیں۔ اور ابن عیینہ نے ایک صاحب کے واسطہ سے اور انھوں نے مجاہد کے واسطہ سے بیان کیا کہ "متکا"، ہر اس چیز کو کہیں گے جسے چھری سے کاٹا جا سکتا ہو۔ اور قتادہ نے فرمایا کہ "لذو علم" یعنی وہ شخص جو اپنے علم کے مطابق عمل بھی کرتا ہو۔ اور ابن جبیر نے فرمایا کہ "صواع"، مکوک فارسی (ایک پیمانہ) کو کہتے ہیں اس کا اوپر کا حصہ تنگ ہوتا تھا، اور اہل عجم اس میں شراب پیتے تھے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "تفندون" ای تجہلون، اور ان کے غیر نے فرمایا کہ "غیابۃ"، ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو تم سے کسی چیز کو چھپا دے، ایسی چیز غیابۃ کہلائے گی، "الجب"، اس کنویں کو کہتے ہیں جس کے مینڈھ نہ ہو "بمؤمن لنا" ای بمصدق۔ "اشدہ" یعنی انحطاط سے پہلے کی عمر، بولتے ہیں "بلغ اشدہ" اور "بلغوا اشدہم" بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس کا واحد "شدٌّ" ہے اور "متّکأ" (جمہور کی قرأت کے مطابق) وہ چیز جس پر پینے، دقت یا کھاتے یا بات کرتے وقت ٹیک لگائیں۔ اس طرح جن لوگوں نے "متکا" (ہمزہ کے بغیر) کو لیموں

الأترج وليس في كلام العرب الأترج فلما احتج عليهم بأنه المتكأ من نمارق فروا إلى شر منه فقالوا إنما هو المتك ساكنة التاء وإنما المتك طرف البظر ومن ذلك قيل لها متكاء وابن المتكاء فإن كان ثم أترج فإنه بعد المتكأ شغفها يقال بلغ شغافها وهو غلاف قلبها وأما شعفها فمن المشعوف أصب أميل أضغاث أحلام ما لا تأويل له والضغث ملء اليد من حشيش وما أشبهه ومنه وخذ بيدك ضغثا لا من قوله أضغاث أحلام واحدها ضغث نمير من الميرة ونزداد كيل بعير ما يحمل بعير أوى إليه ضم إليه السقاية مكيال تفتأ لا تزال استيأسوا يئسوا ولا تيأسوا من روح الله معناه الرجاء خلصوا نجيا اعتزلوا نجيا والجمع أنجية يتناجون الواحد نجي والاثنان والجمع نجي وأنجية حرضا محرضا يذيبك الهم تحسسوا تخبروا مزجاة قليلة ؛

باب ۷۲۴ قوله ويتم نعمته عليك وعلى آل يعقوب كما أتمها على أبويك من قبل إبراهيم وإسحاق ؛

۱۷۹۹ ۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الصمد عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن أبيه عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم يوسف بن يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم ؛

باب ۷۲۵ قوله لقد كان في يوسف وإخوته آيات للسائلين ؛

کے معنی میں بتایا تھا ان کے قول کو غلط قرار دیا ہے، یہ لفظ کلام عرب میں اس معنی میں استعمال بھی نہیں ہوتا۔ پھر جب ان لوگوں کے خلاف یہ دلیل پیش کی کہ "متکأ"، تو گدے کو کہتے ہیں، تو وہ پہلے سے بھی غلط معنی اس کے بیان کرنے لگے اور کہا کہ یہ لفظ "متک" ہے تا کہ سکون کے ساتھ یعنی عورت کی شرمگاہ اور اسی وجہ سے عورت کو متکا اور ابن المتکا کہتے ہیں، جی ہاں، اگر وہاں (زلیخا کی مجلس میں) لیموں رہا ہوگا تو وہ ٹیک لگا کے ہی رکھا گیا ہوگا) "شغفہا" کہتے ہیں بلغ شغافہا یعنی غلاف قلبہا، اور (ایک قرأت میں) شعفہا مشعوف سے ہے "اصب ای امیل۔ "اضغاث احلام" یعنی جس خواب کی کوئی تعبیر نہ ہو اور "ضغث" گھاس پھوس سے ہاتھ بھر لینے کو کہتے ہیں، "خذ بیدک ضغثا"، اسی سے ہے، اضغاث احلام سے نہیں ہے اضغاث کا واحد ضغث ہے "نمیر" میرة سے مشتق ہے "نزداد کیل بعیر" یعنی جتنا اونٹ اٹھا سکتا ہو "آوی الیہ" ای ضم الیہ "السقایۃ" ایک پیمانہ ہے "استیأسوا" یعنی یئسوا۔ اور "لا تایئسوا من روح اللہ" کا مفہوم ہے امید رحمت خداوندی کی "خلصوا نجیا" ای اعتزلوا نجیا، جمع انجیۃ ہے۔ واحد نجی اور تثنیہ اور جمع نجی ہے اور انجیہ بھی "حرضا"، ای محرضا" یعنی غم آپ کو گھلا دے گا "تحسسوا" ای تخبروا مزجاۃ ای قلیلۃ "غاشیۃ من عذاب اللہ یعنی ایسی سزا جو عام ہو اور سب ہی کے لیے ہو۔

۷۲۴ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنا انعام تمہارے اوپر اور اولاد یعقوب پر پورا کرے گا جیسا کہ وہ اسے اس سے قبل پورا کر چکا ہے، تمہارے دادا پر دادا ابراہیم اور اسحاق پر۔"

۱۷۹۹ ۔ ہم نے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم تھے علیہم السلام والصلوٰۃ۔

۷۲۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً یوسف اور ان کے بھائیوں کے قصہ میں نشانیاں ہیں پوچھنے والوں کے لیے۔"

۱۸۰۰ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ قَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا تَابَعَهٗ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

۱۸۰۰ - مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبیداللہ نے انھیں سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کہ انسانوں میں کون سب سے زیادہ شریف ہے تو آپ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر سب سے زیادہ شریف یوسف علیہ السلام ہیں نبی اللہ بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا یہ بھی مقصد نہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا، اچھا، عرب کے خانوادوں کے متعلق تم معلوم کرنا چاہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کی، جی ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، جاہلیت میں جو لوگ شریف و کریم سمجھے جاتے تھے، اسلام لانے کے بعد بھی وہ شریف ہیں، جبکہ دین کی سمجھ بھی انھیں حاصل ہو جائے، اس روایت کی متابعت ابواسامہ نے عبیداللہ کے واسطہ سے کی۔

بَابٌ ۷۲۶ قَوْلِهٖ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا سَوَّلَتْ زَيَّنَتْ۔

۷۲۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "(یعقوب نے کہا) ایسا نہیں، بلکہ تمھارے لیے تمھارے دل نے ایک بات گھڑلی ہے"۔

۱۸۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ - ح - قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ قُلْتُ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَجِدُ مَثَلًا اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ۔

۱۸۰۱ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے ح۔ (مصنف نے کہا) اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید ایلی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس واقعہ کے متعلق سنا، جس میں تہمت لگانے والوں نے آپ پر تہمت لگائی تھی، اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی برأت نازل کی تھی، ان تمام حضرات نے مجھ سے واقعہ کا ایک ایک حصہ بیان کیا (واقعہ بیان کرتے ہوئے) انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہ اگر تم بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمھاری برأت نازل کر دے گا، لیکن اگر تم نے کسی گناہ کا ارادہ کیا تھا تو اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے حضور میں توبہ کرو (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے اس پر کہا، بخدا، میری اور تمہاری مثال یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) جیسی ہے (اور انھیں کی کہی ہوئی بات میں بھی دہراتی ہوں کہ) "سو صبر (ہی) اچھا ہے اور تم جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے" اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے (عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت میں آیت) نازل کی "ان الذین جاؤا بالافک" دس آیتیں۔

١٨٠٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الْحُمَّى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ قَالَتْ نَعَمْ وَقَعَدَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ. وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ

۱۸۰۲ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ مجھ سے مسروق بن اجدع نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ام رومان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ بیٹھے ہوئے تھے، کہ عائشہؓ کو بخار چڑھ گیا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ غالباً یہ ان باتوں کی وجہ سے ہوا ہوگا۔ جن کا چرچا ہو رہا ہے۔ ام رومان رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ جی ہاں، اس کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھ گئیں اور کہا کہ میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے" اور تم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے۔

باب ٧٢٧ قَوْلِهِ: وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ هَيْتَ لَكَ بِالْحَوْرَانِيَّةِ هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ تَعَالَهْ

۷۲۷ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جس عورت کے گھر میں وہ تھے وہ اپنا مطلب حاصل کرنے کو پھسلانے لگی اور دروازے بند کر لیے اور بولی کہ بس آجاؤ" اور عکرمہ نے فرمایا کہ "ھیت لک" حورانی زبان میں "ھلم" کے معنی میں ہے اور ابن جبیر نے اس کے معنی تعالہ بتائے ہیں۔

١٨٠٣ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَيْتَ لَكَ قَالَ وَإِنَّمَا نَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْنَاهَا مَثْوَاهُ مُقَامُهُ وَأَلْفَيَا وَجَدَا أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ أَلْفَيْنَا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ بَلْ عَجِبْتُ وَيَسْخَرُونَ

۱۸۰۳ - مجھ سے احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو وائل نے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے "ھیت لک" پڑھا اور فرمایا کہ جس طرح ہمیں یہ لفظ سکھایا گیا ہے اسی طرح ہم پڑھتے ہیں۔ "مثواہ" ای مقامہ۔ "الفیا" ای وجدا۔ اسی سے ہے الفوا آباءھم، الفینا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "بل عجبت ویسخرون"۔

١٨٠٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا أَبْطَئُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِسْلَامِ قَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ قَالَ اللَّهُ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالَ اللَّهُ إِنَّا كَاشِفُوا

۱۸۰۴ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ قریش نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے میں تاخیر کی، تو آپ نے ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا سا قحط نازل فرما، چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ کوئی چیز نہیں ملتی تھی اور وہ ہڈیوں کے کھانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ لوگوں کی اس وقت یہ کیفیت تھی کہ آسمان کی طرف نظر اٹھا کے دیکھتے تھے تو دھواں نظر آتا تھا (بھوک پیاس کی شدت کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تو آپ انتظار کیجیے اس روز کا، جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو" اور فرمایا "بیشک ہم

الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ، فَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ ۔

چندے اس عذاب کو ہٹا لیں گے اور تم بھی (اپنی پہلی حالت پر) لوٹ آؤ گے" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا قیامت کے دن کفار سے عذاب کو ہٹایا جائے گا۔ حالانکہ دھویں کا واقعہ بھی گذر چکا اور پکڑ بھی ہو چکی۔

بابٌ ۷۲۸ قَوْلِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ وَحَاشَ وَحَاشَى تَنْزِيهٌ وَاسْتِثْنَاءٌ حَصْحَصَ وَضَحَ ۔

۷۲۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پھر جب قاصد ان کے پاس پہنچا تو (یوسف علیہ السلام نے) کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جا اور اس سے دریافت کر کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے تھے بے شک میرا پروردگار عورتوں کے فریب سے خوب واقف ہے (بادشاہ نے) کہا (اے عورتو!) تمہارا کیا واقعہ ہے جب تم نے یوسفؑ سے اپنا مطلب نکالنے کی خواہش کی تھی، وہ بولیں، حاشا للہ۔

۱۸۰۵ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ وَنَحْنُ أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَهُ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۔

۱۸۰۵ ۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے، ان سے عمرو بن حارث نے، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ لوط علیہ السلام پر اپنی رحمت نازل فرمائے کہ انھوں نے رکن شدید کی پناہ لینے کے لیے کہا تھا اور اگر میں قید خانہ میں اتنے دنوں تک رہ چکا ہوتا جتنے دنوں یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلانے والے کی بات رد نہ کرتا، اور ہم ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کے زیادہ حقدار ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا، کیا تمھیں اس پر ایمان نہیں ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی، کیوں نہیں، میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ مجھے مزید اطمینان قلب ہو جائے۔

بابٌ ۷۲۹ قَوْلِهِ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ ۔

۷۲۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہاں تک کہ پیغمبر مایوس ہو گئے ہیں"

۱۸۰۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ قَالَ قُلْتُ أَكُذِبُوا أَمْ كُذِّبُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كُذِّبُوا قُلْتُ فَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ قَالَتْ أَجَلْ لَعَمْرِي

۱۸۰۶ ۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، عروہ نے آپ سے آیت حتیٰ اذا استیأس الرسل (ترجمہ اوپر گذر چکا ہے) کے متعلق پوچھا تھا عروہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا تھا، (آیت میں) کذبوا (تخفیف کے ساتھ) ہے یا کذّبوا (تشدید کے ساتھ)؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کذّبوا (تشدید کے ساتھ)؟ اس پر میں نے آپ سے کہا کہ انبیا تو یقین کے ساتھ جانتے تھے کہ

لقد استيقنوا بذلك فقلت لها وظنوا أنهم قد كذبوا قالت معاذ الله لم تكن الرسل تظن ذلك بربها قلت فما هذه الآية قالت هم أتباع الرسل الذين آمنوا بربهم وصدقوهم فطال عليهم البلاء واستأخر عنهم النصر حتى إذا استيأس الرسل ممن كذبهم من قومهم وظنت الرسل أن أتباعهم قد كذبوهم جاءهم نصر الله عند ذلك.

۱۸۰۷۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عروة فقلت لعلها كذبوا مخففة قالت معاذ الله.

سورة الرعد

بسم الله الرحمن الرحيم

وقال ابن عباس كباسط كفيه مثل المشرك الذي عبد مع الله إلها غيره كمثل العطشان الذي ينظر إلى خياله في الماء من بعيد وهو يريد أن يتناوله ولا يقدر وقال غيره سخر ذلل متجاورات متدانيات المثلات واحدها مثلة وهي الأشباه والأمثال وقال إلا مثل أيام الذين خلوا بمقدار بقدر معقبات ملائكة حفظة تعقب الأولى منها الأخرى ومنه قيل العقيب يقال عقبت في إثره المحال العقوبة كباسط

ان کی قوم انھیں جھٹلا رہی ہے، ظن و گمان کا اس میں کیا سوال تھا (کہ قرآن نے ظن کے ساتھ بیان کیا ہ) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، تم نے صحیح کہا، انھیں یقین کے ساتھ معلوم تھا۔ اس پر میں نے آیت یوں پڑھی "وظنوا انہم قد کذبوا" (تخفیف کے ساتھ) تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، معاذ اللہ! انبیاء کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس طرح کا کوئی گمان نہیں تھا۔ میں نے عرض کی پھر آیت کا مفہوم کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا، آیت میں انبیاء کے ان متبعین کا ذکر ہوا ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور انبیاء کی انھوں نے تصدیق کی تھی لیکن آزمائش کا سلسلہ ان پر بہت طویل ہو گیا اور اللہ کی مدد میں تاخیر ہوئی، اتنی کہ پیغمبر اپنی قوم کے ان لوگوں سے مایوس ہو گئے جنھوں نے ان کی تکذیب کی تھی، اور انھیں یہ بھی خیال گذرا کہ کہیں ان کے متبعین بھی ان کی تکذیب نہ کر بیٹھیں، اس وقت ان کے پاس اللہ کی مدد پہنچی۔

۱۸۰۷ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی کہ میں نے (عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا، ہو سکتا ہے یہ کذبوا ہو، تخفیف کے ساتھ، تو انھوں نے فرمایا، معاذ اللہ!

سورۂ رعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کباسط کفیہ" یعنی مشرک کی مثال بیان کی گئی ہے جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کی بھی عبادت کرتا ہے یعنی اس کی مثال اس پیاسے جیسی ہے جو پانی کے خیال میں مگن ہو کر دور سے (وہ خود بخود آ کے اس کے منہ میں پہنچ جائے گا) وہ اسے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس پر قدرت حاصل نہیں ہے۔ ان کے غیر نے کہا کہ "سخر" یعنی ذلل۔ "متجاورات" ای متدانیات "المثلات" کا واحد مثلۃ ہے، یعنی اشباہ و امثال اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "الا مثل ایام الذین خلوا" "بمقدار" ای بقدر "معقبات" یعنی حفاظت کرنے والے فرشتے جو یکے بعد دیگرے مسلسل آتے رہتے ہیں، اسی سے عقیب آتا ہے اور بولتے ہیں عقبت فی اثرہ "المحال" ای العقوبۃ "کباسط کفیہ الی الماء" یعنی تاکہ پانی کو اپنی ہتھیلیوں

كقبضه الى الماء ليقبض على الماء. رابيا من ربا يربو. او متاع زبد المتاع ما تمتعت به. جفاء اجفأت القدر اذا غلت فعلاها الزبد ثم تسكن فيذهب الزبد بلا منفعة فكذلك يميز الحق من الباطل. المهاد الفراش. يدرءون يدفعون درأته دفعته. سلام عليكم اي يقولون سلام عليكم. واليه متاب توبتي. افلم ييأس لم يتبين. قارعة داهية. فأمليت اطلت من الملي والملاوة ومنه مليا ويقال للواسع الطويل من الارض ملا من الارض. اشق اشد من المشقة. معقب مغير. وقال مجاهد متجاورات طيبها وخبيثها السباخ. صنوان النخلتان او اكثر في اصل واحد وغير صنوان وحدها. بماء واحد كصالح بني آدم وخبيثهم ابوهم واحد. السحاب الثقال الذي فيه الماء. كباسط كفيه يدعو الماء بلسانه او يشير اليه بيده فلا يأتيه ابدا. سالت اودية بقدرها تملأ بطن واد. زبدا رابيا زبد السيل خبث الحديد والحلية.

باب ۷۳۰ قوله الله يعلم ما تحمل كل انثى وما تغيض الارحام

غيض نقص.

۱۸۰۸ - حدثني ابراهيم بن المنذر حدثنا معن قال حدثني مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مفاتيح الغيب خمس لا يعلمها الا الله لا يعلم ما في غد الا الله ولا يعلم ما

میں) روک لے (حالانکہ یہ بے فائدہ ہے) "رابیاً" ربا یربو سے مشتق ہے۔ "متاع زبد" وہ سامان جو استعمال ہوتا ہے (جیسے برتن وغیرہ) "جفاء" ای اجفات القدر یعنی جب ہانڈی میں جوش آتا ہے تو جھاگ اوپر اٹھ آتا ہے اور جب جوش کم ہوتا ہے تو جھاگ میں بھی کمی ہو جاتی ہے، لیکن فائدہ کچھ بھی نہیں! اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کو جدا جدا کرتا ہے۔ "المهاد" ای الفراش "یدرؤن" ای یدفعون، درئته ای دفعته "سلام علیکم"، یعنی وہ سلام کریں گے "والیہ متاب" ای توبتی "افلم ییأس" ای لم یتبین "قارعة" ای داھیة "فاملیت" ای اطلت ملی اور ملاوۃ سے مشتق ہے، اسی سے ملیاً آتا ہے، زمین اگر طویل و عریض ہو (یعنی صحرا و بیابان) تو اس کے لیے ملیٰ من الارض کہتے ہیں "اشق" ای اشد، مشقة سے مشتق ہے۔ "معقب" ای مغیر "متجاورات" یعنی طیب و خبیث دونوں ملے ہوئے تھے "صنوان"، ایک کھجور کی جڑ سے نکلی ہوئی دو یا اس سے زیادہ شاخیں "وغیر صنوان" یعنی تنہا کھجور کا درخت ایک پانی دیا ہوا، مثال ہے بنی آدم کے صالح اور خبیث کی کہ سب کے جد امجد ایک ہیں "السحاب الثقال" یعنی وہ بادل جس میں پانی ہو "کباسط کفیہ"، یعنی زبان سے پانی کو بلائے اور ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرے تو وہ اس کے پاس کبھی نہیں آئے گا "سالت اودیة بقدرها"، یعنی جتنے میں وادی بھر جائے "زبداً رابیاً"، لوہے اور زیور کا میل۔

۷۳۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کو علم رہتا ہے اس کا جو کچھ کسی عورت کے حمل میں ہوتا ہے اور جو کچھ (عورتوں کے) رحم میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے" "غیض" ای نقص۔

۱۸۰۸ - مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کے پانچ خزانے ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہونے والا ہے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ عورتوں کے رحم میں کیا کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اللہ کے سوا

فِی تَغِیضُ الْاَرْحَامُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَاْتِى الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا اللّٰهُ

کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسے گی، کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں واقع ہوگی اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب برپا ہوگی۔

سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَادٍ دَاعٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَدِيْدٌ قَيْحٌ وَدَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ... اُذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَيَادِىَ اللّٰهِ عِنْدَكُمْ وَاَيَّامَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ رَغِبْتُمْ اِلَيْهِ فِيْهِ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا يَلْتَمِسُوْنَ لَهَا عِوَجًا وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ اَعْلَمَكُمْ اٰذَنَكُمْ رَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِىْ اَفْوَاهِهِمْ هٰذَا مَثَلٌ كَفُّوْا عَمَّا اُمِرُوْا بِهِ مَقَامِىْ حَيْثُ يُقِيْمُهُ اللّٰهُ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَّرَآئِهِ قُدَّامِهِ لَكُمْ تَبَعًا وَاحِدُهَا تَابِعٌ مِثْلُ غَيَبٍ وَغَائِبٍ بِمُصْرِخِكُمْ اسْتَصْرَخَنِىْ اسْتَغَاثَنِىْ يَسْتَصْرِخُهُ مِنَ الصُّرَاخِ وَلَا خِلَالَ مَصْدَرُ خَالَلْتُهُ خِلَالًا وَيَجُوْزُ اَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَخِلَالٍ اجْتُثَّتْ اسْتُؤْصِلَتْ

سورہ ابراہیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ھاد" ای داع۔ مجاہد نے فرمایا "صدید" ای قیح ودم۔ ابن عیینہ نے فرمایا "اذکروا نعمۃ اللہ علیکم" یعنی جو تم پر اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اور گزشتہ امتوں کے ساتھ پیش آنے والے حوادث کو یاد کرو۔ مجاہد نے فرمایا "من کل ما سألتموہ" یعنی جس کے تم خواہشمند ہو۔ "یبغونہا عوجا"، یعنی یلتمسون لہا عوجا۔ "واذ تاذن ربکم" یعنی نہایت مناسب طریقہ پر تمہیں بتلایا۔ "ردوا ایدیہم فی افواھہم" مثل ہے یعنی جس چیز کا انہیں حکم دیا گیا تھا انھوں نے نہیں کیا۔ "مقامی" یعنی (حساب کے لیے) جس مرتبہ پر اللہ تعالیٰ اپنے سامنے کھڑا کرائے گا۔ "من ورائہ" ای قدامہ۔ "لکم تبعاً" اس کا واحد تابع ہے جیسے غیب اور غائب۔ "بمصرخکم" "استصرخنی" ای استغاثنی، یستصرخہ، صراخ سے ہے۔ "لاخلال" مصدر ہے خاللتہ خلالا سے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خلال، خلۃ کی جمع ہو۔ "اجتثت" ای استوصلت۔

باب ۷۳۱ قَوْلُهُ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ تُؤْتِىْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ

۷۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی اچھی تمثیل کلمہ طیبہ کی بیان (فرمائی کہ) وہ ایک پاکیزہ درخت کے مشابہ ہے جس کی جڑ (خوب) مضبوط ہے اور اس کی شاخیں (خوب) اونچائی میں جا رہی ہیں، وہ اپنا پھل ہر فصل میں (اپنے پروردگار کے حکم سے) دیتا رہتا ہے"۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِىْ بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ اَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا وَلَا وَلَا وَلَا تُؤْتِىْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِىْ نَفْسِىْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ

۱۸۰۹۔ مجھ سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، اچھا ایسے درخت کی مثال بتاؤ یا ایسے مسلمان کی (راوی کو شبہ تھا) جس کے پتے نہ جھڑتے ہوں اور نہ فلاں چیز ہوتی اور نہ فلاں اور نہ فلاں اور وہ اپنا پھل ہر فصل میں دیتا ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فوراً میرے ذہن میں آگیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے، لیکن میں نے دیکھا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی مجلس میں

فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ يَا أَبَتَاهُ وَاللهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ قَالَ لَمْ أَرَكُمْ تَكَلَّمُونَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا۔

باب ۷۳۲ قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

باب ۷۳۳ قَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْرًا

أَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا الْبَوَارُ الْهَلَاكُ بَارَ يَبُورُ بَوْرًا قَوْمًا بُورًا هَالِكِينَ۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللهِ وَعَلَيْهِ طَرِيْقُهُ لَبِإِمَامٍ مُّبِيْنٍ عَلَى الطَّرِيْقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ أَنْكَرَهُمْ

خاموش ہیں، اس لیے میں نے بولنا مناسب نہ سمجھا جب کسی نے کوئی جواب نہیں دیا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے جب ہم مجلس سے اٹھے تو میں نے والد بزرگوار عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا گواہ ہے میرے ذہن میں اس وقت یہ بات تھی کہ مراد کھجور کا درخت ہے۔ آپ نے فرمایا، پھر تم نے کہا کیوں نہیں؟ عرض کی، جب میں نے دیکھا کہ آپ حضرات بھی کچھ نہیں بول رہے ہیں اسی لیے میں نے بھی بولنا مناسب نہ سمجھا عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ اگر تم نے بتا دیا ہوتا تو مجھے یہ فلاں اور فلاں چیز سے زیادہ عزیز تھا۔

۷۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ ایمان والوں کو اس پکی بات کی برکت سے مضبوط رکھتا ہے"

۱۸۱۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثد نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا اور انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوگا تو وہ گواہی دے گا۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، یہی مفہوم ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اللہ ایمان والوں کو اس پکی بات (کی برکت) سے مضبوط رکھتا ہے، دنیوی زندگی میں (بھی) اور آخرت میں (بھی)" کا۔

۷۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کے معاوضہ میں کفر کیا"

"الم تعلم" ایسا ہی ہے جیسے الم تر کیف، الم تر الی الذین خرجوا"۔ "البوار" ای الھلاک بار یبور بوراً سے، "قوماً بوراً" ای ھالکین۔

۱۸۱۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے عطاء نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آیت "الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفراً" میں کفار اہل مکہ مراد ہیں۔

سورۃ الحجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہد نے فرمایا کہ "صراط علی مستقیم" سے مراد وہ حق ہے جو اللہ کی طرف سے پہنچاتا ہو اور اسی راہ حق پر وہ چل رہا ہو۔ "لبامام مبین" ای علی الطریق (الواضح) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "لعمرک" ای لعیشک "قوم منکرون" یعنی لوط علیہ السلام نے انھیں اجنبی

لوط. وقال غيره: كتاب معلوم أجل. لو ما تأتينا هلا تأتينا. شيع أمم، وللأولياء أيضا شيع. وقال ابن عباس: يهرعون مسرعين. للمتوسمين للناظرين. سكرت غشيت. بروجا منازل للشمس والقمر. لواقح ملاقح ملقحة. حمإ جماعة حمأة وهو الطين المتغير، والمسنون المصبوب. توجل تخف. دابر آخر. لبإمام مبين الإمام كل ما ائتممت واهتديت به. الصيحة الهلكة.

سمجھا۔ اور ان کے غیر نے کہا کہ "کتاب معلوم" سے مراد مدت مقدرہ ہے۔ "لوما تأتینا" ای هلا تأتینا۔ "شیع" ای امم، دوستوں کو بھی "شیع" کہہ دیتے ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "یہرعون" یعنی مسرعین ہے۔ "للمتوسمین" ای للناظرین، "سکرت" ای غشیت۔ "بروجا" یعنی سورج چاند کی منزلیں۔ "لواقح" ای ملاقح ملقحۃ۔ "حمأ" حماۃ کی جمع ہے، ایسی مٹی کو کہتے ہیں جس میں (امتداد زمانہ کی وجہ سے) تغیر پیدا ہو گیا ہو۔ "المسنون" ای المصبوب۔ "توجل" ای تخف۔ "دابر" ای آخر۔ "لبامام مبین"، امام ہر اس چیز کو کہیں گے جس کی پیروی کی جائے اور جس کے ذریعے سیدھا راستہ معلوم کیا جائے۔ "الصیحۃ" ای الھلکۃ۔

باب ۳۴ قوله إلا من استرق السمع فأتبعه شهاب مبين

۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ہاں مگر کوئی بات چوری چھپے سن بھاگے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ ہو لیتا ہے۔"

۱۸۱۲۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن عمرو عن عكرمة عن أبي هريرة رضي الله عنه يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا قضى الله الأمر في السماء ضربت الملائكة بأجنحتها خضعانا لقوله كالسلسلة على صفوان، قال علي: وقال غيره: صفوان ينفذهم ذلك، فإذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم، قالوا الذي قال الحق وهو العلي الكبير، فيسمعها مسترقو السمع، ومسترقو السمع هكذا واحد فوق آخر، ووصف سفيان بيده وفرج بين أصابع يده اليمنى نصبها بعضها فوق بعض، فربما أدرك الشهاب المستمع قبل أن يرمي بها إلى صاحبه فيحرقه، وربما لم يدركه حتى يرمي بها إلى الذي يليه إلى الذي هو أسفل منه حتى يلقوها إلى الأرض، وربما قال سفيان حتى

۱۸۱۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آپ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتے ہیں تو ملائکہ (اطاعت و تسلیم کے لیے) اپنے پر مارتے ہیں (جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے کہ جیسے کسی چکنے پتھر پر زنجیر کے مارنے سے آواز پیدا ہوتی ہے) اور علی بن المدینی نے بیان کیا کہ یوسف بن عیینہ کے غیر نے کہا کہ اللہ اپنے حکم کو فرشتوں تک پہنچاتا ہے (اور ان پر ایک ہیبت و دہشت سی طاری ہو جاتی ہے) لیکن پھر خوف ان کے دلوں سے زائل ہو جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ رب العزت نے کیا ارشاد فرمایا؟ اس پر (مقرب ملائکہ) جواب دیتے ہیں، جو کچھ بارگاہ کبریائی سے ارشاد ہوا وہ حق ہے اور وہ علی و کبیر ہے۔ اس طرح (اللہ کے حکم کو کبھی) وہ بھی سن لیتے ہیں جو چوری چھپے سننے والے ہوتے ہیں، اور انہوں نے مسترقو السمع کے الفاظ بیان کئے یعنی یکے بعد دیگرے، اور سفیان بن عیینہ نے اپنے ہاتھ سے سننے کی اس کیفیت کی وضاحت کی، اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کے اور انھیں ایک سلسلے میں رکھ کے۔ تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ اوپر والا اپنے دوسرے ساتھی کو بتائے وہ روشن شعلہ اس پر گرتا ہے۔ اور اسے جلا ڈالتا ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوتا اور وہ اپنے قریب کے ساتھی کو وہ حکم خداوندی بتا دیتا ہے اور وہ اپنے قریب کے ساتھی کو بتاتا ہے اس طرح

تَنْتَهِيَ إِلَى الْأَرْضِ فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ فَيَقُولُونَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ وَزَادَ الْكَاهِنِ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ وَقَالَ عَلَى فَمِ السَّاحِرِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَأَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْكَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ فُرِّغَ قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا۔

باب ۷۳۵ قَوْلِهِ۔ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ۔

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ۔

باب ۷۳۶ قَوْلِهِ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ

زمین تک پہنچ جاتا ہے اور ساحروں کی زبان سے وہ ادا ہوتا ہے۔ وہ خود بھی اس میں سو جھوٹ ملا کے اسے بیان کرتے ہیں اور اس طرح ساحروں کی تصدیق کی جانے لگتی ہے اور ان سے سننے والے کہتے ہیں کہ ہمیں فلاں ساحر نے فلاں دن فلاں بات نہیں بتائی تھی اور فلاں دن فلاں بات بتائی تھی اور پھر وہ سچ نکلی۔ یہ وہی کلمہ اور حکم ہوتا ہے، جسے شیاطین آسمان سے سن پاتے ہیں۔

۱۸۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرتا ہے اور کاہن اس میں لفظ کر کے بیان کرتے ہیں۔ اور ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ ان سے عمرو نے بیان کیا، انھوں نے عکرمہ سے سنا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ کرتا ہے اور پھر وہ ساحر کی زبان پر آتا ہے۔ علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے سفیان سے پوچھا کیا آپ نے خود عمرو سے حدیث سنی تھی کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عکرمہ سے سنی اور انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، تو سفیان نے کہا کہ ہاں (میں نے خود سنا تھا) اس پر میں نے عرض کی کہ ایک صاحب آپ کے واسطہ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے عمرو سے، انھوں نے عکرمہ سے سنا۔ اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آنحضور نے "فُرِّغ" پڑھا تھا، سفیان نے بیان کیا کہ عمرو نے بھی اسی طرح پڑھا تھا، مجھے یہ نہیں معلوم کہ انھوں نے اسی طرح سنا تھا یا نہیں (کیونکہ اس کی انھوں نے کوئی تصریح نہیں کی تھی) سفیان نے فرمایا کہ یہی ہماری بھی قرات ہے۔

۷۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بالیقین حجر والوں نے بھی ہمارے فرستادوں کو جھٹلایا"

۱۸۱۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب حجر کے متعلق فرمایا تھا کہ اس قوم کی بستی سے جب گذرنا ہی پڑ گیا ہے تو روتے ہوئے گذرو۔ اور اگر روتے ہوئے نہیں گذر سکتے تو پھر اس میں نہ جاؤ، کہیں تم پر بھی وہی عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا۔

۷۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بالیقین ہم نے آپ کو دو دو (سات

الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿

(آیتیں) دیں (جو) مکرر (پڑھی جاتی ہیں) اور قرآن عظیم (دیا)۔

۱۸۱۵ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ فَقُلْتُ كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَّرْتُهُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ ﴿

۱۸۱۵ ۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خبیب بن عبد الرحمن نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو سعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا آنحضور نے مجھے بلایا (لیکن میں نے جواب نہیں دیا) بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دریافت فرمایا کہ فوراً ہی کیوں نہیں آئے؟ عرض کی کہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا کیا اللہ نے تم لوگوں کو حکم نہیں دیا ہے کہ اے ایمان والو! جب اللہ اور اس کے رسول تمھیں بلائیں تو لبیک کہو۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا، کیوں نہ آج میں تمھیں، مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتاؤں! پھر آپ (بتانے سے پہلے) مسجد سے باہر تشریف لے جانے کے لیے اٹھے تو میں نے یاد دہانی کی۔ آپ نے فرمایا کہ، الحمد للہ رب العالمین، یہی سبع مثانی ہے اور یہی قرآن عظیم ہے، جو مجھے دیا گیا ہے۔

۱۸۱۶ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ ﴿

۱۸۱۶ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ام القرآن (یعنی سورہ فاتحہ) ہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔

باب ۳۷ قَوْلِهِ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ الْمُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ حَلَفُوا وَمِنْهُ لَا أُقْسِمُ أَيْ أُقْسِمُ وَتُقْرَأُ لَأُقْسِمُ قَاسَمَهُمَا حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَا لَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقَاسَمُوا تَحَالَفُوا ﴿

۳۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جنھوں نے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر رکھے ہیں" المقتسمین" یعنی جنھوں نے قسم کھائی، اسی سے " لا اقسم " ہے یعنی اقسم، اور اس کی ایک قرأت " لأقسم " بھی ہے " قاسمھما " یعنی ابلیس نے آدم وحوا علیہما السلام کے سامنے قسم کھائی لیکن آدم وحوا علیہما السلام نے قسم نہیں کھائی تھی۔ مجاہد نے فرمایا کہ تحالفوا ای تقاسموا۔

۱۸۱۷ ۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ ﴿

۱۸۱۷ ۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابو بشر نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت " جنھوں نے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر رکھے ہیں" کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد اہل کتاب ہیں کہ انھوں نے اپنی کتاب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور پھر بعض پر ایمان لائے اور بعض کا کفر کیا۔

۱۸۱۸ ـ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنُ مُوْسٰی عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ ظِبْیَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ کَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَی الْمُقْتَسِمِیْنَ قَالَ اٰمَنُوْا بِبَعْضٍ وَّ کَفَرُوْا بِبَعْضٍ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی ؛

بَابُ ۳۸۷ قَوْلِهٖ ـ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰی یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ قَالَ سَالِمٌ اَلْمَوْتُ ؛

سُوْرَةُ النَّحْلِ ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رُوْحُ الْقُدُسِ جِبْرِیْلُ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ فِیْ ضَیْقٍ یُقَالُ اَمْرٌ ضَیْقٌ وَّضَیِّقٌ مِثْلُ هَیْنٍ وَّهَیِّنٍ وَّلَیْنٍ وَّلَیِّنٍ وَّمَیْتٍ وَّمَیِّتٍ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فِیْ تَقَلُّبِهِمْ اخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمِیْدُ تَكَفَّأُ مُفْرَطُوْنَ مَنْسِیُّوْنَ وَقَالَ غَیْرُهٗ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ هٰذَا مُقَدَّمٌ وَّمُؤَخَّرٌ وَّذٰلِكَ اَنَّ الْاِسْتِعَاذَةَ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَمَعْنَاهَا الْاِعْتِصَامُ بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ تُسِیْمُوْنَ تَرْعَوْنَ شَاكِلَتِهٖ نَاحِیَتِهٖ قَصْدُ السَّبِیْلِ الْبَیَانُ الدِّفْءُ مَا اسْتَدْفَاْتَ تُرِیْحُوْنَ بِالْعَشِیِّ وَتَسْرَحُوْنَ بِالْغَدَاةِ بِشِقِّ یَعْنِی الْمَشَقَّةَ عَلٰی تَخَوُّفٍ تَنَقُّصٍ الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً وَّهِیَ تُؤَنَّثُ وَتُذَكَّرُ وَكَذٰلِكَ النَّعَمُ لِلْاَنْعَامِ جَمَاعَةُ النَّعَمِ سَرَابِیْلَ قُمُصٌ تَقِیْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِیْلَ تَقِیْكُمْ بَاْسَكُمْ فَاِنَّهَا الدُّرُوْعُ دَخَلًا بَیْنَكُمْ كُلُّ شَیْءٍ لَّمْ یَصِحَّ فَهُوَ دَخَلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ حَفَدَةً مَنْ وَّلَدَ الرَّجُلُ اَلسَّكَرُ مَا حُرِّمَ مِنْ ثَمَرَتِهَا

۱۸۱۸ ـ مجھ سے عبیداللہ بن موسٰی نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابوظبیان نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آیت "کما انزلنا علی المقتسمین" (جیسا ہم نے وہ عذاب نازل کر رکھا ہے قسما قسمی کرنے والوں پر) یہود و نصارٰی کے متعلق ہے کہ کتاب اللہ کے کچھ حصوں پر ایمان لائے اور کچھ حصوں کا انکار کیا۔

۳۸۷ ـ اللہ تعالٰی کا ارشاد "اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہیئے یہاں تک کہ آپ کو امر یقین پیش آجائے" سالم نے فرمایا کہ (امر یقین سے مراد) موت ہے۔

سورۂ نحل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

"روح القدس" یعنی جبریلؑ (اللہ تعالٰی کے اس ارشاد میں اس طرف اشارہ ہے) "نزل بالروح الامین"، "فی ضیق" بولتے ہیں امر ضیق (سکون یا) و ضیّق (تشدید یا) جیسے ھین و ھیّن، لین و لیّن، میت و میّت، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "فی تقلبھم" ای فی اختلافھم، مجاہد نے فرمایا "تمید" ای تکفا "مفرطون" ای منسیون اور ان کے غیر نے کہا کہ "فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ" میں تقدیم و تاخیر ہے۔ کیونکہ قرآن پڑھنے سے پہلے استعاذہ ہونا چاہیئے اور استعاذہ کے معنی اعتصام باللہ ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تسیمون" ای ترعون "شاکلتہ" ای ناحیتہ "قصد السبیل" یعنی بیان "الدف" ای ما استدفات بہ "تریحون" ای بالعشی "و تسرحون" ای بالغداۃ "بشق" یعنی مشقتا "تخوف" ای تنقص "انعام" یعنی اونٹ، اس کا استعمال مذکر میں بھی ہوتا ہے، اور مؤنث میں بھی اسی طرح نعم کا بھی، انعام، نعم کی جمع ہے "سرابیل" یعنی قمیصیں جو گرمی (سردی) سے تمہاری حفاظت کرتی ہیں، لیکن وہ سرابیل (قمیصیں) جو لڑائی کے وقت میں حفاظت کرتی ہیں۔ وہ زرہیں ہیں) "دخلا بینکم" ہر وہ چیز جو غیر درست ہو۔ "دخل" کہلاتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "حفدۃ" اولاد کو کہتے ہیں۔ "السکر" وہ ہے جو کھجور میں حرام کیا گیا ہے اور "رزق حسن" وہ ہے جو اللہ تعالٰی نے حلال کیا ہے۔ اور

وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ مَا أَحَلَّ اللهُ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَدَقَةَ أَنْكَاثًا هِيَ خَرْقَاءُ كَانَتْ إِذَا أَبْرَمَتْ غَزْلَهَا نَقَضَتْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْأُمَّةُ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْقَانِتُ الْمُطِيعُ۔

ابن عیینہ نے صدقہ کے واسطے سے بیان کیا کہ "انکاثا" سے مراد خرقاء (ایک عورت کا نام) ہے جب وہ سوت کات چکتی تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "امۃ" سے مراد خیر کی تعلیم دینے والے اور "القانت" یعنی مطیع۔

باب ۷۳۹ قَوْلِهِ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ

۷۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم میں سے بعض کو نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔"

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللهِ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

۱۸۱۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہارون بن موسیٰ ابو عبد اللہ اعور نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے سستی سے، عذاب قبر سے، دجال کے فتنہ سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَيُنْغِضُونَ يَهُزُّونَ وَقَالَ غَيْرُهُ نَغَضَتْ سِنُّكَ أَيْ تَحَرَّكَتْ وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخْبَرْنَاهُمْ أَنَّهُمْ سَيُفْسِدُونَ وَالْقَضَاءُ عَلَى وُجُوهٍ وَقَضَى رَبُّكَ أَمَرَ رَبُّكَ وَمِنْهُ الْحُكْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ وَمِنْهُ الْخَلْقُ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ نَفِيرًا مَنْ يَنْفِرُ مَعَهُ وَلِيُتَبِّرُوا يُدَمِّرُوا مَا عَلَوْا حَصِيرًا مَحْبِسًا مَحْصَرًا حَقَّ وَجَبَ مَيْسُورًا لَيِّنًا خِطْئًا إِثْمًا وَهُوَ اسْمٌ

سورۂ بنی اسرائیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے عبد الرحمٰن بن یزید سے سنا، کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے سورۃ بنی اسرائیل سورۂ کہف اور سورۂ مریم کے متعلق فرمایا کہ ان کا مرتبہ بہت بلند ہے اور دوسری سورتوں کے مقابلہ میں انہیں اولیت حاصل ہے۔ (آیت) "فسینغضون الیک رؤوسہم" کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (سینغضون کے معنے ہیں) ہلائیں گے۔ اور دوسرے بزرگ نے فرمایا (آیت) "نغضت سنک" ای تحرکت" و "قضینا الی بنی اسرائیل" یعنی ہم نے انہیں مطلع کر دیا تھا کہ وہ فساد کریں گے۔ قضاء کا استعمال متعدد مواقع کے لیے آتا ہے "قضی ربک" یعنی امر ربک حکم (فیصلہ) مفہوم کی ادائیگی کے لیے بھی آتا ہے، جیسے "ان ربک یقضی بینہم" میں خلق کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے "فقضاھن سبع سموات" "نفیرا" من ینفر معہ سے نکلا ہے۔ لیتبروا ای یدمروا ما علوا "حصیرا" محبسا محصرا "حق" ای وجب۔ "میسورا" ای لینا "خطئا" ای اثما، یہ خطئت کا اسم ہے، اور

مِنْ خَطِئْتُ وَالْخَطَأُ مَفْتُوحٌ مَصْدَرُهُ
مِنَ الْإِثْمِ خَطِئْتُ بِمَعْنَى أَخْطَأْتُ تَخْرِقُ
تَقْطَعُ وَإِذْ هُمْ نَجْوَى مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ
فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ رُفَاتًا حُطَامًا
وَاسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانِ وَالرَّجِلُ
الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ
وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ حَاصِبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ
أَيْضًا مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ
يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ وَهُوَ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ
فِي الْأَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنَ
الْحَصْبَاءِ وَالْحِجَارَةِ تَارَةً مَرَّةً وَجَمَاعَتُهُ تِيَرَةٌ
وَتَارَاتٌ لَأَحْتَنِكَنَّ لَأَسْتَأْصِلَنَّهُمْ يُقَالُ احْتَنَكَ
فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ مِنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَاهُ طَائِرَهُ
حَظَّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ سُلْطَانٍ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ

خطاء فتحہ کے ساتھ اس کا مصدر ہے۔ اثم (گناہ) کے معنی میں، خطئت بمعنی اخطئت سے۔ "تخرق" ای تقطع، "واذ ھم نجوی" ناجیت سے مصدر ہے، پھر انھیں "نجوی" وصف کے طور پر کہا، معنی ہے یتناجون "رفاتاً" ای حطاماً "بخیلک" ای الفرسان "الرجل" ای الرجالۃ اس کا واحد راجل ہے! جیسے صاحب اور صحب، تاجر اور تجر میں "حاصبا" ای الریح العاصف اور حاصب ان چیزوں کو بھی کہتے ہیں جنھیں ہوا اڑا لے جاتی ہے اور اسی سے "حصب جہنم" ہے یعنی جہنم میں ڈالا جائے گا، اور بولتے ہیں "حصب فی الارض" بمعنی ذھب، اور حصب، حصباء بمعنی الحجارۃ سے مشتق ہے "تارۃ" ای مرۃ جمع تیرۃ اور تارات آتی ہے۔ "لاحتنکن" ای لاستاصلنھم، بولتے ہیں "احتنک فلان ما عند فلان من علم" ای استقصاہ "طائرہ" ای حظہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں لفظ "سلطان" آیا ہے تو وہ حجت کے معنی میں ہے "ولی من الذل" ای لم یحالف احداً۔"

باب ۴۷

۱۸۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ
ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ
مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ قَالَ
جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ
لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ
أُمَّتُكَ

۱۸۲۰ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی ح۔ اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے کہ ابن مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ معراج کی رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (ایلیاء) (بیت المقدس) میں دو پیالے پیش کئے گئے ایک شراب کا اور دوسرا دودھ کا، آنحضورؐ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا اٹھا لیا، اس پر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت کی، اگر آپؐ نے شراب کا پیالہ اٹھا لیا ہوتا تو آپؐ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

۱۸۲۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ
فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ
أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ زَادَ يَعْقُوبُ

۱۸۲۱ - ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب مجھے قریش نے جھٹلایا (معراج کے واقعہ کے سلسلہ میں) تو میں (کعبہ کے) مقام حجر پر کھڑا تھا اور میرے سامنے پورا بیت المقدس کر دیا گیا تھا میں اسے دیکھ دیکھ کر اس کی ایک ایک علامت بیان کرنے لگا۔ یعقوب

بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ حِينَ أُسْرِيَ بِي إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ نَحْوَهُ قَاصِفًا رِيحٌ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ كَرَّمْنَا وَأَكْرَمْنَا وَاحِدٌ ضِعْفَ الْحَيَاةِ عَذَابَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ عَذَابَ الْمَمَاتِ خِلَافَكَ وَخَلْفَكَ سَوَاءٌ وَنَأَى تَبَاعَدَ شَاكِلَتِهِ نَاحِيَتِهِ وَهِيَ مِنْ شَكْلِهِ صَرَّفْنَا وَجَّهْنَا قَبِيلًا مُعَايَنَةً وَمُقَابَلَةً وَقِيلَ الْقَابِلَةُ لِأَنَّهَا مُقَابِلَتُهَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ أَنْفَقَ الرَّجُلُ أَمْلَقَ وَنَفِقَ الشَّيْءُ ذَهَبَ قَتُورًا مُقَتِّرًا الْأَذْقَانِ مُجْتَمَعُ اللَّحْيَيْنِ وَالْوَاحِدُ ذَقَنٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْفُورًا وَافِرًا تَبِيعًا ثَائِرًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَصِيرًا خَبَتْ طَفِئَتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُبَذِّرْ لَا تُنْفِقْ فِي الْبَاطِلِ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ رِزْقٍ مَثْبُورًا مَلْعُونًا لَا تَقْفُ لَا تَقُلْ فَجَاسُوا تَيَمَّمُوا يُزْجِي الْفُلْكَ

بن ابراہیم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ہم سے میرے بھتیجے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب مجھے قریش نے میری بیت المقدس کی معراج کے سلسلہ میں جھٹلایا، پہلی حدیث کی طرح "قاصفاً" یعنی وہ آندھی جو ہر چیز کو توڑ پھوڑ دے۔ کرمنا اور اکرمنا ایک ہے ضعف الحیاۃ یعنی عذاب الحیاۃ اور ضعف الممات یعنی عذاب الممات۔ خلافک اور خلفک کے ایک معنی ہیں۔ نائی ای تباعد۔ شاکلتہ ای ناحیتہ اور یہ شکلہ سے مشتق ہے۔ صرفنا ای وجہنا۔ قبیلا، ای معاینۃ ومقابلۃ، اسی سے قابلہ (دایہ) ہے کیونکہ وہ بھی بچہ جننے والی عورت اور اس کے بچہ کے سامنے ہوتی ہے۔ "خشیۃ الانفاق" بولتے ہیں۔ انفق الرجل ای املق، اور نفق الشیئ ای ذھب۔ قتورا ای مقترا۔ الاذقان ای مجتمع اللحیین، واحد ذقن۔ مجاہد نے فرمایا کہ موفورا بمعنی وافرا۔ تبیعا ای ثائرا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (تبیعا بمعنی) نصیرا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لا تبذر ای لا تنفق فی الباطل۔ ابتغاء رحمۃ ای رزق مثبورا ای ملعونا۔ لا تقف ای لا تقل فجاسوا ای تیمموا۔ یزجی الفلک ای یجری الفلک یخرون للاذقان ای للوجوہ۔

باب ۷۴۱ وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا۔ الآية

۷۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ہم ارادہ کر لیتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کریں گے تو اس (بستی) کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں" آخر آیت تک۔

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ لِلْحَيِّ إِذَا كَثُرُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَمِرَ بَنُو فُلَانٍ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ أَمِرَ۔

۱۸۲۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں منصور نے خبر دی، انھیں ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب کسی قبیلے کے افراد بڑھ جاتے تو زمانۂ جاہلیت میں ہم ان کے متعلق کہا کرتے تھے کہ امر بنو فلاں۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اور اس روایت میں انھوں نے بھی امر بیان کیا۔

باب ۷۴۲ قَوْلِهِ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا۔

۷۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے لوگوں کی نسل جنھیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، وہ بیشک بڑے شکر گزار بندہ تھے"۔

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ

۱۸۲۳۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ابو حیان تیمی نے خبر دی، انھیں ابو زرعہ بن عمرو بن جریر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دست کا حصہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اپنے دانتوں

وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ يُجْمَعُ النَّاسُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ

سے تناول فرمایا، آنحضورؐ کو دست کا گوشت بہت پسند تھا۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔ تمہیں معلوم بھی ہے۔ یہ کونسا دن ہوگا؟ اس دن دنیا کی ابتداء سے قیامت کے دن تک کی ساری خلقت جمع ہوگی۔ ایک چٹیل میدان میں کہ ایک پکارنے والے کی آواز سب کے کانوں تک پہنچ سکے گی اور ایک نظر سب کو دیکھ سکے گی۔ سورج بالکل قریب ہو جائے گا اور لوگوں کی پریشانی اور بے قراری کی کوئی انتہا نہ رہے گی اور برداشت سے باہر ہو جائے گی، لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھتے نہیں کہ ہماری کیا حالت ہو گئی ہے، کیا کوئی ایسا برگزیدہ بندہ نہیں ہے جو رب العزت کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ بعض سے کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کے پاس چلنا چاہیے چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، آپ انسانوں کے جدامجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے خصوصیت کے ساتھ آپ میں روح پھونکی، فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اس لیے آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیجئے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں، آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا رب آج انتہائی غضبناک ہے اس سے پہلے اتنا غضبناک وہ کبھی نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا اور رب العزت نے مجھے بھی درخت سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی تھی، نفسی نفسی نفسی، کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے نوح! آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے، اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے "شکر گذار بندہ"، "عبد شکور" کا خطاب دیا ہے، آپ ہی ہمارے لیے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کر دیجئے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں۔ نوح علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اتنا غضبناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا، اور مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلایا گیا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی، نفسی نفسی نفسی، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے خلیل ہیں روئے زمین میں منتخب، آپ ہماری شفاعت کیجئے، آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غضبناک ہے؟ اتنا غضبناک

كَذَبْتُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْحَيَّانَ فِى الْحَدِيْثِ نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اِذْهَبُوْآ اِلٰى غَيْرِىْ اِذْهَبُوْآ اِلٰى مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يٰمُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَآ اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّىْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اِذْهَبُوْآ اِلٰى غَيْرِىْ اِذْهَبُوْآ اِلٰى عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا اِشْفَعْ لَنَآ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اِذْهَبُوْآ اِلٰى غَيْرِىْ اِذْهَبُوْآ اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَآ اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِىْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِّرَبِّىْ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَىَّ مِنْ مَّحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَآءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَّمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِىْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِىْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِىْ يَا رَبِّ اُمَّتِىْ يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِّنَ الْبَابِ

نہ وہ پہلے ہوا تھا اور نہ آج کے بعد ہوگا، اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے، (راوی) ابوحیان نے اپنی روایت میں ان تینوں کا ذکر کیا ہے۔ نفسی نفسی، نفسی میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ فضیلت دی۔ آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں کریں آپ ملاحظہ فرماسکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غضبناک ہے، اتنا غضبناک کہ وہ نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی ہوگا، اور میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا حالانکہ اللہ کی طرف سے مجھے اس کا کوئی حکم نہیں ملا تھا، نفسی نفسی نفسی، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم علیہا السلام پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف سے روح ہیں، آپ نے (خرق عادت کے طور پر) بچپن میں گہوارے ہی سے لوگوں سے بات کی تھی، ہماری شفاعت کیجئے، آپ خود ملاحظہ فرماسکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہو چکی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک ہوا تھا اور نہ کبھی ہوگا اور آپ کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے (صرف اتنا کہیں گے) نفسی نفسی نفسی، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں، محمدؐ کے پاس جاؤ۔ سب لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمدؐ! آپ اللہ کے رسول اور سب سے آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں، اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کیجئے، آپ خود ملاحظہ فرماسکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں (حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ آخر میں آگے بڑھوں گا اور عرش تلے پہنچ کر اپنے رب عز وجل کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور حسن ثنا کے دروازے کھول دے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو وہ طریقے اور وہ محامد نہیں بتلائے تھے۔ پھر کہا جائے گا، اے محمدؐ! اپنا سر اٹھائیے، مانگئے۔ آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجئے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا، میری امت اے میرے رب! میری امت اے میرے رب! کہا جائے گا، اے محمدؐ! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حسا

الأيمن من أبواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذلك من الأبواب ثم قال والذي نفسي بيده إن ما بين المصراعين من مصاريع الجنة كما بين مكة وحمير أو كما بين مكة وبصرى۔

باب ۷۴۳ قوله وآتينا داود زبورا۔

۱۸۲۴۔ حدثني إسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خفف على داود القرآن فكان يأمر بدابته لتسرج فكان يقرأ قبل أن يفرغ يعني القرآن۔

باب ۷۴۴ قوله قل ادعوا الذين زعمتم من دونه فلا يملكون كشف الضر عنكم ولا تحويلا۔

۱۸۲۵۔ حدثني عمرو بن علي حدثنا يحيى حدثنا سفيان حدثني سليمان عن إبراهيم عن أبي معمر عن عبد الله إلى ربهم الوسيلة قال كان ناس من الإنس يعبدون ناسا من الجن فأسلم الجن وتمسك هؤلاء بدينهم زاد الأشجعي عن سفيان عن الأعمش قل ادعوا الذين زعمتم۔

باب ۷۴۵ قوله أولئك الذين يدعون يبتغون إلى ربهم الوسيلة۔

۱۸۲۶۔ حدثنا بشر بن خالد أخبرنا محمد بن جعفر عن شعبة عن سليمان عن إبراهيم عن أبي معمر عن عبد الله في هذه الآية الذين يدعون يبتغون إلى ربهم الوسيلة قال ناس من الجن يعبدون فأسلموا۔

باب ۷۴۶ قوله وما جعلنا الرؤيا التي

نہیں ہے جنت کے داہنے دروازے (الباب الایمن) سے داخل کیجئے ویسے انھیں اختیار ہے، جس دروازے سے چاہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر آنحضور ؐ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، جنت کے دروازے کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا مکہ اور بصریٰ میں ہے۔

۷۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی"

۱۸۲۴۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داؤد علیہ السلام پر زبور کی تلاوت آسان کر دی گئی تھی۔ آپ گھوڑے پر زین کسنے کا حکم دیتے اور اس سے پہلے کہ زین کسی جا چکے تلاوت سے فارغ ہو چکتے تھے۔

۷۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ کہیئے تم جن کو اللہ کے سوا معبود قرار دے رہے ہو، ذرا ان کو پکارو تو سہی، سو نہ وہ تم سے تکلیف دور ہی کر سکتے ہیں اور نہ (اسے) بدل سکتے ہیں"

۱۸۲۵۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے معمر نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (آیت) "الی ربہم الوسیلۃ" کے متعلق، کہ کچھ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے لیکن جن حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور یہ لوگ اس کے باوجود اپنے اسی پرانے دین پر قائم رہے۔ اشجعی نے سفیان کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا اور ان سے اعمش نے بیان کیا تھا کہ "قل ادعوا الذین زعمتم"۔

۷۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ لوگ جن کو یہ (مشرکین) پکار رہے ہیں (خود ہی) اپنے پروردگار کا قرب ڈھونڈھ رہے ہیں"

۱۸۲۶۔ ہم سے بشر بن حارث نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں ابومعمر نے اور انھیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آیت "الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ" (ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا) کے متعلق فرمایا کہ (مشرکین) جنوں کی عبادت کرتے تھے لیکن وہ مسلمان ہو گئے۔

۷۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے جو منظر آپ کو دکھلایا تھا،"

أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ ؛

اسے ہم نے لوگوں کی آزمائش کا سبب بنا دیا"۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ؛

۱۸۲۷ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت " وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس " کے متعلق فرمایا کہ یہ آنکھ کا مشاہدہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں دکھایا گیا تھا اور " شجرہ ملعونہ " سے مراد تھوہڑ کا درخت ہے۔

بَابُ ۷۴۷ قَوْلِهِ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ مُجَاهِدٌ صَلٰوةَ الْفَجْرِ ؛

۷۴۷ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد " بیشک صبح کی نماز حضوری کا وقت ہے "، مجاہد نے فرمایا کہ (قرآن فجر سے مراد) فجر کی نماز ہے۔

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ صَلٰوةِ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ دَرَجَةً وَّتَجْتَمِعُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ اقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۔

۱۸۲۸ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ اور ابن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تنہا نماز پڑھنے کے مقابلے میں جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت پچیس گنا زیادہ ہے اور صبح کی نماز میں رات کے اور دن کے فرشتے (ڈیوٹی بدلتے ہوئے) اکٹھے ہو جاتے ہیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھو، " وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا "، (ترجمہ گذر چکا)

بَابُ ۷۴۸ قَوْلِهِ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ؛

۷۴۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد " عجب کیا کہ آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود میں جگہ دے "۔

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنِيْ إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبَانٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُثًا كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ اشْفَعْ حَتّٰى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ ؛

۱۸۲۹ - مجھ سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے آدم بن علی نے بیان کیا اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن امتیں گروہ در گروہ چلیں گی، ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور (انبیاء سے) کہے گی کہ اے فلاں! ہماری شفاعت کر دیجئے (سب انکار کریں گے) آخر شفاعت کے لیے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضور اکرم کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۰ - ہم سے علی بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب بن ابی حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی۔

قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۷۴۹ قَوْلِهٖ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا يَزْهَقُ يَهْلِكُ

۱۸۳۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلٰثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ

بَابُ ۷۵۰ قَوْلِهٖ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ

۱۸۳۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ اِذْ مَرَّ الْيَهُوْدُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ مَا رَابُكُمْ اِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالُوْا سَلُوْهُ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَاَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِيْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا

اے اللہ! اس دعوت تامہ کے رب اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرب اور فضیلت عطا فرما اور انھیں مقام محمود پر مبعوث فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے" تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت ضروری ہوگی۔ اس کی روایت حمزہ بن عبداللہ نے اپنے والد کے واسطہ سے کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۷۴۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ کہہ دیجئے کہ حق رب اب آہی گیا اور باطل مٹ گیا، بیشک باطل تھا مٹنے والا" یزھق ای یھلک۔

۱۸۳۱ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابومعمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں فتح کے بعد داخل ہوئے تو بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے، آنحضور اپنے ہاتھ کی لکڑی سے ہر ایک کو ٹھوکا دیتے اور پڑھتے "جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا، جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید"

۷۵۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ سے یہ روح کی بابت پوچھتے ہیں"

۱۸۳۲ - ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے، ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھیت پر موجود تھے، آنحضور اس وقت کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ یہودی اس طرف سے گذرے۔ کسی یہودی نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو۔ ان میں سے کسی نے اس پر کہا کہ ایسا کیوں کرتے ہو؟ دوسرا یہودی بولا یہ ایسا سوال ہے کہ اس کا وہ کوئی جواب نہ دے پائیں گے جسے تم بھی پسند نہیں کرتے۔ رائے اس پر ٹھہری کہ روح کے متعلق پوچھنا ہی چاہیے، چنانچہ انھوں نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا، آنحضور دیر کے لیے خاموش ہوگئے اور ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا، میں سمجھ گیا کہ اس وقت آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، اس لیے میں وہیں کھڑا رہا جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے آیت کی تلاوت کی، "اور یہ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے حکم

قَلِيلًا ۞

بَابُ ۵۱۷ قَوْلِهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا ۞

۱۸۳۳ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوبِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَاِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ۞

۱۸۳۴ ۔ حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اُنْزِلَ ذٰلِكَ فِي الدُّعَاءِ ۞

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ وَكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ وَقَالَ غَيْرُهٗ جَمَاعَةُ الثَّمَرِ بَاخِعٌ مُهْلِكٌ اَسَفًا نَدَمًا اَلْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيمُ الْكِتَابُ مَرْقُومٌ مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ اَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا لَوْلَا اَنْ رَبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا شَطَطًا اِفْرَاطًا مِرْفَقًا كُلُّ شَيْءٍ ارْتَفَقْتَ بِهٖ تَزَاوَرُ تَمِيلُ مِنَ الزَّوَرِ وَالْاَزْوَرُ الْاَمْيَلُ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ مِثْلُ رَكْوَةٍ وَرِكَاءٍ الْوَصِيدُ الْفِنَاءُ جَمْعُهٗ وَ

ہی سے ہے اور تمہیں علم تو تھوڑا ہی دیا گیا ہے ۔"

۵۱ ۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور آپ نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھیے اور نہ (بالکل) چپکے ہی چپکے پڑھیے ۔"

۱۸۳۳ ۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی' ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی' ان سے ابو بشر نے حدیث بیان کی' ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد " اور آپ نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھیے اور نہ (بالکل) چپکے ہی چپکے پڑھیے" کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (ابتداء میں دعوت اسلام کا) اظہار و اعلان نہیں ہوا تھا، تو اس زمانہ میں جب آپ اپنے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھتے تو قرآن مجید کی تلاوت بلند آواز سے کرتے، مشرکین سنتے تو قرآن کو بھی گالی دیتے اور اس کے نازل کرنے والے اور اس کے لانے والے کو بھی، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نماز نہ تو بہت پکار کر پڑھیے (اور قرآن مجید کی تلاوت) سے تھی، کہ مشرکین سن کر گالیاں دیں اور نہ بالکل چپکے ہی چپکے پڑھیے کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں، بلکہ درمیانی آواز میں پڑھیے ۔

۱۸۳۴ ۔ مجھ سے طلق بن غنام نے حدیث بیان کی' ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی' ان سے ہشام نے' ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ آیت دعاء کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی ۔

سورۂ کہف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اور مجاہد نے کہا کہ (آیت میں) "تقرضهم" کا معنی ہے تترکہم" وکان له ثمر" ای ذھب وفضة" اور مجاہد کے غیر نے کہا کہ یہ ثمر کی جمع ہے ۔ "باخع" ای مہلک" اسفا" ای ندما" الکهف" یعنی پہاڑ کی کھوہ، "الرقیم" ای الکتاب" مرقوم" ای مکتوب" رقم سے مشتق ہے" ربطنا علی قلوبہم" ای الھمناھم، (اسی سے آیت) لولا ان ربطنا علی قلبھا (ہے) "شططا" ای افراطا" الوصید" ای الفناء جمع وصائد اور وصد ہے وصید، دروازے کو بھی کہتے ہیں، "موصدة" ای مطبقة" اس کا اشتقاق آصد الباب واوصد سے ہے (ای اطبق) "بعثناھم" ای احییناھم ۔ "ازکیٰ" ای اکثر اور احل کے معنی میں بھی کہا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس میں نمو زیادہ ہو" "لم تظلم" ای لم تنقص سعید بن جبیر

وَصَائِدٌ وَوَصِيدٌ وَيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ آصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ أَحْيَيْنَاهُمْ أَزْكَى أَكْثَرُ وَيُقَالُ أَحَلُّ وَيُقَالُ أَكْثَرُ رَيْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ لَمْ تَنْقُصْ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الرَّقِيمُ اللَّوْحُ مِنْ رَصَاصٍ كَتَبَ

نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ "الرقیم" سے مراد وہ تختی ہے جس پر اصحاب کہف کے عامل نے ان کے نام کھدوا کر اپنے خزانے میں ڈلوا دیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی قوت سماعت ختم کر دی اور وہ سو گئے۔ ان کے غیر نے کہا کہ "وألت تئل" ای تنجو۔ مجاہد نے کہا کہ "موئلا" ای محرزاً۔ لا یستطیعون سمعا ای لا یعقلون۔

بَابٌ ۷۵۲ قَوْلِهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

۷۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور انسان جھگڑنے میں سب سے بڑھ کر ہے"۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ قَالَ أَلَا تُصَلِّيَانِ رَجْمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِنْ فُرُطًا نَدَمًا سُرَادِقُهَا مِثْلُ السُّرَادِقِ وَالْحُجْرَةِ الَّتِي تُطِيفُ بِالْفَسَاطِيطِ يُحَاوِرُهُ مِنَ الْمُحَاوَرَةِ لَكِنَّا هُوَ اللهُ رَبِّي أَيْ لَكِنْ أَنَا هُوَ اللهُ رَبِّي ثُمَّ حَذَفَ الْأَلِفَ وَأَدْغَمَ إِحْدَى النُّونَيْنِ فِي الْأُخْرَى زَلَقًا لَا يَثْبُتُ فِيهِ قَدَمٌ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ مَصْدَرُ الْوَلِيِّ عُقْبًا عَاقِبَةٌ وَعُقْبَى وَعُقْبَةٌ وَاحِدٌ وَهِيَ الْآخِرَةُ قِبَلًا وَقُبُلًا وَقَبَلًا اسْتِئْنَافًا لِيُدْحِضُوا لِيُزِيلُوا الدَّحْضُ الزَّلَقُ

۱۸۳۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں علی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے اور فرمایا، تم لوگ نماز نہیں پڑھ رہے۔ "رجماً بالغیب"، یعنی جس کے متعلق وہ خود اندھیرے میں ہیں۔ "فرطاً" ای ندماً۔ "سرادقھا" یعنی پردے اور قناتیں جو بڑے بڑے خیموں میں ہوتی ہیں۔ "یحاورہ"، محاورۃ سے مشتق ہے۔ "لکنا ھو اللہ ربی" اصل میں لکن انا ھو اللہ ربی تھا۔ پھر الف کو حذف کیا گیا۔ اور دونوں نون ایک دوسرے میں مدغم کر دیئے گئے۔ "زلقاً" یعنی جس پر قدم نہ ٹھہر سکے۔ "ھنالک الولایۃ" (میں ولایۃ) ولی کا مصدر ہے۔ "عقباً" ای عاقبۃ۔ اور عقبیٰ اور عقبۃ ایک ہیں۔ آخرت کے معنی ہیں۔ "قِبَلاً، قُبُلاً و قَبَلاً" ای استئنافاً۔ لیدحضوا ای لیزیلوا۔ الدحض ای الزلق۔

بَابٌ ۷۵۳ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا زَمَانًا وَجَمْعُهُ أَحْقَابٌ

۷۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ اپنے خادم سے بولے کہ میں برابر چلتا رہوں گا تا آنکہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچ جاؤں، یا (یونہی) سالہا سال تک چلتا رہوں"۔

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۶۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا نوف بکالی کہتے ہیں کہ جن موسیٰ (علیہ السلام) کی خضر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی وہ بنی اسرائیل کے رسول موسیٰ (علیہ السلام) کے علاوہ دوسرے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دشمن خدا نے غلط کہا۔ مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ

يَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰى قَامَ خَطِيْبًا فِىْ بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ
اَىُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ
لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنَّ
لِىْ عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ
مُوْسٰى يَا رَبِّ فَكَيْفَ لِىْ بِهٖ قَالَ تَاْخُذُ مَعَكَ حُوْتًا
فَتَجْعَلُهٗ فِىْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَهُوَ
ثَمَّ فَاَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهٗ فِىْ مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ
وَانْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ حَتّٰىٓ اِذَا
اَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوْسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ
الْحُوْتُ فِى الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِى الْبَحْرِ
فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا وَّاَمْسَكَ اللّٰهُ
عَنِ الْحُوْتِ جِرْيَةَ الْمَآءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ
فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِىَ صَاحِبُهٗ اَنْ يُّخْبِرَهٗ بِالْحُوْتِ
فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا حَتّٰىٓ اِذَا
كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ اٰتِنَا
غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ
وَلَمْ يَجِدْ مُوْسَى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ
الَّذِىْٓ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ فَتَاهُ اَرَاَيْتَ اِذْ
اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ
اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ
فِى الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَّلِمُوْسٰى وَلِفَتَاهُ
عَجَبًا فَقَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِىْ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا
قَصَصًا قَالَ رَجَعَا يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَآ اِلَى
الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُّسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
مُوْسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ
اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُكَ
لِتُعَلِّمَنِىْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا يَا مُوْسٰىٓ اِنِّىْ عَلٰى عِلْمٍ
مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ اَنْتَ وَاَنْتَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطبہ
دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ انسانوں میں سب سے زیادہ
علم کسے ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ مجھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب نازل کیا
کیونکہ انھوں نے علم کو اللہ تعالیٰ پر محمول نہیں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں وحی کے ذریعہ
بتایا کہ دو سمندروں کے سنگم پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے
موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اے رب! میں ان تک کیسے پہنچ پاؤں گا، اللہ تعالیٰ
نے بتایا کہ اپنے ساتھ ایک مچھلی لے لو اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لو، وہ جہاں گم ہو
جائے بس میرا بندہ وہیں ملے گا، چنانچہ آپ نے ایک مچھلی لی اور تھیلے میں رکھ
کر روانہ ہوئے آپ کے ساتھ آپ کے خادم یوشع بن نون رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔
جب یہ دونوں حضرات چٹان کے پاس آئے تو سر رکھ کر سو گئے، ادھر مچھلی تھیلے
میں پھڑپھڑائی، تھیلے سے نکل گئی اور دریا میں اس نے اپنا راستہ پا لیا۔ مچھلی
جہاں گری تھی اللہ تعالیٰ نے وہاں دریا کی روانی کو روک دیا اور وہاں مچھلی ایک نالی
کی طرح اٹک کر رہ گئی۔ پھر جب موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو ان کے خادم مچھلی کے
متعلق بتانا بھول گئے، اس لیے دن اور رات کا جو حصہ باقی تھا اس میں یہ
چلتے رہے، دوسرے دن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اب کھانا لاؤ،
سفر نے بہت تھکا دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اس وقت تک
نہیں تھکے، جب تک وہ اس مقام سے نہ گذر لیے جس کا اللہ تعالیٰ نے انھیں
حکم دیا تھا، اب ان کے خادم نے کہا آپ نے نہیں دیکھا جب ہم چٹان کے پاس تھے
تو مچھلی کے متعلق بتانا میں بھول گیا تھا اور صرف شیطان نے یاد رہنے نہیں دیا،
اس نے تو عجیب طریقے سے اپنا راستہ سمندر میں بنا لیا تھا۔ مچھلی تو سمندر میں اپنا
راستہ پا گئی تھی اور موسیٰ اور ان کے خادم کو حیرت میں ڈال گئی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام نے
فرمایا کہ وہی جگہ تھی جس کی تلاش میں ہم تھے، چنانچہ دونوں حضرات پیچھے اسی راستہ
سے لوٹے۔ بیان کیا کہ دونوں حضرات پیچھے اپنے نقش قدم پر لوٹے اور آخر اس
چٹان تک پہنچ گئے۔ وہاں انھوں نے دیکھا کہ ایک صاحب (خضر علیہ السلام)
کپڑے میں لپٹے ہوئے وہاں موجود ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے انھیں سلام کیا۔ خضر
علیہ السلام نے کہا کہ اس سرزمین پر "سلام" کہاں سے آ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ
ہوں، پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا کہ جی ہاں۔ آپ کے پاس اس لیے حاضر
ہوا ہوں تا کہ جو رشد و ہدایت کا علم آپ کو حاصل ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں۔ خضر
علیہ السلام نے فرمایا، موسیٰ! آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی

عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَكَهُ اللهُ لَا أَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ لَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذَا أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ

طرف سے ایک خاص علم ملا ہے جسے آپ نہیں جانتے، اسی طرح آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو علم ملا ہے وہ میں نہیں جانتا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی معاملہ میں آپ کے خلاف نہیں کروں گا، خضر علیہ السلام نے فرمایا، اچھا اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو کسی چیز کے متعلق سوال نہ کریں یہاں تک کہ میں خود آپ کو اس کے متعلق بتا دوں گا۔ اب دونوں حضرات سمندر کے ساحل پر روانہ ہوئے۔ اتنے میں ایک کشتی گذری، انھوں نے کشتی والوں سے بات کی کہ انھیں بھی اس پر سوار کر لیں۔ کشتی والوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کسی کرایہ کے بغیر انھیں سوار کر لیا جب دونوں حضرات کشتی پر بیٹھ گئے تو خضر علیہ السلام نے کلہاڑے سے کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا، اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تو خضر علیہ السلام سے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں بغیر کسی کرایہ کے اپنی کشتی میں سوار کر لیا تھا اور آپ نے انھیں کی کشتی چیر ڈالی تاکہ سارے مسافر ڈوب جائیں بلا شبہ آپ نے یہ بڑا ناگوار طرز عمل اختیار کیا ہے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا، کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو بات میں بھول گیا تھا اس پر آپ مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں تنگی نہ کیجئے، بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ پہلی مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر انھیں ٹوکا تھا۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک چڑیا آئی اور اس نے سمندر میں اپنی ایک مرتبہ چونچ ماری تو خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میرے اور آپ کے علم کی حیثیت اللہ کے علم کے معاملہ میں اس سے زیادہ نہیں ہے جتنا اس چڑیا نے اس سمندر کے پانی سے کم کیا ہے۔ پھر دونوں حضرات کشتی سے اتر گئے، ابھی وہ ساحل سمندر ہی پر چل رہے تھے کہ خضر علیہ السلام نے ایک بچہ کو دیکھا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ نے اس بچے کا سر اپنے ہاتھ میں دبایا اور اسے (گردن سے) اکھاڑ دیا اور اس کی جان لے لی۔ موسیٰ علیہ السلام اس پر بولے، آپ نے ایک بے گناہ کی جان بغیر کسی جان کے بدلے کے لے لی۔ یہ آپ نے بڑا ناپسندیدہ کام کیا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ سفیان بن عیینہ (راوی حدیث) نے بیان کیا، اور یہ پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے آخر اس مرتبہ بھی معذرت کی کہ اگر میں نے اس کے بعد پھر آپ سے کوئی سوال کیا تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھئے گا۔ آپ میرا بار بار عذر سن چکے ہیں (اس کے بعد میرے لیے

يَنْقَضَّ قَالَ مَائِلٌ فَقَامَ الْخَضِرُ فَأَقَامَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ.

بَابُ ۵۴۷ قَوْلِهِ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا مَذْهَبًا يَسْرُبُ يَسْلُكُ وَمِنْهُ سَارِبٌ بِالنَّهَارِ.

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ إِذْ قَالَ سَلُونِي قُلْتُ أَيْ أَبَا عَبَّاسٍ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ نَوْفٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ لِي قَالَ قَدْ كَذَبَ

بھی عذر کا کوئی موقع نہ رہے گا) پھر دونوں حضرات روانہ ہوئے، یہاں تک کہ ایک بستی میں پہنچے اور بستی والوں سے کہا کہ ہمیں اپنا مہمان بنا لو، لیکن انھوں نے میزبانی سے انکار کیا۔ پھر انھیں بستی میں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی۔ بیان کیا کہ دیوار جھک رہی تھی۔ خضر علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور دیوار اپنے ہاتھ سے سیدھی کر دی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ان لوگوں کے یہاں ہم آئے اور ان سے کھانے کے لیے کہا، لیکن انھوں نے ہماری میزبانی سے انکار کیا، اگر آپ چاہتے تو دیوار کے اس سیدھا کرنے کے کام پہ اجرت لے سکتے تھے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بس اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ذالک مالم تستطع علیہ صبرًا" تک۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم تو چاہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے اور واقعات ہم سے بیان کرتا۔ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تلاوت کرتے تھے۔ (جس میں خضر علیہ السلام نے اپنے کاموں کی وجہ بیان کی ہے کہ کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو چھین لیا کرتا تھا اور اس کی بھی آپ تلاوت کرتے تھے کہ" اور (جس کی گردن خضر علیہ السلام نے توڑ دی تھی) تو وہ (اللہ کے علم میں) کافر تھا اور اس کے والدین مومن تھے۔

۵۴۷ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور جب وہ دونوں' دو دریاؤں کے سنگم پہ پہنچے تو دونوں حضرات اپنی مچھلی بھول گئے، مچھلی نے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا۔ "سربا" یعنی راستہ، یسرب یعنی چلتا ہے اسی سے "سارب بالنہار" آتا ہے (دن میں چلنے والا)

۱۸۳۷ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار نے خبر دی سعید بن جبیر کے واسطے سے۔ دونوں حضرات ایک دوسرے کی روایت میں کمی اور اضافہ کے ساتھ حدیث بیان کرتے تھے اور ان کے علاوہ ایک اور صاحب نے بھی سعید بن جبیر سے سن کر حدیث بیان کی، کہ آپ نے فرمایا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے گھر حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھو، میں نے عرض کی، اے ابوعباس! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے۔ کوفہ میں ایک قصہ گو شخص نوف نامی ہے اور وہ کہتا ہے کہ موسیٰ صاحب خضر وہ نہیں تھے جو بنی اسرائیل کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام ہوئے ہیں (ابن جریج نے بیان کیا کہ) عمرو بن دینار نے تو روایت

عَدُوُّ اللهِ وَأَمَّا يَعْلَى فَقَالَ لِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض
حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ ذَكَّرَ النَّاسَ يَوْمًا حَتَّى إِذَا فَاضَتِ الْعُيُونُ
وَرَقَّتِ الْقُلُوبُ وَلَّى فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ
رَسُولَ اللهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ
لَا فَعَتَبَ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَى اللهِ قِيلَ بَلَى
قَالَ أَيْ رَبِّ فَأَيْنَ قَالَ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَيْ
رَبِّ اجْعَلْ لِي عَلَمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِي عَمْرٌو
قَالَ حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ وَقَالَ لِي يَعْلَى قَالَ
خُذْ نُونًا مَيِّتًا حَيْثُ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ
فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ فَقَالَ لِفَتَاهُ
لَا أُكَلِّفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ
الْحُوتُ قَالَ مَا كَلَّفْتَ كَثِيرًا فَذَلِكَ
قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ
يُوشَعَ بْنِ نُونٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا
هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرْيَانَ إِذْ تَضَرَّبَ
الْحُوتُ وَمُوسَى نَائِمٌ فَقَالَ فَتَاهُ لَا أُوقِظُهُ
حَتَّى إِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ وَتَضَرَّبَ
الْحُوتُ حَتَّى دَخَلَ الْبَحْرَ فَأَمْسَكَ اللهُ
عَنْهُ جِرْيَةَ الْبَحْرِ حَتَّى كَأَنَّ أَثَرَهُ
فِي حَجَرٍ قَالَ لِي عَمْرٌو هَكَذَا كَأَنَّ أَثَرَهُ
فِي حَجَرٍ وَحَلَّقَ بَيْنَ إِبْهَامَيْهِ وَاللَّتَيْنِ
تَلِيَانِهِمَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا
نَصَبًا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللهُ عَنْكَ النَّصَبَ
لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ فَرَجَعَا
فَوَجَدَا خَضِرًا قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي
سُلَيْمَانَ عَلَى طِنْفِسَةٍ خَضْرَاءَ عَلَى
كَبِدِ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسَجًّى

اس طرح بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دشمن خدا جھوٹی بات کہتا ہے، لیکن یعلی بن مسلم نے اپنی روایت میں اس طرح مجھ سے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسول تھے، ایک دن آپ نے لوگوں (بنی اسرائیل) کو وعظ وتذکیر کی یہاں تک کہ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور دل پسیج گئے تو آپ واپس جانے کے لیے مڑے۔ اس وقت ایک شخص نے آپ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا دنیا میں آپ سے بڑا کوئی عالم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، اس پر اللہ نے عتاب نازل کیا، کیونکہ آپ نے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی تھی۔ آپ سے کہا گیا کہ ہاں تم سے بھی بڑا عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار! وہ کہاں ہیں؟ فرمایا، دو دریاؤں کے سنگم پر۔ عرض کی اے پروردگار! میرے لیے ان کی کوئی پہچان متعین کر دیجئے کہ میں انھیں اس سے پہچان لوں، عمرو نے مجھ سے اپنی روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جہاں تم سے تمھاری مچھلی جدا ہو جائے (وہیں وہ ملیں گے) اور یعلی نے حدیث اس طرح بیان کی کہ ایک مردہ مچھلی ساتھ لے لو، جہاں اس مچھلی میں روح پڑ جائے۔ (وہیں وہ ملیں گے) موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی ساتھ لے لی اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لیا۔ آپ نے اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ بس تمھیں اتنی تکلیف دوں گا کہ جب مچھلی تم سے جدا ہو جائے تو مجھے بتانا، انھوں نے عرض کی کہ آپ نے تو کچھ کام ذمہ نہ کیا۔ اسی کی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ" میں وہ فتیٰ (رفیق سفر) یوشع بن نون رضی اللہ عنہ تھے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ (راوی حدیث) نے ان کے نام کی تعیین نہیں کی تھی۔ بیان کیا کہ پھر وہ ایک چٹان کے سایہ میں ٹھہر گئے جہاں نمی اور ٹھنڈ تھی۔ اس وقت مچھلی حرکت کرنے لگی۔ موسیٰ علیہ السلام سو رہے تھے اس لیے رفیق سفر نے سوچا کہ آپ کو جگانا نہ چاہیے۔ لیکن جب موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو وہ مچھلی کی حرکت کے متعلق بھول گئے، اسی عرصہ میں مچھلی نے ایک حرکت کی اور دریا میں چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کی جگہ پانی کے بہاؤ کو روک دیا جس سے وہ پتھر کی طرح وہیں رک گئی۔ عمرو بن دینار نے مجھ سے بیان کیا کہ اس طرح وہ پانی میں معلق ہو گئی تھی، آپ نے دونوں انگوٹھوں اور اس سے قریب کی انگلیوں سے حلقہ بنا کر اس کی کیفیت بتائی (اس کے بعد کچھ دور اور وہ حضرات آگے گئے) پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہمیں اب اس سفر میں تھکن محسوس ہو رہی ہے۔ ان

بِثَوْبِهِ قَدْ جَعَلَ طَرَفَهُ تَحْتَ رِجْلَيْهِ وَطَرَفَهُ
تَحْتَ رَأْسِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَكَشَفَ
عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ بِأَرْضِي مِنْ سَلَامٍ
مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي
إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَأْنُكَ
قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا
قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّوْرَاةَ بِيَدَيْكَ
وَأَنَّ الْوَحْيَ يَأْتِيكَ يَا مُوسَى إِنَّ لِي عِلْمًا
لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنَّ لَكَ
عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَعْلَمَهُ فَأَخَذَ
طَائِرٌ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ
وَاللَّهِ مَا عِلْمِي وَمَا عِلْمُكَ فِي جَنْبِ
عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا
الطَّائِرُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى إِذَا
رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ
صِغَارًا تَحْمِلُ أَهْلَ هَذَا السَّاحِلِ
الْآخَرِ عَرَفُوهُ فَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ الصَّالِحُ
قَالَ قُلْنَا لِسَعِيدٍ خَضِرٌ قَالَ نَعَمْ لَا نَحْمِلُهُ
بِأَجْرٍ فَخَرَقَهَا وَوَتَدَ فِيهَا وَتِدًا قَالَ
مُوسَى أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ
جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ مُجَاهِدٌ مُنْكَرًا قَالَ
أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا
كَانَتِ الْأُولَى نِسْيَانًا وَالْوُسْطَى شَرْطًا
وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا
نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا
لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ يَعْلَى قَالَ سَعِيدٌ
وَجَدَ غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلَامًا
كَافِرًا ظَرِيفًا فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ
بِالسِّكِّينِ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ

کے رفیق سفر نے عرض کی، اللہ نے آپ کی تھکن کو دور کر دیا ہے (اور مچھلی زندہ ہوگئی ہے) ابن جریج نے بیان کیا کہ یہ ٹکڑا سعید بن جبیر سے نہیں مروی ہے۔ یوشع بن نون رضی اللہ عنہ نے موسیٰ علیہ السلام کو واقعہ بتایا تو دونوں حضرات واپس لوٹے اور خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ مجھ سے عثمان بن ابی سلیمان نے بیان کیا کہ دریا کے بیچ میں ایک چھوٹے سے روئیں دار فرش پر آپ تشریف رکھتے تھے۔ اور سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ آپ اپنے کپڑے سے تمام جسم لپیٹے ہوئے تھے اس کا ایک کنارہ آپ کے پاؤں کے نیچے تھا اور دوسرا سر کے اوپر تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے پہنچ کر سلام کیا تو آپ نے اپنا چہرہ کھولا اور کہا، میری اس سرزمین میں اور سلام! آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں، پوچھا موسیٰ بنی اسرائیل؟ فرمایا کہ ہاں، پوچھا آپ کیوں آئے ہیں؟ فرمایا کہ میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ جو ہدایت کا علم آپ کو حاصل ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں۔ اس پر خضر علیہ السلام نے فرمایا، کیا آپ کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ توریت آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ پر وحی نازل ہوتی ہے، اے موسیٰ مجھے جو علم حاصل ہے اس کا سیکھنا آپ کے لیے مناسب نہیں ہے اسی طرح آپ کو جو علم حاصل ہے اس کا سیکھنا میرے لیے مناسب نہیں ہے۔ اس عرصہ میں ایک چڑیا نے اپنی چونچ سے دریا کا پانی لیا تو آپ نے فرمایا، خدا گواہ ہے، کہ میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں اس سے زیادہ نہیں ہے جتنا اس چڑیا نے دریا کا پانی اپنی چونچ میں لیا ہے، کشتی پر چڑھنے کے وقت انھوں نے چھوٹی چھوٹی کشتیاں دیکھیں جو ایک ساحل کے لوگوں کو دوسرے ساحل پر لے جا کر چھوڑ آتی تھیں کشتی والوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کہا کہ یہ اللہ کے صالح بندے ہیں ہم ان سے کرایہ نہیں لیں گے لیکن خضر علیہ السلام نے کشتی میں شگاف کر دیئے اور اس میں (تختوں کی جگہ) کیلیں گاڑ دیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ نے اس لیے اسے پھاڑ ڈالا ہے کہ اس کے مسافروں کو ڈبو دیں، بلاشبہ آپ نے ایک بڑا ناگوار کام کیا ہے۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے آیت میں "امراً" کا ترجمہ "منکراً" کیا ہے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا میں نے پہلے ہی نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ موسیٰ علیہ السلام کا پہلا سوال تو بھول کی وجہ سے تھا لیکن دوسرا بطور شرط تھا اور تیسرا قصداً انھوں نے کیا تھا موسیٰ علیہ السلام نے اس پہلے سوال پر کہا کہ جو میں بھول گیا اس پر مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں تنگی نہ کیجئے۔ پھر انھیں ایک بچہ ملا تو خضر علیہ السلام نے اسے قتل کر دیا یعلی نے بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ خضر علیہ السلام کو چند بچے ملے جو کھیل رہے تھے۔

نَفْسٍ لَمْ تَعْمَلْ بِالْحِنْثِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأَهَا زَكِيَّةً زَاكِيَةً مُسْلِمَةً كَقَوْلِكَ غُلَامًا زَكِيًّا فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَى حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ أَجْرًا نَأْكُلُهُ وَكَانَ وَرَاءَهُمْ وَكَانَ أَمَامَهُمْ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَزْعُمُونَ عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ أَنَّهُ هُدَدُ بْنُ بُدَدٍ وَالْغُلَامُ الْمَقْتُولُ اسْمُهُ يَزْعُمُونَ جَيْسُورٌ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا فَأَرَدْتُ إِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهِ أَنْ يَدَعَهَا لِعَيْبِهَا فَإِذَا جَاوَزُوا أَصْلَحُوهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ سَدُّوهَا بِقَارُورَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالْقَارِ كَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ كَافِرًا فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا أَنْ يَحْمِلَهُمَا حُبُّهُ عَلَى أَنْ يُتَابِعَاهُ عَلَى دِينِهِ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبَدِّلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً لِقَوْلِهِ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَقْرَبَ رُحْمًا هُمَا بِهِ أَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْأَوَّلِ الَّذِي قَتَلَ خَضِرٌ وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ أَنَّهُمَا أُبْدِلَا جَارِيَةً وَأَمَّا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ إِنَّهَا جَارِيَةٌ.

بَابُ قَوْلِهِ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا

آپ نے ان میں سے ایک بچہ کو پکڑا جو کافر اور چالاک تھا اور اسے لٹا کر چھری سے ذبح کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، آپ نے بلا قصاص کے ایک بے گناہ جان کو جس نے کوئی برا کام نہیں کیا تھا، قتل کر ڈالا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت میں "زکیۃ" کی قرأت "زاکیۃ" کیا کرتے تھے بمعنی مسلمۃ۔ جیسے "غلاما زکیا" میں ہے۔ پھر وہ دونوں حضرات آگے بڑھے تو ایک دیوار نظر پڑی جو بس گرنے ہی والی تھی خضر علیہ السلام نے اسے ٹھیک کر دیا۔ سعید بن جبیر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ اس طرح یعلیٰ بن مسلم نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ خضر علیہ السلام نے دیوار پر ہاتھ پھیر کر اسے ٹھیک کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے سکتے تھے۔ سعید بن جبیر نے اس کی تشریح کی کہ اجرت جسے ہم کھا سکتے۔ آیت "وکان وراءھم" کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قرأت "وکان امامھم" کی یعنی کشتی جہاں جا رہی تھی اس ملک میں ایک بادشاہ تھا، سعید کے سوا دوسرے راوی سے اس بادشاہ کا نام ھُدَد بن بُدَد نقل کرتے ہیں اور جس بچہ کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا اس کا نام جیسور بیان کرتے ہیں۔ تو وہ بادشاہ ہر نئی اور اچھی کشتی کو زبردستی چھین لیا کرتا تھا، اس لیے میں نے چاہا کہ جب یہ کشتی اس کے سامنے سے گذرے تو اس کے اس عیب کی وجہ سے (جو میں نے اس میں کر دیا ہے) اسے نہ چھینے۔ جب کشتی والے اس بادشاہ کے حدودِ سلطنت سے گذر جائیں گے تو خود اسے ٹھیک کر لیں گے اور اسے کام میں لاتے رہیں گے، بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ انھوں نے کشتی کو سیسہ لگا کر جوڑا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ تارکول سے جوڑا تھا اور جس بچہ کو قتل کر دیا ہے تو اس کے والدین مومن تھے اور وہ بچہ (اللہ کی تقدیر میں) کافر تھا۔ اس لیے ہمیں ڈر تھا کہ کہیں (بڑا ہو کر) وہ انھیں بھی سرکشی اور کفر میں نہ مبتلا کر دے۔ کہ اپنے لڑکے سے انتہائی محبت انھیں اس کے دین کی اتباع پر مجبور کر دے اس لیے ہم نے چاہا کہ اللہ اس کے بدلہ میں انھیں کوئی نیک اور اس سے بہتر اولاد دے۔ "وَاَقْرَبُ رُحْمًا"، یعنی اس کے والدین اس بچہ پر جو اب اللہ تعالیٰ انھیں دے گا پہلے سے زیادہ مہربان ہوں جسے خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا ہے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ان والدین کو اس بچہ کے بدلے ایک لڑکی دی گئی تھی۔ داؤد بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ کئی سواؤں سے نقل کرتے ہیں کہ وہ لڑکی ہی تھی۔

۷۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس جب دونوں اس جگہ سے آگے بڑھ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیقِ سفر سے فرمایا کہ ہمارا کھانا

نَصَبًا إِلَى قَوْلِهِ عَجَبًا صُنْعًا عَمَلًا حِوَلًا تَحَوُّلًا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا إِمْرًا وَنُكْرًا دَاهِيَةً يَنْقَضَّ يَنْقَاضَ كَمَا تَنْقَاضُ السِّنُّ لَتَخِذْتَ وَاتَّخَذْتَ وَاحِدٌ رُحْمًا مِنَ الرُّحْمِ وَهِيَ أَشَدُّ مُبَالَغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ وَنَظُنُّ أَنَّهُ مِنَ الرَّحِيمِ وَتُدْعَى مَكَّةُ أُمَّ رُحْمٍ أَيِ الرَّحْمَةِ تَنْزِلُ بِهَا

لاؤ سفر سے ہمیں اب تھکن محسوس ہونے لگی ہے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "عجباً" تک۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں "صنعاً" عمل کے معنی میں ہے، "حولاً" یعنی پھر جانا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہی تو وہ چیز تھی جو ہم چاہتے تھے۔ چنانچہ دونوں حضرات الٹے پاؤں واپس لوٹے۔ ارشاد خداوندی "امراً"، اور "نکراً" دونوں عظیم اور بڑے کے معنی میں ہیں۔ "ینقض" یعنی گرنے ہی والی تھی جیسے دانت کے گرنے کے لیے "ینقاض السن" بولتے ہیں "لتخذت" (بالتخفیف) "اتخذت" (بالتشدید) ایک معنی میں ہے "رحماً" "رحم" سے ہے اور اس میں رحمت کے مقابلہ میں بہت زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے اور بعضوں نے اسے رحیم سے مشتق مانا ہے۔ مکہ کو ام رحم اس لیے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر نازل ہوتی رہتی ہے۔

١٨٣٨ - حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَى الْخَضِرِ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقِيلَ لَهُ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ وَأَوْحَى إِلَيْهِ بَلَى عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ كَيْفَ السَّبِيلُ إِلَيْهِ قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَاتَّبِعْهُ قَالَ فَخَرَجَ مُوسَى وَمَعَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ وَمَعَهُمَا الْحُوتُ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَنَزَلَا عِنْدَهَا قَالَ فَوَضَعَ مُوسَى رَأْسَهُ فَنَامَ قَالَ سُفْيَانُ وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ عَمْرٍو قَالَ وَفِي أَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ

١٨٣٨ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ نوف بکالی کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام جو اللہ کے نبی تھے وہ نہیں جنھوں نے خضر علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دشمن خدا[1] نے غلط بات کہی، ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو وعظ کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا عالم کون شخص ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر عتاب کیا کیونکہ انھوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی تھی، اور ان کے پاس وحی بھیجی کہ ہاں، میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین پر ہے اور وہ تم سے بڑا عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار! ان تک پہنچنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک مچھلی تھیلے میں ساتھ لے لو پھر جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں انھیں تلاش کرو۔ بیان کیا کہ موسیٰ علیہ السلام نکل پڑے اور آپ کے ساتھ آپ کے رفیق سفر یوشع بن نون رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مچھلی ساتھ تھی، جب چٹان تک پہنچے تو وہاں ٹھہر گئے، موسیٰ علیہ السلام اپنا سر رکھ کر وہیں سو گئے، عمرو کی روایت کے سوا دوسری روایت کے حوالہ سے سفیان نے بیان کیا کہ اس چٹان میں جڑ میں ایک چشمہ تھا، جسے "حیاۃ" کہا جاتا تھا۔ جس چیز پر اس

---

[1] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق یہ لفظ محض تنبیہ اور توبیخ کے طور پر کہتے تھے یہ مقصد نہیں تھا کہ واقعی وہ اللہ کے دشمن ہیں۔

يُقَالُ لَهَا الْحَيَاةُ لَا يُصِيبُ مِنْ مَائِهَا شَيْءٌ إِلَّا حَيِيَ فَأَصَابَ الْحُوتَ مِنْ مَاءِ تِلْكَ الْعَيْنِ قَالَ فَتَحَرَّكَ وَانْسَلَّ مِنَ الْمِكْتَلِ فَدَخَلَ الْبَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا الْآيَةَ قَالَ وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ مَا أُمِرَ بِهِ قَالَ لَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ ابْنُ نُونٍ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ الْآيَةَ قَالَ فَرَجَعَا يَقُصَّانِ فِي آثَارِهِمَا فَوَجَدَا فِي الْبَحْرِ كَالطَّاقِ مَمَرَّ الْحُوتِ فَكَانَ لِفَتَاهُ عَجَبًا وَلِلْحُوتِ سَرَبًا قَالَ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذْ هُمَا بِرَجُلٍ مُتَسَجٍّ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى قَالَ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ بَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمْ فِي سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ يَقُولُ بِغَيْرِ أَجْرٍ فَرَكِبَا فِي السَّفِينَةِ قَالَ وَوَقَعَ عُصْفُورٌ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ الْبَحْرَ فَقَالَ الْخَضِرُ لِمُوسَى مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِقْدَارُ مَا غَمَسَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْقَارَهُ قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِذْ عَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى قَدُومٍ فَخَرَقَ السَّفِينَةَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ

کا پانی پڑ جاتا وہ زندہ ہو جاتا تھا۔ اس مچھلی پر بھی اس کا پانی پڑا تو اس کے اندر حرکت پیدا ہوئی اور وہ اپنے تھیلے سے نکل کر دریا میں چلی گئی، موسیٰ علیہ السلام جب بیدار ہوئے تو آپ نے اپنے رفیقِ سفر سے فرمایا کہ ہمارا کھانا لاؤ الآیۃ۔ بیان کیا کہ سفر میں موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت تک کوئی تھکن محسوس نہیں ہوئی۔ جب تک وہ متعینہ جگہ سے آگے نہیں بڑھ گئے۔ رفیقِ سفر یوشع بن نون نے اس پر کہا، آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے تو میں مچھلی کے متعلق کہنا بھول گیا، الآیۃ۔ بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات الٹے پاؤں واپس لوٹے۔ دیکھا کہ جہاں مچھلی پانی میں گری تھی وہاں اس کے گذرنے کی جگہ طاق کی سی صورت بنی ہوئی ہے مچھلی تو پانی میں چلی گئی تھی لیکن یوشع بن نون رضی اللہ عنہ کو اس طرح اس کے رُک جانے پر تعجب تھا جب چٹان پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک بزرگ کپڑے میں لپٹے ہوئے وہاں موجود ہیں موسیٰ علیہ السلام نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے فرمایا کہ تمھاری اس سرزمین میں سلام کہاں سے آ گیا؟ آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں۔ پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا کہ جی ہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا، کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ جو ہدایت کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے وہ آپ مجھے بھی سکھا دیں خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ کو اللہ کی طرف سے ایسا علم حاصل ہے جو میں نہیں جانتا اور اسی طرح مجھے اللہ کی طرف سے ایسا علم حاصل ہے جو آپ نہیں جانتے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، لیکن میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ خضر علیہ السلام نے اس پر کہا کہ اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہی ہے تو پھر مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہ پوچھئے گا، میں خود آپ کو بتا دوں گا۔ چنانچہ دونوں حضرات دریا کے کنارے کنارے روانہ ہوئے ان کے قریب سے ایک کشتی گذری تو خضر علیہ السلام کو کشتی والوں نے پہچان لیا اور اپنی کشتی میں آپ کو بغیر کرایہ کے چڑھا لیا۔ دونوں حضرات کشتی میں سوار ہو گئے۔ بیان کیا کہ اسی عرصہ میں ایک چڑیا کشتی کے کنارے آ کے بیٹھی اور اس نے اپنی چونچ کو دریا میں ڈالا تو خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میرا، آپ کا اور تمام مخلوقات کا علم اللہ کے علم کے مقابلہ اس سے زیادہ نہیں ہے جتنا اس چڑیا نے اپنی چونچ میں دریا کا پانی لیا ہے۔ بیان کیا کہ پھر یکدم جب خضر علیہ السلام نے بھاوڑا اٹھایا اور کشتی کو پھاڑ ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام اس طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان لوگوں نے ہمیں بغیر کسی کرایہ کے اپنی کشتی میں سوار کر لیا تھا اور آپ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ ان کی کشتی ہی چیر ڈالی کہ اور اس کے

قَوْلِهِ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ الْآيَةَ فَانْطَلَقَا إِذَا هُمَا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا إِلَى قَوْلِهِ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّا دَخَلْنَا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا۔

باب ۷۵۶ قَوْلِهِ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا هُمُ الْحَرُورِيَّةُ قَالَ لَا هُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحَرُورِيَّةُ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ۔

باب ۷۵۷ قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ

مسافر ڈوب مریں۔ بلاشبہ آپ نے بڑا ناپسندیدہ کام کیا، پھر دونوں حضرات آگے بڑھے تو دیکھا کہ ایک بچہ جو بہت سے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور کاٹ ڈالا، اس پر موسیٰ علیہ السلام بول پڑے کہ آپ نے بلا کسی قصاص و بدلہ کے ایک معصوم جان لے لی، یہ تو بڑی ناگوار بات ہے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "پس اس بستی والوں نے ان کی میزبانی سے انکار کیا، پھر اسی بستی میں انہیں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی خضر علیہ السلام نے اپنا ہاتھ یوں اس پر پھیرا اور اسے سیدھا کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، ہم اس بستی میں آئے تو انھوں نے ہماری میزبانی سے انکار کیا اور ہمیں کھانا بھی نہیں دیا۔ اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے سکتے تھے، خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ بس یہاں سے اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے اور میں آپ کو ان کاموں کی وجہ بتاؤں گا جن پر آپ صبر نہیں کر سکے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کاش موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ان کے سلسلے میں اور واقعات ہم سے بیان کرتا۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ (وکان وراءهم ملك کے بجائے) " وکان امامهم ملك یاخذ کل سفینة صالحة غصبا"، قرأت کرتے تھے اور وہ بچہ (جسے قتل کیا تھا) اس کے والدین مومن تھے (اور یہ کافر ہوتا)

۷۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا ہم بتا دیں آپ کو ان کے متعلق جو اپنے اعمال کے اعتبار سے گھاٹے میں ہیں۔"

۱۸۳۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے مصعب بن سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ) سے آیت "هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا" (ترجمہ اوپر گزر چکا) کے متعلق سوال کیا کہ اس سے خوارج مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور نصاریٰ نے جنت کا انکار کیا اور کہا کہ اس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ملے گی۔ اور خوارج وہ ہیں، جنھوں نے اللہ کے عہد و میثاق کو توڑا۔ سعد رضی اللہ عنہ انھیں فاسق کہا کرتے تھے۔

۷۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں کو اور اس سے ملنے کو جھٹلایا، پس ان کے

الآيَة :

۱۸۴۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوا فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهُ :

كٓهٰيٰعٓصٓ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْصِرْ بِهِمْ وَأَسْمِعِ اللهُ يَقُولُهُ وَهُمُ الْيَوْمَ لَا يَسْمَعُونَ وَلَا يُبْصِرُونَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ يَعْنِي قَوْلَهُ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرِ الْكُفَّارُ يَوْمَئِذٍ أَسْمَعُ شَيْءٍ وَأَبْصَرُهُ لَأَرْجُمَنَّكَ لَأَشْتِمَنَّكَ وَرِئْيًا مَنْظَرًا وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ حَتَّى قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا تُزْعِجُهُمْ إِلَى الْمَعَاصِي إِزْعَاجًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِدًّا عِوَجًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وِرْدًا عِطَاشًا أَثَاثًا مَالًا إِدًّا قَوْلًا عَظِيمًا رِكْزًا صَوْتًا غَيًّا خُسْرَانًا بُكِيًّا جَمَاعَةُ بَاكٍ صِلِيًّا صَلِيَ يَصْلَى نَدِيًّا وَالنَّادِي مَجْلِسًا :

باب ۷۵۸ قَوْلِهِ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ

تمام اعمال غارت ہو گئے ۔

۱۸۴۰ ۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ۔ انھیں مغیرہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ قیامت کے دن ایک بہت بھاری بھرکم موٹا تازہ شخص آئے گا، لیکن وہ اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی کوئی وقعت نہیں رکھے گا اور فرمایا کہ پڑھو، فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا، (قیامت کے دن ان کا کوئی وزن نہ ہوگا) اور یحییٰ بن بکیر سے روایت ہے، ان سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوالزناد نے اسی حدیث کی طرح روایت کی ہے ۔

کھیعص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے متعلق) "ابصر بہم واسمع" کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کفار آج کچھ نہیں سن رہے ہیں، اور نہ کچھ دیکھ رہے ہیں، کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہیں، لیکن قیامت کے دن سب سے زیادہ سننے والے اور دیکھنے والے ہوں گے (اگرچہ یہ انھیں کچھ بھی نفع نہ دے گا) ارشاد خداوندی "لارجمنک" لَأَشْتِمَنَّكَ کے معنی میں ہے "ورئیا" یعنی منظر، اور ابووائل نے بیان کیا کہ مریم علیہا السلام جانتی تھیں کہ خوف خدا رکھنے والا شخص عقلمند و دانا ہوتا ہے اسی لیے انھوں نے (جبریل علیہ السلام کو مردکی صورت میں دیکھ کر) فرمایا تھا کہ "میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تو خوف خدا رکھنے والا ہے" اور ابن عیینہ نے فرمایا کہ "تؤزہم ازا"، ای تزعجہم الی المعاصی ازعاجا" شیاطین انھیں گناہوں کے لیے ابھارتے رہتے ہیں، مجاہد نے فرمایا "ادًّا" یعنی عوجاً ہے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "وردًا" یعنی عطاشاً "اثاثاً"، ای مالاً "ادًّا"، ای قولاً عظیماً "رکزاً"، ای صوتاً" ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے صاحب نے کہا "غیاً" یعنی خسران ہے "بکیاً" یعنی رونے والوں کی جماعت "صلیاً صلی یصلی کا مصدر ہے" "ندیاً" اور نادی ایک چیز ہے یعنی مجلس ۔

۷۵۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ

الحسرۃ:

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ أَمْلَحَ فَيُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ ثُمَّ يُنَادِي يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَأَ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهَؤُلَاءِ فِي غَفْلَةٍ أَهْلُ الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ:

باب ۷۵۹ قَوْلِهِ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ:

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا:

باب ۷۶۰ قَوْلِهِ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا:

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا قَالَ جِئْتُ الْعَاصِيَ ابْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ أَتَقَاضَاهُ

الحسرۃ:

۱۸۴۱۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن موت ایک چتی دار مینڈھے کی شکل میں لائی جائے گی۔ ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے جنت والو! تمام جنتی گردن اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے، آواز دینے والا پوچھے گا، اسے بھی پہچانتے ہو؟ وہ بولیں گے کہ ہاں، یہ موت ہے، ہر شخص اسے (موت کے وقت) دیکھ چکا ہے۔ پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور آواز دینے والا جنتیوں سے کہے گا کہ اب تمہارے لیے ہمیشگی ہے، موت تم پر کبھی نہ آئے گی اور اے جہنم والو! تمہیں بھی ہمیشہ اسی طرح رہنا ہے، تم پر بھی موت کبھی نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے تلاوت کی "وانذرھم یوم الحسرۃ" الخ (اور آپ انہیں حسرت کے دن سے ڈرائیے جبکہ آخری فیصلہ کر دیا جائے گا اور یہ لوگ بے پرواہی میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے)۔

۷۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد
"وما نتنزل الا بامر ربک"

۱۸۴۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا جیسا کہ اب آپ کی ملاقات کا معمول ہے، اس سے زیادہ آپ ہم سے ملاقات کے لیے کیوں نہیں آیا کرتے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وما نتنزل الا بامر ربک الخ" (یعنی فرشتے) نازل نہیں ہوتے بجز آپ کے پروردگار کے حکم کے، اسی کی ملک ہے جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے۔

۷۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "افرأیت الذی کفر بآیاتنا وقال لاوتین مالا وولدا"

۱۸۴۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے خباب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں عاص بن وائل سہمی کے یہاں اپنا حق مانگنے گیا[1]

---

[1] خباب رضی اللہ عنہ لوہار کا کام کیا کرتے تھے اور عاص بن وائل سہمی نے ان سے ایک تلوار بنوائی تھی۔ اس کی مزدوری باقی تھی، وہی مانگنے گئے تھے۔ عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ مشہور صحابی اس کے لڑکے ہیں۔ واقعہ مکہ کا ہے۔

حَقًّا لِي عِنْدَهُ، فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَأَقْضِيكَهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَعَنْ شُعْبَةَ وَحَفْصٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

تو وہ کہنے لگا کہ جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کفر نہیں کرو گے میں تمھیں اجرت نہیں دوں گا، میں نے اس پر کہا کہ یہ میں کبھی نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ تم مرنے کے بعد پھر زندہ کئے جاؤ۔ اس پر وہ بولا، کیا مرنے کے بعد پھر مجھے زندہ کیا جائے گا؟ میں نے کہا کہ ہاں، ضرور۔ کہنے لگا کہ پھر وہاں بھی میرے پاس مال واولاد ہو گی اور میں وہیں تمھاری اجرت بھی دے دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ:
افرأیت الذی کفر بآیٰتنا وقال لاوتین مالا وولدا، (بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری نشانیوں سے کفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے مال اور اولاد مل کر رہیں گے) اس حدیث کی روایت ثوری، شعبہ، حفص، ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش کے واسطہ سے کی ہے (رحمہم اللہ تعالیٰ)

بَابُ ۷۶۱ قَوْلِهٖ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا۔

۷۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا "عہدا"، ای مَوْثِقًا۔

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ سَيْفًا فَجِئْتُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قُلْتُ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُحْيِيكَ قَالَ إِذَا أَمَاتَنِيَ اللّٰهُ ثُمَّ بَعَثَنِي وَلِي مَالٌ وَّوَلَدٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا لَمْ يَقُلِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ سَيْفًا وَّلَا مَوْثِقًا۔

۱۸۴۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابوالضحیٰ نے، انھیں مسروق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ میں، میں لوہار تھا اور عاص بن وائل سہمی کے لیے میں نے ایک تلوار بنائی تھی (اجرت باقی تھی اس لیے) ایک دن میں اس کی اجرت مانگنے آیا تو کہنے لگا کہ اس وقت تک نہیں دوں گا، جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرو گے۔ میں نے کہا کہ میں آنحضور کی نبوت کا انکار ہرگز نہیں کروں گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے مارے اور پھر زندہ کرے۔ وہ کہنے لگا کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے مار کر دوبارہ زندہ کرے گا تو میرے پاس اس وقت مال واولاد بھی ہو گی (اور اسی وقت تم اپنی اجرت مجھ سے لے لینا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "افَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا (بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری نشانیوں سے کفر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے تو مال واولاد مل کر رہیں گے تو کیا یہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا اس نے خدائے رحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے) عہد بمعنی موثق (جس کا کرنا ضروری ہو) اشجعی نے سفیان کے واسطہ سے اپنی روایت میں "موثقا" اور "سیفا" کے الفاظ نہیں کہے ہیں۔

بَابُ ۷۶۲ قَوْلِهٖ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا۔

۷۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا۔
(ہرگز نہیں ہم اس کا کہا ہوا لکھ لیتے ہیں۔ اور اس کا عذاب بڑھاتے ہی چلے جائیں گے)

۱۸۴۵ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِي ابْنِ وَائِلٍ قَالَ فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ فَذَرْنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَسَوْفَ أُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۔

۱۸۴۵ - ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، انھوں نے ابوالضحیٰ سے سنا ان سے مسروق نے حدیث بیان کی کہ خباب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں زمانۂ جاہلیت میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ اور عاص بن وائل پر (اسی سلسلے میں) میرا قرض تھا بیان کیا کہ آپ اس کے پاس اپنا قرض مانگنے آئے تو کہنے لگا کہ جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرتے، تمھاری مزدوری نہیں مل سکتی۔ آپ نے اس پر جواب دیا کہ خدا کی قسم میں ہرگز آنحضورؐ کا انکار نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھیں مارے اور پھر دوبارہ زندہ کرے۔ عاص کہنے لگا کہ پھر مرنے تک مجھ سے قرض کا مطالبہ نہ کرو، مرنے کے بعد جب میں زندہ ہوں گا تو مجھے مال و اولاد بھی ملیں گے اور اس وقت تمھارا قرض دے دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ افرأیت الذی کفر بآیتنا وقال لاوتین مالا وولدا'' الخ (ترجمہ گذر چکا)

بابٌ ۷۶۳ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجِبَالُ هَدًّا هَدْمًا ۔

۷۶۳ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد '' وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا '' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت '' الْجِبَالُ هَدًّا '' کا مطلب یہ ہے کہ پہاڑ ڈھے جائیں گے۔

۱۸۴۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَنْ أَكْفُرَ بِهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا

۱۸۴۶ - ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض چاہیئے تھا۔ میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو کہنے لگا کہ جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کر دگے تمھارا قرض نہیں دوں گا۔ میں نے کہا کہ میں آں حضورؐ کا انکار ہرگز نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھیں مارے اور پھر زندہ کرے، اس نے اس پر پوچھا کیا موت کے بعد میں دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا پھر تو مجھے مال و اولاد بھی مل جائیں گے، اور اسی وقت تمھارا قرض بھی ادا کروں گا، بیان کیا کہ اس کے متعلق آیت نازل ہوئی کہ '' افرأیت الذی کفر بآیتنا وقال لاوتین مالا وولدا اطلع الغیب ام اتخذ عند الرحمٰن عھدا کلا سنکتب ما یقول ونمد لہ من العذاب مدا ونرثه ما یقول ویاتینا فردا '' (بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری نشانیوں سے کفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے تو مال اور اولاد مل کر رہیں گے۔ تو کیا یہ غیب پر مطلع ہوگیا ہے۔ یا اس نے

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا

سُورَةُ طٰهٰ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَالضَّحَّاكُ بِالنَّبَطِيَّةِ طٰهٰ يَا رَجُلُ يُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ أَزْرِي ظَهْرِي فَيُسْحِتَكُمْ يُهْلِكَكُمْ الْمُثْلَى تَأْنِيثُ الْأَمْثَلِ يَقُولُ بِدِينِكُمْ يُقَالُ خُذِ الْمُثْلَى خُذِ الْأَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا يُقَالُ هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ فَأَوْجَسَ أَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيفَةً لِكَسْرَةِ الْخَاءِ فِي جُذُوعِ أَيْ عَلَى جُذُوعِ خَطْبُكَ بَالُكَ مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهُ لَنُذْرِيَنَّهُ قَاعًا يَعْلُوهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا فَأَلْقَيْتُهَا أَلْقَى صَنَعَ فَنَسِيَ مُوسَى هُمْ يَقُولُونَهُ أَخْطَأَ الرَّبَّ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا الْعِجْلُ هَمْسًا حِسُّ الْأَقْدَامِ حَشَرْتَنِي أَعْمَى عَنْ حُجَّتِي وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا فِي الدُّنْيَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِقَبَسٍ ضَلُّوا الطَّرِيقَ وَكَانُوا شَاتِينَ فَقَالَ إِنْ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهَا مَنْ يَهْدِي الطَّرِيقَ آتِكُمْ بِنَارٍ تُوقِدُونَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ

خدا نے رحمان سے کوئی عہد کرلیا ہے؟ ہرگز نہیں، البتہ ہم اس کا کہا ہوا بھی لکھے لیتے ہیں اور اس کے لیے عذاب بڑھاتے ہی چلے جائیں گے اور اس کی کہی ہوئی کے ہم ہی مالک رہ جائیں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا)

سورہ طٰہٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن جبیر اور ضحاک رحمہا اللہ نے کہا کہ حبشی زبان میں "طٰہٰ" کا مفہوم ہے "اے مرد" جب کوئی حرف ادا نہ ہوتا ہو یا زبان سے بولتے وقت "تم تم" یا "فا فا" کی سی آواز نکلتی ہو تو اس کے لیے "عُقْدَۃٌ" کہتے ہیں "اَزْرِیْ" یعنی ظہری "فیسحتکم" یعنی یھلکم "اَلْمُثْلٰی" الامثل کا مؤنث ہے یعنی تمہارا دین جس پر تم اب تک قائم ہو، بولتے ہیں "خذ المثلی" یعنی افضل و بہتر کو اختیار کرلو "ثم ائتوا صفا" بولتے ہیں، ھل اتیت الصف الیوم "یعنی کیا تم اس جگہ آج آئے تھے جہاں نماز پڑھی جاتی ہے "فاوجس" یعنی دل میں خوف محسوس کیا، خاء کے کسرہ کی وجہ سے "خیفۃ" کے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا ہے "فی جذوع" یعنی علی جذوع۔

"خطبک" یعنی بالک "مساس" مساسا مسا سا کا مصدر ہے "لننسفنہ" ای لنذرینہ "قاعاً" جس زمین کے اوپر پانی آجائے "الصفصف" یعنی ہموار زمین۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "اوزاراً" یعنی اثقالاً ہے "من زینۃ القوم" یعنی وہ زیورات جو بنی اسرائیل نے آلِ فرعون سے عاریت کے طور پر لیے تھے "فقذفنہا" ای فالقیتہا۔ القی یعنی صنع "فنسی" یعنی موسیٰ علیہ السلام بھول گئے اور اس کی اتباع کرنے والے کہنے لگے کہ موسیٰ تو رب کی تلاش میں غلط راستے پر چلے گئے ہیں (یعنی ان کے کہنے کے مطابق رب تو وہی گوسالہ تھا) "لا یرجع الیہم قولا" مراد اسی گوسالہ سے ہے کہ وہ ان کی باتوں کا جواب نہیں دیتا تھا "ھمسا" یعنی قدموں کی چاپ "حشرتنی اعمٰی" یعنی میرے دلائل و شواہد سے بے بہرہ اور اندھا کرکے تو نے مجھے اٹھایا (آخرت میں) ورنہ میں تو دنیا میں بڑی بصیرت والا تھا "بقبس" کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اصل

أَمْثَلُهُمْ أَعْدَلُهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَضْمًا لَا يُظْلَمُ فَيُهْضَمُ مِنْ حَسَنَاتِهِ. عِوَجًا وَادِيًا، أَمْتًا رَابِيَةً، سِيرَتَهَا حَالَتَهَا، الْأُولَى النُّهَى التُّقَى، ضَنْكًا الشَّقَاءُ، هَوَى شَقِيَ، الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ، طُوًى اسْمُ الْوَادِي، بِمَلْكِنَا بِأَمْرِنَا، مَكَانًا سُوًى مُنْتَصَفٌ بَيْنَهُمْ، يَبَسًا يَابِسًا، عَلَى قَدَرٍ مَوْعِدٍ، لَا تَنِيَا تَضْعُفَا۔

راستہ بھول گئے، سردی پڑ رہی تھی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسا شخص نہ ملا جو راستہ بتا دے تو میں آگ لاؤں گا تاکہ تم اسے روشن کر لو۔ ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "امثلہم" یعنی اعدلہم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "ہضما" کی تفسیر میں فرمایا کہ اس پر زیادتی نہیں ہوگی اور اس کی نیکیاں برباد نہیں جائیں گی "عوجا" ای وادیا" "امتا" ای رابیۃ۔ "سیرتہا" یعنی پہلی سی "النہی" ای التقی۔ "ضنکا" ای الشقاء۔ "ھوی" ای شقی۔ "بالوادی المقدس" ای المبارک۔ "طوی" اس وادی کا نام ہے۔ "بملکنا" ای بامرنا۔ "مکانا سوی" یعنی ان کے درمیان نصف نصف ہوگا۔ "یبسا" یعنی یابسا۔

بَابٌ ۷۶۴ قَوْلِهِ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي

۷۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "واصطنعتک لنفسی"،

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَقَى آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى لِآدَمَ أَنْتَ الَّذِي أَشْقَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ نَعَمْ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى۔ الْيَمُّ الْبَحْرُ۔

۱۸۴۷۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدم اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہی نے انسان کو پریشانی میں ڈالا ہے اور اسے جنت سے نکالا ہے۔ آدم علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ وہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا اور خود اپنے لیے منتخب کیا اور آپ پر توریت نازل کی؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جی ہاں۔ اس پر آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر آپ نے تو دیکھا ہی ہوگا کہ میری پیدائش سے پہلے ہی یہ سب کچھ میرے لیے لکھ دیا گیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے۔ "الیم" یعنی دریا۔

بَابٌ ۷۶۵ قَوْلِهِ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى

۷۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ، پھر ان کے لیے سمندر میں (عصا مار کر) خشک راستہ بنا لینا تم کو نہ پا لیے جانے کا اندیشہ ہوگا اور نہ تم کو (اور کوئی) خوف ہوگا۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا تو دریا جب ان پر آ ملنے کو تھا آ ملا، اور فرعون نے تو اپنی قوم کو گمراہ ہی کیا تھا اور سیدھی راہ پر نہ لایا"

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۸۴۸۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالْيَهُوْدُ تَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ ظَهَرَ فِيْهِ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْهُمْ فَصُوْمُوْهُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہودی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ آں حضورؐ نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ اس دن موسیٰ علیہ السلام نے فرعون پر غلبہ پایا تھا۔ حضور اکرم نے اس پر فرمایا کہ پھر ہم ان کے مقابلہ میں موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حقدار ہیں۔ تم لوگ بھی اس دن روزہ رکھو۔

بَابُ ۷۶۶ قَوْلِهٖ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى

۷۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد"

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَاجَّ مُوْسٰى آدَمَ فَقَالَ لَهٗ أَنْتَ الَّذِيْ أَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَأَشْقَيْتَهُمْ قَالَ قَالَ آدَمُ يَا مُوْسٰى أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ أَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى أَمْرٍ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِيْ أَوْ قَدَّرَهٗ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى۔

۱۸۴۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب بن نجار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے بحث کی اور ان سے کہا کہ آپ ہی نے اپنی لغزش کے نتیجے میں انسان کو جنت سے نکالا، اور مشقت میں ڈالا ہے۔ آدم علیہ السلام نے اس پر فرمایا کہ اے موسیٰ! آپ کو اللہ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا، اور ہم کلامی کا شرف بخشا۔ کیا آپ ایک ایسی بات پر مجھے ملامت کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے مقدر کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر بحث میں غالب رہے۔

سُوْرَةُ الْأَنْبِيَاءِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ الانبیاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَالْكَهْفُ وَمَرْيَمُ وَطٰهٰ وَالْأَنْبِيَاءُ هُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِيْ وَقَالَ قَتَادَةُ جُذَاذًا قَطَّعَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ فِيْ فَلَكٍ مِثْلُ فَلْكَةِ الْمِغْزَلِ يَسْبَحُوْنَ يَدُوْرُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفَشَتْ رَعَتْ يُصْحَبُوْنَ يُمْنَعُوْنَ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً قَالَ دِيْنُكُمْ دِيْنٌ وَّاحِدٌ وَقَالَ غَيْرُهٗ أَحَسُّوْا تَوَقَّعُوْهُ مِنْ أَحْسَسْتُ خَامِدِيْنَ

ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورہ بنی اسرائیل، سورہ کہف، سورہ مریم اور سورہ طٰہٰ ابتداء میں مکہ میں نازل ہوئی تھیں اور نہایت فصیح و بلیغ ہیں اور انھیں پہلے ہی میں نے یاد کیا تھا۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آیت میں "جذاذا" کا مطلب ہے کہ انھیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "فی فلک" یعنی جیسے چرخے کے دمکڑے میں۔ "یسبحون" ای یدورون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "نفشت" بمعنی رعت ہے۔ "یصحبون" ای یمنعون۔ "امتکم امۃ واحدۃ" کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا دین ایک دین ہے۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "حصب"

هامدين. حصيد: مستأصل، يقع على الواحد والاثنين والجميع. لا يستحسرون: لا يعيون، ومنه حسير وحسرت بعيري. عميق: بعيد. نكسوا: ردوا. صنعة لبوس: الدروع. تقطعوا أمرهم: اختلفوا. الحسيس والحس والجرس والهمس واحد، وهو من الصوت الخفي. آذناك: أعلمناك. آذنتكم: إذا أعلمته فأنت وهو على سواء لم تغدر. وقال مجاهد: لعلكم تسئلون: تفهمون. ارتضى: رضي. التماثيل: الأصنام. السجل: الصحيفة۔

باب ٦٧ قوله: كما بدأنا أول خلق

١٨٥١۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن المغيرة بن النعمان شيخ من النخع عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال: خطب النبي صلى الله عليه وسلم فقال: إنكم محشورون إلى الله حفاة عراة غرلا، كما بدأنا أول خلق نعيده وعدا علينا إنا كنا فاعلين، ثم إن أول من يكسى يوم القيامة إبراهيم، ألا إنه يجاء برجال من أمتي فيؤخذ بهم ذات الشمال فأقول: يا رب أصحابي، فيقال: لا تدري ما أحدثوا بعدك، فأقول كما قال العبد الصالح: وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم إلى قوله شهيد، فيقال: إن هؤلاء لم يزالوا مرتدين على أعقابهم منذ فارقتهم۔

سورة الحج

بسم الله الرحمن الرحيم

وقال ابن عيينة: المخبتين: المطمئنين. وقال ابن عباس: في أمنيته: إذا حدث

حبشہ کی زبان میں لکڑی کو کہتے ہیں دوسرے حضرات نے کہا کہ "احصوا" بمعنی توقعوا ہے، احسست سے مشتق ہے "خامدین" ای ھامدین۔ "حصید" ای مستاصل واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے "لایستحسرون" ای لایعیون، اسی سے حسیر اور حسرت بعیری استعمال ہوتا ہے (یعنی میرا اونٹ تھک گیا) "عمیق" ای بعید۔ "نکسوا" ای ردوا، "صنعۃ لبوس" بمعنی الدروع "تقطعوا امرھم" ای اختلفوا "الحسیس" اور الحس، جرس اور ھمس ہم معنی ہیں بمعنی پست آواز "آذناک" بمعنی اعلمناک۔ آذنتکم۔ اس وقت بولتے ہیں جب آپ مخاطب کو کسی بات کی خبر دے چکے ہوں اب آپ اور وہ دونوں اس میں برابر ہیں یعنی جب آپ نے اسے پوری اطلاع دے دی تو آپ نے غدر نہیں کیا۔ مجاہد نے فرمایا کہ "لعلکم تسئلون" ای تفھمون "ارتضی" ای رضی "التماثیل" بمعنی اصنام "السجل" یعنی صحیفہ۔

۶۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جیسا کہ ہم نے ابتدا کی تھی آفرینش کی"

۱۸۵۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نخع کے شیخ مغیرہ بن نعمان نخعی نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم سب لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے جسم اور غیر مختون حالت میں اللہ کے حضور میں جمع کئے جاؤ گے (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے) اور سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا اور ہاں کچھ لوگ میری امت کے لائے جائیں گے اور انھیں شمال کی طرف (جہنم کی طرف) لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کی تھیں۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو صالح بندے عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے۔ وہ مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کے بعد یہ لوگ دین سے پھر گئے تھے۔

سورۃ الحج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "المخبتین" ای المطمئنین۔ "اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ" کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ

أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حَدِيثِهِ فَيُبْطِلُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ آيَاتِهِ وَيُقَالُ أُمْنِيَّتُهُ قِرَاءَتُهُ إِلَّا أَمَانِيَّ يَقْرَءُونَ وَلَا يَكْتُبُونَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَشِيدٌ بِالْقَصَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْطُونَ يَفْرُطُونَ مِنَ السَّطْوَةِ وَيُقَالُ يَسْطُونَ يَبْطِشُونَ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ أُلْهِمُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسَبَبٍ بِحَبْلٍ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ تَذْهَلُ تُشْغَلُ

عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آیات کی تلاوت کرتے ہیں تو شیطان اپنی بات اس میں ملانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ شیطان کی بات کو مٹا دیتا ہے اور اپنی آیات کو محکم اور ثابت رکھتا ہے[1]، "امنیتہ" یعنی قراءتہ "الا امانی" یعنی پڑھتے ہیں لیکن لکھتے نہیں۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "مشید" یعنی گچ سے مضبوط کیا ہوا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ "یسطون" ای یفرطون سطوۃ سے مشتق ہے، بولتے ہیں، یسطون اسے یبطشون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "سبب" یعنی رسی جو چھت سے لگی ہوئی ہو۔ "تذھل" ای تشغل۔

باب ۷۶۸ قَوْلِهِ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى

۷۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور لوگ تجھے نشہ میں دکھائی دیں گے۔"

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا آدَمُ يَقُولُ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادَى بِصَوْتٍ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أُرَاهُ قَالَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ

۱۸۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزوجل قیامت کے دن آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمائے گا، اے آدم! آپ عرض کریں گے، میں حاضر ہوں، ہمارے رب! آپ کی فرمانبرداری کے لیے۔ پھر ایک آواز آئے گی کہ اللہ پاک آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی نسل میں سے جہنم میں بھیجنے کے لیے ان لوگوں کو نکالیے جو اس کے مستحق ہیں۔ آپ عرض کریں گے، اے رب! ان کی تعداد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے میرا خیال ہے، آنحضور نے فرمایا تھا کہ نو سو ننانوے (افراد کو جہنم میں لے جانے کے لیے نکال لو، کیونکہ انہوں نے جہنم کے عمل کئے تھے) ابھی وہ وقت ہوگا کہ (دہشت) کی وجہ سے حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے، بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور لوگ تجھے نشہ میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے اور لیکن اللہ کا عذاب ہے ہی شدید (یعنی محض دہشت اور خوف کی وجہ سے ان کی یہ کیفیت ہو جائے گی) حضور اکرم کا یہ ارشاد سن کر مجلس میں موجود صحابہ اتنے پژمردہ اور پریشان ہو گئے کہ ان کے چہروں کا رنگ بدل گیا، آنحضور نے فرمایا کہ نو سو ننانوے افراد یاجوج ماجوج (اور ان کی طرح دوسرے مشرکین و کفار کے طبقوں) کے ہوں گے (جو جہنم میں

[1] علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے "کوئی نبی نہیں جس نے امید نہ باندھی ہو اپنی امت کے متعلق کہ ان کو ہدایت ہوگی، تو شیطان نے ان لوگوں کے قلوب میں زیغ پیدا کر کے ان کی آرزو کو پورا نہ ہونے دیا ہو اور اس میں کھوٹ نہ ڈال دی ہو۔"

الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ وَإِنِّي لَأَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنُوْا أَرْبَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ تَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَقَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ وَقَالَ جَرِيْرٌ وَعِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى ۞

ڈالیں جائیں گے) اور ایک ہزار میں سے ایک (جو جنت میں لے جایا جائے گا)۔ وہ تم میں سے (اور تمہارا طریقہ اختیار کرنے والوں میں سے) ہوگا۔ اور تم محشر میں اتنے کم ہوگے جیسے سر سے پاؤں تک سفید بیل کے جسم میں کہیں ایک سیاہ بال ہوتا ہے یا جیسے بالکل سیاہ بیل کے جسم پر کہیں سفید بال نظر آجاتا ہے اور مجھے امید ہے کہ تم لوگ (یعنی آنحضورؐ کی امت کے مومن) جنت والوں کے ایک چوتھائی ہوگے۔ ہم نے یہ سن کر خوشی سے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا کہ تم اہل جنت کے ایک تہائی ہوگے۔ ہم نے پھر خوشی سے اللہ اکبر کہا تو آپؐ نے فرمایا کہ اہل جنت کے آدھے تم ہوگے۔ ہم نے پھر اللہ اکبر کہا۔ ابو اسامہ نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا کہ "ترى الناس سكارى وما هم بسكارى"، اور بیان کیا کہ "ہر ہزار میں نو سو ننانوے" (اہل جہنم ہوں گے) جریر اور عیسیٰ بن یونس اور ابو معاویہ نے آیت اس طرح پڑھی "سكرى وما هم بسكرى"، (سکارٰی وما ہم بسکارٰی کی جگہ)

بَابُ ۷۶۹ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ شَكٍّ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرُ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ إِلٰى قَوْلِهِ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ أَتْرَفْنَاهُمْ وَسَّعْنَاهُمْ ۞

۷۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کی پرستش کنارہ پر کھڑا ہو کر کرتا ہے، پھر اگر اسے کوئی نفع پہنچ گیا تو وہ اس پر جما رہا اور اگر کہیں اس پر کوئی آزمائش آپڑی تو وہ منہ اٹھا کر واپس چل دیا۔ (یعنی) دنیا و آخرت دونوں کو کھو بیٹھا" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "یہی تو ہے انتہائی گمراہی" اترفناهم ای وسعناهم۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْمَدِيْنَةَ فَإِنْ وَلَدَتِ امْرَأَتُهُ غُلَامًا وَنُتِجَتْ خَيْلُهُ قَالَ هٰذَا دِيْنٌ صَالِحٌ وَإِنْ لَمْ تَلِدِ امْرَأَتُهُ وَلَمْ تُنْتَجْ خَيْلُهُ قَالَ هٰذَا دِيْنُ سُوْءٍ ۞

۱۸۵۳۔ مجھ سے ابراہیم بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کی پرستش کنارہ پر (کھڑا ہو کر) کرتا ہے" کے متعلق فرمایا کہ بعض افراد مدینہ آتے (اور اپنے اسلام کا اظہار کرتے) اس کے بعد اگر اسی کی بیوی کے یہاں لڑکا پیدا ہوتا اور گھوڑی بھی بچہ دیتی تو وہ کہتے کہ دین (اسلام) بڑا اچھا دین ہے، لیکن اگر ان کے یہاں لڑکا نہ پیدا ہوتا اور گھوڑی بھی کوئی بچہ نہ دیتی تو کہتے کہ یہ تو برا دین ہے (اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی)۔

بَابُ ۷۷۰ قَوْلِهِ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۞

۷۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا۔"

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

۱۸۵۴۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان

أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ كَانَ يُقْسِمُ فِيهَا إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ يَوْمَ بَرَزُوا فِي يَوْمِ بَدْرٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَوْلَهُ:

کی، انھیں ابوہاشم نے خبر دی، انھیں ابومجلز نے انھیں قیس بن عباد نے اور انھیں ابوذر رضی اللہ عنہ نے، آپ قسم کھا کر بیان کرتے تھے کہ یہ آیت "یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے دونوں ساتھیوں (علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہما مسلمانوں کی طرف سے) اور (مشرکین کی طرف سے عتبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں (شیبہ اور ولید بن عتبہ) کے بارے میں نازل ہوئی تھی، اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے، جب انھوں نے بدر کی لڑائی میں میدان میں آکر دعوت مبارزت دی تھی۔ اس کی روایت سفیان نے ابوہاشم کے واسطہ سے کی۔ اور عثمان نے جریر کے واسطہ سے انھوں نے منصور سے، انھوں نے ابوہاشم سے اور انھوں نے ابومجلز سے یہی حدیث۔

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَيْسٌ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ بَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ:

۱۸۵۵۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابومجلز نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن عباد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پہلا شخص ہوں گا جو رب رحمٰن کے حضور میں قیامت کے دن اپنا دعویٰ پیش کرنے کے لیے چہار زانو بیٹھے گا۔ قیس نے بیان کیا کہ آپ ہی حضرات کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ "یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا" بیان کیا کہ یہی وہ حضرات ہیں جنھوں نے بدر کی لڑائی میں دعوتِ مبارزت دی تھی۔ یعنی علی، حمزہ، اور عبیدہ رضی اللہ عنہم نے (مسلمانوں کی طرف سے) اور شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ نے (کفار کی طرف سے)

سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَبْعَ طَرَائِقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ قُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ خَائِفِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ بَعِيدٌ بَعِيدٌ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ الْمَلٰئِكَةَ لَنَاكِبُونَ لَعَادِلُونَ كَالِحُونَ عَابِسُونَ مِنْ سُلَالَةٍ الْوَلَدُ وَالنُّطْفَةُ السُّلَالَةُ وَالْجِنَّةُ وَالْجُنُونُ

سورۃ المؤمنین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عیینہ نے بیان کیا کہ آیت میں "سبع طرائق" سے مراد سات آسمان ہیں۔ "لہا سابقون" یعنی خیر و سعادت میں وہ آگے ہیں "قلوبہم وجلۃ" یعنی خوفزدہ "ھیھات ھیھات" معنی بعید بعید۔ "فاسأل العادین" یعنی فرشتوں سے پوچھ لو "لناکبون" ای لعادلون "کالحون" ای عابسون، بعض نے کہا کہ "من سلالۃ" میں سلالۃ کے معنی بچہ اور نطفہ کے ہیں۔ "جنۃ" اور جنون ہم معنی ہیں "الغثاء" بمعنی جھاگ یعنی وہ چیز

وَاحِدٌ وَالْغُثَاءُ الزَّبَدُ وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا لَا يُنْتَفَعُ بِهِ يَجْأَرُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ عَلَى أَعْقَابِكُمْ رَجَعَ عَلَى عَقِبَيْهِ سَامِرًا مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمْعِ تُسْحَرُونَ تَعْمُونَ مِنَ السِّحْرِ

جوپانی کے اوپر اٹھ جاتی ہے اور جس سے کوئی نفع نہیں ہوتا "یجارون" یعنی اپنی آواز بلند کرتے ہیں جیسے گائے چلاتی ہے "علی اعقابکم" یعنی الٹے پاؤں لوٹ گیا "سامرا" سمر سے نکلا ہے (رات کے وقت قصہ گوئی) جمع سمار اور سامر آتی ہے اس موقعہ پر آیت میں "سامر" جمع کے موقعہ پر استعمال ہوا ہے "تسحرون" یعنی کس طرح تم جادو سے اندھے ہوئے جا رہے ہو (کہ حق تمہیں باطل نظر آتا ہے)

سُوْرَةُ النُّوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ خِلَالِهِ مِنْ بَيْنِ أَضْعَافِ السَّحَابِ سَنَا بَرْقِهِ الضِّيَاءُ مُذْعِنِيْنَ يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِيْ مُذْعِنٌ أَشْتَاتًا وَشَتَّى وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُوْرَةٌ أَنْزَلْنَاهَا بَيَّنَّاهَا وَقَالَ غَيْرُهُ سُمِّيَ الْقُرْاٰنُ لِجَمَاعَةِ السُّوَرِ وَسُمِّيَتِ السُّوْرَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوْعَةٌ مِنَ الْأُخْرٰى فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْاٰنًا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ الْمِشْكَاةُ الْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ تَأْلِيْفَ بَعْضِهِ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ فَإِذَا جَمَعْنَاهُ وَأَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ أَيْ مَا جُمِعَ فِيْهِ فَاعْمَلْ بِمَا أَمَرَكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَاكَ اللّٰهُ وَيُقَالُ لَيْسَ لِشِعْرِهِ قُرْاٰنٌ أَيْ تَأْلِيْفٌ وَسُمِّيَ الْفُرْقَانَ لِأَنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ مَا قَرَأَتْ بِسَلًا قَطُّ أَيْ لَمْ تَجْمَعْ فِيْ بَطْنِهَا وَلَدًا وَقَالَ فَرَّضْنَاهَا أَنْزَلْنَا فِيْهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً وَمَنْ قَرَأَ فَرَضْنَاهَا يَقُوْلُ فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ أَوِ الطِّفْلِ

سورۂ النور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں) "من خلالہ" کا مفہوم ہے کہ "بادل کے پردوں میں سے" "سنا برقہ" بمعنی روشنی ہے "مذعنین" عاجزی کرنے والے مطیع و منقاد کو "مذعن" کہتے ہیں۔ "اشتاتا" اور شتی شتات اور شت ہم معنی ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "سورۃ انزلناھا" کا مطلب ہے کہ ہم نے واضح کیا۔ بعض دوسرے حضرات نے فرمایا کہ "قرآن" نام اس لیے ہے کہ یہ سورتوں کا مجموعہ ہے اور "سورۃ" نام کی وجہ یہ ہے کہ ایک سورۃ دوسری سورۃ سے الگ اور جدا ہوتی ہے۔ جب بعض سورتوں کو آپس میں ملا دیں تو اس کا نام "قرآن" ہو جاتا ہے۔ سعد بن عیاض ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "مشکاۃ" بمعنی طاق ہے۔ حبشی زبان میں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ان علینا جمعہ وقرآنہ" یعنی ہمارے ذمہ ہے اس کے مختلف حصوں کی تالیف و تدوین "فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ" یعنی جب ہم نے اس کی تالیف و تدوین کر دی تو اب تم اس کی اتباع کرو اس کے احکام کو بجا لاؤ اور جن چیزوں سے اس میں منع کیا گیا ہے اس سے باز رہو۔ بولتے ہیں "لیس لشعرہ قرآن" یہاں بھی قرآن، تالیف کے ہی معنی میں ہے "فرقان" اس کا نام اس لیے ہے کہ حق و باطل کے درمیان امتیاز کرتا ہے۔ عورت کے لئے بولتے ہیں "ما قرأت بسلی قط" یعنی اس کے پیٹ کے ساتھ بچہ کبھی نہیں جمع ہوا ہے۔ "فرّضناھا" یعنی مختلف فرائض ہم نے اس میں نازل کئے۔ جن حضرات نے "فرضناھا" (تخفیف کے ساتھ) پڑھا ہے وہ اس کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تم پر اور تمہارے بعد کے لوگوں پر

الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا لَمْ يَدْرُوْا لِمَا بِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ أُولِي الْإِرْبَةِ مَنْ لَيْسَ لَهُ أَرَبٌ وَقَالَ طَاوُسٌ هُوَ الْأَحْمَقُ الَّذِي لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يُهِمُّهُ إِلَّا بَطْنُهُ وَلَا يُخَافُ عَلَى النِّسَاءِ.

قرنن کہا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے آیت "او الطفل الذین لم یظہروا" کے متعلق فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ بچپن کی وجہ سے وہ ابھی عورتوں کی پردہ کی چیزوں کو نہیں سمجھتے۔ شعبی نے فرمایا کہ "اولی الارب" یعنی جنھیں عورت کی حاجت نہیں ہے۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ ہیں جنھیں صرف اپنے پیٹ کی فکر ہو اور عورتوں کے بارے میں ان سے کوئی خوف نہ ہو۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مراد ایسا احمق شخص ہے۔ جسے عورت کی کوئی خواہش نہ ہو۔

باب ۷۷ قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ

۷۷ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس بجز اپنے (اور) کوئی گواہ نہ ہو تو ان کی شہادت یہ ہے کہ وہ (مرد) چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میں سچا ہوں"

۱۸۵۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلْ لِي رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرْآنَ فِيْكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُلَاعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللهُ فِي كِتَابِهِ فَلَاعَنَهَا

۱۸۵۶ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویمر رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ بنی عجلان کے سردار تھے، انھوں نے آپ سے کہا کہ آپ حضرات کا ایک ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پالیتا ہے کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن تم پھر اسے قصاص میں قتل کر دوگے! آخر ایسی صورت میں انسان کیا طریقہ اختیار کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ کے مجھے بتا دیجیے چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! (صورت مذکورہ میں شوہر کیا کرے گا؟) آنحضور نے ان مسائل (میں سوال وجواب) کو ناپسند فرمایا جب عویمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بتا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسائل کو ناپسند فرمایا ہے۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ! میں خود حضور اکرم سے اسے پوچھوں گا۔ چنانچہ آپ آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھتا ہے، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن پھر آپ حضرات قصاص میں قاتل کو قتل کریں گے! ایسی صورت میں اس شخص کو کیا کرنا چاہیے؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے اور تمھاری بیوی کے بارے میں قرآن کی آیت نازل کی ہے۔ پھر آپ نے انھیں قرآن کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق لعان کا حکم دیا۔ اور عویمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے ساتھ

(اگلے صفحہ پر)

ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ۔

لعان کیا، پھر انھوں نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کو روکے رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا۔ اس لیے آپ نے انھیں طلاق دے دی، اس کے بعد لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی کا طریقہ جاری ہو گیا۔ حضور اکرمؐ نے پھر فرمایا کہ دیکھتے رہو اگر اس عورت کے کالا، بہت کالی پتلیوں والا، بھاری سرین اور بھری ہوئی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے الزام غلط نہیں لگایا ہے لیکن اگر سرخ و چھپکلی جیسا ایک زہریلا جانور جیسا پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے غلط الزام لگایا ہے اس کے بعد ان عورت کے جو بچہ پیدا ہوا وہ انھیں صفات کے مطابق تھا جو آنحضورؐ نے بیان کی تھیں اور جس سے عویمر رضی اللہ عنہ کی تصدیق ہوتی تھی چنانچہ اس لڑکے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

بَابٌ ۷۷۲ قَوْلِهٖ۔ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ

۷۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں"

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا رَاٰى مَعَ

۱۸۵۷۔ مجھ سے ابو الربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب (یعنی عویمر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! ایسے شخص کے متعلق آپ کیا فرمائیں گے

(متعلقہ صفحہ گزشتہ) ۵ اگر شوہر اپنی بیوی کو کسی کے ساتھ زنا میں مبتلا دیکھ لے تو ظاہر ہے کہ وہ دوسروں کو دکھانا پسند نہیں کرے گا۔ ادھر شریعت میں زنا کے احکام بہت سخت ہیں، اس کی سزا بھی اتنی ہی شدید ہے جتنا ثبوت کا بہم پہنچانا۔ زنا کی شرعی سزا اسی وقت دی جا سکتی ہے جب چار سچے اور عادل گواہ عین حالت زنا میں مرد و عورت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی صاف لفظوں میں گواہی دیں گے۔ اگر کسی نے کسی پر زنا کا الزام لگایا اور اسلامی قانون کے مطابق گواہ نہ پیش کر سکا تو اس کی بھی سزا بہت شدید ہے، اب اگر ایک باغیرت شوہر اپنی بیوی کو اس عظیم گناہ میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کے لیے دہری مصیبت ہے، ظاہر ہے کہ نہ اسے اتنی مہلت مل سکتی ہے کہ چار گواہوں کو لا کے دکھاتے اور نہ وہ خود اسے گوارا ہی کر سکتا ہے ایسی صورت میں اگر وہ اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے تو حد قذف (الزام زنا کی سزا) کا مستحق ٹھہرتا ہے اور اگر خاموش رہتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ اور اگر قانون اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اور خود کوئی اقدام کر بیٹھتا ہے تو اسے پھر قانون شکنی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ ایسی ہی ایک صورت حال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں بھی پیش آ گئی تھی اور قرآن مجید نے اس مشکل کا حل یہ بتایا کہ اگر ایسی کوئی صورت پیش آ جائے تو شوہر کو اسلامی عدالت میں آنا چاہیے اور اپنی بیوی کے ساتھ لعان کرنا چاہیے۔ لعان کی صورت یہ ہے کہ شوہر عدالت میں کھڑا ہو کر یہ کہے کہ "میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے اپنی بیوی پر جو زنا کا الزام لگایا ہے اس میں میں سچا ہوں" یہ الفاظ چار مرتبہ وہ کہے گا اور پانچویں مرتبہ کہے گا کہ "مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں اپنے اس الزام دینے میں جھوٹا ہوں"۔ اب اگر عورت اپنے شوہر کے اس الزام کا انکار کرتی ہے تو اس سے بھی کہا جائے گا کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ "بلاشبہ اس کا شوہر زنا کی اس الزام دہی میں جھوٹا ہے" اور پانچویں مرتبہ کہے گی کہ "مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر مرد سچا ہے"۔ اگر اس نے شوہر کے الزام کی مذکورہ طریقہ سے تردید کر دی تو اس پر زنا کی حد نہیں لگائی جائے گی۔ یہی وہ طریقہ ہے جو اس صورت حال میں قرآن مجید نے بتایا ہے۔ لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی کر دی جائے گی۔

اِمْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمَا مَا ذُكِرَ فِى الْقُرْاٰنِ مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُضِىَ فِيْكَ وَفِى امْرَاَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا وَاَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً اَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَاَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى اِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِى الْمِيْرَاثِ اَنْ يَّرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا ۔

جس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھا ہو، کیا وہ اسے قتل کر دے گا؟ لیکن پھر آپ حضرات قصاص میں قاتل کو قتل کر دیں گے۔ پھر اسے کیا کرنا چاہیئے؟ انھیں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے وہ آیات نازل کیں جن میں "لعان" کا ذکر ہے چنانچہ حضور اکرم ؐ نے ان سے فرمایا کہ تمھارے اور تمھاری بیوی کے بارے میں فیصلہ کیا جا چکا ہے، بیان کیا کہ پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا اور میں اس وقت حضور اکرم ؐ کی خدمت میں حاضر تھا۔ پھر آپ نے دونوں میں جدائی کرادی اور دو لعان کرنے والوں میں اس کے بعد یہی طریقہ قائم ہو گیا کہ ان میں جدائی کرادی جائے۔ ان کی بیوی حاملہ تھیں، لیکن انھوں نے اس کا بھی انکار کر دیا۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو اسے ماں ہی کی طرف منسوب کیا جانے لگا۔ میراث کا یہ طریقہ متعین ہوا کہ بیٹا ماں کا وارث ہوتا ہے اور ماں اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصہ کے مطابق بیٹے کی وارث ہوتی ہے۔

باب ۷۷۳ قَوْلِهٖ وَيَدْرَاُ عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ

۷۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بیشک مرد جھوٹا ہے۔"

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْ حَدٌّ فِىْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهٖ رَجُلًا يَّنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِىْ ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَّالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّىْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِىْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَانْصَرَفَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ

۱۸۵۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی! آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس کے گواہ لاؤ۔ ورنہ تمھاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ ؐ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر کو مبتلا دیکھتا ہے، تو کیا وہ ایسی حالت میں گواہ تلاش کرنے جائے گا، لیکن حضور اکرم ؐ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ اس پر ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں سچا ہوں، اور اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی ایسی چیز نازل فرما دیں گے جس کے ذریعہ میرے اوپر سے حد ساقط ہو جائے گی۔ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی "والذین یرمون ازواجہم" تا "ان کان من الصادقین" جس میں ایسی صورت میں لعان کا حکم ہے۔ جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آنحضورؐ نے ہلال رضی اللہ عنہ کو آدمی بھیج کر بلوایا۔ آپ آئے اور آیت میں مذکورہ قاعدہ کے مطابق چار مرتبہ گواہی دی۔ حضور اکرم ؐ نے اس موقع پر فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تو کیا وہ توبہ کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔ اس کے بعد ان کی

أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ۔

بیوی کھڑی ہوئیں اور انھوں نے بھی گواہی دی، جب وہ پانچویں پر پہنچیں (اور چار مرتبہ اپنی برأت کی گواہی دینے کے بعد، کہنے لگیں کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو) تو لوگوں نے انھیں روکنے کی کوشش کی اور کہا کہ (اگر تم جھوٹی ہو تو) اس سے تم پر اللہ کا عذاب ضرور ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر وہ ہچکچائیں۔ ہم نے سمجھا کہ اب وہ اپنا بیان واپس لے لیں گے۔ لیکن یہ کہتے ہوئے کہ زندگی بھر کے لیے میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی، پانچویں گواہی بھی دے دی۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دیکھنا، اگر بچہ خوب سیاہ آنکھوں والا، بھاری سرین اور بھری بھری پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو پھر وہ شریک بن سحماء ہی کا ہوگا۔ چنانچہ جب پیدا ہوا تو وہ اسی شکل و ہیئت کا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ اگر کتاب اللہ کا حکم نہ آچکا ہوتا تو میں اسے عبرتناک سزا دیتا۔

باب ۷۷۴ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ۔

۷۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر مرد سچا ہے۔"

۱۸۵۹ - حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَتَهُ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللَّهُ ثُمَّ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

۱۸۵۹۔ ہم سے مقدم بن محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا قاسم بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے قاسم نے عبید اللہ سے حدیث سنی تھی۔ اور عبید اللہ نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک غیر کے ساتھ تہمت لگائی اور کہا کہ عورت کا حمل میرا نہیں ہے۔ چنانچہ حضور اکرمؐ کے حکم سے دونوں میاں بیوی نے اللہ کے مقرر کردہ قاعدہ کے مطابق لعان کیا۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے بچے کے متعلق فیصلہ کیا کہ وہ عورت ہی کا ہوگا اور لعان کرنے والے دونوں میاں بیوی میں جدائی کرا دی۔

باب ۷۷۵ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ أَفَّاكٌ كَذَّابٌ۔

۷۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ تم میں سے ایک چھوٹا سا گروہ ہے، تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھو، بلکہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہی ہے، ان میں سے ہر شخص کو جس نے جتنا جو کچھ کیا تھا گناہ ہوا۔ اور جس نے ان میں سے سب سے بڑھ کر حصہ لیا تھا اس کے لیے سزا بھی سب سے بڑھ کر سخت ہے۔" افاک، بمعنی جھوٹا۔

۱۸۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

۱۸۶۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا

وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ قَالَتْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیِّ ابْنِ سَلُوْلَ ۔

باب ۷۷۶ قَوْلِہٖ وَلَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِہِمْ خَیْرًا وَّقَالُوْا ھٰذَا اِفْکٌ مُّبِیْنٌ ۔ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَیْہِ بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَآءَ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّھَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ ۔

۱۸۶۱ ۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَۃُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالَ لَہَا اَھْلُ الْاِفْکِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَھَا اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکُلٌّ حَدَّثَنِیْ طَآئِفَۃً مِّنَ الْحَدِیْثِ وَبَعْضُ حَدِیْثِہِمْ یُصَدِّقُ بَعْضًا وَّاِنْ کَانَ بَعْضُہُمْ اَوْعٰی لَہٗ مِنْ بَعْضٍ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ اَقْرَعَ بَیْنَ اَزْوَاجِہٖ فَاَیَّتُہُنَّ خَرَجَ سَہْمُہَا خَرَجَ بِہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَہٗ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَاَقْرَعَ بَیْنَنَا فِیْ غَزْوَۃٍ غَزَاھَا فَخَرَجَ سَہْمِیْ فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِیْ ھَوْدَجِیْ وَاُنْزَلُ فِیْہِ فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِہٖ تِلْکَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ قَافِلِیْنَ اٰذَنَ لَیْلَۃً بِالرَّحِیْلِ فَمَشَیْتُ حَتّٰی جَاوَزْتُ الْجَیْشَ فَلَمَّا قَضَیْتُ شَاْنِیْ اَقْبَلْتُ اِلٰی رَحْلِیْ فَاِذَا

نے کہ "والذی تولی کبرہ" (اور جس نے ان میں سے سب سے بڑھ کر حصہ لیا تھا) سے مراد عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) ہے۔

۷۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب تم لوگوں نے یہ افواہ سنی تھی تو کیوں نہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں کے حق میں نیک گمان کیا اور یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو صریح طوفان بندی ہے، یہ لوگ اپنے قول پر چار گواہ کیوں نہ لائے، سو جب یہ لوگ گواہ نہیں لائے تو بس یہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہی ہیں۔

۱۸۶۱ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رحمہم اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان کیا، یعنی جس میں تہمت لگانے والوں نے آپ کے متعلق افواہ اڑائی تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری اور پاک قرار دیا تھا۔ ان تمام حضرات نے پوری حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا اور ان راویوں میں سے بعض کا بیان دوسرے کے بیان کی تصدیق کرتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ ان میں سے بعض راوی کو بعض دوسرے کے مقابلے میں حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی۔ مجھ سے یہ حدیث عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے اس طرح بیان کی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب حضور اکرم سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی کرتے جن کا نام نکل جاتا انھیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقعہ پر اسی طرح آپ نے قرعہ ڈالا اور میرا نام نکلا، میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے (اونٹ پر) مجھے ہودج سمیت چڑھا دیا جاتا اور اسی طرح اتار لیا جاتا۔ یوں ہمارا سفر جاری رہا۔ پھر جب حضور اکرم اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات جب کوچ کا حکم ہوا۔ میں (قضاء حاجت کے لیے) پڑاؤ سے کچھ دور رہ گئی اور قضاء حاجت کے بعد اپنے کجاوہ کے پاس واپس آ گئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میرا ظفار کی مرتیوں کا بنا ہوا ہار کہیں (راستہ میں) گر گیا ہے۔ میں اسے تلاش کرنے لگی اور اس میں اتنا محو ہو گئی کہ کوچ کا خیال ہی نہ رہا۔ اتنے میں جو لوگ میرے ہودج کو سوار کیا کرتے تھے

عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي
وَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا
يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي
الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ
النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُثْقِلْهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا
تَأْكُلُ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ
خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ
السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا فَوَجَدْتُ عِقْدِي
بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ
بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ
بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ
فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي
فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ ابْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ
الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَأَصْبَحَ
عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي
حِينَ رَآنِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ
بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي
بِجِلْبَابِي وَاللهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً
غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى
يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتَّى
أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ
فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ
عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ
فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ
وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ
أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ

آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر اس اونٹ پر رکھ دیا جو میری سواری کے لیے متعین تھا۔ انھوں نے یہی سمجھا کہ میں اس میں بیٹھی ہوئی ہوں، ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی ہوتی تھیں۔ گوشت سے ان کا جسم بھاری نہیں ہوتا تھا کیونکہ کھانے پینے کو بہت کم ملتا تھا یہی وجہ تھی کہ جب لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو اس کے ہلکے پن میں انھیں کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوئی۔ میں یوں بھی اس وقت کم عمر لڑکی تھی چنانچہ ان لوگوں نے اس اونٹ کو اٹھایا اور چل پڑے۔ مجھے ہار اس وقت ملا جب لشکر گذر چکا تھا۔ میں جب پڑاؤ پر پہنچی تو وہاں نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا۔ میں وہاں جا کے بیٹھ گئی جہاں پہلے بیٹھی ہوئی تھی، مجھے یقین تھا کہ جلد ہی انھیں عدم موجودگی کا علم ہو جائے گا۔ اور پھر وہ مجھے تلاش کرنے کے لیے یہاں آئیں گے۔ میں اپنی اسی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن مُعَطَّل سلمی ثم ذکرانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے پیچھے آرہے تھے (تا کہ اگر لشکر والوں سے کوئی چیز چھوٹ جائے تو اسے اٹھا لیں سفر میں یہ دستور تھا) رات کا آخری حصہ تھا جب میرے مقام پر پہنچے تو صبح ہو چکی تھی۔ انھوں نے (دور سے) ایک انسانی سایہ دیکھا کہ پڑا ہوا ہے۔ وہ میرے قریب آئے اور مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے۔ پردہ کے حکم سے پہلے انھوں نے مجھے دیکھا تھا جب وہ مجھے پہچان گئے تو اناللہ پڑھنے لگے۔ میں ان کی آواز پر جاگ گئی اور اپنا چہرہ چادر سے چھپا لیا۔ اللہ گواہ ہے، اس کے بعد انھوں نے مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور نہ میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کے سوا ان کی زبان سے کوئی کلمہ سنا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنا اونٹ بٹھا دیا اور میں اس پر سوار ہو گئی وہ (خود پیدل) اونٹ کو آگے سے کھینچتے ہوئے لے چلے۔ ہم لشکر سے اس وقت ملے جب وہ بھری دوپہر میں (دھوپ سے بچنے کے لیے) پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔ اس کے بعد جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اس تہمت میں پیش پیش عبداللہ بن ابی سلول منافق تھا۔ مدینہ پہنچ کر میں بیمار پڑ گئی اور ایک مہینہ تک بیمار رہی۔ اس عرصہ میں لوگوں میں تہمت لگانے والوں کی باتوں کا بڑا چرچا رہا، لیکن مجھے ان باتوں کا کوئی احساس بھی نہیں تھا۔ صرف ایک معاملہ سے مجھے شبہ سا ہوتا تھا کہ میں اپنی اس بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس لطف و محبت کا اظہار نہیں دیکھتی تھی جو سابقہ علالت کے دنوں میں دیکھ چکی تھی۔ حضور اکرمؐ اندر تشریف لاتے اور سلام کر کے صرف اتنا پوچھ لیتے کہ کیا حال ہے؟ اور پھر واپس چلے جاتے آنحضورؐ کے اسی طرز عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا، لیکن صورت حال کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔

تِيكُمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَاكَ الَّذِي يُرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقَهْتُ فَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ الْغَائِطِ فَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي قَدْ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هَنْتَاهْ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهْ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبْكِي فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ

ایک دن جب (بیماری سے کچھ افاقہ تھا) کمزوری باقی تھی تو میں باہر نکلی ، میرے ساتھ ام مسطح رضی اللہ عنہا بھی تھیں ہم "مناصع" کی طرف گئے قضاء حاجت کے لیے ہم وہیں جایا کرتے تھے ۔ قضاء حاجت کے لیے ہم صرف رات ہی کو جایا کرتے تھے ۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب ہمارے گھروں کے قریب ہی بیت الخلاء بن گئے تھے ۔ اس وقت تک ہم قدیم عرب کے دستور کے مطابق قضاء حاجت آبادی سے دور جا کر کیا کرتے تھے اس سے ہمیں تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھر کے قریب بنا دیئے جائیں ۔ بہرحال میں اور ام مسطح قضاء حاجت کے لیے روانہ ہوئے آپ ابی رہم بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں اور آپ کی والدہ صخر بن عامر کی صاحبزادی تھیں ۔ اس طرح آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ ہوتی ہیں ۔ آپ کے صاحبزادے مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ ہیں ۔ قضاء حاجت کے بعد جب ہم گھر واپس آنے لگے تو ام مسطح رضی اللہ عنہا کا پاؤں انھیں کی چادر میں الجھ کر پھسل گیا ۔ اس پر ان کی زبان سے نکلا مسطح برباد ہوا میں نے کہا آپ نے بری بات کہی ، آپ ایک ایسے شخص کو برا کہتی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک رہا ہے ، انھوں نے کہا ، واہ اس کی باتیں آپ نے نہیں سنی ؟ میں نے پوچھا ، انھوں نے کیا کہا ہے ؟ پھر انھوں نے مجھے تہمت لگانے والوں کی باتیں بتائیں پہلے سے بیمار تھی ہی ، ان باتوں کو سن کر میرا مرض اور بڑھ گیا ۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر جب میں گھر پہنچی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے تو آپ نے سلام کیا اور دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے ؟ میں نے عرض کی کہ کیا آنحضور مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت دیں گے ؟ آپ نے بیان کیا کہ میرا مقصد والدین کے پاس جانے سے یہ تھا کہ اس خبر کی حقیقت ان سے پوری طرح معلوم ہو جائے گی ۔ بیان کیا کہ حضور اکرم نے مجھے اجازت دے دی اور میں اپنے والدین کے گھر آ گئی ۔ میں نے والدہ سے پوچھا کہ یہ لوگ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں ؟ انھوں نے فرمایا بیٹی صبر کرو ، کم ہی کوئی ایسی حسین و جمیل عورت کسی ایسے مرد کے نکاح میں ہوگی جو اس سے محبت رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور پھر بھی وہ اس طرح اسے نیچا دکھانے کی کوشش نہ کریں ۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے کہا سبحان اللہ ! اس طرح کی باتیں تو دوسرے لوگ کر رہے ہیں ، (میری سوکنوں کا اس سے کیا تعلق !) بیان کیا کہ اس کے بعد میں رونے لگی ، اور رات بھر روتی رہی ، صبح ہو گئی لیکن میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند کا آنکھ میں نام و نشان تھا ۔ صبح ہو گئی اور میں روئے جا رہی تھی ، اسی عرصہ میں حضور اکرم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا ، کیونکہ اس معاملہ میں آپ پر کوئی

يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ
بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ
لَهُمْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَهْلُكَ
وَمَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ
سِوَاهَا كَثِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ
فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ
فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ
يَرِيبُكِ قَالَتْ بَرِيرَةُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ
مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ
عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ
فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ
سَلُولَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ
يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ
بَيْتِي فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا
وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا
وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ
بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَعْذِرُكَ
مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ
مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ
قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ
وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ
الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَا تَقْتُلُهُ
وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ
وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ

وحی نازل نہیں ہوئی تھی، آپ نے انھیں اپنی بیوی کو جدا کرنے کے سلسلہ میں
مشورہ کرنے کے لیے بلایا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے
تو حضورؐ کو اسی کے مطابق مشورہ دیا جس کا انھیں علم تھا کہ آپ کی اہلیہ (یعنی خود
عائشہ رضی اللہ عنہا) اس تہمت سے بری ہیں۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی جانتے تھے
کہ آں حضورؐ کو ان سے کتنا تعلق خاطر ہے، آپ نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ کی
اہلیہ کے بارے میں خیر و بھلائی کے سوا اور ہمیں کسی چیز کا علم نہیں۔ البتہ علی رضی
اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں کی ہے، عورتیں
اور بھی بہت ہیں ان کی باندی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے بھی آپ اس معاملہ میں
دریافت فرمالیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے بریرہ رضی اللہ
عنہا کو بلایا' اور دریافت فرمایا، بریرہ! کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس سے
شبہ گزرا ہو۔؟ انھوں نے عرض کی نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے
ساتھ بھیجا ہے میں نے ان میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جو چھپانے کے قابل
ہو، ایک بات ضرور ہے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھتے میں بھی سو جاتی ہیں اور
اتنے میں کوئی بکری یا پرندہ وغیرہ وہاں پہنچ جاتا ہے اور ان کا گندھا ہوا آٹا کھا
جاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس دن آپ
نے عبداللہ بن ابی بن سلول کی شکایت کی، بیان کیا کہ آنحضورؐ نے منبر پر کھڑے ہو
کر فرمایا، اے معشر مسلمین! ایک ایسے شخص کے بارے میں کون میری مدد کرے گا،
جس کی اذیت رسانی اب میرے گھر تک پہنچ گئی ہے، اللہ گواہ ہے کہ اپنی اہلیہ میں
خیر کے سوا اور میں کچھ نہیں جانتا، اور یہ لوگ جس مرد کا نام لے رہے ہیں ان کے بارے
میں بھی خیر کے سوا میں اور کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر میں گئے ہیں تو میرے
ساتھ ہی گئے ہیں۔ اس پر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ اٹھے اور کہا کہ یا رسول
اللہؐ! میں آپ کی مدد کروں گا۔ اور اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے تعلق رکھتا ہے تو میں
اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائیوں یعنی قبیلہ خزرج میں کا کوئی آدمی
ہے تو آپ ہمیں حکم دیں، تعمیل میں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔ بیان کیا کہ اس کے بعد
سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے، اس
سے پہلے آپ مرد صالح تھے، لیکن آج آپ پر (قومی) حمیت غالب آگئی تھی (عبداللہ
بن ابی بن سلول منافق آپ ہی کے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا) آپ نے اٹھ کر سعد بن
معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ کی قسم تم نے جھوٹ کہا ہے، تم اسے قتل نہیں کر سکتے
تم میں اس کے قتل کی طاقت بھی نہیں ہے۔ پھر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے

كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ
عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ
حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ
حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ فَمَكَثْتُ يَوْمِي
ذٰلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ
قَالَتْ فَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ
لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَلَا يَرْقَأُ لِي
دَمْعٌ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي قَالَتْ
فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنَتْ
عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا
فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ
دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ
قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا
يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ
قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ
كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ
كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي
إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ
إِلَى اللّٰهِ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى
مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا
أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی تھے۔ آپ نے سعد بن عبادہ رضی
اللہ عنہ سے کہا کہ خدا کی قسم تم جھوٹے ہو، ہم اسے ضرور قتل کریں گے تم منافق
ہو کر منافقوں کی طرفداری میں لڑتے ہو۔ اتنے میں دونوں قبیلے اوس و خزرج
اٹھ کھڑے ہوئے اور نوبت آپس ہی میں قتل و قتال تک پہنچ گئی۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے۔ آپ لوگوں کو خاموش کرنے لگے۔ آخر سب
لوگ چپ ہو گئے اور آں حضورؐ بھی خاموش ہو گئے۔ بیان کیا کہ اس دن بھی
میں برابر روتی رہی نہ آنسو تھمتا تھا اور نہ نیند آتی تھی۔ بیان کیا کہ جب (دوسری)
صبح ہوئی تو میرے والدین میرے پاس ہی موجود تھے۔ دو راتیں اور ایک دن مجھے
مسلسل روتے ہوئے گزر گیا تھا۔ اس عرصہ میں نہ مجھے نیند آئی تھی اور نہ آنسو
تھمتے تھے۔ والدین سوچنے لگے کہ کہیں روتے روتے میرا دل نہ پھٹ جائے۔
بیان کیا کہ ابھی وہ اسی طرح میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں روئے جا
رہی تھی کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے
انھیں اندر آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کے رونے
لگیں۔ ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور
بیٹھ گئے۔ آپ نے بیان کیا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی اس وقت
سے اب تک آنحضورؐ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ آپؐ نے ایک مہینہ تک اس معاملہ
میں انتظار کیا اور آپؐ پر اس سلسلہ میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ بیان کیا کہ بیٹھنے
کے بعد آں حضورؐ نے تشہد پڑھا اور فرمایا، اما بعد، اے عائشہ! تمھارے بارے
میں مجھے اس اس طرح کی اطلاعات پہنچی ہیں، پس اگر تم بری ہو تو اللہ تعالیٰ تمھاری
برأت خود کر دے گا، لیکن اگر تم سے غلطی سے کوئی گناہ ہو گیا ہے تو اللہ سے
دعاء مغفرت کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو، کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار
کر لیتا ہے اور پھر اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔
بیان کیا کہ جب حضور اکرمؐ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو میرے آنسو اس طرح خشک ہو
گئے جیسے ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا ہو۔ میں نے اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہا
کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے، انھوں نے
فرمایا، اللہ گواہ ہے، میں نہیں سمجھتا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
سلسلے میں کیا کہنا ہے۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آنحضورؐ کی باتوں کا میری
طرف سے جواب دیجئے۔ انھوں نے بھی یہی کہا کہ اللہ گواہ ہے مجھے نہیں معلوم کہ
میں آپؐ سے کیا عرض کروں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں خود ہی بولی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ
لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ
لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ
وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذٰلِكَ وَلَئِنِ
اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ
لَتُصَدِّقُنِّي وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلَ أَبِي
يُوسُفَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى
مَا تَصِفُونَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى
فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ
وَأَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا
كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا
يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ
يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُو
أَنْ يَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا فَقَالَتْ
فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ
حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ
وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ
عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ
أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا عَائِشَةُ أَمَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَقَدْ بَرَّأَكِ فَقَالَتْ أُمِّي قُومِي إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ
وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ
مِنْكُمْ لَا تَحْسِبُوهُ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ
اللّٰهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ

ہیں اس وقت نوعمر لڑکی تھی، میں نے بہت زیادہ قرآن بھی پڑھا تھا (میں نے کہا
کہ) خدا گواہ ہے، میں تو یہ جانتی ہوں کہ ان افواہوں کے متعلق جو کچھ آپ لوگوں
نے سنا ہے وہ آپ لوگوں کے دل میں جم گیا ہے اور آپ لوگ اسے صحیح سمجھنے لگے
ہیں، اب اگر میں یہ کہتی ہوں کہ میں ان تہمتوں سے بری ہوں، اور اللہ خوب جانتا ہے
کہ میں واقعی بری ہوں تو آپ حضرات میری بات کا یقین نہیں کریں گے لیکن اگر
میں تہمت کا اعتراف کر لوں حالانکہ اللہ کے علم میں ہے کہ میں اس سے قطعاً بری ہوں
تو آپ لوگ میری تصدیق کرنے لگیں گے، اللہ گواہ ہے کہ میرے پاس آپ لوگوں
کے لیے کوئی مثال نہیں ہے، سوا یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) کے
اس ارشاد کے کہ آپ نے فرمایا تھا "پس صبر ہی اچھا ہے اور تم جو کچھ بیان کرتے
ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے" بیان کیا کہ پھر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا اور
اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ کہا کہ مجھے بہرحال یقین تھا کہ میں بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری
براءت ضرور کرے گا، لیکن خدا گواہ ہے، مجھے اس کا وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ
اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی
(یعنی قرآن مجید میں) میں اپنی حیثیت اس سے بہت کم تر سمجھتی تھی، اللہ تعالیٰ
میرے بارے میں وحی مستلو (قرآن مجید کی آیت) نازل فرمائیں۔ البتہ مجھے اس کی
توقع ضرور تھی کہ حضور اکرمؐ میرے متعلق کوئی خواب دیکھیں اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ
میری براءت کر دے۔ بیان کیا کہ اللہ گواہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اپنی
اسی مجلس میں تشریف رکھتے تھے، گھر والوں میں سے بھی کوئی باہر نہ نکلا تھا کہ آپؐ پر
وحی کا نزول شروع ہوا اور وہی کیفیت آپؐ پر طاری ہوئی جو وحی کے نازل ہوتے
ہوئے طاری ہوتی تھی، یعنی آپ پسینے پسینے ہو گئے اور پسینہ موتیوں کی طرح جسم
اطہر سے ڈھلنے لگا، حالانکہ سردی کے دن تھے۔ یہ کیفیت آپ پر اس وحی کی شدت
کی وجہ سے طاری ہوتی تھی جو آپ پر نازل ہوتی تھی۔ بیان کیا کہ پھر جب آنحضورؐ کی
کیفیت ختم ہوئی تو آپ تبسم فرما رہے تھے اور سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان
مبارک سے نکلا یہ تھا کہ عائشہ! اللہ نے تمہیں بری قرار دیا ہے۔ میری والدہ نے
فرمایا کہ آنحضورؐ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ۔ بیان کیا کہ میں نے کہا، اللہ گواہ ہے، میں
ہرگز آپؐ کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی اور اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی حمد
نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جو آیت نازل کی تھی وہ یہ تھی کہ "بیشک جن لوگوں
نے تہمت لگائی ہے وہ تم میں سے ایک چھوٹا سا گروہ ہے" مکمل دس آیتوں تک۔
جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری براءت میں نازل کر دیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ رض مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔

جو مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کے اخراجات ان سے قرابت اور ان کی محتاجی کی وجہ سے خود اٹھایا کرتے تھے، آپ نے ان کے متعلق فرمایا کہ خدا کی قسم اب میں مسطح پر کبھی ایک دھیلا بھی خرچ نہیں کروں گا۔ اس نے عائشہ رض پر کیسی کیسی تہمتیں لگا دی ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں، وہ قرابت والوں کو اور مسکینوں کو اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں چاہیئے کہ معاف کرتے رہیں اور درگذر کرتے رہیں، کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرتا رہے بیشک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے۔"

قَالَ أَبُو بَكْرٍ رض بَلَى وَاللهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ ۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم میری تو یہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرما دیں۔ چنانچہ مسطح رضی اللہ عنہ کو آپ پھر وہ تمام اخراجات دینے لگے جو پہلے دیا کرتے تھے، اور فرمایا کہ خدا کی قسم، اب کبھی ان کا خرچ بند نہیں کروں گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے معاملہ میں پوچھا، آپ نے دریافت فرمایا کہ زینب تم نے بھی کوئی چیز کبھی دیکھی ہے؟ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے کان اور میری آنکھ محفوظ ہے میں نے ان کے اندر خیر کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ بیان کیا کہ ازواج مطہرات میں وہی ایک تھیں جو مجھ سے بلند و ارفع رہنا چاہتی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ و طہارت کی وجہ سے انھیں محفوظ رکھا اور انھوں نے کوئی خلاف واقعہ بات میرے متعلق نہیں کہی، لیکن ان کی بہن حمنہ ان کے لیے بلاوجہ لڑیں اور تہمت لگانے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئیں۔

بَابٌ قَوْلِهِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْنَهُ يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ تُفِيضُونَ تَقُولُونَ

۷۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تو جس شغل میں تم پڑے تھے اس میں تم پر سخت عذاب واقع ہوتا" مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "تلقونہ"، کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے بعض، بعض سے نقل کرتا تھا، "تفیضون" بمعنی تقولون ہے۔

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا ۔

۱۸۶۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان نے خبر دی، انھیں حصین نے، انھیں ابو وائل نے، انھیں مسروق نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو وہ بے ہوش ہو کے گر پڑی تھیں۔

باب ۷۷۸ قَوْلِهِ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ؕ

۷۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "(عذاب عظیم کے مستحق تو اس وقت ہوتے) جب تم اپنی زبانوں سے اسے نقل در نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے وہ کچھ کہہ رہے تھے جس کی تمھیں کوئی تحقیق نہ تھی اور تم اسے ہلکا سمجھ رہے تھے، حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات تھی۔"

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض تَقْرَأُ إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ ؕ

۱۸۶۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ مذکورہ بالا آیت "اذ تلقونہ بالسنتکم" (جب تم اپنی زبانوں سے اسے نقل در نقل کر رہے تھے) پڑھ رہی تھیں۔

باب ۷۷۹ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ؕ

۷۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم نے جب اسے سنا تھا تو کیوں نہ دیا تھا کہ ہم کیسے ایسی بات منہ سے نکالیں، توبہ یہ تو سخت بہتان ہے۔"

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ رض وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ أَخْشَى أَنْ [illegible] عَلَيَّ فَقِيلَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتِ ائْذَنُوا لَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدِينَكِ قَالَتْ بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ قَالَ فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فَأَثْنَى عَلَيَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نِسْيًا مَنْسِيًّا ؕ

۱۸۶۴۔ ہم سے محمد بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن ابی سعید بن ابی حسین نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے جبکہ آپ نزع کے کرب و بے چینی میں تھیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ میری تعریف نہ کریں[1] کسی نے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں اور خود بھی صاحب وجاہت و عزت ہیں (اس لیے آپ کو اجازت دے دینی چاہیئے) اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر انھیں اندر بلا لو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کس حال میں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے تقویٰ اختیار کیا ہوگا تو خیر کے ساتھ ہی گزر جائے گی۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ آپ خیر کے ساتھ ہی ہوں گی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا آنحضورؐ نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں فرمایا، اور آپ کی براءت (قرآن مجید میں) لوح محفوظ سے نازل ہوئی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تشریف لے جانے کے بعد آپ کی خدمت میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آپ نے ان سے فرمایا کہ ابھی ابن عباس رضی اللہ عنہ آئے تھے اور میری تعریف کی، میں تو چاہتی ہوں کہ میں ایک بھولی بسری چیز ہوتی۔

[1] جانکنی کا عالم تھا اس لیے آپ نے یہ پسند نہیں کیا کہ آپ کی تعریف ایسی حالت میں کی جائے۔

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ رض نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ نَسْيًا مَنْسِيًّا۔

۱۸۶۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے کی اجازت چاہی۔ مذکورہ بالاحدیث کی طرح، لیکن اس حدیث میں راوی نے "نسیاً منسیاً" (بھولی بسری) کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ ۷۸۰ قَوْلِهِ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا۔

۷۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تمھیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر اس قسم کی حرکت کبھی نہ کرنا"

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ جَاءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا قُلْتُ أَتَأْذَنِينَ لِهَذَا قَالَتْ أَوَلَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِي ذَهَابَ بَصَرِهِ فَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ لَكِنْ أَنْتَ۔

۱۸۶۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے، کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی۔ میں نے عرض کی کہ آپ انھیں بھی اجازت دیتی ہیں (حالانکہ انھوں نے بھی آپ پہ تہمت لگانے والوں کا ساتھ دیا تھا) اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، کیا انھیں اس کی ایک بڑی سزا نہیں مل چکی ہے۔ سفیان نے کہا کہ آپ کا اشارہ ان کے نابینا ہو جانے کی طرف تھا[1] پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا:۔

"عفیفہ اور بڑی عقلمند ہیں کہ آپ کے متعلق کسی کو کوئی شبہ بھی نہیں گذر سکتا۔ آپ غافل اور پاکدامن عورتوں کا گوشت کھانے سے کامل پرہیز کرتی ہیں[2]"۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔

بَابُ ۷۸۱ قَوْلِهِ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔

۷۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ تم سے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے"

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى عَائِشَةَ رض فَشَبَّبَ وَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

۱۸۶۷۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابوالضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور یہ شعر پڑھا "عفیفہ اور بڑی عقلمند ہیں، آپ کے متعلق کسی کو شبہ بھی نہیں گذر سکتا، آپ غافل اور پاکدامن عورتوں کا گوشت کھانے سے کامل پرہیز کرتی ہیں" اور اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا بعد میں

[1] حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

[2] اس مصرع میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف تلمیح ہے کہ جس میں غیبت کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے، یعنی جو عورتیں غافل اور لاپرواہ ہوتی ہیں ان کی اس عادت کی وجہ سے آپ دوسروں کے سامنے ان کی کسی طرح کی برائی نہیں کرتیں، کہ یہ غیبت ہے اور غیبت کرنا، غیبت اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مرادف ہے۔

قَالَ لَسْتَ كَذَاكِ قُلْتُ لَهُ تَدَعِينَ مِثْلَ هَذَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ فَقَالَتْ وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى وَقَالَتْ وَقَدْ كَانَ يَرُدُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

نے عرض کی کہ آپ ایسے شخص کو اپنے پاس آنے دیتی ہیں ، اللہ تعالیٰ تو یہ آیت بھی نازل کر چکا ہے کہ "اور جس نے ان میں سے سب سے بڑا حصہ لیا الخ" عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نابینا ہو جانے سے بڑھ کر اور کیا بڑی سزا ہو گی ، پھر آپ نے فرمایا کہ حسان رضی اللہ عنہ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کی ہجو کا جواب دیا کرتے تھے۔

بَابُ ٧٨٠ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

تَشِيعُ تَظْهَرُ ؛

۷۸۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنین کے درمیان بے حیائی کا چرچا رہے ان کے لیے سزائے دردناک ہے ، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ، اللہ علم رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے ۔ اور اگر اللہ کا فضل وکرم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا شفیق بڑا رحیم ہے (تو تم بھی نہ بچتے) ، تشیع بمعنی تظہر ۔

بَابُ ٧٨١ قَوْلِهِ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ .

۷۸۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں وہ قرابت والوں کو اور مسکینوں کو اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں ، چاہیئے کہ معاف کرتے رہیں اور درگذر کرتے رہیں کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمھارے قصور معاف کرتا رہے ۔ بیشک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے "

۱۸۶۷ - وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَايْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ نَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ

۱۸۶۷ - اور ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرے متعلق ایسی باتیں کہی گئیں جن کا مجھے کوئی وہم وگمان بھی نہیں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مدت کے بعد) میرے معاملہ میں لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے ۔ آپ نے شہادت کے بعد اللہ کی حمد وثنا شان کے مطابق کی اور پھر فرمایا ، اما بعد ! تم لوگ مجھے ایسے لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنھوں نے میری اہلیہ پر تہمت لگائی ہے اور اللہ گواہ ہے کہ میں نے اپنی اہلیہ میں کوئی برائی نہیں دیکھی ہے ، اور تہمت بھی ایسے شخص کے ساتھ لگائی ہے کہ اللہ گواہ ہے ، ان میں بھی میں نے کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی ۔ وہ میرے گھر میں جب بھی داخل ہوئے تو میری موجودگی ہی میں داخل ہوئے اور اگر میں کبھی سفر کی وجہ سے مدینہ میں نہیں ہوتا تو وہ بھی نہیں ہوتے اور میرے ساتھ ہی رہتے ہیں ۔ اس کے بعد سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی ، یا رسول اللہ ! ہمیں اجازت عطا فرمائیے کہ

أُمُّ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللّٰهِ أَنْ لَوْ كَانُوْا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ أَعْنَاقُهُمْ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ وَمَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ وَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ أَيْ أُمِّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيْكِ فَقُلْتُ فِيْ أَيِّ شَأْنِيْ قَالَتْ فَبَقَرَتْ لِيَ الْحَدِيْثَ فَقُلْتُ وَقَدْ كَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ فَرَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِيْ كَأَنَّ الَّذِيْ خَرَجْتُ لَهُ لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيْلًا وَلَا كَثِيْرًا وَوُعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِيْ إِلٰى بَيْتِ أَبِيْ فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُوْمَانَ فِي السُّفْلِ وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أُمِّيْ مَا جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيْثَ وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّيْ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ خَفِّضِيْ عَلَيْكِ الشَّأْنَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيْلَ فِيْهَا وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِيْ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُوْ بَكْرٍ صَوْتِيْ وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ

ہم ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دیں اس کے بعد قبیلہ خزرج کے ایک صاحب (سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی والدہ اسی قبیلہ کی تھیں، انھوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ تم جھوٹے ہو، اگر وہ لوگ (تہمت لگانے والے) قبیلہ اوس کے ہوتے تم تم کبھی انھیں قتل کرنا پسند نہ کرتے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسجد ہی میں اوس و خزرج کے قبائل میں باہم فساد ہو جائے گا۔ مجھے ابھی تک تہمت وغیرہ کا کوئی علم نہ تھا اسی دن کی رات میں میں قضائے حاجت کے لیے نکلی، میرے ساتھ ام مسطح رضی اللہ عنہا بھی تھیں (وہ راستے میں) پھسل گئیں اور ان کی زبان سے نکلا کہ مسطح تباہ ہو۔ میں نے کہا، آپ اپنے بیٹے کو کوستی ہیں، اس پر وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر دوبارہ وہ پھسلیں اور ان کی زبان سے وہی الفاظ نکلے کہ مسطح تباہ ہو میں نے پھر کہا کہ اپنے بیٹے کو کوستی ہو، پھر وہ تیسری بار پھسلیں تو میں نے پھر انھیں ٹوکا، انھوں نے بتایا کہ خدا گواہ ہے میں تو آپ ہی کی وجہ سے اسے کوستی ہوں، میں نے کہا کہ میرے کس معاملہ میں انھیں آپ کوس رہی ہیں؟ بیان کیا کہ اب انھوں نے سارا راز کھولا، میں نے پوچھا، کیا واقعی یہ سب کچھ کہا گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، خدا گواہ ہے۔ پھر میں اپنے گھر آ گئی، لیکن (ان واقعات کو سن کر غم اور دہشت کا یہ عالم تھا کہ) مجھے کچھ خبر نہیں کہ کس چیز کے لیے باہر گئی تھی، اور کہاں سے آتی ہوں ذرہ برابر بھی مجھے اس کا احساس نہیں تھا۔ اس کے بعد مجھے بخار چڑھ گیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے والد کے گھر پہنچوا دیجیے۔ آنحضورؐ نے میرے ساتھ ایک بچہ کو کر دیا۔ میں گھر پہنچی تو میں نے دیکھا کہ (والدہ) ام رومان رضی اللہ عنہا نیچے کے حصہ میں ہیں اور (والد) ابوبکر رضی اللہ عنہ بالائی حصہ میں کچھ پڑھ رہے ہیں، والدہ نے پوچھا بیٹی! اس وقت کیسے آ گئیں۔ میں نے وجہ بتائی اور واقعہ کی تفصیلات سنائیں ان باتوں سے جتنا میں متاثر ہو گئی تھی، ایسا محسوس ہوا کہ وہ اتنا متاثر نہیں ہیں، انھوں نے فرمایا، بیٹی اتنا ہلکان کیوں ہوتی ہو، کم ہی ایسی کوئی خوبصورت عورت کسی ایسے مرد کے نکاح میں ہو گی جو اس سے محبت رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور وہ اس سے حسد نہ کریں اور اس میں سو عیب نہ نکالیں اس تہمت سے وہ اس درجہ بالکل بھی متاثر نہیں معلوم ہوتی تھیں جتنا میں متاثر تھی۔ میں نے پوچھا، والد کے علم میں بھی یہ باتیں آ گئی ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، میں نے پوچھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے؟ انھوں نے بتایا کہ آنحضورؐ کے علم میں بھی سب کچھ ہے۔ میں یہ سن کر رونے لگی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی میری

فنزل فقال لأمي ما شأنها قالت بلغها الذي
ذكر من شأنها ففاضت عيناها فقال أقسمت
عليك أي بنية إلا رجعت إلى بيتك فرجعت
ولقد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيتي فسأل عني خادمي فقالت لا والله
ما علمت عليها عيبا إلا أنها كانت ترقد
حتى تدخل الشاة فتأكل خميرها أو
عجينها وانتهرها بعض أصحابه فقال
اصدقي رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى أسقطوا لها به فقالت سبحان الله
والله ما علمت عليها إلا ما يعلم الصائغ
على تبر الذهب الأحمر وبلغ الأمر إلى
ذلك الرجل الذي قيل له فقال سبحان
الله والله ما كشفت كنف أنثى قط
قالت عائشة فقتل شهيدا في سبيل
الله قالت وأصبح أبواي عندي فلم يزالا
حتى دخل علي رسول الله صلى الله عليه
وسلم وقد صلى العصر ثم دخل وقد
اكتنفني أبواي عن يميني وعن شمالي فحمد الله
وأثنى عليه ثم قال أما بعد يا عائشة
إن كنت قارفت سوءا أو ظلمت فتوبي إلى الله
فإن الله يقبل التوبة من عباده قالت وقد
جاءت امرأة من الأنصار فهي جالسة
بالباب فقلت ألا تستحي من هذه المرأة
أن تذكر شيئا فوعظ رسول الله صلى الله
عليه وسلم فالتفت إلى أبي فقلت أجبه
قال فماذا أقول فالتفت إلى أمي فقلت
أجيبيه فقالت أقول ماذا فلما لم تجيباه
تشهدت فحمدت الله وأثنيت عليه

آواز سن لی، وہ گھر کے بالائی حصہ میں کچھ پڑھ رہے تھے، اتر کر نیچے آئے اور
والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہو گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ وہ تمام باتیں اسے بھی معلوم
ہو گئی ہیں، جو اس کے متعلق کہی جا رہی ہیں، ان کی بھی آنکھیں بھر آئیں اور فرمایا
بیٹی! تمھیں قسم دیتا ہوں، اپنے گھر واپس چلی جاؤ۔ چنانچہ میں واپس چلی آئی،
(جب میں اپنے والدین کے گھر آگئی تھی تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
حجرہ میں تشریف لائے تھے اور میری خادمہ (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے میرے
متعلق پوچھا تھا، انھوں نے کہا تھا کہ نہیں، خدا گواہ ہے، میں ان کے اندر
کوئی عیب نہیں جانتی، البتہ ایسا ہو جایا کرتا تھا (کم عمری کی غفلت کی وجہ سے)
کہ (آٹا گوندھتے ہوئے) سو جایا کرتیں اور بکری آکر ان کا گندھا ہوا آٹا کھا جاتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہؓ نے ڈانٹ کر ان سے کہا کہ آنحضورؐ
کو بات صحیح صحیح کیوں نہیں بتا دیتی، پھر انھوں نے کھول کر صاف لفظوں
میں ان سے واقعہ کی تصدیق چاہی، اس پر وہ بولیں کہ سبحان اللہ، میں تو
عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار کھرے سونے کو جانتا
ہے، اس تہمت کی خبر جب ان صاحب کو معلوم ہوئی جن کے ساتھ یہ تہمت
لگائی گئی تھی (یعنی صفوان رضی اللہ عنہ) تو انھوں نے کہا کہ سبحان اللہ، اللہ
گواہ ہے کہ میں نے آج تک کسی (غیر) عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ عائشہ رضی اللہ
نے بیان کیا کہ پھر انھوں نے اللہ کے راستہ میں شہادت پائی (بیان کیا کہ صبح کے
وقت میرے والدین میرے پاس آگئے اور میرے ہی پاس رہے آخر عصر کی
نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ میرے
والدین مجھے دائیں اور بائیں طرف سے پکڑے ہوئے تھے، آنحضورؐ نے اللہ کی حمد و
ثنا کی اور فرمایا، امابعد۔ اے عائشہ! اگر تم نے واقعی کوئی برا کام کیا ہے اور
اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو پھر اللہ سے توبہ کر دو، کیونکہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا
ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک انصاری خاتون بھی آگئی تھیں اور
دروازے پر بیٹھی ہوئی تھیں، میں نے عرض کی، آپ ان خاتون کا خیال نہیں
فرماتے۔ کہیں یہ (اپنی سمجھ کے مطابق کوئی الٹی سیدھی) کوئی بات باہر کہہ دیں۔
پھر آنحضورؐ نے نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی
اور کہا کہ آپ آنحضورؐ کو جواب دیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں کیا کہوں۔ پھر میں والدہ
کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے عرض کی کہ آپ جواب دیجیے، انھوں نے بھی یہی
کہا کہ میں کیا کہوں۔ جب کسی نے میری طرف سے کچھ نہیں کہا تو میں نے شہادت کے

بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قُلْتُ أَمَّا بَعْدُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهِ وَأُشْرِبَتْهُ قُلُوبُكُمْ وَإِنْ قُلْتُ إِنِّي فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ قَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهَا وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ وَأُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكِ قَالَتْ وَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبَوَايَ قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ أَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِينِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُبَيٍّ وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ إِلَى آخِرِ

عبداللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثنا کی اور کہا اما بعد! اللہ گواہ ہے، اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ میں نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کی۔ اور اللہ عزوجل گواہ ہے کہ میں اپنے اس دعوے میں سچی ہوں گی، تو آپ لوگوں کے خیال کو بدلنے میں میری یہ بات مجھے کوئی نفع نہیں پہنچائے گی کیونکہ یہ بات آپ لوگوں کے دل میں رچ بس گئی ہے اور اگر میں یہ کہہ دوں کہ میں نے واقعی یہ کام کیا ہے، حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے، تو آپ لوگ کہیں گے کہ اس نے تو جرم کا اقرار خود کر لیا ہے۔ خدا گواہ ہے کہ میری اور آپ لوگوں کی مثال یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) کی سی ہے، کہ انھوں نے فرمایا تھا "پس صبر ہی اچھا ہے اور تم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے"۔ میں نے ذہن پر بہت زور دیا کہ یعقوب علیہ السلام کا نام یاد آجائے لیکن نہیں یاد آیا۔ اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہو گیا، اور ہم سب خاموش ہو گئے۔ پھر آپ سے یہ کیفیت ختم ہوئی تو میں نے دیکھا کہ مسرت وخوشی آنحضور کے چہرۂ مبارک سے ظاہر ہے آنحضور نے پسینہ سے اپنی پیشانی صاف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، عائشہ! تمھیں بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے تمھاری براءت نازل کر دی ہے۔ بیان کیا کہ اس وقت مجھے بڑا طیش آ رہا تھا۔ میرے والدین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے کہا کہ خدا گواہ ہے۔ میں آنحضور کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی نہ آنحضور کا شکریہ ادا کروں گی اور نہ آپ لوگوں کا شکریہ ادا کروں گی، میں تو صرف اس اللہ کا شکر ادا کروں گی جس نے میری براءت نازل کی ہے۔ آپ لوگوں نے تو یہ افواہ سنی اور اس کا انکار بھی نہ کر سکے اس کے ختم کرنے کی بھی کوشش نہیں کی، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے ان کی دینداری اور تقویٰ کی وجہ سے اس تہمت میں پڑنے سے محفوظ رکھا انھوں نے خیر کے سوا اور کوئی بات نہیں کہی البتہ ان کی بہن حمنہ رضی اللہ عنہا ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئیں، (یعنی انھوں نے بھی افواہ پھیلانے میں حصہ لیا) اس افواہ کو پھیلانے میں مسطح اور حسان (رضی اللہ عنہما) اور منافق عبداللہ بن ابی نے حصہ لیا تھا۔ عبداللہ بن ابی منافق ہی نے اس افواہ کو پھیلانے کی کوشش کی تھی اور وہی ہر روز نئی نئی باتیں پیدا کرتا تھا۔ اسی شخص نے سب سے بڑھ کر اس میں حصہ لیا تھا اور حمنہ بھی اس کے ساتھ ہو گئی تھیں۔ بیان کیا کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ مسطح رضی اللہ عنہ کو کوئی فائدہ آئندہ کبھی نہیں پہنچائیں گے۔ اس پر

الْآيَةَ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَلَا يَسْتَعْتِيَ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ يَعْنِي مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ:

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں" الخ اس سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں وہ قرابت والوں اور مسکینوں کو" اس سے مراد مسطح رضی اللہ عنہ ہیں۔ (دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں) اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرتا رہے بیشک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے" چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہاں، خدا کی قسم، اے ہمارے رب! ہم تو اسی کے خواہشمند ہیں کہ آپ ہماری مغفرت فرما دیں پھر آپ سابق کی طرح مسطح رضی اللہ عنہ کو اخراجات دینے لگے۔

بَابُ ۸۲ قَوْلِهِ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ شَقَقْنَ مُرُوطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهِ:

۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں" اور احمد بن شبیب نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ مہاجرین اولین کی عورتوں پر رحم فرمائے جب اللہ تعالیٰ نے آیت "اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں" نازل کی تو انھوں نے اپنے تہبندوں کو پھاڑ کر ان کے دوپٹے بنا لیئے[1]

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رض كَانَتْ تَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ أَخَذْنَ أُزُرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِي فَاخْتَمَرْنَ بِهَا:

۱۸۶۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن مسلم نے ان سے صفیہ بنت شیبہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں" تو انصار کی عورتوں نے اپنے تہبندوں کے کنارے پھاڑ کر ان سے اپنے سینوں کو چھپا لیا۔

الفرقان

سورۂ الفرقان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَبَاءً مَنْثُورًا مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيحُ مَدَّ الظِّلَّ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ سَاكِنًا دَائِمًا عَلَيْهِ دَلِيلًا طُلُوعُ الشَّمْسِ خِلْفَةً مَنْ فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَدْرَكَهُ بِالنَّهَارِ أَوْ فَاتَهُ بِالنَّهَارِ أَدْرَكَهُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ الْحَسَنُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ھباء منثورا" سے مراد وہ چیز ہے جو ہوا کے ساتھ غبار کی صورت میں بہتا رہتا ہے "مد الظل" سے طلوع فجر سے طلوع شمس تک کا وقفہ مراد ہے "ساکنا" یعنی دائماً "علیہ دلیلا" سے مراد طلوع شمس ہے "خلفۃ" کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص رات کا اپنا کوئی عمل انجام نہ دے سکا تھا اور دن کو اسے بجا لایا۔ یا دن کا کوئی عمل انجام نہ دے سکا تھا اور رات

[1] عرب جاہلیت میں دوپٹے کو سینے پر ڈالنے کا رواج نہیں تھا اور موجودہ فرنگی تمدن کی طرح عرب جاہلیت میں بھی عورتیں لباس اس طرح پہنتیں کہ پشت کا حصہ تو کچھ ڈھکا رہتا، لیکن سینہ کا حصہ عریاں رکھتی تھیں اور دوپٹے کی قسم کی اگر کوئی چیز ہوتی تو اسے سینہ پر رکھنے کے بجائے پشت پر لٹکائے یونہی ڈالے رہتیں۔

هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَا شَيْءٌ أَقَرُّ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَرَى حَبِيبَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُبُورًا وَيْلًا وَقَالَ غَيْرُهُ السَّعِيرُ مُذَكَّرٌ وَالتَّسَعُّرُ وَالْاِضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ تُمْلٰى عَلَيْهِ تُقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ أَمْلَيْتُ وَأَمْلَلْتُ الرَّسُّ الْمَعْدِنُ جَمْعُهُ رِسَاسٌ مَا يَعْبَأُ يُقَالُ مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا لَا تُعْتَدُّ بِهِ غَرَامًا هَلَاكًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَعَتَوْا طَغَوْا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَاتِيَةٍ عَتَتْ عَنِ الْخُزَّانِ ؛

بجا لایا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "ھب لنا من ازواجنا" (والی آیت میں "قرۃ اعین") سے مراد اللہ کی اطاعت ہے اور اس سے بڑھ کر مومن کی آنکھ کی تازگی کا اور کیا سامان ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے حبیب کو اللہ کی اطاعت میں دیکھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ثبورا" بمعنی ویلاً ہے۔ دوسرے صاحب نے فرمایا کہ لفظ "سعیر" مذکر ہے، "تسعر" اور "اضطرام" کا مفہوم ہے "آگ کا تیزی کے ساتھ جلنا"۔ "تملیٰ علیہ" ای تقرأ علیہ املیت اور امللت سے ماخوذ ہے۔ "الرس" بمعنی معدن ہے، جمع رساس آتی ہے۔ "مایعبأ" بولتے ہیں "ما عبأت بہ شیئاً" جب کسی چیز کی کوئی حیثیت نظر میں نہ ہو، کسی شمار قطار میں نہ ہو۔ "غراماً" ای ہلاکاً۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "وعتوا" بمعنی طغوا ہے۔ ابن عیینہ نے فرمایا کہ "عاتیۃ" سے مراد وہ ہوا ہے جو ہوا پر مؤکل فرشتوں نے چلائی ہو۔

باب ۷۸۳ قَوْلِهِ الَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ إِلٰى جَهَنَّمَ أُولٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضَلُّ سَبِيْلًا ؛

۷۸۳ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے یہ لوگ جگہ کے لحاظ سے بدترین اور طریقہ میں بہت گمراہ ہیں"

۱۸۷۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِيْ أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى أَنْ يُّمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا ؛

۱۸۷۰ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن محمد بغدادی نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک صاحب نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! کافر کو قیامت کے دن اس کے چہرہ کے بل کس طرح چلایا جائے گا؟ آنحضور نے ارشاد فرمایا: اللہ جس نے تمھیں اس دنیا میں دو پاؤں پر چلایا ہے اس پر قادر ہے کہ قیامت کے دن کافر کو اس کے چہرہ کے ذریعہ چلائے۔ قتادہ نے فرمایا، یقیناً، ہمارے رب کی عزت کی قسم، یونہی ہوگا۔

باب ۷۸۴ قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا الْعُقُوْبَةَ ؛۔

۷۸۴ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جس (انسان) کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر ہاں حق پر، اور نہ زنا کرتے ہیں، اور جو کوئی ایسا کرے گا اسے سزا سے سابقہ پڑے گا"۔ "اثاماً" بمعنی عقوبت و سزا ہے۔

١٨٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللهِ أَكْبَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ.

۱۸۷۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہ ہم سے منصور اور سلیمان نے بیان کی ان سے ابو وائل نے، ان سے ابو میسرہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے، (سفیان ثوری نے کہا کہ) اور مجھ سے واصل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا آپ نے یہ فرمایا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ آنحضور نے ارشاد فرمایا، یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اسی نے تمھیں پیدا کیا ہے۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا کہ اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمھاری روزی میں شریک ہوگی۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا اس کے بعد یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ بیان کیا کہ یہ آیت حضور اکرم کے ارشاد کی تصدیق کے لیے نازل ہوئی کہ "اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جس (انسان) کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر ہاں حق پر۔"

١٨٧٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيدٌ قَرَأْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ فَقَالَ هٰذِهِ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ.

۱۸۷۲ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے قاسم بن ابی بزہ نے خبر دی، انھوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو اس کی اس گناہ سے توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ (انھوں نے فرمایا کہ نہیں ابن بزہ نے بیان کیا کہ) میں نے اس پر یہ آیت پڑھی کہ "اور جس کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر ہاں حق کے ساتھ"، سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں نے بھی یہ آیت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھی تھی، تو انھوں نے فرمایا تھا کہ مکی آیت ہے اور مدنی آیت جو اس سلسلہ میں سورۂ نساء میں ہے اسی سے اس کا حکم منسوخ ہو گیا ہے[1]۔

١٨٧٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ فَرَحَلْتُ فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ نَزَلَتْ فِي آخِرِ

۱۸۷۳ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ اہل کوفہ کا مومن کے قتل کے مسئلے میں اختلاف ہوا، (کہ اس کے قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں) تو میں سفر کر کے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ (سورۂ نساء کی آیت جس میں یہ ذکر ہے

[1] ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ مسلک جمہور امت کے خلاف ہے۔ ممکن ہے کہ آپ نے سد باب ذرائع کے طور پر یہ حکم بیان کیا ہو۔

مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ

۱۸۷۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ لَا تَوْبَةَ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ؛

کہ جس نے کسی مسلمان کو قصداً قتل کیا اس کی جزا جہنم ہے) اس سلسلہ میں سب سے آخر میں نازل ہوئی ہے اور کسی دوسری چیز سے منسوخ نہیں ہوتی ہے۔

۱۸۷۴ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "فجزاءہ جہنم" کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد "لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر" کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے متعلق ہے جنہوں نے زمانۂ جاہلیت میں قتل کیا ہو[1]؛

بَابُ ۷۸۵ قَوْلِهِ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ؛

۷۸۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھتا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلیل ہوکر پڑا رہے گا"۔

۱۸۷۵ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبْزَى سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ وَقَوْلِهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتّٰى بَلَغَ إِلَّا مَنْ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلٰى قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا ؛

۱۸۷۵ - ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ان سے عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت "اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کرے اس کی جزا جہنم ہے" اور سورۂ الفرقان کی آیت "اور جس انسان کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر ہاں حق پر" "الا من تاب وآمن" تک۔ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل مکہ نے کہا کہ پھر تو ہم نے اللہ کے ساتھ شریک بھی ٹھہرایا ہے اور ناحق ایسے قتل بھی کئے ہیں جنھیں اللہ نے محفوظ قرار دیا تھا، اور خواہش کا بھی ارتکاب کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "مگر ہاں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے" سے "اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے" تک۔

بَابُ ۷۸۶ قَوْلِهِ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا ؛

۷۸۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مگر ہاں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے سو ایسے لوگوں کو اللہ ان کی بدیوں کی جگہ نیکیاں عنایت کرے گا اور اللہ تو ہے ہی بڑا مغفرت والا، بڑا رحمت والا۔

۱۸۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي

۱۸۷۶ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں منصور نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمٰن

[1] یعنی جن لوگوں نے زمانۂ جاہلیت میں قتل کیا ہو اور پھر اسلام لائے ہوں تو ان کا حکم اس آیت میں بتایا گیا ہے لیکن اگر کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو ناحق قتل کرے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس کی سزا جہنم ہے۔ اس گناہ سے اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَّعَنْ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ أَهْلِ الشِّرْكِ۔

بَابٌ ۷۸۷ قَوْلِهٖ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا هَلَكَةً۔

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَالْقَمَرُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعْبَثُوْنَ تَبْنُوْنَ هَضِيْمٌ يَتَفَتَّتُ إِذَا مُسَّ مُسَحَّرِيْنَ الْمَسْحُوْرِيْنَ لَيْكَةٌ وَالْأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ وَهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِظْلَالُ الْعَذَابِ إِيَّاهُمْ مَوْزُوْنٍ مَعْلُوْمٍ كَالطَّوْدِ الْجَبَلِ الشِّرْذِمَةُ طَائِفَةٌ قَلِيْلَةٌ فِي السَّاجِدِيْنَ الْمُصَلِّيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ كَأَنَّكُمْ الرِّيْعُ الْأَيْفَاعُ مِنَ الْأَرْضِ وَجَمْعُهُ رِيَعَةٌ وَأَرْيَاعٌ وَاحِدُهُ الرِّيْعَةُ مَصَانِعَ كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ فَرِهِيْنَ

بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دو آیتوں کے بارے میں پوچھوں یعنی "اور جس نے کسی مومن کو قصداً قتل کیا" (الخ) میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت کسی چیز سے بھی منسوخ نہیں ہوئی ہے (اور دوسری آیت جس کے بارے میں (مجھے انھوں نے پوچھنے کا حکم دیا تھا وہ یہ تھی) "اور جو لوگ کسی اور کو اللہ کے ساتھ معبود نہیں پکارتے" آپ نے اس کے متعلق فرمایا کہ یہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۷۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس عنقریب۔ (جھٹلانا ان کے لیے) وبال بن کر رہے گا"

۱۸۷۷۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا (قیامت کی) پانچ نشانیاں گذر چکی ہیں، دھواں (جس کا ذکر آیت یوم تاتی السماء بدخان مبین میں ہے) چاند (جس کا ذکر آیت اقتربت الساعۃ وانشق القمر میں ہے) روم (جس کا ذکر غلبت الروم میں ہے) بطشہ (جس کا ذکر یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ میں ہے) اور وبال (جس کا ذکر فسوف یکون لزاما میں ہے)۔

سورۃ الشعراء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "تعبثون" بمعنی تبنون ہے "ھضیم" سے مراد وہ چیز ہے کہ چھوتے ہی اس کے اجزاء بکھر جائیں، "مسحرین" بمعنی مسحورین ہے "لیکۃ" اور "الایکۃ" ایکہ کی جمع ہے، اور یہ "شجر" کی جمع ہے "یوم الظلۃ" سے مراد ان پر عذاب کا سایہ پڑنا ہے۔ "موزون" "ای معلوم" "کالطود" ای الجبل، مجاہد کے غیر نے کہا کہ "لشرذمۃ" میں "شرذمۃ" چھوٹی سی جماعت کو کہتے ہیں۔ "فی الساجدین" "ای المصلین" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "لعلکم تخلدون" میں "لعلکم" "کانکم" کے معنی میں ہے "الریع" یعنی زمین کا بالائی حصہ اس کی جمع ریعۃ اور اریاع ہے اس کا واحد ریعۃ ہے۔ "مصانع" ہر طرح کی عمارت کو مصنعۃ کہتے ہیں۔ "فرھین" "ای مرحین، فارھین بھی اسی معنی میں ہے،

مُرِيحِينَ فَارِهِينَ بَطِرِينَ وَيُقَالُ فَارِهِينَ حَاذِقِينَ تَعْثَوْا أَشَدُّ الْفَسَادِ عَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا الْجِبِلَّةَ الْخَلْقُ جُبِلَ خُلِقَ وَمِنْهُ جُبُلًا وَجِبِلًا وَجُبْلًا يَعْنِي الْخَلْقَ.

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ "فارھین" بمعنی حاذقین ہے "تعثوا" سے مراد انتہائی شدید قسم کا فساد ہے، یہ لفظ عاث یعیث عیثاً کے معنی میں ہے۔ "الجبلۃ" ای الخلق، جبل بمعنی خلق استعمال ہوتا ہے، اسی سے جبلا (بضم جیم) جبلا (بکسر جیم) اور جبلا (بضم جیم وسکون با) نکلا ہے، یہ سب خلق کے معنی میں ہے۔

باب ۷۸۸ قَوْلِهِ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ

۷۸۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور مجھے رسوا نہ کرنا اس دن جب سب اٹھائے جائیں گے۔"

۱۸۷۸ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَأَى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ الْغَبَرَةُ هِيَ الْقَتَرَةُ.

۱۸۷۸ ۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے والد (آزر) کو قیامت کے دن دیکھیں گے کہ ان پر سیاہی ہے، غبرۃ اور قترۃ ہم معنی ہیں۔

۱۸۷۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَيَقُولُ اللَّهُ إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ.

۱۸۷۹ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی (عبدالحمید) نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے والد سے (قیامت کے دن) جب ملیں گے تو اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ اے رب! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اس دن رسوا نہیں کریں گے جب سب اٹھائے جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ میں نے جنت کو کافروں پر حرام قرار دے دیا ہے۔

باب ۷۸۹ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ أَلِنْ جَانِبَكَ.

۷۸۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ اپنے کنبہ کے عزیزوں کو ڈراتے رہیئے (اور جو مسلمانوں میں داخل ہو کر آپ کی راہ پر چلے) تو آپ ان کے ساتھ مشفقانہ فروتنی سے پیش آیئے۔"

۱۸۸۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَ

۱۸۸۰ ۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے حدیث کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "اور آپ اپنے کنبہ کو ڈراتے رہیئے" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "صفا" پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارنے لگے اے بنی فہر! اے بنی عدی! اور قریش کے دوسرے خانوادہ۔ اس آواز پر سب جمع ہو گئے، اگر کوئی کسی وجہ سے نہ آسکا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا، تاکہ معلوم ہو کہ کیا بات ہے، ابولہب قریش کے دوسرے افراد کے ساتھ مجمع میں تھا۔ آنحضور نے انھیں

قُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ۔

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

النَّمْل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْخَبْءُ مَا خَبَأْتَ لَا قِبَلَ لَا طَاقَةَ الصَّرْحُ كُلُّ مِلَاطٍ اتُّخِذَ مِنَ الْقَوَارِيرِ وَالصَّرْحُ الْقَصْرُ وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَهَا عَرْشٌ سَرِيرٌ كَرِيمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ مُسْلِمِينَ

خطاب کر کے فرمایا، تمھارا کیا خیال ہے، اگر میں تم سے کہوں کہ وادی میں (پہاڑی کے پیچھے) ایک لشکر ہے اور وہ تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری اس اطلاع کی تصدیق کرو گے؟ سب نے کہا کہ ہاں، ہم آپ کی تصدیق کریں گے، ہم نے ہمیشہ آپ کو سچا ہی پایا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر سنو، میں تمھیں اس شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو بالکل سامنے ہے۔ اس پر ابو لہب بولا، تجھ پر سارے دن تباہی نازل ہو، کیا تم نے ہمیں اسی لیے اکٹھا کیا تھا۔ اسی واقعہ پر آیت "ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہو گیا نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی ہی"۔

۱۸۸۱ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جب آیت "اور اپنے کنبے کے عزیزوں کو ڈراتے رہیئے" نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صفا پہاڑی پر) کھڑے ہوئے اور آواز دی کہ اے معشرِ قریش! یا اسی طرح کا اور کوئی کلمہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی اطاعت کے ذریعہ اپنی جانوں کو اس کے عذاب سے بچاؤ (اگر تم شرک سے باز نہ آئے تو) اللہ کی بارگاہ میں تمھارے لیے کسی درجہ میں مفید نہیں ہوں گا، اے بنی عبدمناف! اللہ کے بارے میں میں تمھارے لیے بالکل کچھ نہیں کر سکوں گا، اے عباس بن عبدالمطلب! اللہ کی بارگاہ میں میں تمھارے لیے کچھ بھی نہیں کر سکوں گا، اے صفیہ، رسول اللہ کی پھوپھی! میں اللہ کے یہاں کچھ فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔ اے فاطمہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو، لیکن اللہ کی بارگاہ میں میں تمھیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔ اس روایت کی متابعت اصبغ نے ابن وہب کے واسطہ سے، انھوں نے یونس سے اور انھوں نے ابن شہاب سے کی۔

سورۂ النمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

"الخبأ"، یعنی وہ چیز جو چھپی ہوئی ہو۔ "لا قبل" "ای لاطاقة"۔ "الصرح" "ہر بلور سے بنے ہوئے پختہ فرش کو کہتے ہیں محل کے معنی بھی استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع "صروح" ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ولہا عرش"، ای سریر "کریم" سے مراد کاریگری کا بہترین نمونہ اور بیش قیمت ہوتا ہے "مسلمین" "بمعنی طائعین" "ردف"

طَائِعِيْنَ رَدْفَ اقْتَرَبَ جَامِدَةً قَائِمَةً اَوْزِعْنِيْ اِجْعَلْنِيْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَكِّرُوْا اَغَيِّرُوْا وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ يَقُوْلُ سُلَيْمٰنُ الصَّرْحُ بِرْكَةُ مَاءٍ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمٰنُ قَوَارِيْرَ اَلْبَسَهَا اِيَّاهُ

ای اقترب "جامدۃ" اسے قائمۃ "اوزعنی" ای اجعلنی۔ مجاہد نے فرمایا کہ "نکروا" بمعنی غیروا ہے" واوتینا العلم" سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تھا "الصرح" سے مراد پانی کا وہ حوض ہے جس کے اوپر سلیمان علیہ السلام نے بلور کا فرش بچھا دیا تھا۔

اَلْقَصَصُ !

سورۃ القصص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اِلَّا مُلْكَهٗ وَيُقَالُ اِلَّا مَا اُرِيْدَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْاَنْبَاءُ الْحُجَجُ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ہر شے فنا ہونے والی ہے بجز اس کی ذات کے" (الا وجہہ سے مراد ہے) "بجز اس کی سلطنت کے" بعض حضرات نے اس سے مراد وہ اعمال لیے ہیں جو اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے کئے گئے ہوں۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "الانباء" بمعنی الحجج ہے۔

بَابٌ ۷۹ قَوْلِهٖ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

۷۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جس کو آپ چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے البتہ اللہ ہدایت دیتا ہے اسے جس کے لیے اس کی مشیت ہوتی ہے۔"

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَآءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ اَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيْدَانِهٖ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَاَنْزَلَ

۱۸۸۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی، ان سے ان کے والد مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ وہاں پہلے ہی سے موجود تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا چچا! آپ صرف کلمہ "لا الٰہ الا اللہ" پڑھ دیجیے، تاکہ اسی کلمہ کے ذریعہ اللہ کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کروں۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولے کیا تم عبدالمطلب کے مذہب سے پھر جاؤ گے؟ آنحضورؐ بار بار ان سے یہی کہتے رہے کہ آپ صرف یہی ایک کلمہ پڑھ لیں) اور یہ دونوں بھی اپنی بات ان کے سامنے بار بار دہراتے رہے کہ کیا تم عبدالمطلب کے مذہب سے پھر جاؤ گے؟) انجام کار ابوطالب کی زبان سے جو آخری کلمہ نکلا وہ یہی تھا کہ وہ عبدالمطلب کے مذہب پر ہی قائم ہیں، انھوں نے "لا الٰہ الا اللہ" پڑھنے سے انکار کر دیا۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ گواہ ہے۔ میں آپ کے لیے طلبِ مغفرت کرتا رہوں گا تا آنکہ مجھے اس سے روک نہ دیا جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "نبی اور ایمان والوں کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کریں۔"

اللّٰهُ فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولِي الْقُوَّةِ لَا تَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ لَتَنُوءُ لَتُثْقِلُ فَارِغًا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى الْفَرِحِينَ الْمَرِحِينَ قُصِّيهِ اتَّبِعِي أَثَرَهُ وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ بُعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ وَاحِدٌ وَعَنِ اجْتِنَابٍ أَيْضًا يَبْطِشُ وَيَبْطُشُ يَأْتَمِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ الْعُدْوَانُ وَالْعَدَاءُ وَالتَّعَدِّي وَاحِدٌ آنَسَ أَبْصَرَ جَذْوَةٌ قِطْعَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ وَالشِّهَابُ فِيهِ لَهَبٌ وَالْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدُ رِدْءًا مُعِينًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَدِّقُنِي وَقَالَ غَيْرُهُ سَنَشُدُّ سَنُعِينُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا مَقْبُوحِينَ مُهْلَكِينَ وَصَّلْنَا بَيَّنَّاهُ وَأَتْمَمْنَاهُ يُجْبَى يُجْلَبُ بَطِرَتْ أَشِرَتْ فِي أُمِّهَا رَسُولًا أُمُّ الْقُرَى مَكَّةُ وَمَا حَوْلَهَا تُكِنُّ تُخْفِي أَكْنَنْتُ الشَّيْءَ أَخْفَيْتُهُ وَكَنَنْتُهُ أَخْفَيْتُهُ وَأَظْهَرْتُهُ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ مِثْلُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ يُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ؛

اور خاص جناب ابوطالب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، آنحضورؐ سے کہا گیا کہ "جس کو آپ چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔ البتہ اللہ ہدایت دیتا ہے اسے جس کے لیے اس کی مشیت ہوتی ہے"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اولی القوۃ" سے مراد یہ ہے کہ قارون کے خزانے کی کنجیوں کو مردوں کی ایک جماعت بھی نہیں اٹھا پاتی تھی "لتنوء" ای لتثقل "فارغا" (یعنی موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل ہر غم و اندیشہ سے خالی تھا) سوا موسیٰ علیہ السلام کے ذکر کے "الفرحین" ای المرحین "قصیہ" ای اتبعی اثرہ، یہ لفظ واقعہ کو بیان کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے آیت "نحن نقص علیک" میں ہے "عن جنب" ای عن بعد، عن جنابۃ اور عن اجتناب بھی اسی معنی میں ہیں "یبطش" (بکسر طاء) اور "یبطش" (بضم طاء) (دونوں طرح پڑھا جاتا ہے) "یاتمرون" ای یتشاورون "العدوان" اور العداء اور التعدی سب ایک معنی میں ہیں "آنس" ای ابصر "الجذوۃ" لکڑی کا موٹا ٹکڑا جس کے سرے پر آگ ہو لیکن اس میں شعلہ نہ ہو، اور "الشہاب" وہ ہے جس میں شعلہ ہو۔ "الحیات" بھی سانپ، اژدہے اور سیاہ سانپ کی جنس سے ہیں "ردا" ای معینا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ میری تصدیق کرے غیر ابن عباس نے کہا کہ "سنشد" یعنی سنعینک ہے جب تم کسی کی مدد کرتے ہو تو گویا اس کے بازو بن جاتے ہو (آیت میں بھی "عضد" یعنی بازو کا یہی مفہوم ہے) "مقبوحین" ای مھلکین "وصلنا" ای بیناہ واتممناہ۔ "یجبی" ای یجلب "بطرت" ای اشرت "فی امھا رسولا" "ام القری" مکہ اور اس کا قرب وجوار کا علاقہ ہے "تکن" ای تخفی، بولتے ہیں "اکننت الشیٔ" ای اخفیتہ اور "کننتہ" اخفیتہ اور اظہرتہ، دونوں معنی میں آتا ہے (یہ اضداد میں سے ہے) "ویکان اللہ" مثل الم تران اللہ کے ہے "ان اللہ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر" یعنی رزق کو جس پر چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔

بَابُ ۷۹۱ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ الْآيَةَ؛

۷۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جس خدا نے آپ پر قرآن کو فرض کیا ہے" آخر آیت تک۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْعُصْفُرِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ

۱۸۸۳۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں یعلی نے خبر دی، ان سے سفیان عصفری نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ (آیت مذکورہ بالا میں) "لرادک الی معاد" سے مراد ہے مکہ جس

قال الی مکة

العنکبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ مُجَاهِدٌ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ضَلَلَةً فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ عَلِمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَلْيُمَيِّزَ اللّٰهُ كَقَوْلِهِ لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ أَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ أَوْزَارًا أَوْزَارِهِمْ

الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّومُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلَا يَرْبُوا مَنْ أَعْطَى يَبْتَغِي أَفْضَلَ فَلَا أَجْرَ لَهُ فِيهَا قَالَ مُجَاهِدٌ يُحْبَرُونَ يُنَعَّمُونَ يَمْهَدُونَ يُسَوُّونَ الْمَضَاجِعَ الْوَدْقُ الْمَطَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فِي الْآلِهَةِ وَفِيهِ تَخَافُونَهُمْ أَنْ يَرِثُوكُمْ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا يَصَّدَّعُونَ يَتَفَرَّقُونَ فَاصْدَعْ وَقَالَ غَيْرُهُ ضُعْفٌ وَضَعْفٌ لُغَتَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ السُّوأَى الْإِسَاءَةُ جَزَاءُ الْمُسِيئِينَ۔

١٨٨٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ يَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَفَزِعْنَا فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا أَعْلَمُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ

خدا نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے) وہ آپ کو مکہ پھر پہنچا دے گا۔

سورۃ العنکبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "وکانوا مستبصرین" ای مستبصرین ضللۃ۔ غیر مجاہد نے کہا کہ "الحیوان"، اور "الحی" ہم معنی ہیں۔ "فلیعلمن اللہ" ای علم اللہ ذلک، یہی صورت "لیمیز اللہ الخبیث من الطیب" میں "لیمیز اللہ" کی ہے۔ "اثقالاً مع اثقالھم" ای اوزاراً مع اوزارھم۔

سورہ الم غلبت الروم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"فلا یربوا" کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی شخص کو کوئی چیز دی (ہدیہ کے طور پر) اور اپنی دی ہوئی چیز سے بہتر اس سے لینے کا خواہشمند ہے تو اسے اس پر کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "یحبرون" بمعنی ینعمون ہے "یمہدون" ای یسوون المضاجع "الودق" ای المطر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ھل لکم مما ملکت ایمانکم۔ اللہ تعالیٰ اور ان معبودوں کے بارے میں (نازل ہوئی تھی جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے) "تخافونھم" یعنی کیا تمھیں ان غلاموں کا ایسا ہی خوف ہے کہ وہ تمھارے وارث بن جائیں گے جیسا کہ تم میں بعض اپنے بعض عزیز کا وارث ہوتا ہے "یصدعون" ای۔

١٨٨٤۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور اور اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالضحیٰ نے ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ایک شخص نے قبیلہ کندہ میں حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن ایک دھواں اٹھے گا جو منافقوں کی قوت سماعت و بصارت کو ختم کر دے گا، لیکن مومن پر اس کا اثر صرف زکام جیسا ہوگا۔ ہم اس کی بات سے بہت گھبرا گئے۔ پھر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں ان صاحب کی یہ حدیث سنائی، آپ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے، اسے سن کر بہت غصے ہوئے اور سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ اگر کسی کو کسی بات کا واقعی علم ہے تو پھر اسے بیان

لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللهَ فَقَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ عَائِدُونَ أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى يَوْمَ بَدْرٍ وَلِزَامًا يَوْمَ بَدْرٍ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ إِلَى سَيَغْلِبُونَ وَالرُّومُ قَدْ مَضَى ۔

کرنا چاہیئے لیکن اگر علم نہیں ہے تو کہہ دینا چاہیئے کہ اللہ زیادہ جاننے والا ہے (اور اپنی لاعلمی کا اعتراف کر لینا چاہیئے۔) یہ بھی علم ہی ہے کہ آدمی اپنی لاعلمی کا اعتراف کرے اور صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا "قل ما اسئلکم علیہ من اجر و ما انا من المتکلفین" (آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی تبلیغ و دعوت پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا اور نہ میں بناوٹ کرتا ہوں) اصل میں واقعہ یہ ہے کہ قریش کسی طرح اسلام نہیں لاتے تھے اس لیے آنحضور نے ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ جیسا قحط بھیج کر (میری) مدد کیجئے پھر ایسا قحط پڑا کہ لوگ تباہ و برباد ہو گئے اور مردار اور ہڈیاں کھانے لگے کوئی اگر فضا میں دیکھتا تو فاقہ کی وجہ سے اسے دھوئیں جیسا نظر آتا۔ پھر ابوسفیان آئے اور کہا اے محمد! آپ ہمیں صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں لیکن آپ کی قوم تباہ و برباد ہو رہی ہے' اللہ سے دعا کیجئے (کہ ان کی یہ مصیبت ٹلے) اس پر آنحضور نے یہ آیت پڑھی "فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین" "الی قولہ" عائدون"، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (قحط کا یہ عذاب تو آنحضور کی دعا کے نتیجے میں ختم ہو گیا تھا لیکن) کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے ٹل جائے گا؟ چنانچہ قحط ختم ہونے کے بعد پھر وہ کفر سے باز نہ آئے' اس کی طرف اشارہ "یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ" میں ہے یہ بطش کفار پر غزوۂ بدر کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی۔ (کہ ان کے بڑے بڑے سردار قتل کر دیئے گئے تھے) اور "لزاما" (قید) سے اشارہ بھی معرکۂ بدر ہی کی طرف ہے "الم غلبت الروم" سے "سیغلبون" تک کا واقعہ بھی گذر چکا ہے (کہ رومیوں نے اہل فارس پر فتح پائی تھی)

بَابُ ٩٢ قَوْلِهِ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ لِدِينِ اللهِ خُلُقُ الْأَوَّلِينَ دِينُ الْأَوَّلِينَ وَالْفِطْرَةُ الْإِسْلَامُ ۔

۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کی بنائی ہوئی فطرت (خلق اللہ) میں کوئی تبدیلی نہیں" خلق اللہ سے مراد دین اللہ ہے "خلق الاولین" ای دین الاولین۔ فطرۃ ہی اسلام ہے۔

١٨٨٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ

۱۸۸۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیدا ہونے والا دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں، اس کی مثال ایسی ہے جیسے جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم نے ان میں ناک کان کٹا ہوا کوئی بچہ دیکھا ہے۔ اس

الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ‎

کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "اللہ کی اس فطرت کا اتباع کرو جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں، یہی ہے سیدھا دین"

لُقْمَان

سورۂ لقمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

باب ۷۹۳ قَوْلِهِ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

۷۹۳ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا بیشک، شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔"

۱۸۸۶ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

۱۸۸۶ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی" نازل ہوئی تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہت گھبرائے اور عرض کی کہ ہم میں کون ایسا ہوگا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی ہو گی؟ آنحضور نے فرمایا کہ آیت میں ظلم سے یہ مراد نہیں ہے، تم نے لقمان علیہ السلام کی وہ نصیحت نہیں سنی جو انھوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی کہ "بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔"

باب ۷۹۴ قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ

۷۹۴ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک اللہ ہی قیامت کی خبر ہے۔"

۱۸۸۷ ۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ

۱۸۸۷ ۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے ان سے ابوحیان نے ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن لوگوں کے ساتھ تشریف رکھتے تھے کہ ایک نووارد حضرت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ اللہ اس کے فرشتوں، رسولوں اور اس کی ملاقات پر ایمان لاؤ اور قیامت کے دن پر ایمان لاؤ۔ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آنحضور نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تنہا اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو، جو زکات تم پر فرض ہے اسے ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، کیونکہ اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تو تمھیں دیکھتا ہی ہے۔ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! قیامت کب برپا ہوگی؟ آنحضور نے فرمایا کہ جس سے

مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْمَرْاَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا كَانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوْسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ فَاَخَذُوْا لِيَرُدُّوْا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَآءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِيْنَهُمْ ؞

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ؞

تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَّهِيْنٍ ضَعِيْفٍ نُطْفَةُ الرَّجُلِ ضَلَلْنَا هَلَكْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْجُرُزُ الَّتِيْ لَا تُمْطَرُ اِلَّا مَطَرًا لَّا يُغْنِيْ عَنْهَا شَيْئًا نَهْدِ نُبَيِّنْ ؞

باب ۷۹۵ قَوْلِهٖ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ ؞

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

پوچھا جا رہا ہے خود وہ سائل سے زیادہ اس کے وقوع کے متعلق نہیں جانتا، البتہ میں تمھیں اس کی چند نشانیاں بتاتا ہوں، جب عورت ایسے اولاد جنے گی جو اس کے آقا بن جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے، جب ننگے پاؤں، ننگے جسم لوگ لوگوں پر حاکم ہو جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے۔ قیامت بھی ان پانچ چیزوں میں سے ہے جسے اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ بیشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ ماں کے رحم میں کیا ہے (لڑکا یا لڑکی) پھر وہ صاحب اٹھ کر چلے گئے تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ انھیں میرے پاس واپس بلا لاؤ، لوگوں نے اسے تلاش کیا تا کہ آنحضورؐ کی خدمت میں دوبارہ لائیں، لیکن ان کا کہیں پتہ نہیں تھا پھر آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ صاحب جبرئیل تھے (انسانی صورت میں) لوگوں کو دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

۱۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کی کنجیاں پانچ ہیں! اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "بیشک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے" آخر تک۔

سورۂ تنزیل السجدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مجاہد نے فرمایا کہ "مھین" بمعنی ضعیف ہے، مرد کے نطفہ کے لیے آیا ہے۔ "ضللنا" ای ھلکنا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الجرز" اس قطعہ زمین کو کہتے ہیں جہاں اگر کبھی پانی برس بھی گیا تو بس اتنا کہ اس کا کوئی فائدہ نہ ہو (یعنی بے آب و گیاہ علاقہ) "نھد" ای نبین۔

۷۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو کسی کو علم نہیں جو جو سامان خزانہ غیب میں ان کے لیے مخفی ہے"

۱۸۸۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَىٰ قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اِقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ مِثْلَهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ رِوَايَةً قَالَ فَأَيُّ شَيْءٍ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُرَّاتِ۔

صالح اور نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار رکھی ہیں جنھیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا۔ نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی کے گمان وخیال میں وہ آئی ہوں گی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر جی ہو تو اس آیت کو استشہاد کے لیے پڑھ لو کہ "سو کسی کو علم نہیں جو جو سامان آنکھوں کی ٹھنڈک کا خزانۂ غیب میں ان کے لیے مخفی ہے"۔ علی بن مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، سابق حدیث کی طرح۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ یہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کر رہے ہیں یا اپنے اجتہاد سے فرما رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ (اگر آنحضور کی حدیث نہیں) تو پھر کیا ہے! ابو معاویہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے اور ان سے صالح نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (آیت مذکورہ میں) قرات (جمع کے ساتھ) پڑھا تھا۔

١٨٩٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَىٰ قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

۱۸۹۰ - مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے صالح بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار رکھی ہیں جنھیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا۔ کسی کان نے نہ سنا ہوگا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی گمان وخیال پیدا ہوا ہوگا۔ اللہ کی ان نعمتوں سے واقفیت اور آگاہی تو دور کی بات ہے (ان کا کسی کو گمان وخیال بھی پیدا نہیں ہوا ہوگا) پھر آنحضورؐ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ "سو کسی کو علم نہیں جو جو سامان آنکھوں کی ٹھنڈک کا خزانۂ غیب میں ان کے لیے مخفی ہے، یہ صلہ ہے ان کے نیک اعمال کا"۔

الْأَحْزَابُ

سورۃ الاحزاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَيَاصِيهِمْ قُصُورِهِمْ۔

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "صیاصیہم" بمعنی قصورہم ہے۔

بَابُ ۷۹۶ قَوْلِهِ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

۷۹۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں"۔

١٨٩١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي

۱۸۹۱ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي وَأَنَا مَوْلَاهُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مومن ایسا نہیں کہ میں خود اس کے نفس سے بھی زیادہ اس سے دنیا اور آخرت میں تعلق نہ رکھتا ہوں، اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ، "نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں" پس جو مومن بھی (مرنے کے بعد) ترکہ مال و اسباب چھوڑے گا اس کے عزیز و اقارب، جو بھی ہوں، اس کے مال کے وارث ہوں گے، لیکن اگر کسی مومن نے کوئی قرض چھوڑا ہے یا اولاد چھوڑی ہے تو وہ میرے پاس آجائیں ان کا ذمہ دار میں ہوں۔

بَابُ ۷۹۷ قَوْلِهِ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ

۷۹۷ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "انھیں (آزاد شدہ غلاموں کو) ان کے باپوں کی طرف منسوب کر دو"۔

۱۸۹۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ۔

۱۸۹۲ - ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سالم نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کئے ہوئے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہم ہمیشہ زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی کہ "انھیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو کہ یہی اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے۔"

بَابُ ۷۹۸ قَوْلِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا

نَحْبَهُ عَهْدَهُ أَقْطَارِهَا جَوَانِبُهَا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا لَأَعْطَوْهَا۔

۷۹۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور کچھ ان میں کے راستہ دیکھ رہے ہیں اور انھوں نے ذرا فرق نہیں آنے دیا" "نحبہ" ای عہدہ، "اقطارہا"، ای جوانبہا۔ "الفتنۃ۔ لآتوھا (میں لآتوھا) بمعنی لاعطوھا ہے۔

۱۸۹۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُرَى هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ۔

۱۸۹۳ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارا خیال ہے کہ یہ آیت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ "اہل ایمان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس میں سچے اترے۔"

۱۸۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ

۱۸۹۴ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم قرآن مجید کو مصحف کی صورت

فِي الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ۔

باب ۷۹۹ قَوْلِهِ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا۔ التَّبَرُّجُ أَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا سُنَّةَ اللَّهِ اسْتَنَّهَا جَعَلَهَا۔

۱۸۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِينَ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُخَيِّرَ أَزْوَاجَهُ فَبَدَأَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِلَى تَمَامِ الْآيَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَفِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ۔

باب ۸۰۰ قَوْلِهِ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا وَقَالَ قَتَادَةُ وَاذْكُرْنَ مَا

میں جمع کر رہے تھے تو مجھے سورۂ "الاحزاب" کی ایک آیت کہیں لکھی ہوئی نہیں مل رہی تھی، میں وہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا تھا۔ آخر وہ مجھے خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مومن مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔ وہ آیت یہ تھی "اہل ایمان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس میں وہ سچے اترے"۔

۷۹۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے نبی! آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اسی کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ متاع دنیوی دے دلا کر خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں"۔ معمر نے کہا کہ "تبرج" یہ ہے کہ عورت اپنے حسن کا مردوں کے سامنے مظاہرہ کرے۔ "سنۃ اللہ" یعنی وہ طریقہ و معمول جو اللہ نے اپنے لیے رکھا ہے۔

۱۸۹۵ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آنحضور اپنی ازواج کو (آپ کے ساتھ رہنے یا آپ سے علیحدگی کا) اختیار دیں تو آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک معاملہ کے متعلق کہنے آیا ہوں، ضروری نہیں کہ تم اس میں جلد بازی سے کام لو، اپنے والدین سے بھی مشورہ کر سکتی ہو۔ آں حضور تو جانتے ہی تھے کہ میرے والد کبھی آنحضور سے علیحدگی کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اے نبی، اپنی بیویوں سے فرما دیجئے" آخر آیت تک، میں نے عرض کی، لیکن کس چیز کے لیے مجھے اپنے والدین سے مشورہ کی ضرورت ہے۔ یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ میں اللہ اس کے رسول اور عالم آخرت کو چاہتی ہوں۔

۸۰۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تم اللہ کو، اس کے رسول کو اور عالم آخرت کو مقصود رکھتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے"۔ قتادہ نے بیان کیا کہ آیت اور تم آیات اللہ، اور اس "حکمت" کو یاد رکھو جو تمہارے

يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ
اَلْقُرْاٰنُ وَالسُّنَّةُ۔

۱۸۹۶۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَاَ بِيْ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا اِلٰى اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَتْ فَقُلْتُ فَفِيْ اَيِّ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ تَابَعَهٗ مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض۔

بَابٌ ۸۰۱ قَوْلِهٖ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ۔

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ نَزَلَتْ فِيْ شَاْنِ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ۔

بَابٌ ۸۰۲ قَوْلِهٖ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

گھروں میں پڑھ کر سنائے جاتے رہتے ہیں"۔ (آیات اللہ سے مراد) قرآن اور (حکمت سے مراد) سنت ہے۔

۱۸۹۶۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اپنی ازواج کو اختیار دیں تو آنحضور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک معاملہ کے متعلق کہنے آیا ہوں، ضروری نہیں کہ تم جلدی کرو، اپنے والدین سے بھی مشورہ لے سکتی ہو۔ آپ نے بیان کیا کہ آنحضور کو تو معلوم ہی تھا کہ میرے والدین آپ سے علیحدگی کا کبھی مشورہ نہیں دے سکتے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے (وہ آیت جس میں یہ حکم تھا) پڑھی کہ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے "اے نبی! اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی بہار کو مقصود رکھتی ہو" سے "اجراً عظیماً" تک۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی لیکن اپنے والدین سے مشورہ کی کس بات کے لیے ضرورت ہے، ظاہر ہے کہ میں اللہ، اس کے رسول اور عالم آخرت کو مقصود رکھتی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر دوسری ازواج مطہرات نے بھی وہی کیا جو میں کر چکی تھی۔ اس کی متابعت موسیٰ بن اعین نے معمر کے واسطہ سے کی کہ ان سے زہری نے بیان کیا کہ انھیں ابوسلمہ نے خبر دی۔ اور عبدالرزاق اور ابوسفیان معمری نے معمر کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

۸۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ اپنے دل میں وہ چھپاتے رہے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا، اور آپ لوگوں کی طرف سے اندیشہ کر رہے تھے، حالانکہ اللہ ہی اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔"

۱۸۹۷۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے معلیٰ بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت "اور آپ اپنے دل میں وہ چھپاتے رہے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا" زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے معاملہ کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

۸۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ان (ازواج مطہرات) میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض تُرْجِي تُؤَخِّرُ أَرْجِئْهُ أَخِّرْهُ

رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا ہو۔ ان میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں "۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ترجی" اسے ناخر" ارجیہ " ای اخرہ۔

۱۸۹۸- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ ؕ

۱۸۹۸ ہم سے زکریا بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جو عورتیں اپنے نفس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کرنے آتی تھیں مجھے ان پر بڑی غیرت آتی تھی۔ میں کہتی کیا عورت خود ہی اپنے کو کسی مرد کے لیے پیش کر سکتی ہے؟ پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا اس میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے" تو میں نے کہا کہ میں تو سمجھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مراد بلا تاخیر پوری کر دینا چاہتا ہے۔

۱۸۹۹- حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُولِينَ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ لَهُ إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا تَابَعَهُ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ سَمِعَ عَاصِمًا ؕ

۱۸۹۹- ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عاصم احول نے خبر دی انھیں معاذہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی کہ "ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں" اگر (ازواج مطہرات میں سے کسی کی باری میں کسی دوسری بیوی کے پاس جانا چاہتے تو جن کی باری ہوتی ان سے اجازت لیتے تھے (معاذہ نے بیان کیا کہ میں نے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایسی صورت میں آپ آنحضورؐ سے کیا کہتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں تو یہ عرض کر دیتی تھی کہ یا رسول اللہؐ! اگر یہ اجازت آپ مجھ سے لے رہے ہیں تو میں تو اپنی باری کا کسی دوسرے پر ایثار نہیں کر سکتی۔ اس روایت کی متابعت عباد بن عباد نے کی۔ انھوں نے عاصم سے سنا۔

قَوْلِهِ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا

۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نبی کے گھروں میں مت جایا کرو، بجز اس وقت کے جب تمھیں کھانے کے لیے (آنے کی) اجازت دی جائے ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو، البتہ جب تم کو بلایا جائے

[1] طبری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت باسناد حسن موجود ہے کہ جن عورتوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ھبہ کر دیا تھا۔ ان میں سے کسی کو بھی آپ نے اپنے ساتھ نہیں رکھا تھا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اسے مباح قرار دیا تھا لیکن بہرحال یہ آپ کے منشا پر موقوف تھا۔ آنحضورؐ کو یہ مخصوص اجازت تھی کہ اگر کوئی مومنہ عورت بلا مہر اپنے آپ کو آپ کے نکاح میں دینا چاہے تو یہ صرف آپ کے لیے جائز ہے دوسرے مسلمانوں کو اس کی اجازت نہیں۔ یہ واقعہ اسی سے متعلق ہے۔

طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَأْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوْا أَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ أَبَدًا إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا يُقَالُ إِنَاهُ إِدْرَاكُهٗ أَنٰى يَأْنِيْ أَنَاةً لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا إِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤَنَّثِ قُلْتَ قَرِيْبَةً وَإِذَا جَعَلْتَهٗ ظَرْفًا وَبَدَلًا وَلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ نَزَعْتَ الْهَاءَ مِنَ الْمُؤَنَّثِ وَكَذٰلِكَ لَفْظُهَا فِي الْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ لِلذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى۔

تب جایا کرو۔ پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔ اس بات سے نبیؐ کو ناگواری ہوتی ہے سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ صاف بات کہنے سے (کسی کا لحاظ نہیں کرتا اور جب تم ان (رسول کی ازواج) سے کوئی چیز مانگو تو ان سے پردہ کے باہر سے مانگا کرو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے اور تمہیں جائز نہیں کہ تم رسول اللہ کو (کسی طرح بھی) تکلیف پہنچاؤ۔ اور نہ یہ کہ آپ کے بعد آپ کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ "اناہ" یعنی اس کی تیاری (منتظر نہ رہو) انار یانی، "اناۃ" سے نکلا ہے۔ "لعل الساعۃ تکون قریبا"، جب یہ لفظ مؤنث کی صفت کے طور پر آئے تو "قریبۃ" (ۃ) کے ساتھ آتا ہے لیکن جب ظرف اور بدل، صفت نہ ہو تو مؤنث کی ۃ اس سے حذف کر دی جاتی ہے (قریبا) جب یہ لفظ صفت نہ ہو تو واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب میں اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ۔

۱۹۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے پاس اچھے برے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، اس لیے بہتر تھا کہ آپ ازواج مطہرات رض کو پردہ کا حکم دے دیں۔ اس کے بعد پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا أَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهٗ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُوْمُوْا فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ

۱۹۰۱۔ ہم سے محمد بن عبداللہ رقاشی نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا ہم سے ابو مجلز نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو قوم کو آپ نے دعوت ولیمہ دی، کھانا کھانے کے بعد لوگ (گھر کے اندر ہی) بیٹھے (دیر تک) باتیں کرتے رہے۔ آنحضورؐ نے ایسا کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے ہیں (تاکہ لوگ سمجھ جائیں اور اٹھ جائیں) لیکن کوئی بھی نہیں اٹھا۔ جب آپ نے دیکھا کہ کوئی نہیں اٹھتا تو آپ کھڑے ہو گئے، جب آپ کھڑے ہوئے تو دوسرے لوگ بھی کھڑے ہو گئے، لیکن تین اشخاص اب بھی بیٹھے رہ گئے

إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الْآيَةَ ۔

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ آيَةِ الْحِجَابِ لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَهُ فِي الْبَيْتِ صَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا الْقَوْمَ فَقَعَدُوا يَتَحَدَّثُونَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُودٌ يَتَحَدَّثُونَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ فَضُرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ ۔

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ فَأُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ فَدَعَوْتُ حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُو فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوهُ قَالَ ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ وَبَقِيَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

آنحضورؐ جب باہر سے اندر جانے کے لیے آئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی اٹھ گئے تو میں نے آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اطلاع دی کہ وہ لوگ بھی چلے گئے ہیں تو آپؐ اندر تشریف لائے میں نے بھی چاہا کہ اندر جاؤں، لیکن آنحضورؐ نے دروازہ کا پردہ گرا لیا۔ اس کے بعد آیت (مذکورہ بالا) نازل ہوئی کہ "اے ایمان والو، نبی کے گھروں میں مت جایا کرو" آخر آیت تک۔

۱۹۰۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ابوقلابہ نے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس آیت، یعنی آیت حجاب (کے شان نزول) کے متعلق خوب جانتا ہوں، جب زینب رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔ اور وہ آں حضورؐ کے ساتھ آپؐ کے گھر ہی میں تھیں تو آپ نے کھانا تیار کروایا۔ اور قوم کو بلایا۔ (کھانے سے فارغ ہونے کے بعد) لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ آنحضورؐ باہر جاتے اور پھر اندر آتے (تاکہ لوگ اٹھ جائیں) لیکن لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "اے ایمان والو، نبیؐ کے گھروں میں مت جایا کرو۔ بجز اس وقت کے جب تمہیں (کھانے کے لیے) آنے کی اجازت دی جائے ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "من وراء حجاب" تک۔ اس کے بعد پردہ پڑنے لگا اور لوگ کھڑے ہو گئے۔

۱۹۰۳۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد گوشت اور روٹی تیار کروائی اور مجھے کھانے پر لوگوں کو بلانے کے لیے بھیجا۔ پھر کچھ لوگ آتے اور کھا کر واپس چلے جاتے، پھر دوسرے لوگ آتے اور کھا کر واپس چلے جاتے، میں بلاتا رہتا۔ آخر جب کوئی باقی نہ رہا تو آپ نے فرمایا کہ اب دستر خوان اٹھا لو لیکن تین اشخاص گھر میں باتیں کرتے رہے۔ آنحضورؐ باہر نکل آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے سامنے جا کر فرمایا "السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ علیہ" انہوں نے کہا "علیک السلام ورحمۃ اللہ، اپنی اہل کو آپؐ نے کیسا پایا؟ اللہ برکت عطا فرمائے" آنحضورؐ اسی طرح تمام ازواج مطہرات رضی کے حجروں کے سامنے گئے

فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فَتَقَرَّى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ثَلَاثَةُ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا فَرَجَعَ حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَأُخْرَى خَارِجَةً أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ۔

اور جس طرح عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا اسی طرح سب سے فرمایا اور انھوں نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد آنحضور واپس تشریف لائے تو وہ تین صاحبان اب بھی گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ آنحضورؐ بہت زیادہ باحیا و با مروت تھے، آپ (یہ دیکھ کر کہ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں) عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف پھر چلے گئے، مجھے یاد نہیں کہ خود میں نے آنحضورؐ کو اطلاع دی تھی یا کسی اور نے اطلاع دی تھی کہ وہ لوگ گھر میں سے چلے گئے ہیں آنحضورؐ اب واپس تشریف لائے۔ اور پاؤں چوکھٹ پر رکھا۔ ابھی آپؐ کا ایک پاؤں اندر تھا اور ایک پاؤں باہر کہ آپ نے پردہ گرا لیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَنَى بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حُجَرِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةَ بِنَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُو لَهُنَّ وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ وَيَدْعُونَ لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ جَرَى بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَآهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَا مُسْرِعَيْنِ فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ بِخُرُوجِهِمَا أَمْ أُخْبِرَ فَرَجَعَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۰۴۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن بکر سہمی نے خبر دی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے نکاح پر دعوت ولیمہ کی اور گوشت اور روٹی لوگوں کو کھلائی پھر آپ امہات المؤمنین کے حجروں کی طرف گئے، جیسا کہ آپ کا معمول تھا کہ نکاح کی صبح کو آپ جایا کرتے تھے۔ آپ انھیں سلام کرتے اور ان کے حق میں دعا کرتے، اور امہات المؤمنینؓ بھی آپ کو سلام کرتیں اور آپ کے لیے دعا کرتیں، امہات المؤمنینؓ کے حجروں سے جب آپ اپنے حجرہ میں واپس تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا کہ دو صاحبان بحث و گفتگو کر رہے ہیں جب آپؐ نے انھیں بیٹھے ہوئے دیکھا تو پھر آپ حجرہ سے نکل گئے، ان دو حضرات نے جب دیکھا کہ اللہ کے نبیؐ اپنے حجرہ سے واپس چلے گئے ہیں تو بڑی جلدی جلدی وہ اٹھ کر باہر نکل گئے۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے آنحضورؐ کو ان کے چلے جانے کی اطلاع دی یا کسی اور نے، پھر آنحضورؐ واپس آئے اور گھر میں آتے ہی دروازہ کا پردہ گرا لیا۔ اور آیت حجاب نازل ہوئی۔ اور ابن ابی مریم نے بیان کیا، انھیں یحییٰ نے خبر دی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کے ساتھ۔

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا فَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا

۱۹۰۵۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد قضا حاجت کے لیے نکلیں، وہ بہت بھاری بھرکم تھیں،

فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ أَمَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ.

جو انھیں جانتا تھا اس سے وہ پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں۔ راستے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ لیا اور کہا کہ اے سودہ! ہاں خدا کی قسم آپ ہم سے اپنے آپ کو نہیں چھپا سکتیں۔ دیکھیے تو آپ کس طرح باہر نکلی ہیں۔ بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا الٹے پاؤں وہاں سے واپس آگئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے حجرہ میں تشریف رکھتے تھے اور رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آنحضورؐ کے ہاتھ میں اس وقت گوشت کی ایک ہڈی تھی۔ سودہ رضی اللہ عنہا نے داخل ہوتے ہی کہا۔ یا رسول اللہؐ! میں قضاء حاجت کے لیے نکلی تھی تو عمرؓ نے مجھ سے یہ باتیں کہیں، بیان کیا کہ آنحضورؐ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد یہ کیفیت ختم ہوئی، ہڈی اب بھی آپؐ کے دست مبارک میں تھی، آپؐ نے اسے رکھا نہیں تھا۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمھیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) قضاء حاجت کے لیے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

باب ۸۰۴ قَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا

۸۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو گے یا اسے (دل میں) پوشیدہ رکھو گے تو اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ ان (رسول کی ازواج) پر کوئی گناہ نہیں سامنے آنے میں اپنے باپوں کے اور اپنے بیٹوں کے اور اپنے بھائیوں کے اور اپنے بھانجوں کے اور اپنی (شریک دین) عورتوں کے اور نہ اپنی باندیوں کے، اور اللہ سے ڈرتی رہو، بیشک اللہ ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے۔"

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِينَ عَمَّكِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ

۱۹۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی افلح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی لیکن میں نے کہلوا دیا کہ جب تک اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم نہ کر لوں، ان سے نہیں مل سکتی۔ میں نے سوچا کہ ان کے بھائی ابوالقعیس نے مجھے تھوڑا ہی دودھ پلایا تھا، مجھے دودھ پلانے والی تو ابوالقعیس کی بیوی تھیں۔ پھر آنحضورؐ تشریف لائے تو میں نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ابوالقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی لیکن میں نے یہ کہلوا دیا کہ جب تک آنحضورؐ سے اجازت نہ لے لوں ان سے ملاقات نہیں کر سکتی۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، کہ اپنے چچا سے ملنے سے تم نے کیوں انکار کر دیا۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! ابوالقعیس نے مجھے تھوڑا ہی دودھ پلایا تھا، دودھ پلانے والی تو ان کی بیوی تھیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ انھیں اندر آنے کی اجازت

لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَلِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ

دے دو، احمق وہ تمھارے چچا ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ اسی وجہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رضاعت سے بھی وہ چیزیں (مثلاً نکاح وغیرہ) حرام ہو جاتی ہیں، جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

بَابُ ۸۰۵ قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ صَلَاةُ اللّٰهِ ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَصَلَاةُ الْمَلٰٓئِكَةِ الدُّعَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلُّونَ يُبَرِّكُونَ لَنُغْرِيَنَّكَ لَنُسَلِّطَنَّكَ

۸۰۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو"۔ ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "صلوٰۃ" کی نسبت اگر اللہ کی طرف ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ نبی کی فرشتوں کے سامنے ثناء و تعریف کرتا ہے اور اگر ملائکہ کی طرف ہو تو دعا اس سے مراد لی جاتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) "یصلون" یعنی برکت کی دعا کرتے ہیں۔ "لنغرینک" ای لنسلطنک۔

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا ...

۱۹۰۷ ۔ مجھ سے سعید بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے، لیکن آپ پر "صلوٰۃ" کا کیا طریقہ ہوگا۔ آنحضور نے فرمایا کہ یوں پڑھا کرو "اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید، اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ (ترجمہ گذر گیا ہے)

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

۱۹۰۸ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن خباب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے لیکن "صلاۃ" (درود) بھیجنے کا کیا طریقہ ہوگا۔ آنحضور نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو "اللھم صل علی محمد عبدک و رسولک کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم"۔ ابو صالح نے بیان کیا کہ اور ان سے لیث نے (ان الفاظ کے ساتھ) علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم"۔

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَقَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ

۱۹۰۹ ۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی اور ان سے یزید نے، انھوں نے اس طرح بیان کیا کہ "کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم"۔

باب ۸۰۶ قَوْلِهِ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا۔

۸۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے موسیٰؑ کو ایذا پہنچائی تھی۔

۱۹۱۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے حسن بصری اور محمد بن سیرین اور خلاس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موسیٰ علیہ السلام بڑے با حیا تھے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ "اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے موسیٰؑ کو ایذا پہنچائی تھی، سو اللہ نے انھیں بری ثابت کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز ہیں۔

سَبَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُقَالُ مُعَاجِزِينَ مُسَابِقِينَ بِمُعْجِزِينَ بِفَائِتِينَ سَبَقُوا فَاتُوا لَا يُعْجِزُونَ لَا يَفُوتُونَ يَسْبِقُونَا يُعْجِزُونَا قَوْلُهُ بِمُعْجِزِينَ بِفَائِتِينَ وَمَعْنَى مُعَاجِزِينَ مُغَالِبِينَ يُرِيدُ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ مِعْشَارٌ عُشْرٌ الْأُكُلُ الثَّمَرُ بَاعِدْ وَبَعِّدْ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَعْزُبُ لَا يَغِيبُ الْعَرِمُ السُّدُّ مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللّٰهُ فِي السُّدِّ فَشَقَّهُ وَهَدَمَهُ وَحَفَرَ الْوَادِيَ فَارْتَفَعَتَا عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبِسَتَا وَلَمْ يَكُنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ وَلٰكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ شَاءَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ الْعَرِمُ الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْعَرِمُ الْوَادِي السَّابِغَاتُ الدُّرُوعُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُجَازَى يُعَاقَبُ أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ بِطَاعَةِ اللّٰهِ مَثْنَى وَفُرَادَى وَاحِدٌ وَاثْنَيْنِ التَّنَاوُشُ الرَّدُّ مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى الدُّنْيَا

سورۂ سبا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بولتے ہیں "معاجزین" یعنی سابقین۔ "بمعجزین" ای بفائتین۔ "معاجزین" ای مغالبین۔ "معاجزی" ای مسابقی۔ "سبقوا" بمعنی فاتوا۔ "لا یعجزون" ای لا یفوتون۔ "یسبقونا" ای یعجزونا۔ ارشاد "بمعجزین" ای بفائتین۔ "معاجزین" کا معنی مغالبین ہے، یعنی دونوں فریق اس کوشش میں تھے کہ اپنے مقابل کی بے بسی ظاہر کریں۔ "معشار" بمعنی عشر ہے۔ "الاکل" سے مراد ثمر ہے۔ "باعد" اور بعد ہم معنی ہیں۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "لا یعزب" بمعنی لا یغیب ہے۔ "العرم" بمعنی بند ہے، یعنی سرخ رنگ کا پانی اللہ تعالیٰ نے اس بند پہ بھیجا جس نے اسے پھاڑ دیا، ڈھا دیا اور وادی کو کھود کر رکھ دیا اس کے نتیجہ میں دونوں طرف کے باغ برباد ہو گئے۔ پھر پانی بھی ختم ہو گیا اور دونوں باغ خشک ہو گئے۔ یہ سرخ پانی اس بند کا نہیں تھا، اسے تو اللہ تعالیٰ نے جہاں سے چاہا ان پہ عذاب کے طور بھیجا تھا۔ عمرو بن شرحبیل نے کہا کہ "العرم" اہل یمن کی زبان میں پانی کے بند کو کہتے ہیں۔ ان کے غیر نے کہا کہ "العرم" بمعنی وادی ہے۔ "السابغات" ای الدروع۔ اور مجاہد نے فرمایا کہ "یجازی" ای یعاقب۔ "اعظکم بواحدۃ" یعنی میں تمھیں اللہ کی طاعت کی نصیحت کرتا ہوں۔ "مثنیٰ و فرادیٰ" ای واحدًا۔ اثنین۔ "التناوش" یعنی آخرت سے لوٹ کر دنیا میں آنا۔ "بین

وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ زَهْرَةٍ بِأَشْيَاعِهِمْ بِأَمْثَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوَابِ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ الْخَمْطُ الْأَرَاكُ وَالْأَثَلُ الطَّرْفَاءُ الْعَرِمُ الشَّدِيدُ ؛

بَابُ ٨٠٧ قَوْلِهِ حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ؛

١٩١١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هَكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ ؛

بَابُ ٨٠٨ قَوْلِهِ - إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ

"مَا يَشْتَهُونَ" سے مراد مال، اولاد اور دنیا کی خوشحالی ہے۔ "بِأَشْيَاعِهِمْ" ای بامثالہم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کالجواب" کا مفہوم ہے کہ زمین کھلیان کی طرح۔ "الخمط" پیلو۔ "الاثل" جھاؤ۔ "العرم" سخت شدید۔

۸۰۷ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا، وہ کہتے ہیں کہ حق (بات کا حکم فرمایا) اور (واقعی) وہ عالیشان ہے سب سے بڑا ہے۔

۱۹۱۱ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عکرمہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی بات کا فیصلہ کرتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے لیے جھکتے ہوئے خضوع کرتے ہوئے اپنے بازو پھڑپھڑاتے ہیں، اللہ کا ارشاد انھیں اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے چکنے پتھر پر زنجیر کے لگنے سے آواز پیدا ہوتی ہے پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا۔ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور (واقعی وہ عالیشان ہے، سب سے بڑا ہے" پھر ان کی یہی گفتگو چوری چھپے سننے والے شیطان سن بھاگتے ہیں شیطان آسمان کے نیچے یوں نیچے اوپر رہتے ہیں، سفیان نے اس موقع پر ہتھیلی کے ذریعہ پہلے اسے جھکا کر پھر پھیلا کر شیاطین کے اجتماع کی کیفیت بتائی۔ الغرض وہ شیاطین کوئی ایک کلمہ سن لیتے ہیں اور اپنے نیچے والے کو بتاتے ہیں اس طرح وہ کلمہ ساحر یا کاہن تک پہنچتا ہے۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ یہ کلمہ اپنے سے نیچے والے کو بتائیں شہاب ثاقب انھیں آدبوچتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب وہ بتا لیتے ہیں تو شہاب ثاقب ان پر پڑتا ہے، اس کے بعد کاہن اس میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ (ایک بات جب اس میں سے صحیح ہو جاتی ہے تو ان کے معتقدین کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ کیا اسی طرح ہم سے فلاں فلاں دن فلاں کاہن نے نہیں کہا تھا، اسی کلمہ کی وجہ سے جو آسمان پہ شیاطین نے سنا تھا کاہنوں اور ساحروں کی لوگ تصدیق کرنے لگتے ہیں۔

۸۰۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ تو تم کو بس ایک ڈرانے والے

بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ؏

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ قَالُوا مَا لَكَ. قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ۔ ؏

ہیں، عذاب شدید کی آمد سے پہلے۔"

۱۹۱۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھے اور پکارا۔ "یا صباحاہ" اس آواز پر قریش جمع ہو گئے اور پوچھا کہ کیا بات ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا، تمھاری کیا رائے ہے اگر میں تمھیں بتاؤں کہ دشمن صبح کے وقت یا رات کے وقت تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق نہیں کرو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہم آپ کی تصدیق کریں گے۔ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ پھر میں تم کو عذاب شدید کی آمد سے پہلے ڈرانے والا ہوں، ابولہب بولا، تم ہلاک ہو جاؤ، کیا تم نے اسی لیے ہمیں بلایا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت "تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ" نازل فرمائی۔ ؏

بحمداللہ تفہیم البخاری کا انیسواں پارہ مکمل ہوا

بیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ۸۰۹ سُوْرَةُ الْمَلَائِكَةِ

قَالَ مُجَاهِدٌ اَلْقِطْمِيْرُ - لِفَافَةُ النَّوَاةِ - مُثْقَلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهٗ - اَلْحَرُوْرُ - بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - اَلْحَرُوْرُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ وَغَرَابِيْبُ - اَشَدُّ سَوَادٍ - اَلْغِرْبِيْبُ - اَلشَّدِيْدُ - السَّوَادِ -

۸۰۹ - سورۃ الملائکہ (فاطر)

مجاہد نے کہا کہ "القطمیر" ای لفافۃ النواۃ "مثقلۃ" (بالتخفیف) بمعنی مثقلہ (بالتشدید) ہے۔ ان کے غیر نے کہا کہ "الحرور" کا تعلق دن میں سورج کے ساتھ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الحرور" کا تعلق رات کے ساتھ ہے اور "السموم" کا تعلق دن کے ساتھ ہے "غرابیب سود" یعنی گہرے سیاہ "غربیب" بمعنی گہرا سیاہ۔

سُوْرَةُ يٰسٓ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - فَعَزَّزْنَا - شَدَّدْنَا - يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ - كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمُ اسْتِهْزَاؤُهُمْ بِالرُّسُلِ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ - لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ اَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْاٰخَرِ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُمَا ذٰلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيْثَيْنِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَيَجْرِيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا - مِنْ مِثْلِهٖ - مِنَ الْاَنْعَامِ - فَكِهُوْنَ - مُعْجَبُوْنَ - جُنْدٌ مُحْضَرُوْنَ - عِنْدَ الْحِسَابِ - وَيُذْكَرُ عَنْ عِكْرِمَةَ الْمَشْحُوْنُ الْمُوْقَرُ -

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ - يَنْسِلُوْنَ - يَخْرُجُوْنَ - مَرْقَدِنَا مَخْرَجِنَا - اَحْصَيْنٰهُ - حَفِظْنٰهُ - مَكَانَتِهِمْ وَمَكَانِهِمْ - وَاحِدٌ ؛

سورۃ یٰسین

اور مجاہد نے کہا کہ "فعززنا" ای شددنا "یا حسرۃ علی العباد" یعنی دنیا میں انبیاء کے استہزاء کے نتیجہ میں آخرت میں ان کی حالت قابل حسرت و افسوس ہوگی" "ان تدرک القمر" یعنی ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی پر اثر انداز نہیں ہوتی اور نہ ان (چاند اور سورج) کے لیے یہ مناسب ہے "سابق النہار" یعنی دونوں (دن اور رات) ایک دوسرے کے پیچھے پیچھے بلاکسی درمیانی وقفہ اور بلاکسی تاخیر و توقف کے گردش میں ہیں "نسلخ" یعنی ہم ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک اپنے مستقر کی طرف چلتا رہتا ہے "من مثلہ" ای من الانعام "فکہون" ای معجبون "جند محضرون" یعنی عند الحساب عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ "المشحون" بمعنی الموقر (لدی ہوئی) ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "طائرکم" اے مصائبکم۔ "ینسلون" اے یخرجون "مرقدنا" اے مخرجنا "احصیناہ" یعنی ہم نے اسے لوح محفوظ میں محفوظ کر لیا ہے "مکانتہم" اور مکانہم ہم معنی ہیں۔

بَاب ۸۱۰ قَوْلِهٖ :- وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؛

۸۱۰ - اور (ایک نشانی) آفتاب (بھی کہ) اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے۔ یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے زبردست اور علم والے اللہ کا۔

۱۹۱۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ

۱۹۱۳ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؟

بیان کی۔ ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آفتاب غروب ہونے کے وقت میں مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا ابوذر! تمھیں معلوم ہے یہ آفتاب کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ چلتا رہتا ہے، یہاں تک کہ عرش کے نیچے سجدہ ریز ہو جاتا ہے اس کا بیان اللہ کے اس ارشاد میں ہوا ہے کہ "اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے زبردست اور علم والے کا"

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى۔ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا۔ قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ ؟

۱۹۱۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تیمی نے ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے" کے متعلق سوال کیا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس کا ٹھکانا (مستقر) عرش کے نیچے ہے۔

باب ۸۱۱ سُوْرَةُ وَالصَّافَّاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ۔ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ۔ وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ، يُرْمَوْنَ۔ وَاصِبٌ: دَائِمٌ لَازِبٌ: لَازِمٌ۔ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ: يَعْنِي الْحَقَّ الْكُفَّارُ تَقُوْلُهٗ لِلشَّيْطٰنِ غَوْلٌ: وَجَعُ بَطْنٍ۔ يُنْزَفُوْنَ: لَا تَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ۔ قَرِيْنٌ: شَيْطَانٌ۔ يُهْرَعُوْنَ كَهَيْئَةِ الْهَرْوَلَةِ: يَزِفُّوْنَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا۔ قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلٰٓئِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ: سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ

۸۱۱۔ سورۂ والصافات

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "ویقذفون بالغیب من مکان بعید" میں "من مکان بعید" سے مراد "من کل مکان" ہے "ویقذفون من کل جانب" میں یقذفون سے مراد یرمون ہے "واصب" اے دائم "لازب" اے لازم "تاتوننا عن الیمین" یعنی الحق۔ یہ الفاظ کفار شیاطین سے کہیں گے۔ "غول" اے وجع بطن۔ "ینزفون" یعنی ان کی عقل نہیں جاتی رہے گی "قرین" یعنی شیطان ہے۔ "یہرعون" سے اشارہ ہرولہ (تیز چلنے) کی ہیئت کی طرف ہے۔ "یزفون" یعنی چلنے میں تیزی اور جلدی۔ "وبین الجنۃ نسبا" کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی لڑکیاں ہیں (ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر ان سے پوچھا کہ پھر ان کی مائیں کون ہیں تو انھوں نے کہا) کہ ان کی مائیں جن سرداروں کی لڑکیاں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "لقد علمت الجنۃ انہم لمحضرون" یعنی حساب کے لیے حاضر کیے جائیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اَلْمَلٰٓئِكَةُ۔ صِرَاطِ الْجَحِيْمِ۔ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ وَوَسَطِ الْجَحِيْمِ۔ لَشَوْبًا۔ يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ۔ مَدْحُوْرًا۔ مَطْرُوْدًا۔ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ۔ اَللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ۔ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ۔ يَسْتَسْخِرُوْنَ۔ يَسْخَرُوْنَ۔ بَعْلًا۔ رَبًّا وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔

کہ "نحن الصافون" میں مراد فرشتے ہیں۔ "صراط الجحیم" یعنی سوارا الجحیم و وسطا الجحیم۔ "لشوبا" یعنی ان کے کھانوں میں شدید گرم پانی کی آمیزش کردی جائے گی "مدحورا" اے مطرودا۔ "بیض مکنون" ای اللؤلؤ المکنون "وترکنا علیہ فی الآخرین" یعنی ان کا ذکر خیر ہوتا رہے گا "یستسخرون" یعنی یسخرون "بعلا" ای ربا "الاسباب" ای السماء۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بلاشبہ یونس رسولوں میں سے تھے"۔

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا مِّنِ ابْنِ مَتّٰى

۱۹۱۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابووائل نے، ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہونے کا دعویٰ کرے۔

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِّنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

۱۹۱۶۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے بنی عامر بن لوی کے ہلال بن علی نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں یونس بن متی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہوں، وہ جھوٹا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۸۱۲ سُوْرَةُ صٓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۱۲۔ سورۂ ص

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِيْ صٓ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ۔ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيْهَا۔

۱۹۱۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عوام بن حوشب نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سورۂ ص میں سجدہ کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ یہ سوال ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی کیا گیا تھا تو آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت دی تھی۔ پس آپ بھی انھیں کی ہدایت کی اتباع کیجیے" اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ

۱۹۱۸۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبید الطنافسی نے، ان سے عوام نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سورۂ ص

سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةٍ فِي صٓ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ أَيْنَ سَجَدْتَ فَقَالَ أَوَمَا تَقْرَأُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔ فَكَانَ دَاوُدُ مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ فَسَجَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ عُجَابٌ: عَجِيبٌ۔ الْقِطُّ الصَّحِيفَةُ۔ هُوَ هَهُنَا صَحِيفَةُ الْحَسَنَاتِ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فِي عِزَّةٍ: مُعَازِّينَ۔ الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ: مِلَّةُ قُرَيْشٍ۔ الِاخْتِلَاقُ: الْكَذِبُ۔ الْأَسْبَابُ: طُرُقُ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا۔ جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ يَعْنِي أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ۔ الْقُرُونِ الْمَاضِيَةُ۔ فَوَاقٍ: رُجُوعٍ۔ قِطَّنَا: عَذَابَنَا۔ اتَّخَذْنَاهُمْ سُخْرِيًّا: أَحَطْنَا بِهِمْ۔ أَتْرَابٌ: أَمْثَالٌ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَيْدُ: الْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ۔ الْأَبْصَارُ: الْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ۔ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي مِنْ ذِكْرِ۔ طَفِقَ مَسْحًا: يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا۔ الْأَصْفَادُ: الْوَثَاقُ۔

باب ۸۱۳ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا۔

میں سجدہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ اس سورہ میں آیت سجدہ کے لیے دلیل کیا ہے، آپ نے فرمایا کہ کیا تم قرآن مجید میں یہ نہیں پڑھتے کہ "اور ان کی نسل سے داؤد اور سلیمان ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے یہ ہدایت دی تھی سو آپ بھی ان کی ہدایت کی اتباع کیجیے۔" داؤد علیہ السلام بھی ان میں سے تھے جن کی اتباع کا آنحضور کو حکم تھا۔ چونکہ داؤد علیہ السلام کے سجدہ کا اس میں ذکر ہے اس لیے آنحضورؐ نے بھی اس موقعہ پر سجدہ کیا۔ عجائب بمعنی عجیب ہے۔ قِطٌّ بمعنی صحیفہ۔ آیت میں مراد نیکیوں کا صحیفہ ہے، مجاہد نے فرمایا کہ "فی عزۃ" ای معازین "الملۃ الآخرۃ" سے مراد ملت قریش ہے "الاختلاق" ای الکذب۔ "الاسباب" یعنی آسمان کے اس کے دروازے سے راستے۔ "جند ما ہنالک مہزوم" سے مراد قریش ہیں۔ "اولئک الاحزاب" ای القرون الماضیۃ۔ "فواق" ای رجوع "قطنا" ای عذابنا۔ "اتخذناہم سخریا" ای احطنا بہم۔ "اتراب" ای امثال "الاید" یعنی عبادت میں قوت والا۔ "الابصار" ای البصر فی امر اللہ "حب الخیر عن ذکر ربی" ای من ذکر ربی۔ "طفق مسحا" یعنی گھوڑوں کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ "الاصفاد" ای الوثاق۔

۸۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور مجھے ایسی سلطنت دے کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو۔ بے شک آپ بڑے دینے والے ہیں"

۱۹۱۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے روح اور محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا، یا اسی طرح کا کلمہ آپ نے فرمایا، تاکہ میری نماز خراب کرے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے سوچا کہ اسے مسجد کے کسی کھمبے سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب لوگ بھی اسے دیکھ سکو، لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا یاد آگئی کہ "اے میرے رب! مجھے ایسی سلطنت دے کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو۔" روح نے بیان کیا، چنانچہ آنحضور نے اس جن کو نامراد واپس کر دیا۔

باب ۸۱۴ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا قُرَيْشًا اِلَى الْاِسْلَامِ فَاَبْطَأُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْجُلُوْدَ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ دُخَانًا مِّنَ الْجُوْعِ۔ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ قَالَ فَدَعَوْا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ اَفَيُكْشَفُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ قَالَ فَكُشِفَ ثُمَّ عَادُوْا فِيْ كُفْرِهِمْ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ۔

۸۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور نہ میں بناوٹ کرنیوالا ہوں"۔

۱۹۲۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے ان سے مسروق نے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہو تو وہ اسے بیان کرے اور اگر علم نہ ہو تو کہے کہ اللہ ہی کو زیادہ علم ہے (یعنی اپنی لاعلمی ظاہر کردے) کیونکہ یہ بھی علم ہی ہے کہ جو چیز نہ جانتا ہو اس کے متعلق کہہ دے کہ اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کہہ دیا تھا کہ "آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس (قرآن یا تبلیغ وحی) پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا ہوں" اور میں "دخان" (دھوئیں) کے بارے میں بتاؤں گا (جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے تاخیر کی۔ آنحضورؐ نے ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی سی قحط سالی کے ذریعہ میری مدد کیجیے۔ چنانچہ قحط پڑا اور اتنا زبردست کہ ہر چیز ختم ہوگئی اور لوگ مردار اور چمڑے کھانے پر مجبور ہوگئے۔ بھوک کی شدت کی وجہ سے یہ عالم تھا کہ آسمان کی طرف اگر کوئی نظر اٹھاتا تو دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ اس کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے کہ "پس انتظار کرو اس دن کا جب آسمان کھلا ہوا دھواں لائے گا جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ دردناک عذاب ہے"۔ بیان کیا کہ پھر قریش دعا کرنے لگے کہ "اے ہمارے رب! اس عذاب کو ہم سے ہٹا لے تو ہم ایمان لائیں گے۔ لیکن وہ نصیحت سننے والے کہاں ہیں، ان کے پاس تو رسول صاف معجزات و دلائل کے ساتھ آچکا ہے اور وہ اس سے اعراض کر چکے ہیں۔ اور وہ کہہ چکے ہیں کہ اسے تو سکھایا جا رہا ہے۔ یہ مجنون ہے۔ بیشک ہم تھوڑے دنوں کے لیے ان سے عذاب ہٹا لیں گے۔ یقیناً تم پھر کفر ہی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ کیا قیامت میں بھی عذاب ہٹایا جائے گا[1] ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر یہ عذاب تو ان سے دور کر دیا گیا لیکن جب وہ دوبارہ کفر میں مبتلا ہو گئے تو بدر کی لڑائی میں اللہ نے انھیں پکڑا۔ اللہ

[1] یہ آخری جملہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر آج دنیا کا عذاب جو قحط کی صورت میں ان پر نازل ہوا ہے ان سے دور کر دیا جائے، تو کیا قیامت میں بھی یہ ممکن ہے؟ وہاں تو ان کی بڑی سخت پکڑ ہوگی اور کوئی چیز اللہ کے دائمی عذاب سے انھیں نجات نہیں دے سکتی۔

کے اس ارشاد میں اسی طرف اشارہ ہے کہ "جس دن ہم سخت پکڑیں گے۔ بلاشبہ ہم انتقام لینے والے ہیں"۔

باب ۸۱۵ سُوْرَةُ الزُّمَرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ يُجَرُّ عَلٰى وَجْهِهٖ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْ اٰمِنًا - ذِيْ عِوَجٍ لَبْسٍ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ مَثَلٌ لِّاٰلِهَتِهِمُ الْبَاطِلِ وَالْاِلٰهِ الْحَقِّ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ بِالْاَوْثَانِ - خَوَّلْنَا اَعْطَيْنَا - وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْاٰنُ وَصَدَّقَ بِهٖ اَلْمُؤْمِنُ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ هٰذَا الَّذِيْ اَعْطَيْتَنِيْ عَمِلْتُ بِمَا فِيْهِ - مُتَشَاكِسُوْنَ الشَّكِسُ الْعَسِرُ لَا يَرْضٰى بِالْاِنْصَافِ وَرَجُلًا سَلَمًا وَيُقَالُ سَالِمًا صَالِحًا - اِشْمَاَزَّتْ نَفَرَتْ بِمَفَازَتِهِمْ مِنَ الْفَوْزِ حَآفِّيْنَ اَطَافُوْا بِهٖ مُطِيْفِيْنَ بِحِفَافَيْهِ بِجَوَانِبِهٖ مُتَشَابِهًا لَيْسَ مِنَ الْاِشْتِبَاهِ وَلٰكِنْ يُّشْبِهُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فِي التَّصْدِيْقِ ؛

۸۱۵ ۔ سورۃ الزمر

مجاہد نے فرمایا کہ "افمن یتقی بوجہہ" کے معنی چہرے کے بل جہنم میں گھسیٹے جانے کے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرح ہے کہ "کیا وہ شخص بہتر ہے جسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا یا وہ جو قیامت کے دن سلامتی کے ساتھ آئے گا"۔ "ذی عوج" ای لبس۔ "ورجلا سلما لرجل" میں مشرکین کے معبودانِ باطل اور معبودِ حق کی مثال بیان کی گئی ہے۔ "ویخوفونک بالذین من دونہ" میں مراد بت ہیں۔ "خولنا" ای اعطینا۔ "والذی جاء بالصدق" میں "صدق" سے مراد قرآن ہے۔ "وصدق بہ" یعنی مومن قیامت کے دن آئے گا، اور کہے گا کہ اے رب! یہی وہ (قرآن) ہے جو ہمیں آپ نے دیا اور میں نے اس کے احکام پر عمل کیا۔ "متشاکسون" الرجل الشمکس ایسے اکھڑ آدمی کو کہتے ہیں جو انصاف اور حق پر رضامند نہ ہو۔ "ورجلا سلما" سالم بمعنی صالح ہے۔ "اشمازت" ای نفرت۔ "بمفازتہم" فوز سے نکلا ہے۔ "حافین" اے اطافوا بہ مطیفین۔ بحفافیہ ای بجوانبہ۔ "متشابہا" اشتباہ سے نہیں نکلا ہے بلکہ مفہوم یہ ہے کہ وہ (قرآن) تصدیق میں بعض بعض سے مشابہ ہے۔

باب ۸۱۶ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؛

۸۱۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد، آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو، جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بیشک اللہ سارے گناہ معاف کر دے گا، بیشک وہ بڑا غفور ہے بڑا رحیم ہے۔

۱۹۲۰ - حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ يَعْلٰى اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوْا قَدْ قَتَلُوْا وَاَكْثَرُوْا وَزَنَوْا وَاَكْثَرُوْا فَاَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَ

۱۹۲۰ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی۔ انھیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے یعلیٰ نے بیان کیا، انھیں سعید بن جبیر نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مشرکین میں بعض نے قتل کا ارتکاب کیا تھا اور کثرت کے ساتھ اسی طرح بہت سے زنا کا ارتکاب کرتے رہے تھے۔ پھر وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس کی طرف

تَدْعُوا إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَنَزَلَ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ ۞

دعوت دیتے ہیں (یعنی اسلام) یقیناً وہ بڑی اچھی چیز ہے لیکن ہمیں یہ بتلائیے کہ اب تک ہم نے جو گناہ کیے ہیں اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی " اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا اور کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی بھی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، ہاں مگر حق کے ساتھ"۔ اور یہ آیت نازل ہوئی " آپ کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بے شک اللہ سارے گناہ معاف کر دے گا بیشک وہ بڑا غفور ہے، بڑا رحیم ہے"۔

بَابُ ۸۱۷ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۞

۸۱۷۔ اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیئے تھی۔

۱۹۲۱ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللهَ يَجْعَلُ السَّمٰوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَى إِصْبَعٍ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۞

۱۹۲۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ علماء یہود میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمدؐ! ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا۔ اسی طرح زمین کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام دوسری مخلوقات کو ایک انگلی پر، اور پھر ارشاد فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔ آنحضورؐ اس پر ہنس دیے اور آپ کے سامنے کے دانت دکھائی دینے لگے۔ آپ کا یہ ہنسنا اس یہودی عالم کی تصدیق میں تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی " اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیئے تھی اور حال یہ ہے کہ ساری زمین اسی کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن، اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے، وہ پاک ہے اور برتر ہے، ان لوگوں کے شرک سے"۔

۱۹۲۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمٰوَاتِ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ ۞

۱۹۲۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابو سلمہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ قیامت کے دن اللہ ساری زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا، آج سلطانی میری ہے، کہاں ہیں دنیا کے بادشاہ؟

بَابُ ۸۱۸ قَوْلُهُ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ

۸۱۸۔ اور صور پھونکا جائے گا تو ان سب کے ہوش اڑ جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، بجز اس کے جس کو

شَاءَ اللهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ؛

اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو دفعۃً سب کے سب اٹھ کھڑے ہونگے، دیکھتے بھالتے ہوئے۔

١٩٢٣ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَذٰلِكَ كَانَ أَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ ؛

۱۹۲۳۔ مجھ سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرحیم نے خبر دی، انھیں زکریا بن ابی زائدہ نے، انھیں عامر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آخری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے اپنا سر اٹھانے والا میں ہوں گا۔ لیکن اس وقت میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ عرش کے ساتھ لپٹے ہوئے ہیں، اب مجھے نہیں معلوم کہ آپ پہلے ہی سے اسی طرح تھے یا دوسرے صور کے بعد (مجھ سے پہلے اٹھ کر عرشِ الٰہی کو تھام لیا تھا)

١٩٢٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ. قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ أَبَيْتُ. قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ أَبَيْتُ. قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ أَبَيْتُ. وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ ؛

۱۹۲۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے سنا اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دونوں صور کے پھونکے جانے کا درمیانی عرصہ چالیس ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا، کیا چالیس دن مراد ہیں؟ آپ نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ پھر انھوں نے پوچھا چالیس سال؟ اس پر بھی آپ نے انکار کیا پھر انھوں نے پوچھا چالیس مہینے؟ اس کے متعلق بھی آپ نے لاعلمی ظاہر کی اور ہر چیز فنا ہو جائے گی، سوا ریڑھ کی ہڈی کے کہ اسی سے ساری مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

باب ٨١٩ سُورَةُ الْمُؤْمِنِ

قَالَ مُجَاهِدٌ: حٰمٓ مَجَازُهَا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّوَرِ وَيُقَالُ بَلْ هُوَ اسْمٌ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْعَبْسِيِّ ـ

يُذَكِّرُنِي حَامِيمَ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ ؛ فَهَلَّا تَلَا حَامِيمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ ؛

الطَّوْلُ: التَّفَضُّلُ. دَاخِرِينَ: خَاضِعِينَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى النَّجَاةِ: الْإِيمَانُ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَثَنَ. يُسْجَرُونَ تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ. تَمْرَحُونَ: تَبْطَرُونَ

۸۱۹۔ سورۃ المؤمن

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت میں بھی "حٰم" ایسا ہی ہے جیسے اور بہت سی سورتوں کے شروع میں آیا ہے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ نام ہے۔ دلیل شریح بن ابی اوفی عبسی کا قول ہے (جنگ جمل کے موقعہ پر) حامیم مجھے اس وقت یاد دلاتی ہے جب نیزے ایک دوسرے کے ساتھ گتھے ہوئے ہیں، کیوں نہ حامیم لڑائی میں آنے سے پہلے پڑھی گئی۔ "الطول" ای التفضل۔ "داخرین" ای خاضعین۔ مجاہد نے فرمایا کہ "الی النجاۃ" میں ایمان مراد ہے۔ "لیس لہ دعوۃ" میں بت مراد ہیں۔ "یسجرون" یعنی ان کے لیے آگ بھڑکائی جائے گی

وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فَقَالَ رَجُلٌ لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ؟ قَالَ وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أُقَنِّطَ النَّاسَ؟ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَيَقُولُ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ وَلٰكِنَّكُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تُبَشَّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلَىٰ مَسَاوِي أَعْمَالِكُمْ وَإِنَّمَا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ ؎

تمرحون ای تبطرون۔ علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ دوزخ سے لوگوں کو ڈرا رہے تھے تو ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں کو مایوس کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری مجال ہے کہ میں لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کروں۔ اللہ تعالیٰ نے تو خود فرمایا ہے کہ "اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، لیکن اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "بیشک اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے اہلِ دوزخ ہیں"۔ اصل میں تو تم لوگوں کی تو یہ خواہش ہے کہ تمھارے برے اعمال پر بھی تمھیں جنت کی بشارت دی جاتی رہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کے لیے جنت کی بشارت دے کر بھیجا تھا جو اس کی اطاعت کریں لیکن جو لوگ اس کی نافرمانی کریں انھیں آپ دوزخ سے ڈرانے والے تھے۔

۱۹۲۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوَىٰ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ؎

۱۹۲۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ سخت معاملہ مشرکین نے کیا کیا تھا؟ بیان کیا کہ آنحضور کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا۔ اس نے آنحضور کا شانہ مبارک پکڑ کر آپ کی گردن میں اپنا کپڑا لپیٹ دیا اور اس کپڑے سے آپ کا گلا بڑی سختی کے ساتھ گھونٹنے لگا، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آگئے اور آپ نے اس بدبخت کا مونڈھا پکڑ کر اسے آنحضور سے جدا کیا اور کہا کہ کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کر دینا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور وہ تمھارے رب کے پاس سے اپنی سچائی کے لیے معجزات بھی لایا ہے۔

بَاب ۸۲۰ حٰمٓ السَّجْدَةِ

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا

۸۲۰۔ سورہ حٰم السجدۃ

طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ

طَوْعًا، اَعْطِيَا قَالَتَا اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ اَعْطَيْنَا وَقَالَ الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ ۔ اِنِّيْ اَجِدُ فِي الْقُرْاٰنِ اَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ قَالَ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۔ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۔ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۔ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۔ فَقَدْ كَتَمُوْا فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ۔ وَقَالَ اَمِ السَّمَآءُ بَنَاهَا اِلٰى قَوْلِهٖ دَحَاهَا ۔ فَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَآءِ قَبْلَ خَلْقِ الْاَرْضِ ۔ ثُمَّ قَالَ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ اِلٰى طَآئِعِيْنَ ۔ فَذَكَرَ فِيْ هٰذِهٖ خَلْقَ الْاَرْضِ قَبْلَ السَّمَآءِ ۔ وَقَالَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ، عَزِيْزًا حَكِيْمًا سَمِيْعًا بَصِيْرًا ، فَكَاَنَّهٗ كَانَ ثُمَّ مَضٰى فَقَالَ فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ فِي النَّفْخَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ وَلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ الْاٰخِرَةِ ۔ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۔ وَاَمَّا قَوْلُهٗ مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِاَهْلِ الْاِخْلَاصِ ذُنُوْبَهُمْ وَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ تَعَالَوْا نَقُوْلُ لَمْ نَكُنْ مُشْرِكِيْنَ فَخَتَمَ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ فَتَنْطِقُ اَيْدِيْهِمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ عُرِفَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُكْتَمُ حَدِيْثًا وَعِنْدَهٗ يَوَدُّ

"ائتیا طوعاً" بمعنی اعطیا ہے۔ "قالتا اتینا طائعین" ای اعطینا منہال نے سعید کے واسطہ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں قرآن میں بہت سی آیتیں ایک دوسرے کے خلاف پاتا ہوں ۔ مثلاً آیت "اس دن (قیامت کے دن) ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ باقی نہیں رہے گا۔ اور وہ باہم ایک دوسرے سے پوچھیں گے بھی نہیں" (دوسری آیت) "اور ان میں بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے سے پوچھیں گے" (کے خلاف ہے) اسی طرح ایک آیت میں ہے کہ "وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے" لیکن دوسری آیت میں ان کا یہ قول نقل ہوا ہے کہ "اے ہمارے رب! ہم مشرکین میں سے نہیں تھے"۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنا مشرک ہونا چھپائیں گے"۔ اسی طرح آیت "ام السماء بناہا۔۔تا دحاہا" میں آسمان کو زمین سے پہلے پیدا کرنے کا ذکر ہے۔ جبکہ "ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین" تا "طائعین" میں زمین کو آسمان سے پہلے پیدا کرنے کا ذکر ہے۔ ایک آیت میں ہے کہ "وکان اللہ غفوراً رحیماً" دوسری جگہ "وکان اللہ عزیزاً حکیماً" تیسری جگہ ہے "سمیعاً بصیراً" ان آیات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ میں یہ صفات پہلے تھیں لیکن اب نہیں ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت "قیامت کے دن ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہیں رہے گا" نفخۂ اولیٰ (پہلی مرتبہ صور پھونکے جانے) کے بعد کا ذکر ہے۔ ارشاد ہے کہ "پھر صور پھونکا جائے گا تو اس سے ان تمام پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی جو آسمانوں اور زمینوں میں ہوں گے سوا ان کے جنھیں اللہ چاہے گا اس وقت ان میں کوئی رشتہ ناطہ نہیں رہے گا اور نہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں گے"۔ پھر جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائیگا تو "ان میں بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے سے پوچھیں گے"۔ دوسرا اشکال یعنی ایک طرف یہ آیت کہ "وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے" اور دوسری طرف مشرکین کا یہ کہنا کہ "ہم

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْآيَة - وَخَلَقَ الْأَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ - ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاءَ ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ فِيْ يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ ثُمَّ دَحَا الْأَرْضَ وَدَحْوُهَا - أَنْ أَخْرَجَ مِنْهَا الْمَاءَ وَالْمَرْعٰى وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَالْجِمَالَ وَالْآكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ دَحَاهَا وَقَوْلُهُ خَلَقَ الْأَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَجُعِلَتِ الْأَرْضُ وَمَا فِيْهَا مِنْ شَيْءٍ فِيْ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ وَخُلِقَتِ السَّمٰوَاتُ فِيْ يَوْمَيْنِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا سَمّٰى نَفْسَهُ ذٰلِكَ - وَذٰلِكَ قَوْلُهُ أَيْ لَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا إِلَّا أَصَابَ بِهِ الَّذِيْ أَرَادَ فَلَا يَخْتَلِفُ عَلَيْكَ الْقُرْآنُ فَإِنَّ كُلًّا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَمْنُوْنٌ مَحْسُوْبٌ - أَقْوَاتَهَا - أَرْزَاقَهَا - فِيْ كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا مِمَّا أُمِرَ بِهِ - نَحِسَاتٍ مَشَائِيْمَ - وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ - اِهْتَزَّتْ بِالنَّبَاتِ وَرَبَتْ ارْتَفَعَتْ وَقَالَ غَيْرُهُ مِنْ أَكْمَامِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ أَيْ بِعَمَلِيْ، أَنَا مَحْقُوْقٌ بِهٰذَا - سَوَاءً لِّلسَّائِلِيْنَ - قَدَّرَهَا سَوَاءً - فَهَدَيْنَاهُمْ دَلَلْنَاهُمْ عَلَى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَقَوْلِهِ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ - وَكَقَوْلِهِ هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ وَالْهُدَى الَّذِيْ هُوَ الْإِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ أَصْعَدْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ - يُوْزَعُوْنَ يُكَفُّوْنَ - مِنْ أَكْمَامِهَا

مشرکین میں سے نہیں تھے" اس میں صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اخلاص والوں کے گناہ معاف کر دے گا۔ مشرکین کہیں گے کہ آؤ ہم بھی کہیں کہ "ہم مشرکین میں سے نہیں تھے" (تاکہ ہمارے بھی گناہ معاف ہو جائیں)، اللہ اس وقت ان کے منہ پر مہر لگا دے گا اور ان کے ہاتھ پاؤں بول پڑیں گے (اور ان کے شرک کی گواہی دیں گے) اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپائی جا سکتی۔ اور اس وقت کفار خواہش کریں گے" آخر آیت تک۔ زمین و آسمان کے پیدا کرنے کے سلسلہ میں صورت یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے زمین پیدا کی دو دنوں میں، پھر آسمان پیدا کیا۔ پھر آسمان کی طرف توجہ فرمائی اور انہیں بھی برابر کیا۔ دوسرے دنوں میں، پھر زمین کو برابر کیا، اس کا برابر کرنا یہ تھا کہ اس میں پانی اور چراگاہیں پیدا کیں، پہاڑ پیدا کیے اور اونٹ اور ٹیلے پیدا کیے اور وہ سب چیزیں پیدا کیں جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہیں یہ بھی دو دن میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "دحاہا" میں یہی بیان ہوا ہے۔ "وخلق الارض فی یومین" (بھی صحیح ہے)، لیکن زمین اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب کی پیدائش چار دن میں ہوئی۔ (اس پیدائش میں دو ابتدائی دن لگے اور دو آخری) اور آسمانوں کو دو دن میں پیدا کیا" وکان اللہ غفورًا رحیما" یا اس جیسی آیتوں کے متعلق جو تم نے کہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے خود اپنا نام ان صفات پر رکھا ہے اور یہی اس کا ارشاد ہے یعنی یہ کہ وہ ہمیشہ ان صفات کے ساتھ متصف رہے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جب بھی کسی پر رحم کرنا چاہے گا تو اس کی رحمت اس شخص تک لازمًا پہنچے گی۔ قرآن مجید کے مضامین کو باہم ایک دوسرے کے خلاف نہ بناؤ۔ کیونکہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ مجھ سے یہ حدیث یوسف بن عدی نے بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن ابی انیسہ نے اور ان سے منہال نے اور مجاہد نے کہا کہ "ممنون" یعنی محسوب ہے۔ "اقواتہا" اسے ارزاقہا۔

قِشْرُ الْكُفُرَّى هِيَ الْكُمُّ. وَلِيٌّ حَمِيمٌ
الْقَرِيبُ. مِنْ مَحِيصٍ، حَاصَ. حَادَ.
مِرْيَةٍ وَمُرْيَةٍ وَاحِدٌ أَيِ امْتِرَاءٌ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ.
الْوَعِيدُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الَّتِي هِيَ
أَحْسَنُ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ. وَالْعَفْوُ
عِنْدَ الْإِسَاءَةِ فَإِذَا فَعَلُوهُ عَصَمَهُمُ
اللَّهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَأَنَّهُ
وَلِيٌّ حَمِيمٌ. وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ
وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ
لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ.

"فی کل سماء امرہا" یعنی جن کا حکم دیا گیا ہے "نحسات" یعنی نامبارک، بُرے۔ "وقیضنا لہم قرناء" ای قرنا ہم بہم۔ "تتنزل علیہم الملائکۃ" ای عند الموت "اہتزت" ای بالنبات "وربت" بمعنی ارتفعت۔ غیر مجاہد نے کہا کہ "من اکمامہا" جب وہ کھلتا ہے "لیقولن ہذا لی" ای بعملی، مطلب یہ ہے کہ "میں اس کا اپنے عمل اور علم کی بناء پر مستحق ہوں" "سواء للسائلین" ای قدرہا سواء، "فہدیناہم" یعنی ہم نے انھیں خیر اور شر کا راستہ بتا دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وہدیناہ النجدین" اور ایک دوسرے موقع پر ارشاد ہے "ہدیناہ السبیل" "ہدایت" جو ارشاد کے معنی میں ہے۔ اس کا مفہوم، منزل مقصود تک پہنچا دینا ہے۔ اس معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ "اولٰئک الذین ہداہم اللہ فبہداہم اقتدہ" "یوزعون" ای یکفون۔ "من اکمامہا" مراد خوشہ کے اوپر کا چھلکا ہے اسے "کُمّ" کہتے ہیں "ولی حمیم" ای القریب۔ "من محیص" حاص عنہ سے مشتق ہے بمعنی بھاگا "مریہ" اور "مُریہ" ایک معنی میں ہیں یعنی شک۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ "اعملوا ما شئتم" وعید ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ "بالتی ہی احسن" کا مفہوم ہے کہ غصہ کے وقت صبر سے کام لینا۔ ناگواری پیش آئے تو معاف کرنا۔ جب وہ عفو اور صبر سے کام لیں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں محفوظ رکھے گا اور ان کے دشمن کو ان کے سامنے جھکا دے گا، وہ ایسا ہو جائے گا جیسا ولی دوست ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمھارے خلاف تمھارے کان، تمھاری آنکھیں اور تمھاری جلدیں گواہی دیں گی بلکہ تمھیں تو یہ خیال تھا کہ اللہ کو بہت سی ان چیزوں کی خبر ہی نہیں جنھیں تم کرتے رہے۔

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمَا كُنْتُمْ
تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ الْآيَةَ
كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ ثَقِيفٍ
أَوْ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ
فِي بَيْتٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ
يَسْمَعُ حَدِيثَنَا، قَالَ بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضَهُ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضَهُ لَقَدْ
يَسْمَعُ كُلَّهُ، فَأُنْزِلَتْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ
أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ الْآيَةَ.

۱۹۲۶۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن قاسم نے، ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو معمر نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت "اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا نہیں سکتے تھے کہ تمھارے کان گواہی دیں گے... الخ کے متعلق فرمایا کہ قریش کے دو افراد اور بیوی کی طرف سے ان کا قبیلہ ثقیف کا کوئی رشتہ دار، یا ثقیف کے دو افراد تھے اور بیوی کی طرف سے ان کا قریش کا کوئی رشتہ دار۔ بہرحال یہ خانہ کعبہ کے پاس بیٹھے تھے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ کیا تمھارے خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہوگا ایک نے کہا کہ بعض باتیں سنتا ہے، دوسرے نے کہا کہ اگر بعض باتیں سن سکتا ہے تو سب سنتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمھارے خلاف تمھارے کان اور

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الْآيَةَ ؛

۱۹۲۷ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلَةٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ ؛ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا ۔ وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا ۔ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْآيَةَ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهٰذَا فَيَقُوْلُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ أَوِ ابْنُ أَبِي نَجِيْحٍ أَوْ حُمَيْدٌ أَحَدُهُمْ أَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ ثَبَتَ عَلٰى مَنْصُوْرٍ وَتَرَكَ ذٰلِكَ مِرَارًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ ؛

تمھاری آنکھیں گواہی دیں گی" آخر آیت تک۔" اور یہ تمھارا گمان ہے الخ"

۱۹۲۷ ۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خانہ کعبہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا ایک قریشی اور دو ثقفی بیٹھے ہوئے تھے ان کے پیٹ بہت پھولے ہوئے تھے لیکن دل سمجھ سے خالی تھے ایک نے ان میں سے کہا تمھارا کیا خیال ہے، کیا اللہ ہماری باتوں کو سنتا ہے ؛ دوسرے نے کہا اگر ہم زور سے باتیں کریں تو سنتا ہے لیکن آہستہ آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا کہ اگر اللہ زور سے بولنے پر سن سکتا ہے تو آہستہ بولنے پر بھی سنتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ" اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمھارے کان، تمھاری آنکھیں اور تمھاری جلدیں گواہی دیں" آخر آیت تک۔ سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کرتے تھے۔ اور کہا کہ ہم سے منصور نے یا ابن ابی نجیح نے یا حمید نے، ان میں سے کسی ایک نے یہ حدیث بیان کی۔ پھر آپ منصور ہی کا ذکر کرتے تھے اور دوسروں کا ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ نہیں کیا۔

بَابٌ ۸۲۱ قَوْلِهٖ فَإِنْ يَصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمُ الْآيَةَ

۸۲۱ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" سو یہ لوگ اگر صبر کریں جب بھی دوزخ ہی ان کا ٹھکانہ ہے"

۱۹۲۸ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِنَحْوِهٖ ؛

۱۹۲۸ ۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان ثوری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سابقہ حدیث کی طرح۔

بَابٌ ۸۲۲ حٰمٓ عٓسٓقٓ

۸۲۲ ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ ۔

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : عَقِيْمًا : لَا تَلِدُ ۔ رُوْحًا مِّنْ أَمْرِنَا : الْقُرْاٰنُ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ ۔ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا : لَا خُصُوْمَةَ ۔ طَرْفٍ خَفِيٍّ : ذَلِيْلٍ ۔ وَقَالَ غَيْرُهٗ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ يَتَحَرَّكْنَ وَلَا يَجْرِيْنَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے" عقیماً" کے معنی لا تلد منقول ہیں۔ " روحاً من امرنا" سے مراد قرآن ہے۔ مجاہد نے فرمایا۔ " یذرؤکم فیہ" یعنی نسل در نسل تمھیں رحم میں پیدا کرتا رہے گا۔ " لا حجۃ بیننا" ای لا خصومۃ۔ " طرف خفی" ای ذلیل۔ غیر مجاہد نے کہا کہ" فیظللن رواکد علیٰ ظہرہ" یعنی موجوں کے ساتھ حرکت کرتے ہیں، سمندر میں بہہ نہیں جاتے " شرعوا" ای

فِي الْبَحْرِ. شَرَعُوا: ابْتَدَعُوا ۔

بَابُ ۸۲۳ قَوْلِهِ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى

۱۹۲۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ ۔

بَابُ ۸۲۴ حم الزُّخْرُفِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ. عَلَى أُمَّةٍ: عَلَى إِمَامٍ. وَقِيلِهِ يَا رَبِّ تَفْسِيرُهُ: أَيَحْسِبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَلَا نَسْمَعُ قِيلَهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً: لَوْلَا أَنْ جَعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ كُفَّارًا لَجَعَلْتُ لِبُيُوتِ الْكُفَّارِ سَقْفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ مِنْ فِضَّةٍ وَهِيَ دَرَجٌ وَسُرُرَ فِضَّةٍ. مُقْرِنِينَ مُطِيقِينَ. آسَفُونَا: أَسْخَطُونَا. يَعْشُ يَعْمَى وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ: أَيْ تُكَذِّبُونَ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ لَا تُعَاقَبُونَ عَلَيْهِ وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ: سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ. مُقْرِنِينَ يَعْنِي الْإِبِلَ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ. يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ الْجَوَارِي. جَعَلْتُمُوهُنَّ لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا فَكَيْفَ تَحْكُمُونَ لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ

ابتدعوا ۔

۸۲۳ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سوا رشتہ داری کی محبت کے"

۱۹۲۹ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "سوا رشتہ داری کی محبت کے" کے متعلق پوچھا گیا تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری مراد ہے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ تم نے جلد بازی کی ۔ قریش کی کوئی شاخ نہیں تھی جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری نہ رہی ہو ۔ آنحضور نے ان سے فرمایا کہ میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اس رشتہ داری کی وجہ سے صلہ رحمی کا معاملہ کرو جو میرے اور تمھارے درمیان میں قائم ہے ۔

۸۲۴ ۔ حم الزخرف

مجاہد نے فرمایا کہ علی امۃ ای علی امام ۔ "وقیلہ یا رب" کی تفسیر یہ ہے کہ کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کے رازوں کو اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سن رہے ہیں اور ہم ان کی باتوں سے غافل ہیں ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ کے ہو جائیں گے تو جو لوگ خدائے رحمن سے کفر کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتیں ہم چاندی کی کر دیتے اور زینے بھی" یعنی چاندی کے کر دیتے ۔ "مقرنین" ای مطیعین ۔ "آسفونا" ای اسخطونا ۔ "یعش" ای یعمی ۔ مجاہد نے فرمایا کہ "افنضرب عنکم الذکر" کا مفہوم یہ ہے کہ تم قرآن کو جھٹلاتے رہو اور پھر بھی تمھیں سزا نہ دی جائے ۔ "ومضی مثل الاولین" ای سنۃ الاولین ۔ "مقرنین" سے اشارہ اونٹ، گھوڑے، خچر اور گدھوں کی طرف ہے ۔ "ینشأ فی الحلیۃ" یعنی لڑکیاں جنھیں تم اللہ کی اولاد کہتے ہو ۔ یہ تمھارا فیصلہ آخر کس بنیاد پر ہے ۔ "لو شاء الرحمن ما عبدناہم" میں مراد بتوں سے ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو یہ ان کی عبادت نہ کرتے، بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "مالہم بذلک من علم" کے ۔ مطلب یہ ہے کہ بتوں کو کوئی علم نہیں ہے

مَا عَبَدْنَاهُمْ يَعْنُونَ الْأَوْثَانَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ أَيِ الْأَوْثَانِ إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ فِي عَقِبِهِ وَلَدِهِ مُقْتَرِنِينَ يَمْشُونَ مَعًا . سَلَفًا قَوْمُ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِكُفَّارِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَثَلًا عِبْرَةً يَصِدُّونَ ، يَضِجُّونَ ، مُبْرِمُونَ : مُجْمِعُونَ . أَوَّلُ الْعَابِدِينَ : أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ . إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ الْعَرَبُ تَقُولُ نَحْنُ مِنْكَ الْبَرَاءُ وَالْخَلَاءُ . وَالْوَاحِدُ وَالْإِثْنَانِ وَالْجَمِيعُ مِنَ الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ يُقَالُ فِيهِ بَرَاءٌ لِأَنَّهُ مَصْدَرٌ وَلَوْ قَالَ بَرِيءٌ لَقِيلَ فِي الْإِثْنَيْنِ بَرِيئَانِ وَفِي الْجَمِيعِ بَرِيئُونَ وَقَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّنِي بَرِيءٌ بِالْيَاءِ . وَالزُّخْرُفُ . الذَّهَبُ مَلَائِكَةً يَخْلُفُونَ يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الْآيَةَ ؎

" فی عقبہ " ای ولدہ " مقرنین " ای یمشون معًا " سلفًا " سے مراد قوم فرعون ہے ۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کفار کے لیے وہ پیشرو اور نمونہ عبرت ہے " یصدون " ای یضجون " مبرمون " ای مجمعون ۔ " اول العابدین " ای اول المؤمنین ۔ " اننی براء مما تعبدون " عرب یہ محاورہ استعمال کرتے تھے ۔ کہتے تھے ۔ نحن منک البراء والخلاء ۔ واحد ، تثنیہ ، جمع ، مذکر اور مؤنث سب کے لیے " براء " استعمال ہوتا ہے کیونکہ یہ مصدر ہے ۔ البتہ اگر " بری " استعمال کریں ، تو تثنیہ کے لیے " بریٔان " اور جمع کے لیے " بریٔون " استعمال کرنا ہوگا ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی قرات " اننی بریٔ " کی ہے ۔ یاء کے ساتھ " الزخرف " بمعنی سونا ہے ۔ " ملائکۃ یخلفون " یعنی بعض بعض کے پیچھے آئے گا ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور یہ لوگ پکاریں گے ، کہ اے مالک (داروغہ جہنم) تمہارا پروردگار ہمارا کام ہی تمام کردے ۔ وہ کہے گا کہ تمہیں تو اسی حال میں پڑا رہنا ہے "۔

۱۹۳۰ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ مَثَلًا لِلْآخِرِينَ : عِظَةً . وَقَالَ غَيْرُهُ مُقْرِنِينَ ضَابِطِينَ . يُقَالُ فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ : ضَابِطٌ لَهُ . وَالْأَكْوَابُ : الْأَبَارِيقُ الَّتِي لَا خَرَاطِيمَ لَهَا وَقَالَ قَتَادَةُ أُمُّ الْكِتَابِ أَيْ أَصْلُ الْكِتَابِ . أَوَّلُ الْعَابِدِينَ أَيْ مَا كَانَ لِلّٰهِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْآنِفِينَ وَهُمَا لُغَتَانِ رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبِدٌ وَقَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ . وَيُقَالُ أَوَّلُ الْعَابِدِينَ

۱۹۳۰ ۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ۔ ان سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو نے ، ان سے عطار نے ، ان سے صفوان بن یعلیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا " اور یہ لوگ پکاریں گے کہ اے مالک تمہارا پروردگار ہمارا کام ہی تمام کردے " اور قتادہ نے فرمایا کہ " مثلاً للآخرین " کا مفہوم ہے " نصیحت اپنے بعد والوں کے لیے " ۔ غیر قتادہ نے کہا کہ " مقرنین " ای ضابطین ۔ فلان مقرن لفلان ای ضابطہ " الاکواب " یعنی بغیر ٹونٹی کے لوٹے ۔ قتادہ نے فرمایا کہ " ام الکتاب " سے مراد اصل کتاب ہے " اول العابدین " کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے کوئی اولاد نہیں ۔ اور اس کا انکار کرنے والا سب سے پہلے میں ہوں ۔ " رجل عابد و عبد " دو لغت ہیں اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (بجائے وقیلہ یا رب کے) " وقال الرسول یا رب " قرأت کی ہے ۔

الْعَابِدِينَ مِنْ عَبَدَ يَعْبُدُ - أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا إِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ مُشْرِكِينَ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ هَذَا الْقُرْآنَ رُفِعَ حَيْثُ رَدَّهُ أَوَائِلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَهَلَكُوا فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ عُقُوبَةُ الْأَوَّلِينَ جُزْءًا: عِدْلًا ؛

بولتے ہیں "اول العابدین" ای الجاحدین ۔ عبد یعبد سے "افنضرب عنکم الذکر صفحاً ان کنتم قوماً مسرفین" میں مسرفین سے مراد (جیسا کہ قتادہ نے فرمایا) مشرکین ہیں ۔ واللہ اگر یہ قرآن اٹھالیا جاتا ۔ جب کہ ابتداء میں قریش نے اسے رد کردیا تھا ۔ تو سب ہلاک ہوجاتے ۔" فاہلکنا اشد منہم بطشا" " ومضیٰ مثل الاولین" سے مراد عقوبۃ الاولین ۔" جزءًا" ای عدلاً ۔

باب ۸۲۵ سُورَةُ الدُّخَانِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - رَهْوًا: طَرِيقًا يَابِسًا - عَلَى الْعَالَمِينَ عَلَى مَنْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ فَاعْتُلُوهُ: ادْفَعُوهُ - وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ: أَنْكَحْنَاهُمْ حُورًا عِينًا يَحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ - تَرْجُمُونِ: الْقَتْلُ وَرَهْوًا: سَاكِنًا - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْمُهْلِ: أَسْوَدُ كَمُهْلِ الزَّيْتِ وَقَالَ غَيْرُهُ تُبَّعٍ مُلُوكُ الْيَمَنِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يُسَمَّى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ وَالظِّلُّ يُسَمَّى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ الشَّمْسَ ؛

۸۲۵ ۔ سورۃ الدخان ۔

مجاہد نے فرمایا کہ " رہواً " ای طریقاً یابساً ۔ علی العالمین ای علی من بین ظہریہ ۔ " فاعتلوہ " ای ادفعوہ ۔ " وزوجناہم بحور" یعنی ہم ان کا نکاح بڑی آنکھوں والی حوروں سے کریں گے جنھیں دیکھ کر آنکھیں حیرت زدہ رہ جاتی ہوں ۔ " ترجمون " ای القتل " رہواً " ای ساکناً ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ " کالمہل " یعنی سیاہ زیتون کے تیل کی تلچھٹ جیسا ۔ غیر ابن عباس نے فرمایا کہ " تبع " یمن کے بادشاہوں کو کہتے تھے ہر ایک کو " تبع " کہتے کیونکہ وہ اپنے جانے والے صاحب کے بعد آتا تھا ، سایہ کو بھی اس مناسبت سے " تبع " کہتے کہ وہ سورج کے تابع ہے ۔

باب ۸۲۶ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ - قَالَ قَتَادَةُ - فَارْتَقِبْ: فَانْتَظِرْ ؛

۸۲۶ ۔ پس آپ انتظار کیجئے اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو ۔ قتادہ نے فرمایا کہ " فارتقب " ای فانتظر ۔

۱۹۳۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَضَى خَمْسٌ: الدُّخَانُ وَالرُّومُ وَالْقَمَرُ ، وَالْبَطْشَةُ ، وَاللِّزَامُ ؛

۱۹۳۱ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ، ان سے ابوحمزہ نے ، ان سے اعمش نے ، ان سے مسلم نے ، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ (قیامت کی) پانچ علامتیں گذر چکی ہیں ۔ " الدخان " دھواں " الروم " (غلبہ روم) " القمر " (چاند کا ٹکڑے ہونا) " البطشۃ " پکڑ ۔ اور " اللزام " (ہلاکت اور قید)

باب ۸۲۷ قَوْلِهِ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ؛

۸۲۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " ان سب لوگوں پر چھا جائے ۔ یہ ایک عذاب دردناک ہوگا ۔"

۱۹۳۲ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

۱۹۳۲ ۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ، ان سے ابومعاویہ نے حدیث بیان کی ، ان سے اعمش نے ، ان سے مسلم نے ، ان سے مسروق نے بیان

إِنَّمَا كَانَ هٰذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ. قَالَ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ فَاسْتَسْقٰى فَسُقُوْا فَنَزَلَتْ إِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ. فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوْا إِلٰى حَالِهِمْ حِيْنَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ قَالَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ.

اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ (قحط) اس لیے پڑا تھا کہ قریش نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کرنے کی بجائے شرک پر جمے رہے تو آپؐ نے ان کے لیے ایسے قحط کی بددعا کی جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط اور مصیبت کا شدید دور آیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ ہڈیاں تک کھانے پر مجبور ہو گئے۔ لوگ آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے لیکن بھوک اور فاقہ کی شدت کی وجہ سے دھوئیں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "تو آپ انتظار کیجیے اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک عذاب ہوگا" بیان کیا کہ پھر ایک صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ قبیلہ مضر کے لیے بارش کی دعا کیجیے کہ وہ برباد ہو چکے ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا مضر کے حق میں دعا کے لیے کہتے ہو۔ تم بڑے جری ہو۔ آخر الامر آنحضورؐ نے ان کے لیے دعا کی اور بارش ہوئی۔ اس پر آیت "انکم عائدون" نازل ہوئی۔ (یعنی اگرچہ تم نے ایمان کا وعدہ کیا ہے لیکن تم کفر کی طرف پھر لوٹ جاؤ گے)

چنانچہ جب پھر ان میں خوشحالی ہوئی تو شرک کی طرف لوٹ گئے (اور اپنے ایمان کے وعدہ کو بھلا دیا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے (اس روز ہم پورا بدلہ لے لیں گے" بیان کیا اس آیت سے مراد بدر کی لڑائی ہے۔

باب ۸۲۸ قَوْلِهٖ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُوْنَ

۸۲۸۔ اے ہمارے پروردگار! ہم سے اس عذاب کو دور کیجیے۔ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ - إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ - إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ أَكَلُوْا فِيْهَا الْعِظَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجَهْدِ حَتّٰى جَعَلَ

۱۹۳۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی علم ہی ہے کہ تمہیں اگر کوئی بات معلوم نہیں ہے تو (اس کے متعلق اپنی لاعلمی ظاہر کر دو) اور کہہ دو کہ اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ "آپ اپنی قوم سے کہہ دیجیے کہ میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں اور نہ میں بناوٹی باتیں کرتا ہوں۔ جب قریش حضور اکرمؐ کو تکلیف پہنچانے اور آپ کے ساتھ معاندانہ روش میں برابر بڑھتے ہی رہے تو آپ نے ان کے لیے بددعا کی کہ "اے اللہ ان کے خلاف میری مدد ایسے قحط کے ذریعہ

أَحَدُهُمْ يَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُوعِ قَالُوا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ. فَقِيلَ لَهُ إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَادُوا فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوا فَانْتَقَمَ اللهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ؛

کیجیے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط پڑا۔ اور بھوک اور فاقہ کی شدت کا یہ عالم تھا کہ لوگ ہڈیاں اور مردار کھانے پر مجبور ہوگئے۔ لوگ آسمان کی طرف دیکھتے تھے لیکن فاقہ کی وجہ سے دھوئیں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ آخر انھوں نے کہا کہ" اے ہمارے پروردگار! ہم سے اس عذاب کو دور کیجیے، ہم ضرور ایمان لے آئیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے کہہ دیا تھا کہ اگر ہم نے یہ عذاب دور کر دیا تو پھر تم اسی اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤ گے۔ حضور اکرمؐ نے پھر ان کے حق میں دعا کی اور یہ عذاب ان سے ہٹ گیا لیکن وہ پھر بھی کفر و شرک ہی پر جمے رہے۔ اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے بدر کی لڑائی میں لیا۔ یہی واقعہ آیت " جس روز آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہوگا" سے " ہم ضرور انتقام لیں گے" تک بیان ہوا ہے۔

باب ۸۲۹ قَوْلِهِ: أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ الذِّكْرُ وَالذِّكْرَى وَاحِدٌ

۸۲۹ "ان کو کب اس سے نصیحت ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کے پاس پیمبر کھلے ہوئے دلائل کے ساتھ آ چکا ہے"۔ " الذکر، اور الذکری" ہم معنی ہیں۔

۱۹۳۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا قُرَيْشًا كَذَّبُوهُ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ. فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ يَعْنِي كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى كَانُوا يَأْكُلُونَ الْمَيْتَةَ فَكَانَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فَكَانَ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ ثُمَّ قَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ حَتَّى بَلَغَ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ عَبْدُ اللهِ أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ قَالَ وَالْبَطْشَةُ الْكُبْرَى يَوْمَ بَدْرٍ ؛

۱۹۳۴ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کے ساتھ سرکشی کی۔ آنحضورؐ نے ان کے لیے بددعا کی کہ اے اللہ! میری ان کے خلاف یوسف علیہ السلام جیسے قحط کے ذریعہ مدد کیجیے۔ قحط پڑا اور ہر چیز فنا ہوگئی۔ لوگ مردار کھانے لگے۔ کوئی شخص کھڑا ہو کر آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک اور فاقہ کی وجہ سے آسمان اور اس کے درمیان دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت شروع کی" تو آپ انتظار کیجیے۔ اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک عذاب ہوگا۔۔۔ تا۔۔۔ بیشک ہم چندے اس عذاب کو ہٹا لیں گے اور تم بھی اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤ گے" عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا قیامت کے عذاب سے بھی وہ بچ سکیں گے؛ فرمایا کہ "سخت پکڑ" بدر کی لڑائی میں ہوئی تھی۔

باب ۸۳۰ قَوْلِهِ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا

۸۳۰ - پھر بھی یہ لوگ اس سے سرتابی کرتے رہے اور یہی

مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۞

۱۹۳۵ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ اِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتّٰى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُوْدَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ اَيْ مُحَمَّدُ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللهَ اَنْ يَّكْشِفَ عَنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ تَعُوْدُوْا بَعْدَ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ ثُمَّ قَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى عَآئِدُوْنَ اَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ اَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الرُّوْمُ - يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۞

کہتے رہے کہ یہ سکھایا ہوا ہے، دیوانہ ہے۔

۱۹۳۵ - ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان اور منصور نے، انھیں ابوالضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور آپ سے فرمایا کہ "کہہ دیجیے کہ میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں۔ اور نہ میں بناوٹی باتیں کرنے والوں میں ہوں" پھر جب آپ نے دیکھا کہ قریش عناد سے باز نہیں آتے تو آپ نے ان کے لیے بددعا کی کہ "اے اللہ! ان کے خلاف میری مدد ایسے قحط سے کیجیے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا" قحط پڑا اور ہر چیز تباہ ہوگئی۔ لوگ ہڈی اور چمڑے کھانے پر مجبور ہوگئے (سلیمان اور منصور راویان حدیث میں سے) ایک نے بیان کیا کہ "وہ چمڑے اور مردار کھانے پر مجبور ہوگئے" اور زمین سے دھواں سا نکلنے لگا۔ آخر ابوسفیان آئے اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی قوم ہلاک ہو چکی، اللہ سے دعا کیجیے کہ قحط ان سے دور کر دے" آنحضورؐ نے دعا کی (اور قحط ختم ہوگیا) لیکن اس کے بعد پھر وہ کفر کی طرف لوٹ گئے۔ منصور کی روایت میں ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "تو آپ اس روز کا انتظار کیجیے جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو... عائدون تک" کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے دور ہو سکے گا؟ "دھواں" اور "سخت پکڑ" اور "ہلاکت" گزر چکے۔ بعض نے "چاند" اور بعض نے "غلبہ روم" کا بھی ذکر کیا (کہ یہ بھی گزر چکا) جس روز ہم بڑی سخت پکڑ کریں گے (اس روز) ہم پورا بدلہ لے لیں گے۔"

۱۹۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: اَللِّزَامُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ وَالدُّخَانُ ۞

۱۹۳۶ - ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پانچ (قرآن مجید کی پیشین گوئیاں) گزر چکی ہیں "لزام" (بدر کی لڑائی کی ہلاکت) "الروم" (غلبہ روم) "البطشۃ" (سخت پکڑ) "القمر" (چاند کا ٹکڑے ہونا) اور "الدخان" (دھواں، شدتِ فاقہ کی وجہ سے)۔

باب ۸۳۱ سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ ۞

مُسْتَوْفِزِيْنَ عَلَى الرُّكَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَسْتَنْسِخُ: نَكْتُبُ نَنْسَاكُمْ:

۸۳۱ - سورۂ جاثیہ

"جاثیہ" یعنی (خوف کی وجہ سے) دو زانو ہوں گے۔
مجاہد نے فرمایا کہ "نستنسخ" بمعنی "نکتب" "ننساکم"

نَتَرِكُمْ ۔

ای نترکم ۔

بَابُ ۸۳۲ قَوْلِهٖ. وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ الْآيَةَ

۸۳۲۔ "اور ہم کو تو صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔"

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۔

۱۹۳۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید ابن المسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے۔ حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ اللہ ہی رات اور دن کو الٹتا بدلتا رہتا ہے۔

بَابُ ۸۳۳ سُوْرَةُ الْأَحْقَافِ ۔

۸۳۳ ۔ سورۃ الاحقاف ۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: تُفِيضُونَ: تَقُولُونَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَثَرَةٍ وَأُثْرَةٍ وَأَثَارَةٍ بَقِيَّةِ عِلْمٍ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ۔ لَسْتُ بِأَوَّلِ الرُّسُلِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَرَأَيْتُمْ هٰذِهِ الْأَلِفُ إِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ إِنْ صَحَّ مَا تَدَّعُونَ لَا يَسْتَحِقُّ أَنْ يُعْبَدَ وَلَيْسَ قَوْلُهُ أَرَأَيْتُمْ بِرُؤْيَةِ الْعَيْنِ إِنَّمَا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَبَلَغَكُمْ أَنَّ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ خَلَقُوا شَيْئًا ۔

مجاہد نے فرمایا کہ "تفیضون" لے تقولون بعض حضرات نے فرمایا کہ "اثرۃ" اُثرۃ اور اثارۃ یعنی علم کا باقی ماندہ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "بدعا من الرسل" یعنی میں کوئی پہلا رسول نہیں ہوں۔ غیر ابن عباس رض نے فرمایا کہ "ارأیتم" میں ہمزہ استفہام تہدید کے لیے ہے یعنی اگر تمھارا دعویٰ صحیح ہو، پھر بھی وہ عبادت کیے جانے کا مستحق نہیں ہے (کیونکہ مخلوق کو عبادت صرف خالق کی کرنی چاہیے) "ارأیتم" (بمعنی دیکھنے) سے نہیں ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کیا تمھیں معلوم ہے کیا تمھیں اس کی اطلاع پہنچی ہے کہ اللہ کے سوا تم جن کی عبادت کرتے ہو انھوں نے بھی کچھ پیدا کیا ہے؟

بَابُ ۸۳۴ قَوْلِهٖ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ

أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللّٰهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۔

۸۳۴ ۔ اور جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہے تم پر، کیا تم مجھے یہ خبر دیتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا درآنحالیکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں (اور اس اولاد سے کہہ رہے ہیں، ارے تیری کم بختی، تو ایمان لا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ تو اس پر وہ کہتا ہے کہ یہ تو بس اگلوں کے ڈھکوسلے ہیں۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ

۱۹۳۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے یوسف بن ماہک

قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ فَخَطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا۔ فَقَالَ خُذُوهُ فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا۔ فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ هٰذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي۔ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ عُذْرِي ۔

نے بیان کیا کہ مروان کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجاز کا امیر (گورنر) بنایا تھا۔ اس نے ایک موقعہ پر خطبہ دیا اور خطبہ میں یزید بن معاویہ کا بار بار ذکر کیا تاکہ اس کے والد (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کے بعد اس سے لوگ بیعت کریں۔ اس پر عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اعتراضاً کچھ فرمایا۔ مروان نے کہا کہ اسے پکڑ لو۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں چلے گئے اور مروان نے کہا کہ اسی شخص کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ "جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہے تم پر، کیا تم مجھے خبر دیتے ہو"۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمارے (آل ابی بکرؓ) کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی آیت نازل نہیں کی ہاں (تہمت سے) میری برارت ضرور نازل کی تھی۔

باب ۸۲۵ قَوْلِهِ۔ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَارِضٌ: اَلسَّحَابُ ۔

۸۳۵۔ پھر جب ان لوگوں نے بادل کو اپنی وادیوں کے مقابل آتے دیکھا تو بولے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے یعنی ایک آندھی جس میں دردناک عذاب ہے"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عارض بمعنی بادل ہے

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ۔ فَقَالَ: عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنِّي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ، عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۔

۱۹۳۹۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی، ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوا نظر آجائے بلکہ آپ تبسم فرمایا کرتے تھے، بیان کیا کہ جب بھی آپ بادل یا ہوا دیکھتے تو (گھبراہٹ اور اللہ کا خوف) آپ کے چہرے مبارک سے پہچان لیا جاتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضورؐ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! جب لوگ بادل دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ اس سے بارش برسے گی لیکن اس کے برخلاف آپ کو میں دیکھتی ہوں کہ جب آپ بادل دیکھتے ہیں تو ناگواری کا اثر آپ کے چہرہ پر نمایاں ہو جاتا ہے آنحضورؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا ضمانت ہے کہ اس میں عذاب نہ ہو۔ ایک قوم (عاد) پر ہوا کا عذاب آیا تھا انھوں نے عذاب دیکھا تو بولے کہ "یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا"۔

باب ۸۲۶ اَلَّذِينَ كَفَرُوا

۸۳۶۔ سورۃ الذین کفروا

أَوْزَارَهَا: آثَامَهَا حَتّٰى لَا يَبْقٰى إِلَّا مُسْلِمٌ. عَرَّفَهَا: بَيَّنَهَا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا: وَلِيُّهُمْ. عَزَمَ الْأَمْرُ: جَدَّ الْأَمْرُ. فَلَا تَهِنُوا: لَا تَضْعُفُوا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي: أَضْغَانَهُمْ: حَسَدَهُمْ. آسِنٍ: مُتَغَيِّرٍ.

"اوزارہا" ای آثامہا۔ یہاں تک کہ مسلمان کے سوا اور کوئی باقی نہ رہے گا "عرفہا" اے بینہا۔ مجاہد نے فرمایا کہ "مولی الذین آمنوا" ای ولیہم "عزم الامر" ای جد الامر۔ "فلا تہنوا" ای لا تضعفوا۔ ابن عباس رضی نے فرمایا "اضغانہم" ای حسدہم "آسن" ای متغیر

باب ۸۳۷ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ

۸۳۷۔ "وتقطعوا ارحامکم"

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ.

۱۹۴۰۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا۔ ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معاویہ بن ابی مزرد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی جب اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو "رحم" نے کھڑے ہو کر رحم کرنے والے اللہ کے دامن میں پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا۔ کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھ کو جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں بھی اسے توڑ دوں۔ رحم نے عرض کی ہاں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ایسا ہی ہوگا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں فساد مچا دو گے اور آپس میں قطع قرابت کر لو گے"۔

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ.

۱۹۴۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے بیان کیا، ان سے ان کے چچا ابو الحباب سعید بن یسار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سابقہ حدیث کی طرح۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو آیت "اگر تم کنارہ کش رہو" پڑھ لو۔

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي الْمُزَرِّدِ بِهٰذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ.

۱۹۴۲۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی، سابقہ حدیث کی طرح۔ (اور یہ کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو آیت "اگر تم کنارہ کش رہو" پڑھ لو۔

باب ۸۳۸ سُوْرَۃُ الْفَتْحِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ السَّحْنَةُ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ: التَّوَاضُعُ۔ شَطْأَهُ: فِرَاخَهُ۔ فَاسْتَغْلَظَ: غَلُظَ۔ سُوقِهِ: السَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ وَيُقَالُ دَائِرَةُ السَّوْءِ كَقَوْلِكَ رَجُلُ السَّوْءِ وَدَائِرَةُ السَّوْءِ: الْعَذَابُ۔ تُعَزِّرُوهُ: تَنْصُرُوهُ۔ شَطْأَهُ: شَطْءُ السُّنْبُلِ تُنْبِتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيًا أَوْ سَبْعًا فَيَقْوَى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَآزَرَهُ قَوَّاهُ وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلَى سَاقٍ وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَهُ اللَّهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَوَّاهُ بِأَصْحَابِهِ كَمَا قَوَّى الْحَبَّةَ بِمَا يُنْبِتُ مِنْهَا ۔

۸۳۸۔ سورۃ الفتح ۔

اور مجاہد نے بیان کیا "سیماہم فی وجوہہم" یعنی چہرہ کی ملائمت ۔ اور منصور نے مجاہد کے حوالہ سے نقل کیا کہ اس کا مفہوم تواضع ہے ۔ " شطأہ" ای فراخہ ۔ "فاستغلظ" ای غلظ۔ " سوقہ" میں سوق بمعنی تنا ہے جو پودے کو کھڑا رکھتا ہے ۔ " دائرۃ السوء" رجل السوء کی طرح ہے۔ دائرۃ السوء یعنی عذاب " یعزروہ" ای ینصروہ ۔ " شطأ " یعنی پودے کی سوئی ۔ ایک دانہ میں دس، آٹھ، سات سوئیاں نکلتی ہیں اور ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے قول " پھر اس نے اپنی سوئی کو قوی کیا" میں یہی ارشاد ہے اگر وہ ایک ہی ہوتی تو تنے پر کھڑی نہیں ہوسکتی تھی ۔ یہ مثال اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دی ہے، کہ آپ پہلے تنہا دعوتِ اسلام لے کر نکلے ۔ پھر آپ کو آپ کے صحابہ کے ذریعہ تقویت ملی ۔ جیسے دانہ کو ان سوئیوں سے تقویت ملتی ہے جو اس سے اگتے ہیں ۔

باب ۸۳۹ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۔

۱۹۴۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْ أُمُّ عُمَرَ نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ الْقُرْآنُ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۸۳۹ ۔ بیشک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی ۔

۱۹۴۳ ۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے ۔ عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے، رات کا وقت تھا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا لیکن حضور اکرم نے کوئی جواب نہ دیا ۔ پھر انھوں نے سوال کیا اور اس مرتبہ بھی آنحضور نے جواب نہیں دیا ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا، عمر کی ماں اسے روئے ۔ آنحضور سے تم نے تین مرتبہ سوال میں اصرار کیا لیکن آنحضور نے تمھیں کسی مرتبہ جواب نہیں دیا ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی اور لوگوں سے آگے بڑھ گیا ۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن مجید کی کوئی آیت نہ نازل ہو، ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والے کی آواز میں نے سنی جو مجھے ہی پکار رہا ہے ۔ میں نے کہا کہ مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں کوئی آیت نہ نازل ہو جائے ۔ میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ؛

سلام کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا مجھ پر آج رات ایک سورت نازل ہوئی ہے اور مجھے اس کائنات سے زیادہ عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے آیت "بیشک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی" کی تلاوت کی۔

۱۹۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا - قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ ؛

۱۹۴۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے، حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت "بیشک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی" صلح حدیبیہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۹۴۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ۔

۱۹۴۵۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قرہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سورۂ فتح خوب خوش الحانی سے پڑھی۔ معاویہ بن قرہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں کہ تمھارے سامنے آنحضورؐ کی اس موقعہ پر طرز قرأت کی نقل کروں تو کرسکتا ہوں۔

بَابٌ ۸۴۰ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ؛

۸۴۰۔ تاکہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کردے اور آپ پر احسانات کی تکمیل کردے اور آپ کو سیدھے راستہ پر لے چلے۔

۱۹۴۶ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ؛

۱۹۴۶۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے زیاد نے حدیث بیان کی اور انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں رات بھر کھڑے رہے۔ تا آنکہ آپ کے دونوں پاؤں سوج گئے۔ آپ سے عرض کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کردی ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

۱۹۴۷ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ سَمِعَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ؛ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا ؛ فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ

۱۹۴۷۔ ہم سے حسن بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں حیوٰۃ نے خبر دی، انھیں ابوالاسود نے انھوں نے عروہ سے سنا اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ کے قدم پھٹ جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اتنی زیادہ مشقت کیوں اٹھاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کردی ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا پھر میں شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں۔ عمر کے آخری حصہ میں (جب طویل قیام دشوار ہوگیا تو) آپ

صَلّٰی جَالِسًا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَکَعَ ۔

بیٹھ کر رات کی نماز پڑھتے اور جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس یا چالیس آیتیں مزید پڑھتے۔ پھر رکوع کرتے۔

باب ۸۴۱ قَوْلِهٖ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۔

۸۴۱۔ بیشک ہم نے آپ کو گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ الَّتِیْ فِی الْقُرْاٰنِ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا قَالَ فِی التَّوْرَاةِ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَةَ بِالسَّیِّئَةِ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ وَلَنْ یَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَیَفْتَحُ بِهَا اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا ۔

۱۹۴۸۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہلال بن ابی ہلال نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہ یہ آیت جو قرآن میں ہے "اے نبی بیشک ہم نے آپ کو گواہ، بشارت دینے والا، اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے" تو آنحضور کے متعلق یہی اللہ تعالیٰ نے توریت میں بھی فرمایا تھا "اے نبی! بیشک ہم نے آپ کو گواہ، بشارت دینے والا اور ان پڑھوں (عربوں) کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ میرے بندے ہیں اور میرے رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا، آپ نہ بدخو ہیں اور نہ سخت دل اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے اور نہ وہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے بلکہ معاف اور درگزر سے کام لیں گے۔ اور اللہ ان کی روح اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک وہ کج قوم (عرب) کو سیدھا نہ کرلیں گے یعنی جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار نہ کرلیں گے پس اس کلمہ توحید کے ذریعہ وہ اندھی آنکھوں کو اور بہرے کانوں کو اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کو کھول دیں گے۔

باب ۸۴۲ قَوْلِهٖ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

۸۴۲۔ وہ (اللہ) وہی تو ہے جس نے اہل ایمان کے دلوں میں سکینت (تحمل) پیدا کیا۔

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَّهٗ مَرْبُوْطٌ فِی الدَّارِ فَجَعَلَ یَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ یَرَ شَیْئًا وَّجَعَلَ یَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْکَ السَّکِیْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ ۔

۱۹۴۹۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے ان سے ابواسحٰق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی (اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ رات میں سورہ کہف) پڑھ رہے تھے اور ان کا ایک گھوڑا جو گھر میں بندھا ہوا تھا۔ بدکنے لگا۔ تو وہ صحابی نکلے (یہ دیکھنے کے لیے کہ گھوڑا کس وجہ سے بدک رہا ہے) لیکن انھوں نے کوئی خاص چیز نہیں دیکھی۔ وہ گھوڑا بہرحال بدک رہا تھا صبح کے وقت وہ صحابی آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کے واقعہ کا تذکرہ کیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ وہ (جس سے گھوڑا بدکا تھا) "سکینت"[1] تھی جس کا قرآن مجید میں تذکرہ آیا ہے۔

---

[1] اس کے متعلق علماء کے مختلف اقوال نقل ہوتے ہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مختار قول یہ ہے کہ یہ مخلوقات میں سے ہی کوئی چیز ہے جس میں طمانیت اور رحمت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ملائکہ بھی ہوتے ہیں۔ یہ آیت صلح حدیبیہ کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی اور مسلمانوں کے صبر و ثبات اور ان کی طمانیت کو بیان کیا گیا ہے۔

باب ۸۴۳ قَوْلِهٖ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۸۴۳۔ جب کہ وہ بیعت کر رہے تھے، درخت کے نیچے۔

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ ۔

۱۹۵۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر ہم (مسلمان)، ایک ہزار چار سو تھے (لشکر میں)

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلِ الْمُزَنِيِّ اِنِّيْ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْمُغَفَّلِ الْمُزَنِيِّ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ ۔

۱۹۵۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا انھوں نے عقبہ بن صہبان سے سنا اور انھوں نے عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے بیان کیا کہ میں درخت کے نیچے بیعت کے موقعہ پر موجود تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے درمیان کنکری لے کر پھینکنے سے منع فرمایا تھا اور عقبہ بن صہبان نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل مزنی سے غسل خانہ میں پیشاب کرنے کے متعلق سنا (یعنی یہ کہ آپ نے اس سے منع فرمایا)

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ۔

۱۹۵۲۔ مجھ سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے، اور آپ (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے تھے۔

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا وَائِلٍ اَسْاَلُهٗ فَقَالَ كُنَّا بِصِفِّيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ نَعَمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ اتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ بَلٰى۔ قَالَ فَفِيْمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمُ اللّٰهُ بَيْنَنَا فَقَالَ يَا

۱۹۵۳۔ ہم سے احمد بن اسحٰق سلمی نے حدیث بیان کی، ان سے یعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن سیاہ نے، ان سے حبیب بن ثابت نے بیان کیا کہ میں ابووائل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مسئلہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا (خوارج کے متعلق) انھوں نے فرمایا کہ ہم مقام صفین میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے (جہاں علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کی جنگ ہوئی تھی) ایک شخص نے کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص کتاب اللہ کی طرف بلائے صلح کے لیے (پھر آپ کیا کریں گے) علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے (میں اس پر سب سے پہلے عمل کے لیے تیار رہوں لیکن خوارج نے جو معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، اس کے خلاف آواز اٹھائی) اس پر سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم پہلے اپنا جائزہ لو۔ ہم لوگ حدیبیہ کے موقعہ پر موجود تھے، آپ کی مراد اس صلح سے تھی جو مقام حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان

ابْنُ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِيَ اللّٰهُ أَبَدًا فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتّٰى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُّضَيِّعَهُ اللّٰهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُوْرَةُ الْفَتْحِ ؛

ہوئی تھی اور جنگ کا موقعہ آتا تو ہم اس سے پیچھے ہٹنے والے نہیں تھے۔ (لیکن صلح کی بات چلی تو ہم نے اس میں بھی صبر و ثبات کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا) اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ (آنحضورؐ کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور عرض کی، کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور کیا کفار باطل پر نہیں ہیں ؟ کیا ہمارے مقتولین جنت میں نہیں جائیں گے اور کیا ان کے مقتولین دوزخ میں نہیں جائیں گے ؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں ! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم اپنے دین کے بارے میں ذلت کا مظاہرہ کیوں کریں۔ (یعنی دب کر صلح کیوں کریں) اور کیوں واپس جائیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم بھی فرمایا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اے ابن خطابؓ ! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ آنحضورؐ کے پاس سے واپس آگئے۔ آپ کو غصہ آرہا تھا، صبر نہیں آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکرؓ ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جواب دیا کہ اے ابن خطابؓ ! حضور اکرمؐ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ انھیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا پھر سورۃ "الفتح" نازل ہوئی۔

بَابٌ ۸۴۴ سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : لَا تُقَدِّمُوْا : لَا تَفْتَاتُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِهِ۔ اِمْتَحَنَ، أَخْلَصَ۔ لَا تَنَابَزُوْا : لَا يُدْعٰى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ۔ يَلِتْكُمْ : يَنْقُصْكُمْ۔ أَلَتْنَا نَقَصْنَا۔ لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْأٰيَةَ۔ تَشْعُرُوْنَ : تَعْلَمُوْنَ۔ وَمِنْهُ الشَّاعِرُ ؛

۸۴۴۔ سورۃ الحجرات

مجاہد نے فرمایا "لاتقدموا" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (غیر ضروری) مسائل نہ پوچھا کرو۔ کہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے کوئی فیصلہ نہ کرا دے (اور وہ تمھارے لیے بعد میں سخت ہو) "امتحن" ای اخلص "لاتنابزوا" یعنی اسلام لانے کے بعد کسی شخص کو کفر کی طرف منسوب کر کے نہ پکارا جائے "یلتکم" ای ینقصکم۔ التنا ای نقصنا "اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو"۔ آخر تک۔ "تشعرون" ای تعلمون۔ اسی سے "الشاعر" آتا ہے۔

۱۹۵۳ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيْلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَّهْلِكَا أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔ رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِيْ بَنِيْ مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ قَالَ نَافِعٌ لَا أَحْفَظُ اسْمَهُ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِيْ قَالَ مَا أَرَدْتُّ خِلَافَكَ۔ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا

۱۹۵۳۔ ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ قریب تھا کہ دو سب سے بہتر افراد تباہ ہو جائیں یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔ ان دونوں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز بلند کر دی تھی۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب بنی تمیم کے سوار آئے (اور آنحضورؐ سے درخواست کی کہ ہمارا کوئی امیر بنا دیں) ان میں سے ایک (عمر رضی اللہ عنہ) نے بنی مجاشع کے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے انتخاب کے لیے کہا تھا۔ اور دوسرے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے کا نام پیش کیا تھا۔ نافع نے بیان کیا کہ ان صاحب کا نام مجھے یاد نہیں۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ

فِيْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ الْاٰيَةَ۔ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْهِ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ۔

سے کہا کہ آپ کا مقصد مجھ سے اختلاف کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا مقصد صرف آپ سے اختلاف کرنا نہیں ہے، اس پر ان دونوں حضرات کی آواز بلند ہوگئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ "اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو .. الخ" عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اتنی آہستہ آہستہ بات کرتے کہ آپ صاف سن بھی نہ سکتے تھے اور دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا انھوں نے اپنے نانا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق اس سلسلے میں کوئی چیز بیان نہیں کی۔

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ ابْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهٗ۔ فَاَتَاهُ فَوَجَدَهٗ جَالِسًا فِيْ بَيْتِهٖ مُنَكِّسًا رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ شَرٌّ۔ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوْسٰى فَرَجَعَ اِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْاٰخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۱۹۵۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابن عون نے خبر دی، کہا کہ مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس[1] رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کے لیے ان کی خبر لاتا ہوں۔ پھر وہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے، دیکھا کہ وہ گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ پوچھا، کیا حال ہے؟ کہا کہ برا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے مقابلہ میں بلند آواز سے بولا کرتا تھا، اب سارا عمل اکارت ہوا اور اہل دوزخ میں سے قرار دے دیا گیا۔ وہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے جو کچھ کہا تھا اس کی اطلاع آپ کو دی۔ موسیٰ بن انس نے بیان کیا کہ وہ صاحب اب دوبارہ ان کے لیے ایک عظیم بشارت لے کر ان کے پاس آئے حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ تم اہل دوزخ میں سے نہیں ہو بلکہ تم اہل جنت میں سے ہو۔

بَابُ ۸۴۱ قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ۔

۸۴۱۔ بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل سے کام نہیں لیتے۔

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهٗ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَقَالَ عُمَرُ

۱۹۵۵۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی۔ اور انھیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ قبیلہ بنی تمیم کے سواروں کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کا امیر آپ قعقاع بن معبد کو بنا دیں، اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، بلکہ

[1] آپ انصار کے خطیب ہیں آپ کی آواز بہت بلند تھی جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے بولنے سے منع کیا گیا تو اپنے غمزدہ ہو کے گھر سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ آنحضورؐ نے جب انھیں نہیں دیکھا تو ان کے متعلق پوچھا۔

بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ۔ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا اِلٰى اَوْ اِلَّا خِلَافِىْ۔ فَقَالَ عُمَرُ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِىْ ذٰلِكَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَتّٰى انْقَضَتِ الْاٰيَةُ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؏

آپ اقرع بن حابس کو امیر بنائیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ آپ کا مقصد تو صرف میری مخالفت کرنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آپ کے خلاف کرنے کی غرض سے یہ نہیں کہا تھا اس پر دونوں حضرات میں بحث ہوگئی اور آواز بھی بلند ہوگئی۔ اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ "اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول سے پہلے کسی کام میں سبقت مت کیا کرو"... آخر آیت تک" اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس

بَابٌ ۸۴۲ سُوْرَةُ قٓ

رَجْعٌ بَعِيْدٌ: رَدٌّ۔ فُرُوْجٍ: فُتُوْقٌ وَاحِدُهَا فَرْجٌ وَرِيْدٌ فِىْ حَلْقِهٖ۔ اَلْحَبْلُ حَبْلُ الْعَاتِقِ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ۔ تَبْصِرَةً: بَصِيْرَةً۔ حَبَّ الْحَصِيْدِ الْحِنْطَةُ بَاسِقَاتٍ الطِّوَالُ اَفَعَيِيْنَا اَفَاَعْيَا عَلَيْنَا وَقَالَ قَرِيْنُهٗ الشَّيْطَانُ الَّذِىْ قُيِّضَ لَهٗ۔ فَنَقَّبُوْا ضَرَبُوْا۔ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ بِغَيْرِهٖ حِيْنَ اَنْشَاَكُمْ وَاَنْشَاَ خَلْقَكُمْ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ: رَصَدٌ۔ سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ، اَلْمَلَكَانِ كَاتِبٌ وَّشَهِيْدٌ۔ شَهِيْدٌ۔ شَاهِدٌ بِالْقَلْبِ لُغُوْبٌ النَّصَبُ وَقَالَ غَيْرُهٗ نَضِيْدٌ: اَلْكُفُرَّى مَا دَامَ فِىْ اَكْمَامِهٖ وَمَعْنَاهُ مَنْضُوْدٌ، بَعْضُهٗ عَلٰى بَعْضٍ۔ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ اَكْمَامِهٖ فَلَيْسَ بِنَضِيْدٍ فِىْ اَدْبَارِ النُّجُوْمِ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ كَانَ عَاصِمٌ يَفْتَحُ الَّتِىْ فِىْ قٓ وَيَكْسِرُ الَّتِىْ فِى الطُّوْرِ وَيُكْسَرَانِ جَمِيْعًا وَيُنْصَبَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخُرُوْجِ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْقُبُوْرِ ؏

۸۴۲۔ سورۂ قٓ ؏

"رجع بعید" ای ردٌّ۔ "فروج" ای فتوق۔ اس کا واحد فرج ہے۔ "من حبل الورید" یعنی رگِ گردن۔ مجاہد نے فرمایا کہ "ما تنقص الارض" سے مراد ان کی ہڈیاں ہیں جنھیں مٹی کم کرتی ہے۔ "تبصرة" ای بصیرة۔ "حب الحصید" بمعنی گیہوں ہے۔ "باسقات" ای الطوال "افعیینا" یعنی کیا جب ہم نے تھیں پیدا کیا تو ہم اس سے عاجز تھے۔ "و قال قرینہ" میں قرین سے مراد شیطان ہے جو اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ "فنقبوا" ای ضربوا۔ "او القی السمع" یعنی اس کی طرف کان لگائے ہوئے ہیں۔ اس کے سوا کسی چیز کی طرف توجہ نہیں۔ "رقیب عتید" ای رصد۔ "سائق وشہید" دو فرشتے ہیں۔ ایک کاتب ہے اور دوسرا گواہ۔ "شہید" دل سے گواہی دینے والا۔ "لغوب" ای النصب۔ غیر مجاہد نے کہا کہ "نضید" یعنی شگوفہ جب تک وہ اپنے غلاف میں ہے۔ منضود کے معنی میں ہے یعنی تہ بتہ۔ جب شگوفہ اپنے غلاف سے باہر آجائے پھر اسے "نضید" نہیں کہیں گے۔ "فی ادبار السجود" (سورۂ طور میں) اور "ادبار السجود" (اس سورۃ میں) عاصم سورۂ قٓ (زیر تفسیر) میں "ادبار" کے ہمزہ پہ فتحہ پڑھتے تھے۔ اور سورۃ الطور میں کسرہ پڑھتے تھے۔ دونوں سورتوں میں کسرہ اور فتحہ پڑھ سکتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "یوم الخروج" یعنی حشر کے لیے قبروں سے نکلیں گے۔

بَابٌ ۸۴۳ قَوْلُهٗ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ؏

۸۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ (جہنم) کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟"

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِیٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، یُلْقٰی فِی النَّارِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ ۔

۱۹۵۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی۔ ان سے حرمی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں وجواس کے مستحق ہونگے انھیں، ڈالا جائے گا اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھیں گے اور وہ کہے گی کہ بس بس ۔

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْیَانَ الْحِمْیَرِیُّ سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ وَاَکْثَرُ مَا کَانَ یُوْقِفُهٗ اَبُوْ سُفْیَانَ یُقَالُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ فَیَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدَمَهٗ عَلَیْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ ۔

۱۹۵۷۔ ہم سے محمد بن موسیٰ قطان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سفیان حمیری سعید بن یحییٰ بن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے عوف نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، ابو سفیان حمیری اکثر اس حدیث کو آنحضور کے حوالہ کے بغیر ذکر کرتے تھے کہ جہنم سے پوچھا جائے گا تو بھر بھی گئی؟ اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ پھر رب تبارک وتعالیٰ اپنا قدم اس پر رکھیں گے اور وہ کہے گی کہ بس بس ۔

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ۔ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَالِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابٌ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِکُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی یَضَعَ رِجْلَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ وَلَا یَظْلِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَّاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ۔

۱۹۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے بحث کی، دوزخ نے کہا میں متکبروں اور ظالموں کے لیے خاص کی گئی ہوں۔ جنت نے کہا مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر صرف کمزور اور کم رتبہ (دنیاوی اعتبار سے) لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں جس پر چاہوں رحم کروں۔ اور دوزخ سے کہا کہ تو عذاب ہے۔ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں، عذاب دوں۔ جنت اور دوزخ دونوں بھر یں گی، دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر نہیں رکھ دیں گے۔ اس وقت وہ بولے گی کہ بس بس، اور اس وقت بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ بعض دوسرے حصے پر چڑھ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا۔" اور اپنے رب کی حمد وتسبیح کرتے رہیئے، آفتاب نکلنے سے پہلے اور اس کے چھپنے سے پہلے۔"

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَنْظُرُ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشَرَةَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا۔ لَا تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ؛

۱۹۵۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے، اور ان سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، چودھویں رات تھی، آنحضور نے چاند کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا کہ یقیناً تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کی رویت میں تم دھکا پیل نہیں کرو گے (بلکہ بڑے اطمینان سے ایک دوسرے کو دھکا دیئے بغیر دیکھو گے) اس لیے اگر تمہارے لیے ممکن ہو تو سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز نہ چھوڑو، پھر آپ نے آیت "اور اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے رہیئے آفتاب نکلنے سے پہلے اور چھپنے سے پہلے" کی تلاوت کی۔

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهٗ أَنْ يُّسَبِّحَ فِيْ أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا يَعْنِيْ قَوْلَهٗ وَأَدْبَارَ السُّجُوْدِ ؛

۱۹۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ورقہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا تھا، آپ کا مقصد اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وادبار السجود" کی تشریح کرنا تھا۔

بَابُ ۸۴۴ وَالذَّارِيَاتِ ؛

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ اَلرِّيَاحُ وَقَالَ غَيْرُهٗ۔ تَذْرُوْهُ : تُفَرِّقُهٗ۔ وَفِيْ أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ فِيْ مَدْخَلٍ وَّاحِدٍ وَّيَخْرُجُ مِنْ مَّوْضِعَيْنِ۔ فَرَاغَ : فَرَجَعَ۔ فَصَكَّتْ : جَمَعَتْ أَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا وَالرَّمِيْمُ نَبَاتُ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَ وَدِيْسَ۔ لَمُوْسِعُوْنَ أَيْ لَذُوْ سَعَةٍ وَّ كَذٰلِكَ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ يَعْنِي الْقَوِيَّ۔ زَوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى وَاخْتِلَافُ الْأَلْوَانِ حُلْوٌ وَّحَامِضٌ فَهُمَا زَوْجَانِ فَفِرُّوْا إِلَى اللّٰهِ مِنَ اللّٰهِ إِلَيْهِ۔ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ : مَا خَلَقْتُ أَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الْفَرِيْقَيْنِ إِلَّا لِيُوَحِّدُوْنَ۔

۸۴۴۔ سورۃ الذاریات

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ "الذاریات" ہوائیں ہیں، ان کے غیر نے کہا کہ "تذرہ" ای تفرقہ۔ "وفی انفسکم افلا تبصرون" یعنی خود تمہاری ذات میں نشانیاں ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ کھانا پینا ایک راستے سے ہوتا ہے لیکن وہ فضلہ بن کر دوسرے راستے سے نکلتا ہے "فراغ" اے فرجع۔ "فصکت" یعنی مٹھی باندھ کر اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ "الرمیم" زمین کی ہریالی جب خشک ہو جاتی ہے اور روندی جائے۔ "لموسعون" ای لذو سعۃ۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "علی الموسع قدرہ" میں بھی یہی معنی ہیں یعنی قوی۔ "زوجین" یعنی نر و مادہ۔ یہی صورت رنگوں کے اختلاف اور میٹھے اور کھٹے ہونے میں ہے کہ یہ بھی زوج کہے جا سکتے ہیں "ففروا الی اللہ" یعنی اللہ کی معصیت سے اس کی اطاعت کی طرف بھاگ کر آؤ "الا لیعبدون" یعنی جن و انس میں جتنی بھی سعید روحیں ہیں، انہیں میں نے صرف اپنی توحید پرستی کیلئے

وَقَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوا فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ بَعْضٌ وَلَيْسَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْقَدَرِ وَالذَّنُوبُ: الدَّلْوُ الْعَظِيمُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَّةٍ: صَيْحَةٍ - ذَنُوبًا: سَبِيلًا - الْعَقِيمُ الَّتِي لَا تَلِدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحُبُكِ اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا. فِي غَمْرَةٍ: فِي ضَلَالَتِهِمْ يَتَمَادَوْنَ - وَقَالَ غَيْرُهُ - تَوَاصَوْا تَوَاطَئُوا وَقَالَ غَيْرُهُ مُسَوَّمَةً: مُعَلَّمَةً مِنَ السِّيمَا.

پیدا کیا ہے۔ بعض حضرات نے اس کا مفہوم یہ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا تو سب کو اسی مقصد سے کیا تھا کہ وہ اللہ کی توحید کو مانیں لیکن بعض نے مانا اور بعض نے نہیں مانا۔ معتزلہ کے لیے اس میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ "الذنوب" بڑا ڈول۔ مجاہد نے فرمایا کہ "ذنوبا" بمعنی راستہ ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ "صرۃ" ای صیحۃ۔ "العقیم" جس کے بچہ نہ پیدا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الحبک" سے مراد آسمان کا برابر ہونا اور اس کا حسن ہے "فی غمرۃ" یعنی اپنی گمراہی میں بڑھتے جاتے ہیں۔ غیر ابن عباس نے کہا "تواصوا" ای تواطوا۔ غیر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "مسومۃ" یعنی نشان لگا ہوا سیما سے مشتق ہے۔

باب ۸۴۵ وَالطُّورِ

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُورٍ: مَكْتُوبٍ - وَقَالَ مُجَاهِدٌ الطُّورُ الْجَبَلُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ - رَقٍّ مَنْشُورٍ: صَحِيفَةٍ - وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ: سَمَاءٌ - الْمَسْجُورِ: الْمُوقَدِ - وَقَالَ الْحَسَنُ تُسْجَرُ حَتَّى يَذْهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَلَتْنَاهُمْ: نَقَصْنَا. وَقَالَ غَيْرُهُ تَمُورُ: تَدُورُ - أَحْلَامُهُمْ: الْعُقُولُ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - الْبَرُّ: اللَّطِيفُ - كِسَفًا: قِطَعًا - الْمَنُونُ: الْمَوْتُ وَقَالَ غَيْرُهُ يَتَنَازَعُونَ: يَتَعَاطَوْنَ.

۸۴۵۔ سورہ والطور

قتادہ نے فرمایا کہ "مسطور" بمعنی مکتوب ہے۔ مجاہد نے فرمایا "الطور" سریانی زبان میں پہاڑ کے معنی میں ہے۔ "رق منشور" یعنی صحیفہ۔ "السقف المرفوع" یعنی آسمان۔ "المسجور" ای الموقد۔ حسن نے فرمایا کہ سمندر میں اتنا جوش اور طغیانی آئے گی کہ اس کا سارا پانی جاتا رہے گا اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا۔ مجاہد نے فرمایا کہ "التناہم" ای نقصنا۔ غیر مجاہد نے کہا کہ "تمور" ای تدور "احلامہم" ای العقول ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "البر" ای اللطیف۔ "کسفا" ای قطعا۔ "المنون" ای الموت، ان کے غیر نے کہا یتنازعون: ای یتعاطون۔

۱۹۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَشْتَكِي. فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ.

۱۹۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں محمد بن عبدالرحمن بن نوفل نے، انھیں عروہ نے، انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (حج کے موقعہ پر) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں بیمار ہوں، آپ نے فرمایا کہ پھر سواری پر بیٹھ کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لو۔ چنانچہ میں نے طواف کیا اور آنحضورؐ اس وقت خانہ کعبہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور سورہ "والطور وکتاب مسطور" کی تلاوت کر رہے تھے۔

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُونِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُسَيْطِرُوْنَ۔ كَادَ قَلْبِيْ اَنْ يَّطِيْرَ قَالَ سُفْيَانُ فَاَمَّا اَنَا فَاِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ لَمْ اَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِيْ قَالُوْا لِيْ ؛

۱۹۶۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے اصحاب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ مغرب کی نماز میں سورۂ "والطور" پڑھ رہے تھے جب آپ اس آیت پر پہنچے "کیا یہ لوگ بغیر کسی کے پیدا کیے پیدا ہوگئے۔ یا یہ خود (اپنے) خالق ہیں؟ یا انھوں نے آسمان اور زمین کو پیدا کر لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ان میں یقین ہی نہیں۔ کیا ان لوگوں کے پاس آپ کے پروردگار کے خزانے ہیں یا یہ لوگ حاکم (مجاز) ہیں" تو میرا دل اڑنے لگا۔ سفیان نے بیان کیا لیکن میں نے زہری سے سنا ہے، وہ محمد بن جبیر بن مطعم کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے تھے، ان سے ان کے والد (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورہ "والطور" پڑھتے سنا۔ (سفیان نے کہا کہ) میرے اصحاب نے اس کے بعد جو اضافہ کیا ہے وہ میں نے براہ راست زہری سے نہیں سنا۔

بابٌ ۸۴۶ سُوْرَةُ وَالنَّجْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ۔ ذُوْ مِرَّةٍ : ذُوْ قُوَّةٍ۔ قَابَ قَوْسَيْنِ : حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ ضِيْزٰى : عَوْجَاءُ۔ وَاَكْدٰى : قَطَعَ عَطَاءَهٗ۔ رَبُّ الشِّعْرٰى : هُوَ مِرْزَمُ الْجَوْزَاءِ۔ اَلَّذِيْ وَفّٰى : وَفّٰى مَا فُرِضَ عَلَيْهِ۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ : اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔ سَامِدُوْنَ : اَلْبَرْطَمَةُ۔ وَقَالَ عِكْرِمَةُ يَتَغَنَّوْنَ بِالْحِمْيَرِيَّةِ۔ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَفَتُمَارُوْنَهٗ : اَفَتُجَادِلُوْنَهٗ وَمَنْ قَرَاَ اَفَتَمْرُوْنَهٗ يَعْنِيْ اَفَتَجْحَدُوْنَهٗ مَازَاغَ الْبَصَرُ : بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَمَا طَغٰى : وَلَا جَاوَزَ مَا رَاٰى۔ فَتَمَارَوْا : كَذَّبُوْا وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا هَوٰى غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَغْنٰى وَاَقْنٰى : اَعْطٰى فَاَرْضٰى ؛

۸۴۶۔ سورۂ والنجم۔

مجاہد نے کہا کہ "ذو مرۃ" ای ذو قوۃ۔ "قاب قوسین" یعنی کمان کی تانت جتنا فاصلہ "ضیزیٰ" ای عوجاء "اکدیٰ" یعنی دینا بند کر دیا۔ "رب الشعریٰ" (میں "الشعریٰ" سے مراد) "مرزم الجوزاء" (یہ ایک ستارا) ہے۔ "الذی وفّیٰ" یعنی جو اُن پر فرض تھا اسے پورا کیا۔ "ازفت الآزفۃ" ای اقتربت الساعۃ "سامدون" سے مراد برطمہ (ایک کھیل) ہے۔ عکرمہ نے فرمایا کہ حمیری زبان میں "گانے" کے معنی میں ہے۔ ابراہیم نے فرمایا "فتمارونہ" ای افتجادلونہ۔ جن حضرات نے اسے "افتمرونہ" پڑھا ہے، ان کے یہاں "افتجحدونہ" کے معنی میں ہے" ما زاغ البصر" ای بصر محمد صلی اللہ علیہ وسلم "وما طغیٰ" ای لا جاوز ما رأی "فتماروا" ای کذبوا۔ حسن نے فرمایا "اذا ہویٰ" غاب۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اغنیٰ و اقنیٰ" یعنی دیا اور خوش کر دیا ؛

۱۹۶۳۔ حدثنا يحيى حدثنا وكيع عن إسماعيل ابن أبي خالد عن عامر عن مسروق قال قلت لعائشة رضي الله عنها يا أمتاه هل رأى محمد صلى الله عليه وسلم ربه فقالت لقد قف شعري مما قلت أين أنت من ثلاث من حدثكهن فقد كذب من حدثك أن محمدا صلى الله عليه وسلم رأى ربه فقد كذب ثم قرأت لا تدركه الأبصار وهو يدرك الأبصار وهو اللطيف الخبير. وما كان لبشر أن يكلمه الله إلا وحيا أو من وراء حجاب ومن حدثك أنه يعلم ما في غد فقد كذب ثم قرأت وما تدري نفس ماذا تكسب غدا ومن حدثك أنه كتم فقد كذب ثم قرأت يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك الآية۔ ولكنه رأى جبريل عليه السلام في صورته مرتين ؛

۱۹۶۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے عامر نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ام المؤمنین کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم نے ایسی بات کہی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کیا تم ان تین باتوں سے بھی بے خبر ہو؟ جو شخص بھی تم سے یہ تین باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا وہ جھوٹا ہے پھر آپ نے آیت "لا تدرکہ الابصار۔ تا من وراء حجاب" کی تلاوت کی۔ (فرمایا کہ) کسی انسان کے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے سوا اس کے کہ وحی کے ذریعہ ہو یا پھر پردے کے پیچھے سے ہو۔ اور جو شخص تم سے کہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے کل کی بات جانتے تھے وہ جھوٹا ہے۔ اس کے لیے آپ نے آیت "اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا۔" کی تلاوت کی۔ اور جو شخص تم سے کہے کہ آنحضور نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپالی تھی وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "اے رسول! پہنچا دیجیے وہ سب کچھ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے"۔ ہاں حضور اکرمؐ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔

۱۹۶۴۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا عبد الواحد حدثنا الشيباني قال سمعت زرا عن عبد الله فكان قاب قوسين أو أدنى فأوحى إلى عبده ما أوحى قال حدثنا ابن مسعود أنه رأى جبريل له ستمائة جناح ؛

۱۹۶۴۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زر سے سنا اور انھوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت "سو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم۔ پھر اللہ نے اپنے بندہ پر وحی نازل کی جو کچھ بھی نازل کیا" کے متعلق بیان کیا کہ ہم سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو (آپ کی اصل صورت میں) دیکھا۔ آپ کے چھ سو بازو تھے۔

۱۹۶۵۔ حدثنا طلق بن غنام حدثنا زائدة عن الشيباني قال سألت زرا عن قوله تعالى فكان قاب قوسين أو أدنى فأوحى إلى عبده ما أوحى قال أخبرنا عبد الله أن محمدا صلى الله عليه وسلم رأى جبريل له ستمائة جناح ؛

۱۹۶۵۔ ہم سے طلق بن غنام نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے بیان کیا کہ میں نے زر سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "سو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم۔ پھر اللہ نے اپنے بندہ پر وحی نازل کی جو کچھ بھی نازل کیا" کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ ہمیں عبد اللہ بن مسعود نے خبر دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تھا، آپ کے چھ سو بازو تھے۔

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا قَبِیصَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی قَالَ رَاٰی رَفْرَفًا اَخْضَرَ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ ؛

۱۹۶۶۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت "آپ نے اپنے رب کی عظیم نشانیاں دیکھیں" کے متعلق فرمایا کہ حضور اکرمؐ نے رفرف کو دیکھا جو سبز تھا اور افق پر محیط تھا۔

بَاب ۸۴۷ قَوْلُهُ اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰی ؛

۸۴۷۔ بھلا تم نے لات و عزیٰ کے حال میں بھی غور کیا۔

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اللّٰتَ رَجُلٌ یَلُتُّ سَوِیْقَ الْحَاجِّ ؛

۱۹۶۷۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاشہب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالجوزاء نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ "لات" اس شخص کو کہتے تھے جو حاجیوں کے ستو گھولتا تھا۔

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِیْ حَلِفِهٖ وَاللّٰتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْیَتَصَدَّقْ ؛

۱۹۶۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور کہے کہ قسم ہے لات اور عزیٰ کی تو اسے فوراً (مکافات کے لیے) کہنا چاہیئے کہ "اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں (لا الٰہ الا اللہ[1]) اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آؤ جُوا کھیلیں اسے فوراً صدقہ دینا چاہیئے

بَاب ۸۴۸ قَوْلُهُ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ؛

۸۴۸۔ "اور تیسرے منات کے"

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ اِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ بِمَنَاةَ الطَّاغِیَةِ الَّتِیْ بِالْمُشَلَّلِ لَا یَطُوْفُوْنَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَالَ سُفْیَانُ مَنَاةُ بِالْمُشَلَّلِ

۱۹۶۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جو لوگ "منات" بت کے نام پر احرام باندھتے تھے جو مقام مشلل میں تھا وہ صفا اور مروہ کے درمیان (حج وعمرہ میں) آمد ورفت نہیں کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی "بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طواف کیا، اور

[1] اصل میں یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو عربوں میں سے نیا نیا اسلام میں داخل ہوا ہو۔ چونکہ پہلے سے زبان پر یہ کلمات چڑھے ہوئے تھے اس لیے فرمایا کہ اگر غلطی سے زبان پر اس طرح کے کلمات آجائیں تو فوراً اس کی مکافات کرلینی چاہیئے ؛

مِنْ قُدَيْدٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا هُمْ وَغَسَّانُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ مِثْلَهُ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاةَ نَحْوَهُ ؛

مسلمانوں نے بھی۔ سفیان نے فرمایا کہ مناۃ مقام قدید پر مشلل میں تھا اور عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا کہ ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اسلام سے پہلے انصار اور قبیلہ غسان کے لوگ منات کے نام پر احرام باندھتے تھے سابقہ حدیث کی طرح اور معمر نے زہری کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قبیلہ انصار کے کچھ لوگ منات کے نام کا احرام باندھتے تھے۔ منات ایک بت تھا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان رکھا ہوا تھا۔ (اسلام کے بعد) ان لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم منات کی تعظیم کی وجہ سے صفا اور مروہ کے درمیان آمدورفت (سعی) نہیں کیا کرتے تھے۔

باب ۸۴۹ قَوْلُهُ فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا ؛

۸۴۹۔ "غرض یہ کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کی عبادت کرو۔"

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ تَابَعَهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُلَيَّةَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؛

۱۹۷۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے اور تمام جن و انس نے سجدہ کیا اس روایت کی متابعت ابن طہمان نے ایوب کے واسطہ سے کی تھی۔ ابن عُلیّہ نے (ایوب کے واسطہ سے) ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر روایت میں نہیں کیا۔

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ قَالَ فَسَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ ؛

۱۹۷۱۔ ہم سے نضر بن علی نے حدیث بیان کی، انہیں ابو احمد نے خبر دی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ سجدہ سورۃ النجم ہے۔ پھر بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی تلاوت کے بعد) سجدہ کیا اور جتنے لوگ آپ کے پیچھے تھے سب نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا (بلا تخصیص مسلم و کافر کے) سوا ایک شخص کے، میں نے دیکھا کہ اس نے اپنی ہتھیلی میں مٹی اٹھائی اور اسی پر سجدہ کیا۔ بعد میں (بدر کی لڑائی میں) میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا ہوا پڑا ہے۔ وہ شخص امیہ بن خلف تھا۔

باب ۸۵۰ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ؛

قَالَ مُجَاهِدٌ مُسْتَمِرٌّ ذَاهِبٌ۔ مُزْدَجَرٌ

۸۵۰۔ سورۂ اقتربت الساعۃ ؛

مجاہد نے فرمایا کہ "مستمر" ای ذاہب "مزدجر" ای متناہ۔

مُتَنَاهٍ۔ وَازْدُجِرَ: فَاسْتُطِيرَ جُنُونًا۔ دُسُرٌ أَضْلَاعُ السَّفِينَةِ۔ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ۔ يَقُولُ كُفِرَ لَهُ جَزَاءً مِنَ اللهِ۔ مُحْتَضَرٌ: يَحْضُرُونَ الْمَاءَ۔ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ مُهْطِعِينَ: النَّسَلَانُ۔ الْخَبَبُ: السِّرَاعُ۔ وَقَالَ غَيْرُهُ فَتَعَاطَى: فَعَاطَهَا بِيَدِهِ فَعَقَرَهَا۔ الْمُحْتَظِرِ: كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ۔ ازْدُجِرَ: افْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ۔ كُفِرَ: فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا۔ جَزَاءً لِمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَأَصْحَابِهِ۔ مُسْتَقِرٌّ: عَذَابٌ حَقٌّ۔ يُقَالُ الْأَشَرُ الْمَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ۔

(فی الزجر) ازدجر ای استطیر جنونا۔ "دسر" یعنی کشتی کی تختیاں۔ "لمن کان کفر" یعنی بوجہ اس کے کہ نوح علیہ السلام کا انکار کیا گیا تھا بس اللہ کی طرف سے بدلہ کے طور پر (انکی قوم کو عذاب اور نوح علیہ السلام اور مومنوں کو نجات دی گئی) "محتضر" یعنی صالح علیہ السلام کی قوم کے لوگ پانی پر اپنی باری پر حاضر ہوا کریں گے۔ ابن جبیر نے فرمایا، کہ "مہطعین" ای النسلان۔ "الخبب" ای السراع۔ غیر ابن جبیر نے کہا کہ "فتعاطی" یعنی اونٹنی پر وار کیا اور اسے ذبح کر دیا۔ "المحتظر" یعنی درختوں کی باڑ جو جل گئی ہو۔ "ازدجر" زجرت سے افتعال کا صیغہ ہے۔ "کفر" یعنی ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کے ساتھ جو کچھ کیا وہ بدلہ تھا ان اعمال کا جو ان کی قوم نے ان کے اور ان کے مومن اصحاب کے ساتھ کیا تھا۔ "مستقر" ای عذاب حق "الاشر" یعنی اترانا اور تکبر کرنا۔

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ۔ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اشْهَدُوا۔

۱۹۷۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ اور سفیان نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابومعمر نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (مکہ میں آپؐ کے معجزہ کے طور پر) چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا اس کے پیچھے چلا گیا تھا۔ آنحضورؐ نے اسی موقعہ پر ہم سے فرمایا کہ گواہ رہنا۔

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اشْهَدُوا اشْهَدُوا۔

۱۹۷۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں ابن ابی نجیح نے خبر دی، انھیں مجاہد نے، انھیں ابومعمر نے، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چاند شق ہو گیا اور اس وقت ہم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ چنانچہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ آنحضورؐ نے ہم سے فرمایا کہ گواہ رہنا، گواہ رہنا۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۷۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بکر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر نے، ان سے عراک بن مالک نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے، کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہو گیا تھا۔

۱۹۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ ۔

۱۹۷۵ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ والوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آنحضور نے انھیں چاند شق ہونے کا معجزہ دکھایا۔

۱۹۷۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ ۔

۱۹۷۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چاند دو ٹکڑوں میں شق ہو گیا تھا۔

باب ۸۵۱ قَوْلُهٗ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَا اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔ قَالَ قَتَادَةُ اَبْقَى اللّٰهُ سَفِيْنَةَ نُوْحٍ حَتّٰى اَدْرَكَهَا اَوَائِلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ۔

۸۵۱ - "جو کشتی ہماری نگرانی میں رواں تھی۔ یہ سب انتقام میں اس شخص (نوح علیہ السلام) کے تھا جس کا انکار کیا گیا تھا۔ اور ہم نے اس واقعہ کو نشان (عبرت) کے طور پر رہنے دیا۔ سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا" قتادہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا اور اس امت (محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے اسلاف نے اسے پایا۔

۱۹۷۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۔

۱۹۷۷ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "فہل من مدکر" پڑھا کرتے تھے۔

باب ۸۵۲ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔ قَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا هَوَّنَّا قِرَاءَتَهٗ ۔

۸۵۲ - "اور ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے، سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا"، مجاہد نے فرمایا کہ "یسرنا" یعنی ہم نے اس کی قراءت آسان کر دی۔

۱۹۷۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۔

۱۹۷۸ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "فہل من مدکر" پڑھا کرتے تھے۔ (سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا!)

باب ۸۵۳ قَوْلِهٖ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۔

۸۵۳ - گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔ سو دیکھو میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی رہیں۔

۱۹۷۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْاَسْوَدَ فَهَلْ

۱۹۷۹ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، انھوں نے ایک شخص کو اسود سے پوچھتے

مِنْ مُّدَّكِرًا أَوْ مُذَّكِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ دَالًا ۔

سنا کہ آیت میں "فہل من مدکر" ہے یا "مذکر"، انھوں نے فرمایا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سُنا، آپ "فہل من مدکر" پڑھتے تھے، آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی "فہل من مدکر" پڑھتے سُنا ہے۔

باب ۸۵۴ قَوْلِهِ فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۔

۸۵۴۔ سو وہ (ثمود) ایسے ہوگئے جیسے کانٹوں کے باڑ لگانے والے کا چورا۔ اور ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے نصیحت حاصل کرنیوالوں کے لیے سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ الْآيَةَ ۔

۱۹۸۰۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں ابو اسحاق نے، انھیں اسود نے اور انھیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "فہل من مدکر" پڑھا۔ الآیۃ۔

باب ۸۵۵ قَوْلُهُ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۔

۸۵۵۔ اور صبح سویرے ہی ان پر عذاب دائمی آ پہنچا، کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو۔

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۔

۱۹۸۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فہل من مدکر" پڑھا۔

باب ۸۵۶ قَوْلُهُ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۔

۸۵۶۔ اور ہم تمھارے ہم طریقہ لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّذَّكِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۔

۱۹۸۲۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے "فہل من مذکر" پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ "فہل من مدکر"۔

باب ۸۵۷ قَوْلُهُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۔

۸۵۷۔ سو عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ

۱۹۸۳۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے۔ ح۔ اور مجھ سے

ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ؛

محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عفان بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جبکہ آپ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر چھوٹے سے خیمے میں تشریف رکھتے تھے، یہ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ (مدد کا) یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے گا تو آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کی، بس یا رسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے بہت الحاح وزاری سے دعا کر لی۔ اس وقت آنحضورؐ زرہ بند خوشی اور جوش میں تھے اور آپ نکلے تو زبان مبارک پر یہ آیت تھی "سو عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔"

باب ۸۵۸ قَوْلُهُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ يَعْنِي مِنَ الْمَرَارَةِ ؛

۸۵۸۔ لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔" امر" مرارۃ سے ہے۔

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ ابْنُ مَاهَكَ قَالَ إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ ؛

۱۹۸۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام ابن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یوسف بن ماہک نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ میں عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا کہ جس وقت آیت "لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔" محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں نازل ہوئی تو میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا۔ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ۔ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ

۱۹۸۵۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ طحان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن مہران نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جبکہ آپ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر میدان میں ایک چھوٹے سے خیمے میں تشریف رکھتے تھے، یہ دعا کر رہے تھے کہ "اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد دلاتا ہوں، اے اللہ! اگر تو چاہے گا تو آج کے بعد پھر کبھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی (یعنی مسلمانوں کے فنا ہونے کی صورت میں) اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ کا ہاتھ پکڑ کر عرض کیا، بس یا رسول اللہ! آپ اپنے رب سے خوب الحاح و

وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ ۔

زاری کے ساتھ دعا کر چکے ہیں۔ آنحضورؐ اس وقت زرہ بند تھے، آپ باہر تشریف لائے تو آپ کی زبان مبارک پر یہ آیت تھی " سوعنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے "

باب ۸۵۹ سُورَةُ الرَّحْمٰنِ ۔

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ: يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ وَالْعَصْفُ: بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذٰلِكَ الْعَصْفُ۔ وَالرَّيْحَانُ رِزْقُهُ۔ وَالْحَبُّ الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ وَالرَّيْحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الرِّزْقُ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَالْعَصْفُ يُرِيدُ الْمَأْكُولَ مِنَ الْحَبِّ وَالرَّيْحَانُ النَّضِيجُ الَّذِي لَمْ يُؤْكَلْ وَقَالَ غَيْرُهُ الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَقَالَ الضَّحَّاكُ الْعَصْفُ التِّبْنُ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ الْعَصْفُ أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ تُسَمِّيهِ النَّبَطُ هَبُورًا۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ۔ وَالرَّيْحَانُ: الرِّزْقُ وَالْمَارِجُ اللَّهَبُ الْأَصْفَرُ وَالْأَخْضَرُ الَّذِي يَعْلُو النَّارَ إِذَا أُوقِدَتْ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ لِلشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ۔ لَا يَبْغِيَانِ: لَا يَخْتَلِطَانِ الْمُنْشَآتُ: مَا رُفِعَ قِلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ فَأَمَّا مَا لَمْ يُرْفَعْ قِلْعُهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَأَةٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ يُعَذَّبُونَ بِهِ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ۔ يَهُمُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا الشُّوَاظُ لَهَبٌ

۸۵۹ ۔ مجاہد نے فرمایا " بحسبان " ای کحسبان الرحیٰ ۔ ان کے غیر نے کہا کہ " واقیموا الوزن " میں مراد ترازو کی ڈنڈی ہے۔ " العصف " کھیت کی گھاس، کھیتی پکنے سے پہلے جن پودوں کو کاٹ لیا جاتا ہے انھیں " العصف " کہتے ہیں۔ " الریحان " کلام عرب میں روزی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے " الریحان " یعنی اس کی روزی اور کھیتی سے حاصل شدہ دانے جو کھاتے ہیں بعض حضرات نے کہا کہ " العصف " سے مراد وہ دانہ جو کھانے کے قابل ہو۔ اور " الریحان " پختہ دانہ جو کھایا نہ جاتا ہو۔ غیر مجاہد نے کہا کہ " العصف " گیہوں کے تنے کے پتے کو کہتے ہیں۔ ضحاک نے فرمایا کہ " العصف " سوکھی گھاس کو کہتے ہیں ابو مالک نے فرمایا کہ " العصف " اسے کہتے ہیں جو سب سے پہلے اگتا ہے۔ حبشی زبان میں اسے " ہبور " کہتے ہیں۔ اور مجاہد نے فرمایا کہ " العصف " گیہوں کے پودے کا پتہ۔ اور " الریحان " روزی، غذا کے معنی میں ہے۔ " المارج " زرد اور سبز شعلے جو آگ سے اس وقت اٹھتے ہیں۔ جب وہ بھڑکائی جاتی ہے۔ بعض نے مجاہد کے واسطہ سے بیان کیا کہ " رب المشرقین " میں مشرقین سے مراد جاڑے میں سورج کے طلوع ہونے کی جگہ اور گرمی میں سورج کے طلوع ہوتے کی جگہ ہے اور " رب المغربین " سے جاڑے اور گرمی میں سورج کے غروب ہونے کی جگہ مراد ہے " لا یبغیان " ای لا یختلطان " المنشآت " وہ جہاز جو سمندروں میں پہاڑوں کی طرح کھڑے ہوں۔ جو جہاز ایسے نہ ہوں انھیں " منشآۃ " نہیں کہیں گے۔ مجاہد نے فرمایا کہ " کالفخار " ای کما یصنع الفخار " " الشواظ " آگ کا شعلہ۔ مجاہد نے فرمایا کہ " نحاس " بمعنی پیتل ہے۔ " خاف مقام ربہ " یعنی وہ شخص جو معصیت کا ارادہ کرتا ہے۔ لیکن اللہ عزوجل یاد آجاتے ہیں اور وہ

مِنْ نَّارٍ. مُدْهَامَّتَانِ: سَوْدَاوَانِ مِنَ
الرِّيِّ صَلْصَالٍ: طِيْنٍ خُلِطَ بِرَمْلٍ
فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ
مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهِ صَلَّ. يُقَالُ صَلْصَالٌ
كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ وَ
صَرْصَرَ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ. فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ
وَرُمَّانٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ الرُّمَّانُ
وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ وَأَمَّا الْعَرَبُ فَإِنَّهَا
تَعُدُّهَا فَاكِهَةً كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى
فَأَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى كُلِّ الصَّلَوَاتِ
ثُمَّ أَعَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيْدًا لَهَا كَمَا أُعِيْدَ
النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ وَمِثْلُهَا أَلَمْ تَرَ أَنَّ
اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ
فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ
وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذَكَرَهُمْ
فِيْ أَوَّلِ قَوْلِهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ
فِي الْأَرْضِ. وَقَالَ غَيْرُهُ أَفْنَانٌ أَغْصَانٌ
وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ. مَا يُجْتَنٰى قَرِيْبٌ وَ
قَالَ الْحَسَنُ فَبِأَيِّ آلَاءِ نِعَمِهِ وَقَالَ
قَتَادَةُ رَبِّكُمَا يَعْنِي الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَ
قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ
يَغْفِرُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كَرْبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا
وَيَضَعُ آخَرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. بَرْزَخٌ
حَاجِزٌ. الْأَنَامُ: الْخَلْقُ. نَضَّاخَتَانِ:
فَيَّاضَتَانِ. ذُو الْجَلَالِ. ذُو الْعَظَمَةِ
وَقَالَ غَيْرُهُ مَارِجٌ: خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ
يُقَالُ مَرَجَ الْأَمِيْرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ
يَعْدُوْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ. مَرَجَ أَمْرُ

معصیت کا ارادہ چھوڑ دیتا ہے۔ "مدہامتان" یعنی شادابی
کی وجہ سے اتنے گہرے سبز ہیں کہ سیاہی نما ہو گئے ہیں۔
"صلصال" یعنی مٹی ریت کے ساتھ مل گئی ہو اور ٹھیکرے
کی طرح کھنکھناتی ہو۔ بعض کہتے ہیں "منتن" کے معنی میں ہے
یعنی "صل" اور "صلصال" کا ایک ہی مفہوم ہے جیسے دروازہ
بند کرتے وقت "صر الباب" بولتے ہیں اور صرصر بھی اس کے لیے
استعمال ہوتا ہے (یعنی مضاعف ثلاثی، مضاعف رباعی سے
ماخوذ ہے) اور جیسے "کبکبتہ" کبتہ کے معنی میں۔ میوے
اور خرمے اور انار۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ انار اور خرمے
میوہ نہیں ہیں۔ بہرحال عرب تو انھیں میوہ ہی کہتے ہیں۔
یہاں ایسی ہی ترکیب استعمال کی گئی ہے جیسے دوسری آیت
"اور حفاظت کرو تمام نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی" میں استعمال
ہوئی ہے کہ پہلے تمام نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا۔ پھر تاکید
کے لیے عصر کی نماز کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا۔ اسی طرح
اس آیت میں عام میوہ کے ذکر کے بعد انار اور خرمے کا خاص
طور سے ذکر کیا۔ یہ ترکیب ایک اور موقع پر بھی استعمال ہوئی
ہے۔ "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کو وہ تمام چیزیں سجدہ
کرتی ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں" پھر فرمایا
"اور بہت سے لوگ" (یہاں انسانوں کا خصوصیت کے
ساتھ ذکر کیا) "اور بہت سے ایسے ہیں جن کے حق میں
عذاب کا فیصلہ کر دیا گیا" "وہ تمام چیزیں جو آسمان میں ہیں
اور جو زمین میں ہیں" میں انسان بھی آجاتے ہیں لیکن پھر
ان کا خصوصیت کے ساتھ بھی ذکر کیا۔ غیر مجاہد نے کہا کہ
"افنان" ای اغصان "وجنا الجنتین دان" یعنی دونوں
درختوں کے پھل جو توڑے جائیں گے وہ بہت ہی قریب
ہوں گے۔ حسن نے فرمایا کہ "فبای آلاء" یعنی اللہ کی نعمتیں
قتادہ نے فرمایا کہ "ربکما تکذبان" میں تثنیہ کا صیغہ انس و
جن کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ "کل یوم ہو فی شان" یعنی جس میں وہ گناہ معاف کرتا ہے

النَّاسِ۔ مَرِیْجٌ: مُلْتَبِسٌ۔ مَرَجَ اِخْتَلَطَ الْبَحْرَانِ مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ: تَرَكْتَهَا۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ: سَنُحَاسِبُكُمْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَّهُوَ مَعْرُوْفٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ يُقَالُ لَاَتَفَرَّغَنَّ لَكَ وَمَا بِهِ شُغْلٌ۔ لَاٰخُذَنَّكَ عَلٰی غِرَّتِكَ ؛

تکلیف دور کرتا ہے۔ بعض قوموں کو بلندی پر پہنچاتا ہے۔ اور بعض کو گراتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "برزخ" بمعنی حاجز ہے "الانام" ای الخلق۔ "نضاختان" اسے فیاضتان۔ "ذوالجلال" ای ذوالعظمۃ۔ غیر ابن عباسؓ نے کہا کہ "مارج" یعنی آگ کا خاص شعلہ (بغیر دھوئیں کے) "مرج الامیر رعیتہ" اس وقت بولتے ہیں جب امیر رعایا کو کھلی چھٹی دیدے کہ رعایا ایک دوسرے پر ظلم کرتی پھرے "مرج امرالناس" ای اختلط۔ مریج ای ملتبس۔ مرج یعنی دو دریا مل گئے۔ مرجت دابتک سے ماخوذ، چھوڑنے کے معنی میں۔ "سنفرغ لکم" یعنی ہم تمھارا حساب لیں گے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز کسی بھی دوسری چیز سے غافل نہیں کر سکتی۔ یہ استعمال کلام عرب میں جانا پہچانا ہے۔ بولتے ہیں "لاتفرغن لک" حالانکہ کوئی مشغولیت نہیں ہوتی (بلکہ یہ وعید اور تہدید ہے) گویا وہ یہ کہہ رہا ہے کہ تمھاری اس غفلت کا تمھیں مزہ چکھاؤں گا۔"

بَابٌ ۸۶۰ قَوْلِهٖ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ؛

۸۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان باغوں سے کم درجہ میں دو اور باغ بھی ہیں ؛

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ۔ حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ حُوْرٌ۔ سُوْدُ الْحَدَقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَقْصُوْرَاتٌ مَحْبُوْسَاتٌ۔ قُصِرَ طَرْفُهُنَّ وَاَنْفُسُهُنَّ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ۔ قَاصِرَاتٌ لَا يَبْغِيْنَ غَيْرَ اَزْوَاجِهِنَّ ؛

۱۹۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمران الجونی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اور ان سے ان کے والد (عبداللہ بن قیس ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جنت میں) دو باغ ہونگے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور دو دوسرے باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی۔ اور جنت عدن سے جنتیوں کے اپنے رب کے دیدار میں کوئی چیز سوائے رداء کبر کے جو اس کی ذات پر ہوگی، حائل نہ ہوگی۔ "گورے رنگ والیاں خیموں میں محفوظ ہوں گی" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "حور" یعنی سیاہ چشم۔ مجاہد نے فرمایا "مقصورات" یعنی محبوسات۔ یعنی ان کی نظر بھی اور ان کی ذات ان کے شوہروں کے لیے محفوظ ہوگی، وہ انھیں کے لیے ہوں گی، ان کے سوا کسی دوسرے کو نہ چاہیں گی۔

۞ ۞ ۞

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ

۱۹۸۷۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز ابن عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمران جونی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اور ان سے ان کے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا أَهْلٌ مَّا يَرَوْنَ الْآخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا ۔ وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَّنْظُرُوْا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ ؛

والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کھوکھلے کشادہ موتی کا خیمہ ہوگا اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اور اس کے ہر کنارے پر حور ہوگی ۔ ایک کنارے والی دوسرے کنارے والی کو نہ دیکھ سکے گی۔ اور مومن ان کے پاس باری باری جائے گا۔ اور دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور ایسے بھی دو باغ ہونگے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی ۔ جنت عدن میں جنتیوں اور اللہ رب العزت کے دیدار کے درمیان سوائے رداء کبر کے جو اس کے اوپر ہوگی اور کوئی چیز حائل نہ ہوگی۔

باب ۸۶۱ سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ ؛

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رُجَّتْ : زُلْزِلَتْ ۔ بُسَّتْ : فُتَّتْ لُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيْقُ ۔ اَلْمَخْضُوْدُ : اَلْمُوْقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهٗ ۔ مَنْضُوْدٌ : اَلْمَوْزُ ۔ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ إِلٰى أَزْوَاجِهِنَّ ۔ ثُلَّةٌ : أُمَّةٌ ۔ يَحْمُوْمٍ : دُخَانٌ أَسْوَدُ ۔ يُصِرُّوْنَ : يُدِيْمُوْنَ ۔ اَلْهِيْمُ : اَلْإِبِلُ الظِّمَاءُ ۔ لَمُغْرَمُوْنَ : لَمُلْزَمُوْنَ ۔ رَوْحٌ : جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ ۔ وَرَيْحَانٌ : اَلرِّزْقُ وَ نُنْشِئَكُمْ : فِيْ أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ ۔ وَقَالَ غَيْرُهٗ تَفَكَّهُوْنَ : تَعْجَبُوْنَ ۔ عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوْبٌ ۔ مِثْلَ صَبُوْرٍ وَّصُبُرٍ ۔ يُسَمِّيْهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَأَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْغَنِجَةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ وَقَالَ فِيْ خَافِضَةٍ لِقَوْمٍ إِلَى النَّارِ وَرَافِعَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ ۔ مَوْضُوْنَةٍ : مَنْسُوْجَةٍ وَمِنْهُ وَضِيْنُ النَّاقَةِ وَالْكُوْبُ لَا آذَانَ لَهٗ وَلَا عُرْوَةَ ۔ وَالْأَبَارِيْقُ : ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرَى ۔ مَسْكُوْبٍ : جَارٍ ۔ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۔ مُتْرَفِيْنَ : مُتَمَتِّعِيْنَ ۔ مَا تُمْنُوْنَ : هِيَ النُّطْفَةُ فِيْ أَرْحَامِ

۸۶۱ ۔ سُورۃ الواقعہ ؛

اور مجاہد نے فرمایا کہ " رجت " ای زلزلت ، " بست " بمعنی فتت ۔ یعنی اس طرح لت پت کر دیا جائے جیسے ستو (گھی وغیرہ میں) کیا جاتا ہے ۔ " المخضود " جو بوجھ سے لدا ہو، اسے بھی کہتے ہیں جس میں کانٹے نہ ہوں ۔ " منضود " بمعنی کیلا ۔ " العرب " اپنے شوہروں سے محبت کرنے والیاں ۔ " ثلۃ " ای امۃ ۔

" یحموم " سیاہ دھواں ۔ " یصرون " ای یدیمون " الھیم " وہ اونٹ جسے پیاس کا ٹڑکا لگ گیا ہو ۔ " لمغرمون " ای لملزمون " روح " ای جنۃ و رخاء اور " الریحان " بمعنی الرزق " ننشئکم " یعنی جس مخلوق میں بھی ہم چاہیں تمہیں پیدا کر دیں ۔ غیر مجاہد نے فرمایا کہ " تفکھون " ای تعجبون ۔ عربۃ کا واحد عروب ہے جیسے صبور اور صبر ۔ اہل مکہ اسے " العربۃ " کہتے ہیں ۔ اہل مدینہ " الغنجۃ " کہتے ہیں اور اہل عراق " الشکلۃ " کہتے ہیں ۔ " خافضۃ " یعنی وہ ایک جماعت کو جہنم کی پستی میں لیجانے والی ہے اور دوسری جماعت کو جنت کی بلندی پر پہنچانے والی ہے ۔ " موضونۃ " ای منسوجۃ ۔ " الکوب " بے ٹونٹی اور دستے کا لوٹا ۔ اور " الاباریق " جن لوٹوں میں ٹونٹی بھی ہو اور دستے بھی ۔ " مسکوب " ای جار " وفرش مرفوعۃ " یعنی بعض بعض کے اوپر ہوں گے " مترفین " ای متنعمین ۔ " مدینین " ای محاسبین " ماتمنون " ای النطفۃ فی ارحام النساء ۔ " للمقوین " ای للمسافرین " القی " بمعنی القفر ۔

النِّسَآءِ۔ لِلْمُقْوِيْنَ: لِلْمُسَافِرِيْنَ۔ وَالْقِيُّ: اَلْقَفْرُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ بِمُحْكَمِ الْقُرْاٰنِ۔ وَيُقَالُ بِمَسْقَطِ النُّجُوْمِ اِذَا سَقَطْنَ وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعُ وَاحِدٌ۔ مُدْهِنُوْنَ: مُكَذِّبُوْنَ۔ مِثْلُ لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ۔ فَسَلَامٌ لَّكَ: اَيْ مُسَلَّمٌ لَّكَ اِنَّكَ مِنْ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاُلْغِيَتْ اِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا كَمَا تَقُوْلُ اَنْتَ مُصَدَّقٌ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيْلٍ اِذَا كَانَ قَدْ قَالَ اِنِّيْ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيْلٍ وَقَدْ يَكُوْنُ كَالدُّعَاءِ لَهٗ كَقَوْلِكَ فَسَقْيًا مِّنَ الرِّجَالِ اِنْ رُفِعَتِ السَّلَامُ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ۔ تُوْرُوْنَ: تَسْتَخْرِجُوْنَ۔ اَوْرَيْتُ: اَوْقَدْتُ۔ لَغْوًا: بَاطِلًا۔ تَاْثِيْمًا: كَذِبًا۔

"بمواقع النجوم" ای بمحکم القرآن۔ بمسقط النجوم اس وقت بولتے ہیں جب ستارے گرتے ہیں۔ مواقع اور موقع دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ "مدہنون" ای مکذبون جیسے لو تدھن فیدھنون میں ہے "فسلام لک" یعنی تجھ پر سلامتی ہو کہ تو اصحاب یمین میں سے ہے۔ آیت میں "انّ" لفظوں میں مذکور نہیں ہوا۔ اگرچہ معنیٰ موجود ہے۔ بولتے ہیں "انت مصدّق مسافر عن قلیل" (یہاں بھی اصل میں انک مسافر ہے) یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کسی سے مخاطب نے یہ کہا ہو کہ "انی مسافر عن قلیل" (اس کا جواب سابقہ جملہ سے دیتے وقت "انّ" حذف کر دیا جاتا ہے اگرچہ معنیٰ مذکور ہوتا ہے) لفظ "سلام" مخاطب کو دعا کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے "فسقیا من الرجال" میں بھی دعا ہی ہے "سلام" کو رفع ہو جبھی دعا کے لیے ہوگا "تورون" ای تستخرجون۔ "اوریت" بمعنی اوقدت سے ماخوذ ہے۔ "لغوا" ای باطلا۔ "تاثیما" ای کذبا۔

بَاب ۸۶۲ قَوْلِهٖ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ

۸۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور لمبا سایہ ہوگا۔"

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔

۱۹۸۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے خبر دی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آپ فرماتے تھے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضورؐ نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت ہوگا (اتنا بڑا کہ) سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلے گا اور پھر بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔ اگر تمہارا جی چاہے تو آیت "اور لمبا سایہ ہوگا" کی قرات کرو۔

بَاب ۸۶۳ سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

قَالَ مُجَاهِدٌ جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ مُعَمَّرِيْنَ فِيْهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ: مِنَ الضَّلَالَةِ اِلَى الْهُدٰى۔ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ جُنَّةٌ وَّسِلَاحٌ۔ مَوْلٰكُمْ: اَوْلٰى بِكُمْ۔ لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ: لِيَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ يُقَالُ الظَّاهِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ اُنْظُرُوْنَا: اِنْتَظِرُوْنَا۔

۸۶۳۔ سورۃ الحدید

مجاہد نے فرمایا "جعلکم مستخلفین" ای معمرین فیہ "من الظلمات الی النور" یعنی من الضلالۃ الی الہدیٰ "منافع للناس" ای جُنّۃ وسلاح۔ "مولاکم" ای اولیٰ بکم "لئلا یعلم اہل الکتاب" ای لیعلم اہل الکتاب۔ ہر چیز کے ظاہر پر بھی علم کا اطلاق ہوتا ہے اور باطن پر بھی۔ "انظرونا" ای انتظرونا۔

باب ۸۶۴ سُورَةُ الْمُجَادِلَةِ۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يُحَادُّونَ: يُشَاقُّونَ اللهَ كُبِتُوا: أُخْزِيُوا: مِنَ الْخِزْيِ۔ اِسْتَحْوَذَ: غَلَبَ

۸۶۴۔ سورۃ المجادلۃ

مجاہد نے فرمایا کہ "یحادون" ای یشاقون اللہ "کبتوا" ای اخزیوا۔ الخزی سے ماخوذ ہے۔ "استحوذ" ای غلب

باب ۸۶۵ سُورَةُ الْحَشْرِ

قَوْلُهُ الْجَلَاءُ الْإِخْرَاجُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ

۸۶۵۔ سورۃ الحشر

"الجلاء" ایک سرزمین سے دوسری جگہ نکال دینا (جلاوطنی)

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ۔ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهَا لَمْ تُبْقِ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا۔ قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ۔ قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْحَشْرِ۔ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ۔

۱۹۸۹۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انھیں ابو بشر نے خبردی، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۃ التوبۃ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا "التوبۃ" کے متعلق دریافت کرتے ہو، وہ تو لوگوں کے بھید کھولنے والی سورۃ ہے۔ جب تک اس کی آیات "ومنہم ومنہم" سے شروع ہوتی رہیں، لوگوں نے تو یہ سوچنا شروع کر دیا تھا کہ اب ان میں کوئی بھی ایسا شخص باقی نہ رہے گا جس کا ذکر اسی طرح اس آیت میں نہ آجائے۔ بیان کیا کہ میں نے سورۃ الانفال کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ غزوہ بدر کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی۔ بیان کیا کہ میں نے سورۃ الحشر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ قبیلہ بنو النضیر کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ۔

۱۹۹۰۔ ہم سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی انھیں ابوعوانہ نے خبردی، انھیں ابوبشر نے اور ان سے سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۃ الحشر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا بلکہ اسے سورۃ النضیر کہو۔

باب ۸۶۶ قَوْلُهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ نَخْلَةٍ

۸۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹے" آیت میں لینۃ بمعنی نخلۃ ہے۔

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللهِ وَلِيُخْزِيَ

۱۹۹۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے درخت جلا دیے تھے اور انھیں کاٹ ڈالا تھا۔ یہ درخت مقام "بویرہ" میں تھے پھر اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ "جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹے یا انھیں ان کی جڑوں پر قائم رہنے دیا، سو یہ دونوں اللہ ہی کے حکم کے

الْفَاسِقِيْنَ ؛

موافق ہیں اور تاکہ اللہ نافرمانوں کو رسوا کرے۔

باب ۸۶۷ قَوْلُهُ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؛

۸۶۷- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو ان سے بطور فَے [1] دلوایا"

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ. فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛

۱۹۹۲- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے کئی مرتبہ عمرو کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے مالک بن اوس بن حدثان نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی نضیر کے اموال کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور فَے دیا تھا یعنی اس کے لیے گھوڑے اور اونٹ دوڑائے بغیر۔ ان اموال کا خرچ کرنا خاص طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھا۔ چنانچہ آپ اسی میں سے ازواج مطہرات کا سالانہ خرچ دیتے تھے اور جو باقی بچتا اس سے سامانِ جنگ اور گھوڑوں کے لیے خرچ کرتے تاکہ اللہ کے راستہ میں جہاد کے موقعہ پر کام آئیں۔

باب ۸۶۸ قَوْلُهُ وَمَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ؛

۸۶۸۔ " تو رسول تمھیں جو کچھ دیں، لے لیا کرو"

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَقَالَ وَمَا لِيْ لَآ اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُّ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ. قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيْهِ اَمَا قَرَاْتِ وَمَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا

۱۹۹۳- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لیے آگے کے دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کلام قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم ہوا جو ام یعقوب کے نام سے معروف تھی۔ وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اس اس طرح کی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے؟ ابن مسعود نے فرمایا آخر کیوں نہ میں انھیں لعنت کروں جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ کے حکم کے اعتبار سے ملعون ہے۔

---

[1] فقہ کی اصطلاح میں "فَے" وہ مال ہے جو اہلِ حرب سے بلا جنگ حاصل ہو جائے۔ یہود بنی نضیر کے خلاف آنحضورؐ کی کارروائی ان کی مسلسل معاندانہ روش کی وجہ سے تھی۔ بہر حال حالاتِ جنگ میں مخالف کے قلعہ کو توڑنے، باغات اور کھیتوں کو اجاڑنے کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور اس کی اسلام نے اجازت دی ہے۔ بہت سے حالات میں اگر اس طرح کی کارروائی نہ کی جائے تو اس کا نتیجہ شکست بھی ہو سکتا ہے۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اس طرح کی کارروائی حالاتِ جنگ میں جائز ہے۔

نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَتْ بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ - قَالَتْ فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ قَالَ فَاذْهَبِي فَانْظُرِي فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُنَا ٭

اس عورت نے کہا کہ قرآن مجید تو میں نے بھی پڑھا ہے لیکن آپ جو کچھ کہتے ہیں میں نے تو اس میں کہیں یہ بات دیکھی نہیں، آپ نے فرمایا اگر تم نے پڑھا ہوتا تو تمھیں ضرور مل جاتا، کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے کہ "تو رسول تمھیں جو کچھ دیں لے لیا کرو اور جس سے وہ تمھیں روک دیں رک جایا کرو"۔ اس نے کہا کہ پڑھی ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آنحضور م نے ان چیزوں سے روکا ہے اس پر اس عورت نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کے گھر میں بھی ایسا ہی کرتی ہیں، آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور دیکھ لو۔ وہ عورت گئی اور اس نے دیکھا لیکن اس طرح کی ان کے یہاں کوئی چیز اسے نہیں ملی۔ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ بھی اسی طرح کریں تو میں کبھی ان کے قریب نہ جاتا۔

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ - قَالَ سَمِعْتُهُ مِنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ ٭

۱۹۹۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمن بن عابس سے منصور بن معتمر کی حدیث کا ذکر کیا جو وہ ابراہیم کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے قدرتی بالوں کے ساتھ مصنوعی بال لگانے والیوں پر لعنت بھیجی تھی۔ عبدالرحمن بن عابس نے کہا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب نامی ایک عورت سے سنا تھا، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتی تھی۔

بابُ ۸۶۹ قَوْلُهُ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ ٭

۸۶۹۔ "اور ان لوگوں کا بھی حق ہے، جو دار الاسلام اور ایمان میں ان کے قبل سے قرار پکڑے ہوئے ہیں"۔

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُوصِي الْخَلِيفَةَ بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأُوصِي الْخَلِيفَةَ بِالْأَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُهَاجِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَعْفُوَ عَنْ مُسِيئِهِمْ ٭

۱۹۹۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر رض نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے اور ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (زخمی ہونے کے بعد شہادت سے پہلے) فرمایا میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کا حق پہچانے، اور میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں جو دار الاسلام اور ایمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے سے قرار پکڑے ہوئے ہیں۔ یہ کہ ان میں جو نیکوکار ہیں ان کی پذیرائی کرے اور اگر ان سے غلطی ہو تو اس سے درگزر کرے۔

بابُ ۸۷۰ قَوْلُهُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ - الْخَصَاصَةُ: الْفَاقَةُ - الْمُفْلِحُونَ: الْفَائِزُونَ بِالْخُلُودِ - الْفَلَاحُ: الْبَقَاءُ -

۸۷۰۔ "اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں" آخر آیت تک۔

"الخصاصۃ" بمعنی فاقہ ہے "المفلحون" اے الفائزون بالخلود۔

"الفلاح" ای البقاء۔ "حی علی الفلاح" یعنی جلدی کرو فلاح و

حَتَّى عَلَى الْقَلَاسِمِ عَجَلَ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ حَاجَةٌ: حَسَدًا ٭

بقاذ کی طرف آنے میں۔ حسن نے فرمایا کہ "الحاجۃ" بمعنی حسد ہے ٭

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَنِي الْجَهْدُ فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ ضَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَّخِرِيهِ شَيْئًا قَالَتْ وَاللَّهِ مَا عِنْدِي إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ فَفَعَلَتْ ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ عَجِبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ ضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ٭

۱۹۹۶۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے روایت بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن غزوان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحازم اشجعی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں فاقہ سے ہوں آنحضورؐ نے انھیں ازواج مطہرات کے پاس بھیجا (کہ وہ آپ کی ضیافت کریں) لیکن ان کے پاس کوئی چیز کھانے کی نہیں تھی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا کوئی شخص ایسا نہیں جو آج رات اس مہمان کی میزبانی کرے؟ اللہ اس پر رحم کریگا اس پر ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ آج میرے مہمان ہیں۔ پھر وہ انھیں اپنے ساتھ لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں، کوئی چیز ان سے بچا کے نہ رکھنا۔ بیوی نے کہا، اللہ گواہ ہے۔ میرے پاس اس وقت بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ انصاری صحابی نے کہا کہ اگر بچے کھانا مانگیں تو انھیں سلا دو۔ اور آؤ یہ چراغ بھی بجھا دو۔ آج رات ہم بھوکے ہی رہیں گے (اور جو کچھ کھانا ہے مہمان کو کھلا دیں گے) بیوی نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ انصاری صحابی صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں (انصاری صحابی) اور ان کی بیوی (کے عمل) کو پسند فرمایا۔ یا (آپ نے فرمایا کہ) اللہ مسکرایا (یعنی اللہ ان کے اس عمل سے راضی اور خوش ہوا) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود فاقہ میں ہی ہوں ٭

باب ۸۷ سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً: لَا تُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيهِمْ۔ فَيَقُولُونَ لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا۔ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ أُمِرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ ٭

۱۸۷۔ سورۃ الممتحنۃ ٭

مجاہد نے فرمایا کہ "لا تجعلنا فتنۃ" یعنی ہمیں ان (کافروں) کے ہاتھوں عذاب میں مبتلا نہ کرنا کہ وہ کہنے لگیں کہ اگر یہ حق پر ہوتے تو آج ان پر یہ مصیبت نہ آتی۔ "بعصم الکوافر" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حکم ہوگیا کہ اپنی ان بیویوں کو جدا کردیں جو مکہ میں کافرہ ہیں ٭

٭ ٭ ٭ ٭

۱۹۹۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ، بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَذَهَبْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ. فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ؟ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِنْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَصْنَعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ عَمْرٌو وَنَزَلَتْ فِيهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ. قَالَ لَا أَدْرِي الْآيَةُ فِي

۱۹۹۷- ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حسن بن محمد ابن علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ کے کاتب عبید اللہ ابن ابی رافع سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر، اور مقداد رضی اللہ عنہم کو روانہ کیا اور فرمایا کہ چلے جاؤ اور جب مقام خاخ کے باغ پر پہنچو (جو کہ مکہ معظمہ اور مدینہ کے درمیان تھا) تو وہاں تمھیں ہودج میں ایک عورت ملے گی اس کے ساتھ ایک خط ہوگا۔ وہ خط تم اس سے لے لینا، چنانچہ ہم روانہ ہوئے ہمارے گھوڑے ہمیں صبا رفتاری کے ساتھ لے جا رہے تھے۔ آخر جب ہم اس باغ پر پہنچے تو واقعی وہاں ہم نے ہودج میں ایک عورت کو پالیا۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو ورنہ ہم تمھارا سارا کپڑا اتار کر تلاشی لے لیں گے۔ آخر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکالا۔ یہ حضرات وہ خط لے کر حضور اکرم ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس خط میں لکھا ہوا تھا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین کے چند افراد کی طرف جو مکہ میں تھے۔ اس خط میں انھوں نے (فتح مکہ کی مہم سے متعلق) آنحضور ؐ کے کچھ راز بتائے تھے۔ حضور اکرم ؐ نے دریافت فرمایا، حاطب! یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے معاملہ میں جلدی نہ فرمائیں۔ میں قریش کے ساتھ (زمانۂ قیام مکہ میں) رہا کرتا تھا لیکن ان کے قبیلہ وخاندان سے میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کے برخلاف آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں ان کی قریش میں رشتہ داریاں ہیں اور ان کی رعایت سے قریش مکہ میں رہ جانے والے ان کے اہل وعیال اور مال کی حفاظت کریں گے۔ میں نے چاہا کہ جبکہ ان سے میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تو اس موقعہ پر ان پر ایک احسان کردوں اور اس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی مکہ میں حفاظت کریں۔ یا رسول اللہ! میں نے یہ عمل کفر یا اپنے دین سے ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا ہے۔ حضور اکرم ؐ نے فرمایا یقیناً انھوں نے تم سے سچی بات بتا دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن ماردوں۔ حضور اکرم ؐ نے فرمایا یہ بدر کی جنگ میں ہمارے ساتھ موجود تھے، تمھیں کیا معلوم،

الْحَدِیْثِ اَوْ قَوْلُ عَمْرٍو ؎

اللہ تعالیٰ شرکاء بدر کے تمام حالات سے واقف تھا اور اس کے باوجود ان کے متعلق فرمایا کہ "جو جی چاہے کرو، میں نے تمہیں معاف کردیا" عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ "اے ایمان والو! تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بنالینا" سفیان نے کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں کہ یہ آیت بھی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے یا یہ عمرو بن دینار کا قول ہے ؎

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قِیْلَ لِسُفْیَانَ فِیْ هٰذَا فَنَزَلَتْ لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ قَالَ سُفْیَانُ هٰذَا فِیْ حَدِیْثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مَا تَرَکْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا اُرٰی اَحَدًا حَفِظَهٗ غَیْرِیْ ؎

۱۹۹۸۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی کہ سفیان بن عیینہ سے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا آیت "لا تتخذوا عدوی" انھیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی؟ سفیان نے فرمایا کہ لوگوں کی روایت میں تو یونہی ہے لیکن میں نے عمرو کے واسطہ سے جو حدیث یاد کی اس میں سے ایک حرف بھی میں نے چھوڑا اور میرا خیال ہے کہ عمرو سے میرے سوا کسی اور نے یہ حدیث یاد نہیں کی ہوگی۔

بَاب ۸۷۲ قَوْلُهٗ اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ

۸۷۲۔ "جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کرکے آئیں"

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِیْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ یَقُوْلُ اللّٰهُ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ اِلٰی قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَایَعْتُکِ کَلَامًا وَلَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ یَدُهٗ یَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِی الْمُبَایَعَةِ مَا یُبَایِعُهُنَّ اِلَّا بِقَوْلِهٖ قَدْ بَایَعْتُکِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ تَابَعَهٗ یُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَالَ اِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ ؎

۱۹۹۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے اپنے چچا محمد بن مسلم کے واسطہ سے، انھیں عروہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ان مومن عورتوں کا امتحان لیا کرتے تھے جو ہجرت کرکے مدینہ آتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ "اے نبی! جب آپ سے مسلمان عورتیں بیعت کرنے کے لیے آئیں ... غفور رحیم تک۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا چنانچہ جو عورت اس شرط (آیت میں مذکور یعنی ایمان وغیرہ) کا اقرار کرلیتی تو آنحضورؐ اس سے فرماتے کہ میں نے تمہاری بیعت قبول کرلی (زبانی) اور ہرگز نہیں اللہ گواہ ہے آنحضورؐ کے ہاتھ نے کسی عورت کا ہاتھ بیعت لیتے وقت کبھی نہیں چھوا۔ صرف آپ ان سے زبانی بیعت لیتے تھے کہ ان چیزوں (آیت میں مذکور) پر قائم رہنا۔ اس روایت کی متابعت یونس، معمر اور عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری کے واسطہ سے کی اور اسحاق بن راشد نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ ان سے عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمن نے بیان کیا۔

بَاب ۸۷۳ قَوْلُهٗ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ ؎

۸۷۳۔ "جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے بیعت کریں"

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

۲۰۰۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے

حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ: اَسْعَدَتْنِيْ فُلَانَةٌ اُرِيْدُ اَنْ اَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا ۞

حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے اس آیت کی تلاوت کی "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی" اور ہمیں نوحہ (یعنی میت پر غم و زور سے رونا پیٹنا) کرنے سے منع فرمایا۔ آنحضورؐ کی اس ممانعت پر ایک عورت (خود ام عطیہ رضی اللہ عنہا) نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کی کہ فلاں عورت نے نوحہ میں میری مدد کی تھی۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکا آؤں۔ آنحضورؐ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ وہ گئیں اور پھر دوبارہ آکر آنحضورؐ سے بیعت کی۔

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ قَالَ اِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ اللّٰهُ لِلنِّسَاءِ ۞

۲۰۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے زبیر سے سنا، انھوں نے عکرمہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور مشروع باتوں میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی" کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ بھی ایک شرط تھی جسے اللہ تعالیٰ نے (آنحضورؐ سے بیعت کے وقت) عورتوں کے لیے ضروری قرار دیا تھا۔

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا وَقَرَأَ اٰيَةَ النِّسَاءِ وَاَكْثَرُ لَفْظِ سُفْيَانَ قَرَأَ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْاٰيَةِ ۞

۲۰۰۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ادریس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو گے کہ "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ چوری کرو گے"۔ آپ نے سورۃ النساء کی آیتیں پڑھیں۔ سفیان اکثر صرف "الآیۃ" کہا کرتے تھے۔ پھر تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو کوئی ان میں سے کسی عہد کی خلاف ورزی کر بیٹھا اور اس پر اسے سزا بھی مل گئی تو سزا اس کے لیے کفارہ بن جائے گی لیکن کسی نے اپنے عہد کے خلاف کیا اور اللہ نے اسے چھپا لیا تو وہ اللہ کے حوالے ہے، اللہ چاہے تو اسے اس پر عذاب دے اور اگر چاہے معاف کر دے۔ اس روایت کی متابعت عبد الرزاق نے معمر کے واسطہ سے کی۔

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ

۲۰۰۳۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی ان سے ہارون بن معروف نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن وہب نے حدیث

قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ. فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهٖ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهٗ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ: أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ؟ وَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ۔

بیان کی، بیان کیا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی انھیں طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدالفطر کی نماز پڑھی ہے۔ تمام حضرات نے نماز خطبہ سے پہلے پڑھی اور خطبہ بعد میں دیا (ایک مرتبہ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے، گویا اب بھی آنحضورؐ میری نظروں کے سامنے ہیں۔ جب آپ لوگوں کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے بٹھا رہے تھے۔ پھر آپ صف چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور وہاں تشریف لائے جہاں عورتیں تھیں۔ بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "اے نبی! جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ نہ کسی کو شریک کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان گھڑلیں" آپ نے پوری آیت آخر تک پڑھی۔ جب آپ آیت پڑھ چکے تو فرمایا، تم ان شرائط پر قائم رہنے کا اقرار کرتی ہو؟ ان میں سے ایک عورت نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ! ان کے سوا اور کسی عورت نے کوئی بات نہیں کہی حسن کو ان عورت کا نام معلوم نہیں تھا بیان کیا کہ پھر عورتوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا۔ عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

باب ۴۸۷ سُوْرَةُ الصَّفِّ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: مَنْ أَنْصَارِيْ إِلَى اللّٰهِ: مَنْ يَّتَّبِعُنِيْ إِلَى اللّٰهِ؛ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَرْصُوْصٌ: مُلْصَقٌ بَعْضُهٗ بِبَعْضٍ۔ وَقَالَ غَيْرُهٗ بِالرَّصَاصِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ أَحْمَدُ۔

۴۸۷۔ سورۃ الصف

مجاہد نے فرمایا کہ "من انصاری الی اللہ" یعنی اللہ کے راستہ میں میری کون اتباع کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "مرصوص" یعنی اس کا بعض حصہ بعض سے جڑا ہوا۔ غیر ابن عباس نے کہا کہ یہ "رصاص" (یعنی سیسہ) سے ماخوذ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو میرے بعد آنے والے ہیں اور جن کا نام احمد ہے"۔

۴۰۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ لِيْ

۴۰۰۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ان کو شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا۔ انھیں محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی۔ اور ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میرے کئی نام

أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

ہیں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں ماحی ہوں کہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو حشر میں میرے بعد جمع کریگا اور میں عاقب ہوں۔

بَابٌ ۸۷۵ سُورَةُ الْجُمُعَةِ

قَوْلُهُ: وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَقَرَأَ عُمَرُ: فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ

۸۷۵ - سورۃ الجمعۃ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور دوسروں کے لیے بھی ان میں سے (آپ کو بھیجا) جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے "فامضوا الی ذکر اللہ" پڑھا۔

۲۰۰۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ.

۲۰۰۵ - مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ الجمعۃ کی یہ آیتیں نازل ہوئیں "اور دوسروں کے لیے بھی ان میں سے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں" (آنحضورؐ ہادی اور معلم ہیں) بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ دوسرے کون لوگ ہیں؟ آنحضورؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر یہی سوال تین مرتبہ کیا۔ مجلس میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی تھے آنحضورؐ نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا تو ان کی قوم کے کچھ لوگ یا (آنحضور نے فرمایا کہ) ایک شخص اسے پالے گا۔

۲۰۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ.

۲۰۰۶ - ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، انھیں ابوالغیث نے انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "ان کی قوم کے کچھ لوگ اسے پالیں گے" (اس روایت میں اظہار شک کے بغیر "رجال" کا لفظ موجود ہے)

بَابٌ ۸۷۶ قَوْلُهُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً

۸۷۶ - "اور جب کبھی ایک سودے کو دیکھا"

۲۰۰۷ - حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَتْ عِيرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ النَّاسُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ

۲۰۰۷ - مجھ سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ابوسفیان نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے آپ نے بیان کیا کہ جمعہ کے دن سامانِ تجارت لیے ہوئے اونٹ آئے ہم اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، انھیں دیکھ کر سوا بارہ افراد کے سب لوگ ادھر ہی دوڑ پڑے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا۔

کی کہ "اور بعض لوگوں نے) جب کبھی ایک سودے یا تماشہ کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے بکھر گئے۔"

باب ۸۷۷ سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ۔

قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ... إِلَى الْكَاذِبُونَ۔

۸۷۷۔ سورۃ المنافقون۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بیشک گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ... لکاذبون" تک۔

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمِّي: مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ۔

۲۰۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک غزوہ میں تھا اور میں نے منافقوں کے سردار) عبداللہ بن ابی کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول کے پاس جمع ہیں ان پر خرچ نہ کرو تاکہ وہ خود ہی منتشر ہو جائیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اب اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا) سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ) سے کیا یا عمر رضی اللہ عنہ سے (اس کا ذکر کیا راوی کو شک تھا) انھوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آنحضور نے مجھے بلایا میں نے تمام تفصیلات آپ کو سنا دیں۔ آنحضور نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا، انھوں نے قسم کھالی کہ انھوں نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کہی تھی۔ اس پر آنحضور نے میری تکذیب فرمادی اور ان کی تصدیق کی۔ مجھے اس واقعہ کا اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ پھر میں گھر میں بیٹھ رہا۔ میرے چچا نے کہا کہ میرا خیال نہیں تھا کہ حضور اکرم تمھاری تکذیب کریں گے اور تم پر ناراض ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں ..." اس کے بعد حضور اکرم نے مجھے بلوایا اور اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا زید! اللہ تعالیٰ نے تمھاری تصدیق کر دی ہے۔

باب ۸۷۸ قَوْلُهُ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً يَجْتَنُّونَ بِهَا۔

۸۷۸۔ "ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے" یعنی جس سے وہ پردہ پوشی کرتے ہیں۔

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ

۲۰۰۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا۔ میں نے عبداللہ بن

عبد الله ابن أبي ابن سلول يقول: لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا وقال أيضا لئن رجعنا إلى المدينة ليخرجن الأعز منها الأذل فذكرت ذلك لعمي فذكره عمي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فأرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عبد الله ابن أبي وأصحابه فحلفوا ما قالوا فصدقهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذبني فأصابني هم لم يصبني مثله فجلست في بيتي فأنزل الله عز وجل إذا جاءك المنافقون إلى قوله هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول الله إلى قوله ليخرجن الأعز منها الأذل فأرسل إلي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأها علي ثم قال إن الله قد صدقك ؟

باب ۸۷۹ قوله ذلك بأنهم آمنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم لا يفقهون ؟

۲۰۱۰ - حدثنا آدم حدثنا شعبة عن الحكم قال سمعت محمد بن كعب القرظي قال سمعت زيد بن أرقم رضي الله عنه قال لما قال عبد الله بن أبي لا تنفقوا على من عند رسول الله وقال أيضا لئن رجعنا إلى المدينة ليخرجن الأعز منها الأذل۔ أخبرت به النبي صلى الله عليه وسلم فلامني الأنصار وحلف عبد الله ابن أبي ما قال ذلك فرجعت إلى المنزل فنمت فدعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتيته فقال إن الله قد صدقك ونزل هم الذين يقولون لا تنفقوا الآية۔ وقال ابن أبي زائدة عن الأعمش عن عمرو عن ابن

ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ ؐ کے پاس ہیں ان پر خرچ مت کرو۔ تاکہ وہ ان کے پاس سے منتشر ہو جائیں" یہ بھی کہا کہ اگر اب ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے اس کی یہ بات چچا سے آکر کہی، اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آنحضور ؐ نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا۔ انھوں نے قسم کھائی کہ ایسی کوئی بات انھوں نے نہیں کہی تھی۔ آنحضور ؐ نے بھی انکی تصدیق اور میری تکذیب فرمادی مجھے اس حادثہ کا اتنا صدمہ پہنچا کہ ایسا کبھی نہیں پہنچا ہوگا۔ میں گھر کے اندر بیٹھ گیا۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی "جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں" ارشاد "یہی لوگ تو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ ؐ کے پاس جمع ہیں ان پر خرچ مت کرو" اور ارشاد "غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا" تک۔ آنحضور ؐ نے مجھے بلوایا اور میرے سامنے اس آیت کی تلاوت کی۔ پھر فرمایا اللہ نے تمھاری تصدیق کر دی۔

۸۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ ایمان لے آئے پھر کافر ہو گئے۔ سو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی پس اب یہ نہیں سمجھتے"۔

۲۰۱۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن کعب قرظی سے سنا، کہا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب عبد اللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو، یہ بھی کہا کہ اب اگر ہم مدینہ واپس گئے تو ہم میں سے غالب مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ تو میں نے یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی۔ اس پر انصار نے مجھے ملامت کی اور عبد اللہ بن ابی نے قسم کھائی کہ اس نے یہ بات نہیں کہی تھی۔ پھر میں گھر واپس آگیا اور سو گیا۔ اس کے بعد مجھے آنحضور ؐ نے طلب فرمایا اور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری تصدیق کر دی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ "اور یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ نہ خرچ کرو۔ آخر تک۔ اور ابن ابی زائدہ نے اعمش کے

أَبِي لَيْلَى عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

واسطہ سے بیان کیا، ان سے عمرو نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ٭

باب ۸۸۰ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ ٭

۸۸۰ - اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے قد و قامت آپ کو خوشنما معلوم ہوں اور اگر یہ بات کرنے لگیں تو آپ ان کی باتیں سننے لگیں، گو یا یہ لکڑیاں ہیں سہارے سے لگائی ہوئی۔ ہر غل پکار کو یہ اپنے ہی اوپر سمجھتے لگتے ہیں۔ یہی لوگ (پورے) دشمن ہیں پس آپ ان سے ہوشیار رہیے، اللہ ان کو غارت کرے کہاں پھرے چلے جاتے ہیں ٭

۲۰۱۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ وَقَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ قَالُوا كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا شِدَّةٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ - وَقَوْلُهُ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ قَالَ كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ ٭

۲۰۱۱ - ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے زہیر بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوۂ تبوک یا بنی المصطلق) میں تھے۔ جس میں لوگوں پر بڑے تنگ اوقات آئے تھے (زاد سفر کی کمی کی وجہ سے)، عبداللہ ابن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ "جو لوگ رسول کے پاس جمع ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو تاکہ وہ ان کے پاس سے منتشر ہو جائیں" اس نے یہ بھی کہا "کہ اگر ہم اب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا" میں نے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی اس گفتگو کی اطلاع دی تو آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا کر پوچھا اس نے بڑی قسمیں کھا کر کہا کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی، لوگوں نے کہا کہ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ لگایا۔ لوگوں کی اس طرح کی باتوں سے میں بڑا دل گرفتہ ہوا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی "جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں"۔ پھر آنحضور نے انھیں بلایا تاکہ ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ لیکن انھوں نے اپنے سر پھیر لیے، زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ" (سہارے سے لگائی ہوئی لکڑی ان کے لیے اس لیے کہا گیا کہ) وہ بڑے خوبصورت اور اچھے قد و قامت کے تھے۔

باب ۸۸۱ قَوْلُهُ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ. حَرَّكُوا اسْتَهْزَءُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۸۸۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمھارے لیے استغفار کریں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ انھیں دیکھیں گے کہ بے رخی کر رہے ہیں۔ تکبر کرتے ہوئے" (لووا بمعنی حرکوا ہے) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ وَيَقْرَأُ بِالتَّخْفِيفِ مِنْ لَوَيْتُ ؛

سے استہزاء کرتے ہیں۔ بعض نے اس کی قرأت بالتخفیف "لویت" سے کی ہے۔

۲۰۱۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَآئِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّيْ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ يَقُوْلُ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا۔ وَلَئِنْ رَّجَعْنَآ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ فَذَكَرَ عَمِّيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ فَأَصَابَنِيْ غَمٌّ لَمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهٗ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِيْ بَيْتِيْ وَقَالَ مَا أَرَدْتَ إِلٰى أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ ؛

۲۰۱۲ - ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا۔ میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول اللہؐ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو۔ تاکہ وہ منتشر ہو جائیں اور اگر اب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو ہم میں سے جو غالب ہیں وہ مغلوبوں کو نکال باہر کردے گا۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا سے کیا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ جب آنحضورؐ نے انھیں کی تصدیق کردی تو مجھے اس کا اتنا صدمہ ہوا کہ پہلے کبھی کسی بات پر نہ ہوا ہوگا۔ میں اپنے گھر میں بیٹھ گیا۔ میرے چچا نے کہا کہ تمھارا کیا مقصد تھا کہ آنحضورؐ نے تمھیں جھٹلایا اور تم پر ناراض ہوئے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی" جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں" آنحضورؐ نے مجھے بلوا کر اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری تصدیق کردی ہے۔

باب ۸۸۲ قَوْلُهٗ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ ؛

۸۸۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد" ان کے لیے برابر ہے خواہ آپ ان کے لیے استغفار کریں یا ان کے لیے استغفار نہ کریں۔ اللہ انھیں بہرحال نہ بخشے گا بیشک اللہ ایسے نافرمان لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیتا۔"

۲۰۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِيْ جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَسَمِعَ ذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوٰى جَاهِلِيَّةٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ فَعَلُوْهَا أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَآ إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

۲۰۱۳ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو نے بیان کیا (اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان نے ایک مرتبہ (بجائے غزوہ کے) جیش (لشکر) کا لفظ کہا۔ مہاجرین میں سے ایک صاحب نے انصار کے ایک فرد کو مار دیا۔ انصاری نے کہا کہ یا للانصار! اور مہاجرین نے کہا یا للمہاجرین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے سنا اور فرمایا کیا قصہ ہے یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا ہے آنحضورؐ نے فرمایا اس طرح جاہلیت کی پکار کو چھوڑ دو۔ کہ ایک نہایت ناگوار اور بری بات ہے۔ عبداللہ بن ابی نے بھی یہ بات سنی تو کہا اچھا اب یہاں تک

لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ قَالَ سُفْيَانُ فَحَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرًا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

نوبت پہنچ گئی۔ خدا کی قسم! جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو ہم میں سے غالب مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ اس کی اطلاع آنحضورؐ کو بھی پہنچ گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا اسے چھوڑدو تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتا تھا۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو انصار کی تعداد ان سے زیادہ تھی۔ لیکن بعد میں ان (مہاجرین) کی تعداد زیادہ ہوگئی تھی۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو سے یاد کی۔ عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

باب ۸۸۳ قَوْلُهُ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا - وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ؛

۸۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہی لوگ تو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہیں، ان پر خرچ مت کرو یہاں تک کہ وہ آپ ہی منتشر ہو جائیں گے۔ حالانکہ اللہ ہی کے تو ہیں آسمان اور زمین کے خزانے، البتہ منافقین ہی نہیں سمجھتے۔

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَزِنْتُ عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرَّةِ فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَشَكَّ ابْنُ الْفَضْلِ فِي أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِي أَوْفَى اللهُ لَهُ بِأُذُنِهِ ؛

۲۰۱۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن فضل نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آپ کا بیان کیا کہ حرہ میں جو لوگ شہید کر دیے گئے تھے ان پر مجھے بڑا صدمہ ہوا[1]۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو میرے شدتِ غم کی اطلاع پہنچی تو انھوں نے مجھے لکھا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضورؐ فرما رہے تھے کہ اے اللہ انصار کی مغفرت فرما۔ اور ان کے بیٹوں کی بھی مغفرت فرما۔ عبداللہ بن فضل کو اس میں شک تھا کہ آپؐ نے انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ سے آپ کی مجلس کے حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہی وہ ہیں جن کے سننے کی اللہ تعالیٰ نے تصدیق کی تھی۔

[1] سنہ ۶۳ھ میں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ مدینہ منورہ کے لوگوں نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تھا۔ اس نے ایک عظیم قوم بھیجی جس نے مدینہ منورہ پہنچ کر وہاں قتل عام کیا۔ انصار کی ایک بہت بڑی تعداد اس حادثہ میں شہید ہوگئی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ ان دنوں بصرہ میں تھے جب آپ کو اس کی اطلاع ملی تو بہت رنجیدہ ہوئے۔

باب ۸۸۴ قَوْلُهُ يَقُولُونَ لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ؀

۸۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اگر ہم اب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ غلبہ تو بس اللہ ہی کا ہے اور اس کے پیغمبر کا اور ایمان والوں کا البتہ منافقین علم نہیں رکھتے "

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمَّعَهَا اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُبَيٍّ أَوَقَدْ فَعَلُوا وَاللَّهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ ؀

۲۰۱۵۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ ہم ایک غزوہ میں تھے مہاجرین کے ایک فرد نے انصار کے ایک صاحب کو مار دیا۔ انصار نے کہا یا للانصار اور مہاجر نے کہا یا للمہاجرین! اللہ تعالیٰ نے یہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سنایا۔ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا ہے۔ اس پر انصاری نے کہا کہ یا للانصار! اور مہاجر نے کہا کہ یا للمہاجرین۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح پکارنا چھوڑ دو کہ یہ نہایت ناگوار عمل ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو شروع میں انصار کی تعداد زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین زیادہ ہو گئے تھے۔ عبد اللہ بن ابی نے کہا اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی خدا کی قسم! اگر اب ہم مدینہ لوٹے تو ہم میں جو غالب ہیں وہ مغلوبوں کو نکال باہر کریں گے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یارسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، آئندہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (روحی وابی وامی فداہ) اپنے ساتھیوں کو قتل کیا کرتا تھا ؀

باب ۸۸۵ سُورَةُ التَّغَابُنِ ؀

۸۸۵۔ سورۃ التغابن ؀

وَقَالَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ هُوَ الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَضِيَ وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ ؀

علقمہ نے فرمایا کہ آیت " اور جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ اسے راہ دکھا دیتا ہے " سے مراد وہ شخص ہے کہ اگر اس پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو اس پر راضی رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے ؀

باب ۸۸۶ سُورَةُ الطَّلَاقِ ؀

۸۸۶۔ سورۃ الطلاق

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَبَالَ أَمْرِهَا: جَزَاءَ أَمْرِهَا ؀

مجاہد نے فرمایا کہ " وبال امرہا " ای جزاء امرہا ؀

۲۰۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ ؛

۲۰۱۶ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں سالم نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ آپ نے اپنی بیوی کو جبکہ وہ حائضہ تھیں، طلاق دے دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آنحضور اس پر بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ وہ ان سے (اپنی بیوی سے) رجعت کریں (لوٹا لیں) اور اپنے ساتھ (سابق کی طرح نکاح میں) رکھیں، یہاں تک کہ ماہواری سے پاک ہو جائیں۔ پھر ماہواری آئے اور پھر وہ اس سے پاک ہوں اب اگر وہ طلاق دینا مناسب سمجھیں تو اس پاکی (طہر) کے زمانہ میں ان سے ہم بستری سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پس یہی وقت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے (مردوں کو) حکم دیا ہے (کہ اس میں یعنی طہر میں طلاق دیں)

باب ۸۸۷ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا - وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ وَاحِدُهَا ذَاتُ حَمْلٍ ؛

۸۸۷ - اور حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے اور جو کوئی اللہ سے تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے ہر کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔ "اولات الاحمال" کا واحد "ذات الحمل" ہے۔

۲۰۱۷ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ - فَقَالَ أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قُلْتُ أَنَا وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلَامَهُ كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلَى فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَخُطِبَتْ فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ خَطَبَهَا وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۲۰۱۷ - ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی، بیان کیا کہ ایک شخص ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آنے والے نے پوچھا کہ آپ مجھے اس عورت کے متعلق مسئلہ بتائیے جس نے اپنے شوہر کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنا؛ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (متوفی عنہا زوجہا کی) عدت کی دو مدتوں میں جو مدت لمبی ہو اس کی رعایت کرے۔ (ابوسلمہ نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کی کہ (قرآن مجید میں تو ان کی عدت کا یہ حکم ہے) "حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہی تھا۔ آپ کی مراد ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے تھی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کریب کو ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ یہی مسئلہ پوچھنے کے لیے۔ ام المؤمنین نے بتایا کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے شوہر (سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ) شہید کر دیے گئے تھے، وہ اس وقت

(سلسلہ آئندہ صفحہ پر ملاحظہ ہو)

ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی وَکَانَ اَصْحَابُہٗ یُعَظِّمُوْنَہٗ فَذَکَرَ اٰخِرَ الْاَجَلَیْنِ فَحَدَّثْتُ بِحَدِیْثِ سُبَیْعَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ فَضَمَّزَ لِیْ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ قَالَ مُحَمَّدٌ فَفَطِنْتُ لَہٗ فَقُلْتُ اِنِّیْ اِذًا لَجَرِیْءٌ اِنْ کَذَبْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ وَھُوَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْکُوْفَۃِ فَاسْتَحْیَا وَقَالَ لٰکِنْ عَمُّہٗ لَمْ یَقُلْ ذَاکَ فَلَقِیْتُ اَبَا عَطِیَّۃَ مَالِکَ بْنَ عَامِرٍ فَسَاَلْتُہٗ فَذَھَبَ یُحَدِّثُنِیْ حَدِیْثَ سُبَیْعَۃَ فَقُلْتُ ھَلْ سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ فِیْھَا شَیْئًا فَقَالَ کُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَیْھَا التَّغْلِیْظَ وَلَا تَجْعَلُوْنَ عَلَیْھَا الرُّخْصَۃَ۔ لَنَزَلَتْ سُوْرَۃُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰی بَعْدَ الطُّوْلٰی وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ ؎

حاملہ تھیں۔ شوہر کی موت کے چالیس دن بعد انھوں نے بچہ جنا۔ پھر ان کے پاس نکاح کا پیغام پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح کر دیا، ابو السنابل بھی ان کے پاس پیغام نکاح بھیجنے والوں میں تھے اور سلیمان بن حرب اور ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے اور ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں ایک مجلس میں، جس میں عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بھی تھے، موجود تھا۔ ان کے شاگرد ان کی عظمت کرتے تھے۔ میں نے وہاں سبیعہ بنت الحارث کی حدیث عبداللہ بن عتبہ کے واسطہ سے بیان کی، بیان کیا کہ اس پر ان کے ایک شاگرد نے ہونٹوں سے سیٹی بجا کر مجھے تنبیہ کی۔ محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں سمجھ گیا اور کہا کہ عبداللہ بن عتبہ کوفہ میں ابھی موجود ہیں۔ اگر میں ان کی طرف بھی جھوٹ منسوب کرتا ہوں، تو بڑی دیدہ دلیری کی بات ہوگی۔ مجھے تنبیہ کرنے والے صاحب اس پر شرمندہ ہو گئے۔ اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے فرمایا لیکن ان کے چچا تو یہ بات نہیں کہتے تھے (ابن سیرین نے بیان کیا کہ) پھر میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا اور ان سے یہ مسئلہ پوچھا۔ وہ بھی سبیعہ والی حدیث بیان کرنے لگے لیکن میں نے ان سے کہا آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلہ میں کچھ سنا ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا کیا تم اس پر (جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور وہ حاملہ ہو، عدت کو طول دے کر) سختی کرنا چاہتے ہو اور رخصت وسہولت دینے کے لیے تیار نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء القصریٰ (سورۃ الطلاق) الطولیٰ (سورۃ البقرہ) کے بعد نازل کی۔ اور فرمایا "اور حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے"؎

باب ۸۸۸ سُوْرَۃُ التَّحْرِیْمِ

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؎

۸۸۸۔ سورۃ التحریم

"اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے اسے آپ کیوں حرام کر رہے ہیں، اپنی بیوی کی خوشی حاصل کرنے کے لیے اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑی رحمت والا ہے۔"

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَۃَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ یَّحْیٰی عَنِ ابْنِ حَکِیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ

۲۰۱۸۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابن حکیم نے ان سے

؎۱ یہ ایک عام عربی محاورہ ہے ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں کوئی قرابت نہیں تھی، یہاں آپ نے عربوں کے عام دستور کے مطابق انھیں بھتیجا (ابن اخی بھائی کا لڑکا) کہا۔

؎۲ حاملہ اور جس کا شوہر وفات پا گیا ہو ان کی عدت سے متعلق آیات کے سلسلے میں سلف کا اختلاف رہا ہے۔ جمہور کا یہی مسلک ہے کہ بچہ کا پیدا ہو جانا ہی اس کی عدت ہے اور اس کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے خواہ مدت طویل ہو یا مختصر۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہی مسلک تھا۔

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ؕ

سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے اوپر کوئی چیز حلال حرام کرلی تو اس کا کفارہ دینا ہوگا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "بیشک تمھارے لیے تمھارے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا فَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ إِنِّيْ أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُوْدَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ أَحَدًا ؕ

۲۰۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انھیں ہشام بن یوسف نے خبردی انھیں ابن جریج نے، انھیں عطاء نے انھیں عبید بن عمیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ام المومنین) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں شہد پیتے تھے اور وہاں ٹھہرتے تھے پھر میرا اور حفصہ (رضی اللہ عنہا) کا اس پر اتفاق ہوا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنحضور (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں سے شہد پی کر آنے کے بعد) داخل ہوں تو وہ کہے کہ کیا آپ نے پیاز کھائی ہے؟ آپ کے منہ سے پیاز کی بو آتی ہے (چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو پلان کے مطابق کہا گیا۔ آنحضور بدبو کو بہت ناپسند فرماتے تھے) آپ نے فرمایا میں نے پیاز نہیں کھائی ہے البتہ زینب بنت جحش کے یہاں شہد پیا کرتا تھا لیکن اب ہرگز نہیں پیوں گا۔ میں نے اس کی قسم کھالی ہے لیکن تم کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا (اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی)

باب ۸۸۹ تَبْتَغِيْ مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ؕ

۸۸۹۔ آپ اپنی بیویوں کی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ نے تمھارے لیے قسموں کا کھولنا مقرر کردیا ہے۔

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّهُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتّٰى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيْدُ أَنْ

۲۰۲۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان ابن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے کہ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا ایک آیت کے متعلق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھنے کے لیے ایک سال تک میں گومگو میں مبتلا رہا۔ آپ کا اتنا رعب تھا کہ میں آپ سے نہ پوچھ سکا۔ آخر آپ حج کے لیے گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا۔ واپسی میں جب ہم راستہ میں تھے تو رفع حاجت کے لیے آپ پیلو کے درختوں میں گئے۔ بیان کیا کہ میں آپ کے انتظار میں کھڑا رہا۔ جب آپ فارغ ہوکر آئے تو پھر میں آپ کے ساتھ چلا، اس وقت میں نے کہا امیر المومنین! امہات المومنین میں وہ کونسی دو عورتیں تھیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منصوبہ بنایا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ حفصہ اور

أَسْأَلُكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً
لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ
فَاسْأَلْنِي فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهِ قَالَ ثُمَّ
قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ
لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ
وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ
أَتَأَمَّرُهُ إِذْ قَالَتْ امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا
قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مَا لَكِ وَلِمَا هٰهُنَا فِيمَا تَكَلُّفُكِ
فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ؟ وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ
غَضْبَانَ۔ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكَانَهُ حَتّٰى
دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ
غَضْبَانَ۔ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللّٰهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ
تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ
رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ
هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ۔ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ
حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا
فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ دَخَلْتَ
فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ فَأَخَذَتْنِي وَاللّٰهِ
أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ
مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ
بِالْخَبَرِ۔ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ
غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدْ
امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ

عائشہ (رضی اللہ عنہا) بیان کیا کہ میں نے عرض کی، بخدا میں یہ سوال آپ سے کرنے کے لیے ایک سال سے ارادہ کر رہا تھا لیکن آپ کے رعب کی وجہ سے پوچھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو جس مسئلہ کے متعلق تمھارا خیال ہو کہ میرے پاس اس سلسلے میں کوئی علم ہے تو پوچھ لیا کرو۔ اگر میرے پاس واقعی اس کا علم ہوا تو تمھیں بتا دیا کروں گا۔ بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ گواہ ہے۔ جاہلیت میں ہماری نظر میں عورتوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں وہ احکام نازل کیے جو نازل کرنے تھے (یعنی ان کے ساتھ حسن معاشرت اور دوسرے حقوق سے متعلق) اور ان کے حقوق مقرر کیے جو مقرر کرنے تھے۔ فرمایا کہ ایک دن میں سوچ رہا تھا کہ میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ بہتر ہے اگر تم اس معاملہ کو فلاں فلاں طرح کرو۔ میں نے کہا تمھارا اس میں کیا کام۔ معاملہ مجھ سے متعلق ہے تم اس میں دخل دینے والی کون ہو۔ میری بیوی نے اس پر کہا حیرت ہے تمھارے اس طرز عمل پر۔ ابن خطاب! تم اپنی باتوں کا جواب برداشت نہیں کر سکتے۔ تمھاری لڑکی (حفصہ رضی اللہ عنہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے۔ ایک دن تو اس نے حضورؐ کو غصہ کر دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور اپنی چادر اوڑھ کر حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے اور فرمایا بیٹی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کا جواب دیتی ہو، یہاں تک کہ تم نے آنحضورؐ کو دن بھر ناراض رکھا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی واللہ! ہم آنحضورؐ کو جواب دیتے ہیں (عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) میں نے کہا جان لو میں تمھیں اللہ کی سزا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی سے ڈراتا ہوں۔ بیٹی! اس کی وجہ سے دھوکا میں نہ آجانا جس نے حضور اکرمؐ کی محبت حاصل کر لی ہے، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ فرمایا پھر میں وہاں سے نکل کر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کیونکہ وہ بھی میری رشتہ دار تھیں۔ میں نے ان سے بھی گفتگو کی، انھوں نے کہا حیرت ہے ابن خطاب! آپ ہر معاملہ میں دخل اندازی کرتے ہیں اور اب چاہتے ہیں کہ آنحضورؐ اور ان کی ازواج کے معاملات میں بھی دخل دیں۔ واللہ! انھوں نے میری ایسی گرفت کی کہ میرے غصہ کو توڑ کے رکھ دیا۔ میں ان کے گھر سے باہر نکل آیا

يَدُقُّ الْبَابَ فَقَالَ افْتَحْ افْتَحْ فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اعْتَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَّهُ يَرْقٰى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلٰى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ لَهُ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ. فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَعَلٰى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوبًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ ؟

میرے ایک انصاری ساتھی تھے جب میں حضور اکرمؐ کی مجلس میں حاضر نہ ہوتا تو مجلس کی تمام باتیں مجھ سے آ کر بتایا کرتے تھے اور جب وہ حاضر نہ ہوتے تو میں انھیں آ کر بتایا کرتا تھا۔ اس زمانہ میں ہمیں غسان کے بادشاہ کی طرف سے خطرہ تھا۔ اطلاع ملی تھی کہ وہ ہم پر چڑھائی کا ارادہ کر رہا ہے۔ چنانچہ ہمارے دماغ میں ہر وقت یہی خطرہ منڈلاتا رہتا تھا اچانک میرے انصاری ساتھی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کھولو کھولو۔ میں نے کہا معلوم ہوتا ہے غسانی آ گئے۔ انھوں نے کہا بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم معاملہ درپیش ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ میں نے کہا حفصہ اور عائشہ کی ناک غبار آلود ہو چنانچہ میں نے اپنا کپڑا پہنا اور باہر نکل آیا۔ میں جب پہنچا تو حضور اکرمؐ اپنے بالاخانہ میں تشریف رکھتے تھے جس پر سیڑھی سے چڑھا جاتا تھا۔ حضور اکرم کا ایک حبشی غلام سیڑھی کے سرے پر موجود تھا۔ میں نے کہا آنحضورؐ سے عرض کرو کہ عمر بن خطاب آیا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے پھر میں نے (آنحضور کی خدمت میں پہنچ کر) اپنا سارا واقعہ سنایا۔ جب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو پر پہنچا تو آپ نے تبسم فرمایا۔ اس وقت آنحضورؐ کھجور کی ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے۔ آپ کے جسم مبارک اور اس چٹائی کے درمیان کوئی اور چیز نہیں تھی۔ آپ کے سر کے نیچے ایک چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ پاؤں کی طرف سلم کے پتوں کا ڈھیر تھا اور سر کی طرف مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ میں نے چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر دیکھے تو رو پڑا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کس بات پر رونے لگے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! قیصر و کسریٰ کو دنیا کا ہر طرح کا آرام و راحت حاصل ہے۔ حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ان کے حصہ میں دنیا ہے اور ہمارے حصہ میں آخرت ؟

باب ۸۹ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ. فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

۸۹۰۔ "اور جب نبیؐ نے ایک بات اپنی بیوی سے چپکے سے فرمائی۔ پھر جب ان کی بیوی نے وہ بات (کسی اور کو) بتادی اور اللہ نے نبی کو اس کی خبر دی تو نبیؐ نے اس کا کچھ حصہ بتلا دیا اور کچھ کو ٹال گئے۔ پھر جب نبیؐ نے ان بیوی کو وہ بات بتلا دی تو وہ بولیں کہ آپ کو کس نے اس کی خبر دی؟ آپ نے کہا کہ مجھے خبر دی علم رکھنے والے نے" اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہے۔

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

۲۰۲۱۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ. قَوْلُهُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا صَغَوْتُ وَأَصْغَيْتُ مِلْتُ. لِتَصْغَى لِتَمِيلَ. وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ. عَوْنٌ. تَظَاهَرُونَ تَعَاوَنُونَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ. أَوْصُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَأَدِّبُوهُمْ.

ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبید بن حنین سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھنے کا ارادہ کیا اور عرض کی امیر المؤمنین! وہ کون دو عورتیں تھیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منصوبہ بنایا تھا؟ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ آپ نے فرمایا عائشہ اور حفصہ نے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے دونوں (بیبیو) اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کر لو تو تمھارے دل (اسی طرف) مائل ہو رہے ہیں"۔ صغیتُ اور اصغیتُ میلان کے معنی میں آتے ہیں۔ "لتصغیٰ ای لتمیل" "اور اگر نبی کے مقابلہ میں تم کارروائیاں کرتی رہیں تو نبی کا رفیق تو اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے مددگار رہیں"۔ "ظہیر" بمعنی عون۔ "تظاہرون" ای تعاونون۔ مجاہد نے فرمایا کہ "قوا انفسکم واہلیکم" اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرو۔ اور انھیں ادب سکھاؤ۔

۲۰۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِالْوَضُوءِ فَأَدْرَكْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ. عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا.

۲۰۲۲- ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبید بن حنین سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے متعلق سوال کرنا چاہا۔ جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پلان بنایا تھا۔ ایک سال میں اسی حیص بیص میں رہا اور مجھے کوئی موقع نہیں ملتا تھا۔ آخر آپ کے ساتھ حج کے لیے نکلا (واپسی میں) جب ہم مقام ظہران میں تھے تو عمر رضی اللہ عنہ رفع حاجت کے لیے گئے۔ پھر فرمایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ۔ میں ایک برتن میں پانی لایا اور آپ کو وضو کرانے لگا۔ مناسب موقعہ دیکھ کر میں نے عرض کی امیر المؤمنین! وہ دو عورتیں کون ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پلان بنایا تھا۔ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہ کی تھی کہ آپ نے فرمایا عائشہ اور حفصہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر نبی تمھیں طلاق دیدیں تو ان کا پروردگار تمھارے عوض انھیں تم سے بہتر بیویاں دے دیگا، اسلام والیاں، ایمان والیاں فرمانبرداری کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزہ رکھنے والیاں، شوہر دیدہ بھی اور کنواریاں بھی"۔

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ۔

۲۰۲۳۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج آنحضور کو غیرت دلانے کے لیے مجتمع ہوگئیں تو میں نے ان سے کہا۔ اگر نبی تمھیں طلاق دیدیں تو ان کا پروردگار تمھارے عوض انھیں تم سے بہتر بیویاں دے دیگا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

باب ۸۹۱ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

التَّفَاوُتُ: الْاِخْتِلَافُ۔ وَالتَّفَاوُتُ وَاحِدٌ۔ تَمَيَّزُ: تَقَطَّعُ۔ مَنَاكِبِهَا: جَوَانِبِهَا تَدَّعُونَ وَتَدْعُونَ۔ مِثْلُ تَذَّكَّرُونَ وَتَذْكُرُونَ۔ وَيَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَافَّاتٍ بَسْطُ أَجْنِحَتِهِنَّ وَنُفُورٌ۔ اَلْكُفُورُ۔

۸۹۱۔ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک۔

"التفاوت" بمعنی الاختلاف، "التفاوت" اور "التفوت" ہم معنی ہیں۔ "تمیز" تقطع۔ "مناکبھا" اے جوانبھا۔ "تدعون" اور "تدعون" ایک ہی ہیں جیسے تذکّرون اور تذکرون۔ "ویقبضن" ای یضربن باجنحتہن۔ اور مجاہد نے فرمایا کہ "صافات" سے مراد ان کے بازوؤں کا پھیلانا ہے "نفور" بمعنی الکفور ہے۔

باب ۸۹۲ نٓ وَالْقَلَمِ

وَقَالَ قَتَادَةُ: حَرْدٌ: جِدٌّ فِي أَنْفُسِهِمْ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَضَالُّونَ: أَضْلَلْنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا۔ وَقَالَ غَيْرُهُ كَالصَّرِيمِ كَالصُّبْحِ۔ انْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ۔ وَاللَّيْلِ انْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ وَهُوَ أَيْضًا كُلُّ رَمْلَةٍ انْصَرَمَتْ مِنْ مُعْظَمِ الرَّمْلِ۔ وَالصَّرِيمُ أَيْضًا الْمَصْرُومُ مِثْلُ قَتِيلٍ وَمَقْتُولٍ۔

۸۹۲۔ سورہ نٓ والقلم۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "یتخافتون" بمعنی ینتجون ہے۔ رازداری اور آہستہ آہستہ بات کرنا اور قتادہ نے فرمایا کہ "حرد" ای جد انفسہم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "لضالون" یعنی ہم اپنی جنت کی جگہ بھول گئے۔ غیر ابن عباس نے فرمایا "کالصریم" یعنی اس صبح جیسا جو رات سے کٹ جاتی ہے یا اس رات جیسا جو دن سے کٹ جاتی ہے ہر اس ریت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جو ریت کے تودہ سے الگ ہو جائے۔ الصریم بمعنی مصروم بھی استعمال ہے جیسے قتیل بمعنی مقتول۔

باب ۸۹۳ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ

۸۹۳۔ "سخت مزاج ہے اس کے علاوہ بدنسب بھی ہے۔"

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ۔ قَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنَمَةٌ مِثْلُ زَنَمَةِ الشَّاةِ۔

۲۰۲۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو حصین نے، ان سے مجاہد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت "سخت مزاج ہے اس کے علاوہ بدنسب بھی ہے" کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت قریش کے ایک شخص کے متعلق نازل ہوئی تھی (اس کی گردن میں) ایک نشانی تھی۔ جیسے بکری میں نشانی ہوتی ہے (کہ بعض بکریوں میں کوئی عضو زائد ہوتا ہے)

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۲۰۲۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی

مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ۔ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ ۞

ان سے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کیا میں تمھیں اہل جنت کے متعلق نہ بتادوں وہ دیکھنے میں کمزور و ناتوان ہوگا (لیکن اللہ کے یہاں اس کا مرتبہ یہ ہوگا کہ) اگر کسی بات پر اللہ کی قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پوری کردے گا اور کیا میں تمھیں اہل دوزخ کے متعلق نہ بتادوں۔ ہر بدخو، بوجھل جسم والا اور مغرور ۞

باب ۸۹۴ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ ۞

۸۹۴۔ وہ دن (یاد کرنے کے قابل ہے) جب ساق کی تجلی فرمائی جائے گی۔

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِئَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدَ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَّاحِدًا ۞

۲۰۲۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن یزید نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید ابن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ہمارا رب (قیامت کے دن) اپنی ساق کی تجلی فرمائے گا اس وقت ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت اس کے لیے سجدہ میں گر پڑے گی البتہ وہ باقی رہ جائیں گے جو دنیا میں دکھاوے اور شہرت کے لیے سجدہ کرتے تھے اور جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی پیٹھ تختہ ہو جائے گی (اور وہ سجدہ کے لیے مڑ نہ سکیں گے)

۞ ۞

باب ۸۹۵ اَلْحَاقَّةُ

عِيْشَةٌ رَّاضِيَةٌ يُرِيْدُ فِيْهَا الرِّضَا۔ اَلْقَاضِيَةَ: اَلْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى الَّتِيْ مُتُّهَا ثُمَّ اُحْيَا بَعْدَهَا۔ مِنْ اَحَدٍ۔ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ اَحَدٌ يَكُوْنُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْوَتِيْنُ نِيَاطُ الْقَلْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَغٰى كَثُرَ۔ وَيُقَالُ بِالطَّاغِيَةِ بِطُغْيَانِهِمْ۔ وَيُقَالُ طَغَتْ عَلَى الْخُزَّانِ كَمَا طَغَى الْمَاءُ عَلٰى قَوْمِ نُوْحٍ ۞

۸۹۵۔ "عيشة راضية" مزے کی زندگی "القاضية"

یعنی پہلی موت جو مجھے آئی تھی۔ پھر میں اس کے بعد زندہ نہ ہوتا "من احد عنه حاجزين" احد جمع اور واحد دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "الوتين" رگِ دل کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "طغٰی" کثر۔ "بالطاغية" ان کی سرکشی اور کفر میں زیادتی کی وجہ سے کہا گیا۔ "طغت على الخزان" یعنی ہوا قابو سے باہر ہوگئی۔ اور قوم ثمود کو ہلاک کر دیا جیسا کہ پانی نوح علیہ السلام کی قوم کے لیے بے قابو ہوگیا تھا۔

۞ ۞ ۞

باب ۸۹۶ سَاَلَ سَائِلٌ ۞

۸۹۶۔ سورہ سال سائل ۞

اَلْفَصِيْلَةُ۔ اَصْغَرُ اٰبَائِهِ الْقُرْبٰى اِلَيْهِ

"الفصيلة" یعنی اس کے آباء میں سب سے قریبی جس سے

يَنْتَهِي مِنْ انْتَهَى. لِلشَّوٰى: اَلْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالْاَطْرَافُ وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ. وَمَا كَانَ غَيْرُ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى. وَالْعِزُوْنَ: اَلْجَمَاعَاتُ. وَوَاحِدُهَا عِزَةٌ ؛

وہ جدا ہوا ہے اور جس کی طرف اس کی نسبت کی جا رہی ہے کسی کو "للشوٰی" دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، اطراف بدن اور ہیں سے سر کا چمڑا. سب کے لیے "شواۃ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور جسم انسانی کا ہر وہ حصہ جہاں سے قتل نہ کیا جاتا ہو۔ "شوٰی" ہے۔ "عزون" بمعنی جماعات ہے اس کا واحد عزۃ استعمال ہوتا ہے ؛

بابُ ۸۹۷ اِنَّا اَرْسَلْنَا ؛

اَطْوَارًا: طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا. يُقَالُ عَدَا طَوْرَهٗ اَيْ قَدْرَهٗ. وَالْكُبَّارُ اَشَدُّ مِنَ الْكُبَارِ وَكَذٰلِكَ جُمَّالٌ وَجَمِيْلٌ لِاَنَّهَا اَشَدُّ مُبَالَغَةً. وَكُبَّارٌ. اَلْكَبِيْرُ وَكُبَارًا اَيْضًا بِالتَّخْفِيْفِ. وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ وَجُمَالٌ مُخَفَّفٌ. دَيَّارًا مِنْ دُوْرٍ. وَلٰكِنَّهٗ فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ كَمَا قَرَأَ عُمَرُ اَلْحَيُّ الْقَيَّامُ وَهِيَ مِنْ قُمْتُ. وَقَالَ غَيْرُهٗ دَيَّارًا. اَحَدًا تَبَارًا. هَلَاكًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِدْرَارًا يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَقَارًا. عَظَمَةً ؛

۸۹۷ - سورۂ انا ارسلنا ؛

"اطوارًا" یعنی طرح طرح سے۔ بولتے ہیں "عدا طورہ" یعنی اپنے مرتبہ سے تجاوز کر گیا۔ "الکبار" (بالتشدید) میں "الکبار" (بالتخفیف) کے مقابلہ میں شدت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح "جمّال" (بالتشدید) میں جمیل سے زیادہ مبالغہ ہے۔ یہی حال "کبّار" کا (اور کبیر اور کبار (جبکہ تخفیف کے ساتھ ہو) کا بھی ہے عرب بولتے تھے "رجل حُسّان وجُمّال" اسی طرح تخفیف کے ساتھ "حُسان اور جمال" بھی "دیارًا" دور سے مشتق ہے۔ البتہ اگر فیعال کے وزن پر لیا جائے تو یہ دوران سے ہو گا۔ جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے "الحی القیام" پڑھا قُمت سے، ان کے غیر نے کہا کہ "دیارًا" بمعنی احدا ہے "تبارًا" ای ہلاکًا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "مدرارًا" یعنی بعض بعض کے پیچھے "وقارًا" ای عظمۃ۔

۲۰۲۷ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الْاَوْثَانُ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْ قَوْمِ نُوْحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ. اَمَّا وُدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَاَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ وَاَمَّا يَغُوْثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِيْ غُطَيْفٍ بِالْجُوْفِ عِنْدَ سَبَاءٍ وَاَمَّا يَعُوْقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ وَاَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِاٰلِ ذِي الْكَلَاعِ اَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّيْطَانُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمُ

۲۰۲۷ - ہم سے ابراہیم بن موسٰی نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی انھیں ابن جریج نے، اور عطاء نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو بُت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے، بعد میں وہی عرب میں پوجے جانے لگے تھے "وُد" دومۃ الجندل میں بنی کلب کا بُت تھا۔ "سواع" بنی ہذیل کا تھا "یغوث" بنی مراد کا تھا۔ اور مراد کی شاخ بنی غطیف کا جو وادی جوف میں قوم سبا کے پاس رہتے تھے "یعوق" بنی ہمدان کا بت تھا "نسر" حمیر کا بت تھا جو ذوالکلاع کے آل میں تھے۔ یہ پانچوں نوح علیہ السلام کی قوم کے صالح افراد کے نام تھے جب ان کی وفات ہو گئی تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں ڈالا کہ اپنی مجلسوں میں جہاں وہ بیٹھتے تھے بُت نصب کر لیں۔ اور ان

الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ ؛

بتوں کے نام اپنے صالح افراد کے نام پر رکھ لیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت ان بتوں کی عبادت نہیں ہوئی لیکن جب وہ لوگ بھی مرگئے جنھوں نے بُت نصب کیے تھے اور صورت حال کا علم لوگوں کو نہ رہا تو ان کی عبادت ہونے لگی ۔

باب ۸۹۸ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ۔

۸۹۸۔ سورۂ قل اوحی الیّ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ۔لِبَدًا ۔ أَعْوَانًا ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "لبدًا" بمعنی اعوانًا ہے

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ فَقَالُوا مَا لَكُمْ ؛ فَقَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ ۔ قَالَ مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَثَ فَانْطَلَقُوا فَضَرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُونَ مَا هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةَ وَهُوَ عَامِدٌ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ تَسَمَّعُوا لَهُ فَقَالُوا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ ؛

۲۰۲۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ سوق عکاظ (مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی جہاں عربوں کا ایک مشہور میلہ لگتا تھا) کا قصد کیا۔ اس زمانہ میں شیاطین تک آسمانوں کی خبروں کے پہنچنے میں رکاوٹ قائم کردی گئی تھی اور ان پر شہاب ثاقب چھوڑے جاتے تھے۔ جب شیاطین اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی قوم نے ان سے پوچھا کہ کیا بات ہوئی؟ انھوں نے بتایا کہ آسمان کی خبروں اور ہمارے درمیان رکاوٹ قائم کردی گئی ہے اور ہم پر شہاب ثاقب چھوڑے گئے ہیں، انھوں نے کہا کہ آسمان کی خبروں اور تمھارے درمیان رکاوٹ قائم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی خاص بات (جیسے نبی کی بعثت) پیش آئی ہے اس لیے روئے زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور پتہ لگاؤ کہ کونسی بات پیش آگئی ہے۔ چنانچہ شیاطین مشرق و مغرب میں پھیل گئے تاکہ اس بات کا پتہ لگائیں کہ آسمان کی خبروں کے ان تک پہنچنے میں جو رکاوٹ پیدا کی گئی ہے وہ کس عظیم واقعہ کی بنا پر ہے بیان کیا کہ جو شیاطین اس کھوج میں نکلے تھے ان کا ایک گروہ تہامہ کی طرف بھی آنکلا (جو کہ مکہ معظمہ سے ایک دن کی مسافت پر ہے) جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوق عکاظ کی طرف جاتے ہوئے کھجور کے ایک باغ کے پاس ٹھہرے تھے۔ آنحضور اس وقت صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب شیاطین نے قرآن مجید سنا تو اس کی طرف متوجہ ہوگئے۔ پھر انھوں نے کہا کہ یہی ہے وہ جس کی وجہ سے تمھارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ پیدا ہوئی ہے اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے اور ان سے کہا (جیسا کہ قرآن نے ان کا قول

نقل کیا ہے) "ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہِ راست بتلاتا ہے۔ سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کا شریک کسی کو نہ بنائیں گے۔" اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی۔ "آپ کہئیے کہ میرے پاس وحی آئی اس بات کی کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا"۔ یہی جنوں کا قول (جو اوپر بیان ہوا) آنحضورؐ پر وحی ہوا تھا۔

باب ۸۹۹ سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَتَبَتَّلْ: اَخْلِصْ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ اَنْكَالًا: قُيُوْدًا۔ مُنْفَطِرٌ بِهٖ: مُثْقَلَةٌ بِهٖ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَثِيْبًا مَّهِيْلًا۔ اَلرَّمْلُ السَّائِلُ۔ وَبِيْلًا: شَدِيْدًا۔

۸۹۹۔ سورۃ المزمل

مجاہد نے فرمایا کہ "وتبتل" ای اخلص۔ حسن نے فرمایا "انکالا" ای قیودًا۔ "منفطر بہ" ای مثقلۃ بہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کثیبا مھیلاً"، یعنی ریگ رواں۔ "وبیلاً" ای شدیدًا۔

باب ۹۰۰ اَلْمُدَّثِّرُ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَسِيْرٌ: شَدِيْدٌ۔ قَسْوَرَةٌ: رِكْزُ النَّاسِ وَاَصْوَاتُهُمْ۔ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْاَسَدُ وَكُلُّ شَدِيْدٍ قَسْوَرَةٌ۔ مُسْتَنْفِرَةٌ: نَافِرَةٌ مَّذْعُوْرَةٌ۔

۹۰۰۔ سورۃ المدثر

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "عسیر" ای شدید۔ "قسورۃ" یعنی لوگوں کا شور و غل۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے معنی شیر بتاتے ہیں۔ ہر سخت چیز کو "قسورۃ" کہہ سکتے ہیں۔ "مستنفرۃ" ای نافرۃ مذعورۃ۔

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يَاۤ اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ۔ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ فَقَالَ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ اَمَامِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ شَيْئًا فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ وَصُبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَنَزَلَتْ

۲۰۲۹۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ "یا ایہا المدثر" میں نے عرض کی کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ "اقرأ باسم ربک الذی خلق" سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ابوسلمہ نے اس پر کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق پوچھا تھا۔ اور جو بات ابھی تم نے مجھ سے کہی وہی میں نے بھی ان سے کہی تھی لیکن جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، آپ نے فرمایا تھا کہ میں غار حرا میں ایک مدت کے لیے گوشہ نشین تھا۔ جب گوشہ نشینی کے ایام پورے کر کے پہاڑ سے اترا تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اس آواز پر اپنے دائیں طرف دیکھا لیکن کوئی چیز نہیں دکھائی دی پھر بائیں طرف دیکھا ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی، سامنے دیکھا ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی، پیچھے کی طرف دیکھا ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی، اب میں نے اپنا سر اوپر کی طرف اٹھایا تو مجھے

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ‎۞

ایک چیز دکھائی دی۔ پھر میں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔ فرمایا کہ پھر انھوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا اور ٹھنڈا پانی مجھ پر دھارا۔ فرمایا کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی "اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھیے۔ پھر (کافروں کو) ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے۔

قَوْلُهٗ قُمْ فَاَنْذِرْ ‎۞

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اٹھیے پھر کافروں کو ڈرائیے"۔

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ وَّغَيْرُهٗ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ مِّثْلَ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ‎۞

۲۰۳۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی اور ان کے غیر (ابوداؤد طیالسی) نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حرب بن شداد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں غار حرا میں گوشہ نشین رہا۔ عثمان بن عمر کی حدیث کی طرح جو انھوں نے علی بن مبارک کے واسطہ سے بیان کی۔

بَابٌ ۹۰۱ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ‎۞

۹۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے"۔

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَيُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ اَوَّلَ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اُنْبِئْتُ اَنَّهٗ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَيُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ اَوَّلَ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اُنْبِئْتُ اَنَّهٗ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا اُخْبِرُكَ اِلَّا بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاوَرْتُ فِيْ حِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِيْ وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ وَصُبُّوْا عَلَيَّ مَآءً بَارِدًا وَّاُنْزِلَ عَلَيَّ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ‎۞

۲۰۳۱۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے حرب نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ فرمایا کہ "یا ایہا المدثر" میں نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ "اقرأ باسم ربک الذی خلق" سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ قرآن مجید کی کون آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی، تو انھوں نے فرمایا کہ "یا ایہا المدثر" (اے کپڑے میں لپٹنے والے) میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ "اقرأ باسم ربک" سب سے پہلے نازل ہوئی تھی تو انھوں نے فرمایا کہ میں تمھیں وہی خبر دے رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ آنحضور نے فرمایا کہ میں نے غار حرا میں گوشہ نشینی اختیار کی۔ جب گوشہ نشینی کی مدت پوری کر چکا اور نیچے اتر کر وادی کے بیچ میں پہنچا تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اپنے آگے پیچھے، دائیں بائیں دیکھا تو مجھے دکھائی دیا کہ فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے۔ پھر میں خدیجہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی دھارو۔ اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی "اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھیے۔ پھر کافروں کو ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے"۔

بَابُ ۹۰۲ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۔

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ وَهِيَ الْأَوْثَانُ ۔

۹۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے"

۲۰۳۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ح اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ درمیان میں وحی کا سلسلہ رُک جانے کا حال بیان کر رہے تھے آپ نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سُنی۔ میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو وہی فرشتہ موجود تھا جو میرے پاس غارِ حرا میں آیا تھا اور آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس کے خوف سے گھبرا گیا۔ پھر میں گھر واپس آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو، مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ انھوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت "یا ایہا المدثر" سے "والرجز فاہجر" تک نازل کی۔ یہ نماز فرض کیے جانے سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ "الرجز" سے مراد بُت ہیں۔

بَابُ ۹۰۳ قَوْلُهُ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ يُقَالُ الرُّجْزُ وَالرِّجْسُ الْعَذَابُ

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى قَوْلِهِ فَاهْجُرْ ۔ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرِّجْزَ الْأَوْثَانُ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ ۔

۹۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بتوں سے الگ رہیے" "الرجز" اور "الرجس" عذاب کے معنی میں ہیں۔

۲۰۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آنحضورؐ درمیان میں وحی کے سلسلے کے رک جانے سے متعلق حدیث بیان کر رہے تھے کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے آواز سُنی۔ اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ (جبریل علیہ السلام) نظر آئے جو میرے پاس غارِ حرا میں آئے تھے۔ وہ کرسی پر آسمان اور زمین کے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں انھیں دیکھ کر اتنا گھبرایا کہ زمین پر گر پڑا۔ پھر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو مجھے کپڑا اوڑھا دو مجھے کپڑا اوڑھا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "یا ایہا المدثر" تا "فاہجر" ابوسلمہ نے بیان کیا کہ "الرجز" یعنی بُت ہے پھر برابر وحی آتی رہی اور سلسلہ نہیں ٹوٹا۔

باب ۹۰۴ سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ ۔

قَوْلُهُ وَلَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ۔ سُدًى ۔ هَمَلًا ۔ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۔ سَوْفَ أَتُوبُ ۔ سَوْفَ أَعْمَلُ ۔ لَا وَزَرَ ۔ لَا حِصْنَ ۔

۹۰۴ ۔ سورۃ القیامۃ ۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ اس کو (یعنی قرآن کو) جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "سدًی" ای ھملاً ۔ "لیفجر امامہ" یعنی انسان یہی کہتا رہتا ہے کہ جلدی ہی توبہ کر لوں گا۔ جلد ہی اچھے اعمال کروں گا (لیکن نہیں کرتا) "لا وزر" ای لا حصن ۔

۲۰۳۴ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ وَوَصَفَ سُفْيَانُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۔

۲۰۳۴ ۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہؓ نے حدیث بیان کی اور موسیٰ ثقہ تھے ۔ سعید بن جبیر کے واسطہ سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی ۔ تو آپ اس پر اپنی زبان ہلایا کرتے تھے ۔ سفیان نے کہا کہ اس ہلانے سے آپ کا مقصد وحی کو یاد کرنا ہوتا تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے ۔ یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوا دینا"

۲۰۳۵ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ۔ كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ يَخْشَى أَنْ يَنْفَلِتَ مِنْهُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ أَنْ تَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ يَقُولُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ نُبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ ۔ قَوْلُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأْنَاهُ بَيَّنَّاهُ فَاتَّبِعْ اعْمَلْ بِهِ ۔

۲۰۳۵ ۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے کہ انھوں نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "آپ قرآن کو لینے کے لیے زبان نہ ہلایا کیجیے" کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ ہونٹ ہلاتے تھے اس لیے آپ سے کہا کہ وحی پر اپنی زبان کو نہ ہلایا کیجیے ۔ آنحضور بھول جانے کے خوف سے ایسا کرتے تھے "بلاشبہ ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوانا" یعنی یہ کہ ہم خود آپ کے دل میں اسے محفوظ کر دیں گے" اور اس کا پڑھوانا" یہ ہے کہ آنحضور اسے اپنی زبان سے پڑھ لیں "تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں" یعنی جب آپ پر وحی نازل ہونے لگے تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے "پھر اس کا بیان کرا دینا ہمارے ذمہ ہے" یعنی ہم اس وحی کو آپ کے ذریعہ بیان کرا دیں گے ۔

باب ۹۰۵ قَوْلُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأْنَاهُ ؛ بَيَّنَّاهُ ۔ فَاتَّبِعْ : اعْمَلْ بِهِ ۔

۹۰۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پھر جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے" ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "قرأناہ" بمعنی بیناہ ہے ۔ "فاتبع" یعنی اعمل بہ ۔

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ. قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ. قَالَ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ. أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى. تَوَعُّدٌ۔

۲۰۳۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے" کے متعلق فرمایا کہ جبریل علیہ السلام وحی آپ پر نازل کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے (یاد کرنے کے لیے) اس کی وجہ سے آپ پر دُہرا بار پڑتا، اور آپ پر بہت سخت گزرتا۔ یہ آپ کے چہرے سے بھی ظاہر ہوتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل کی جو سورۂ "لا اقسم بیوم القیامۃ" میں ہے آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے۔ یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوانا۔ پھر جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے۔ یعنی جب ہم وحی نازل کریں تو آپ غور سے سنیں "پھر اس کا بیان کرا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے"۔ یعنی یہ بھی ہمارے ذمہ ہے کہ ہم اسے آپ کی زبانی لوگوں کے سامنے بیان کرا دیں۔ بیان کیا کہ چنانچہ اس کے بعد جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو آنحضور خاموش ہو جاتے اور جب چلے جاتے تو پڑھتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا "اولیٰ لک فاولیٰ" تہدید ہے۔

بَابٌ ۹۰۶ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ۔

يُقَالُ مَعْنَاهُ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ. وَهَلْ تَكُونُ جَحْدًا وَتَكُونُ خَبَرًا وَهٰذَا مِنَ الْخَبَرِ يَقُولُ كَانَ شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُورًا. وَذٰلِكَ مِنْ حِينِ خَلْقِهِ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ. أَمْشَاجٍ الْأَخْلَاطُ مَاءُ الْمَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ. الدَّمُ وَالْعَلَقَةُ وَيُقَالُ إِذَا خُلِطَ مَشِيجٌ. كَقَوْلِكَ لَهُ خَلِيطٌ. وَمَمْشُوجٌ مِثْلُ مَخْلُوطٍ. وَيُقَالُ سَلَاسِلًا وَأَغْلَالًا وَلَمْ يُجِزْ بَعْضُهُمْ مُسْتَطِيرًا مُمْتَدًّا الْبَلَاءَ. وَالْقَمْطَرِيرُ الشَّدِيدُ يُقَالُ يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ وَ

۹۰۶۔ سورہ ہل اتیٰ علی الانسان۔

کہا گیا ہے کہ اس کا مفہوم "اتیٰ علی الانسان" ہے۔ ہل نفی کے لیے بھی آتا ہے اور خبر کے لیے بھی۔ آیت میں خبر ہی کے لیے ہے۔ ارشاد ہے کہ انسان کبھی ایک چیز تھا لیکن قابل ذکر نہیں تھا۔ یہ مٹی سے اس کی پیدائش کے بعد روح پھونکے جانے تک کی مدت کا ذکر ہے۔ "امشاج" ای اخلاط۔ اس سے مراد عورت کا پانی اور مرد کا پانی ہے کہ پھر وہ خون ہوتا ہے اس کے بعد علقہ (خون بستہ) ہوتا ہے۔ جب کوئی چیز کسی چیز میں مل جائے تو اس کے لیے "مشیج" کا لفظ استعمال کرتے ہیں اسے "خلیط" بھی کہہ سکتے ہیں اور "ممشوج"، مثل مخلوط کے ہے۔ "سلاسلاً و اغلالاً" پڑھا گیا ہے۔ لیکن بعض حضرات اسے جائز نہیں سمجھتے "مستطیرا" ای ممتدا۔ "الشر" یعنی البلاء ہے۔ "القمطریر" ای الشدید۔

الْعَبُوسُ وَالْقَمْطَرِيرُ وَالْقُمَاطِرُ وَالْعَصِيبُ أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْأَيَّامِ فِي الْبَلَاءِ وَ قَالَ مَعْمَرٌ أَسْرَهُمْ - شِدَّةُ الْخَلْقِ وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَهُ مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ ؛

بولتے ہیں۔ "یوم قمطریر" اور "یوم قماطر" "العبوس" اور "القمطریر" اور "القماطر" اور "العصیب" مصیبت کے انتہائی سخت ذلخ دنوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ معمر نے فرمایا کہ "اسرھم" ای شدۃ الخلق" اور ہر چیز جو کجاوہ سے باندھی جائے اسے "ماسور" کہتے ہیں۔

باب ۹۰۷ وَالْمُرْسَلَاتِ ؛

۹۰۷۔ سورۃ المرسلات ؛

وَقَالَ مُجَاهِدٌ جِمَالَاتٌ ، حِبَالٌ - ارْكَعُوا صَلُّوا ، لَا يَرْكَعُونَ : لَا يُصَلُّونَ - وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْطِقُونَ - وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ - الْيَوْمَ نَخْتِمُ فَقَالَ إِنَّهُ ذُو أَلْوَانٍ - مَرَّةً يَنْطِقُونَ وَ مَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ -

اور مجاہد نے فرمایا کہ "الجمالات" ای الحبال" ارکعوا" ای صلوا "لا یرکعون" ای لا یصلون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشادات "لا ینطقون" و "اللہ ربنا ما کنا مشرکین" اور "الیوم نختم علی افواھھم" کے متعلق پوچھا گیا (کہ ان میں تطبیق کی کیا صورت ہے ؟) تو آپ نے فرمایا کہ یہ مختلف امور مختلف حالات میں ظاہر ہوں گے ایک مرتبہ تو وہ بولیں گے۔ (اور اپنے ہی خلاف شہادت دیں گے) اور دوسری حالت یہ پیش آئے گی کہ "ان پر مہر لگائی جائے گی" (اور وہ کوئی بات زبان سے نہ نکال سکیں گے)

۲۰۳۷ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَ إِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا ؛

۲۰۳۷۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسرائیل نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ پر سورۂ "والمرسلات" نازل ہوئی تھی اور ہم اس کو آپ حضور کے منہ سے حاصل کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک سانپ نکل آیا۔ ہم لوگ اس کی طرف بڑھے لیکن وہ بچ نکلا اور اپنے سوراخ میں گھس گیا۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ وہ تمھارے شر سے محفوظ ہوگیا اور تم اس کے شر سے محفوظ رہے ؛

۲۰۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا وَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ وَ قَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

۲۰۳۸۔ ہم سے عبدہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ انھیں یحییٰ بن آدم نے خبر دی، انھیں اسرائیل نے اور انھیں منصور نے اسی حدیث کی اور (سند سابق کے ساتھ) اسرائیل سے روایت ہے بواسطہ اعمش، ابراہیم بواسطہ علقمہ، بواسطہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سابق حدیث کی طرح اور اس کی متابعت اسود بن عامر نے اسرائیل کے واسطہ سے کی۔ اور حفص ابو معاویہ سلیمان بن قرم نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور یحییٰ بن حماد نے بیان کیا۔ انھیں

مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ۔

ابوعوانہ نے خبر دی، انھیں مغیرہ نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں علقمہ نے اور انھیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ابن اسحاق نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن بن اسود نے، انھوں نے اپنے باپ سے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے۔

۲۰۳۹ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمُ اقْتُلُوهَا قَالَ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا قَالَ فَقَالَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا ۔

۲۰۳۹ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم نے آیت آپ کے منہ سے حاصل کی۔ اس وحی سے آپ کے دہن مبارک کی تازگی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی (یعنی آیت کے نازل ہوتے ہی آپ سے آیت سنی اور یاد کی) کہ اتنے میں ایک سانپ نکل پڑا۔ آنحضور نے فرمایا اسے زندہ نہ چھوڑو۔ بیان کیا کہ ہم اس کی طرف بڑھے لیکن وہ نکل گیا۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ تم اس کے شر سے محفوظ رہے اور وہ تمھارے شر سے محفوظ رہا۔

بَابُ ۹۰۸ قَوْلُهُ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۔

۹۰۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ انگارے برسائے گا بڑے بڑے محل جیسے"۔

۲۰۴۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ قَالَ كُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ بِقَصَرٍ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ ۔

۲۰۴۰ ۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت "وہ انگارے برسائے گا جیسے بڑے محل" کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہم تین ہاتھ کی لکڑیاں اٹھا کر رکھتے تھے۔ ایسا ہم جاڑوں کے لیے کرتے تھے۔ (تاکہ جلانے کے کام آئے) اور اس کا نام ہم "قصر" رکھتے تھے۔

بَابُ ۹۰۹ قَوْلُهُ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ

۹۰۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ "گویا کہ وہ زرد زرد اونٹ ہیں"۔

۲۰۴۱ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذٰلِكَ نَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ ۔ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ ۔ حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتّٰى تَكُونَ

۲۰۴۱ ۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آیت "ترمی بشرر کالقصر" کے متعلق، آپ نے فرمایا کہ ہم تین ہاتھ یا اس سے بھی لمبی لکڑیاں اٹھا کر جاڑوں کے لیے رکھ لیتے تھے۔ ایسی لکڑیوں کو ہم "قصر" کہتے تھے۔ "کانہ جمالات صفر" سے مراد کشتی کی رسیاں ہیں جنھیں

كَاَدْسَاطِ الرِّجَالِ ۔

ایک دوسرے سے باندھ دیتے تھے تاکہ مضبوط ہو جائے۔

باب ۹۱۰ قَوْلُهُ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۔

۹۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آج وہ دن ہے کہ اس میں یہ لوگ بول ہی نہ سکیں گے۔

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَاِنَّهٗ لَيَتْلُوْهَا وَاِنِّيْ لَاَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهٗ مِنْ اَبِيْ فِيْ غَارٍ بِمِنًى ۔

۲۰۴۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آنحضور پر "والمرسلات" نازل ہوئی۔ پھر آنحضور نے اس کی تلاوت کی اور میں نے اسے آپ ہی کے منہ سے حاصل کیا۔ وحی سے آپ کے منہ کی تازگی اس وقت بھی باقی تھی کہ اتنے میں ہماری طرف ایک سانپ اُچھلا۔ آنحضور نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو۔ ہم اس کی طرف بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ وہ بھی تمہارے شر سے اسی طرح بچ نکلا جیسا کہ تم اس کے شر سے بچ گئے۔ عمر نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد سے اس طرح یاد کی کہ "منیٰ کے ایک غار میں"۔

باب ۹۱۱ عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ ۔

۹۱۱۔ سورۂ عم یتساءلون :

قَالَ مُجَاهِدٌ۔ لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا : لَا يَخَافُوْنَهٗ۔ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا : لَا يُكَلِّمُوْنَهٗ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَّاجًا مُضِيْئًا۔ عَطَاءً حِسَابًا : جَزَاءً كَافِيًا۔ اَعْطَانِيْ مَا اَحْسَبَنِيْ۔ اَيْ كَفَانِيْ ۔

مجاہد نے فرمایا کہ "لا یرجون حسابا" کا مفہوم یہ ہے کہ یہ لوگ حساب قیامت کا خوف ہی نہیں رکھتے تھے۔ "لا یملکون منہ خطابا" یعنی اللہ سے کوئی شخص بات نہ کر سکے گا۔ بجز ان کے جنھیں اللہ اجازت دے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "وہاجا" ای مضیئا "عطاء حسابا" ای جزاء کافیا بولتے ہیں "اعطانی ما احسبنی" یعنی کفانی ۔

باب ۹۱۲ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا : زُمَرًا ۔

۹۱۲۔ "وہ دن کہ جب صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ گروہ ہو کر آؤ گے۔ "افواجا" ای زمرا۔

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا۔ قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا ؛ قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً ؛ قَالَ اَبَيْتُ۔ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ

۲۰۴۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی۔ انھیں اعمش نے، انھیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس دن مراد ہیں، آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا پھر شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے مراد ہیں ؛ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس سال مراد ہیں ؛ فرمایا کہ مجھے معلوم

شَیْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

نہیں۔ فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا جس کی وجہ سے تمام مردے جی اٹھیں گے جیسے سبزیاں پانی سے اُگ آتی ہیں اس وقت انسان کا ہر حصہ گل چکا ہوگا، سوا ریڑھ کی ہڈی کے اور اس سے قیامت کے دن تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

باب ۹۱۳ وَالنَّازِعَاتِ ۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْآيَةَ الْكُبْرَى: عَصَاهُ وَيَدَهُ ۔ يُقَالُ النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِيلِ ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمُ النَّخِرَةُ الْبَالِيَةُ وَالنَّاخِرَةُ الْعَظْمُ الْمُجَوَّفُ الَّذِي تَمُرُّ فِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَافِرَةِ الَّتِي أَمْرُنَا الْأَوَّلُ إِلَى الْحَيَاةِ ۔ وَقَالَ غَيْرُهُ ۔ أَيَّانَ مُرْسَاهَا مَتَى مُنْتَهَاهَا وَمُرْسَى السَّفِينَةِ حَيْثُ تَنْتَهِي ۔

۹۱۳ ۔ سورۂ والنازعات

مجاہد نے فرمایا کہ " الآیۃ الکبریٰ " سے مراد آپ کا عصا اور آپ کا ہاتھ ہے۔ " الناخرۃ " " النخرۃ " ایک معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے الطامع اور الطمع اور الباخل اور البخیل ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں بعض حضرات نے کہا کہ " النخرۃ " بمعنی بوسیدہ ہے اور " الناخرۃ " اس مجوف ہڈی کو کہتے ہیں جس میں اگر ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ " الحافرۃ " سے مراد ہماری پہلی زندگی ہے، ان کے غیر نے کہا کہ " ایان مرساہا " ای متی منتہاہا ۔ " مرسیٰ السفینۃ " جہاں کشتی لنگر انداز ہوتی ہے۔

۲۰۴۴ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ ۔

۲۰۴۴ ۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی کے اشارے سے فرما رہے تھے کہ میری بعثت اس طرح ہوئی کہ میرے اور قیامت کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہے[1]۔

باب ۹۱۴ عَبَسَ ۔

عَبَسَ ۔ كَلَحَ وَأَعْرَضَ وَقَالَ غَيْرُهُ ، مُطَهَّرَةٌ : لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَهَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً لِأَنَّ الصُّحُفَ

۹۱۴ ۔ سورۂ عبس ۔

" عبس " ای کلح واعرض ۔ " مطہرہ " یعنی اسے سوائے پاکوں کے اور کوئی نہیں چھوتا۔ مراد فرشتے ہیں۔ یہ مثل اللہ تعالیٰ کے ارشاد " فالمدبرات امرًا " سے ہے۔ فرشتوں اور صحیفوں دونوں کو " مطہرۃ " کہا۔ حالانکہ اصلاً تطہیر کا تعلق صرف صحیفوں سے تھا لیکن اس کے حاملین پر بھی اس کا

[1] یعنی قیامت میں اور آنحضور کی بعثت میں صرف اتنا فاصلہ ہے جتنا دو انگلیوں میں ہے۔ محدثین نے اس کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں۔ اس کی یہ توجیہ زیادہ مناسب ہے کہ دنیا کے از اول تا آخر وجود کی تشبیہ انگلیوں سے دی گئی ہے اور مراد یہ ہے کہ اکثر مدت گزر چکی اور جو کچھ مدت باقی رہ گئی ہے وہ اس مدت کے مقابلہ میں بہت کم ہے جو گذر چکی ہے ۔

يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ فَجَعَلَ التَّطْهِيرَ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا۔ سَفَرَةٌ: الْمَلَائِكَةُ وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ۔ سَفَرْتُ: أَصْلَحْتُ بَيْنَهُمْ وَجُعِلَتِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللهِ وَتَأْدِيَتِهِ كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ۔ وَقَالَ غَيْرُهُ تَصَدَّى تَغَافَلَ عَنْهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَمَّا يَقْضِ لَا يَقْضِي أَحَدٌ مَا أُمِرَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَرْهَقُهَا تَغْشَاهَا شِدَّةٌ۔ مُسْفِرَةٌ مُشْرِقَةٌ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَةٌ أَسْفَارًا كُتُبًا تَلَهَّى تَشَاغَلَ يُقَالُ وَاحِدُ الْأَسْفَارِ سِفْرٌ ؃

اطلاق کیا۔ "سفرة" سے مراد فرشتے ہیں، اس کا واحد سافر ہے۔ "سفرت بین القوم" یعنی میں نے ان میں صلح کرا دی۔ وحی نازل کرنے اور اس کو انبیاء تک پہنچانے میں فرشتوں کو مثل "سفیر" کے قرار دیا گیا۔ جو قوموں میں صلح کراتا ہے، ان کے غیر نے کہا کہ "تصدّی" ای تغافل عنہ۔ مجاہد نے فرمایا "لما یقض" اے لا یقضی احد ما امر بہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ترہقہا" ای تغشاہا شدۃ۔ "مسفرۃ" ای مشرقۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "بایدی سفرۃ" ای کتبۃ من الملائکۃ۔ "اسفارا" ای کتبا "تلہی" ای تشاغل۔ کہتے ہیں کہ "اسفار" کا واحد "سفر" ہے۔

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ۔ وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ ؃

۲۰۴۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زرارہ بن اوفیٰ سے سنا، وہ سعد بن ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے، مکرم اور نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے اور جو شخص قرآن مجید کو بار بار پڑھتا ہے۔ اور وہ اس کے لیے دشوار ہے تو اسے دُہرا اجر ملے گا۔

بَاب ۹۱۵ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ؃

۹۱۵۔ سورہ اذا الشمس کورت ؃

انْكَدَرَتْ: انْتَثَرَتْ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ سُجِّرَتْ۔ ذَهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمَسْجُورُ الْمَمْلُوءُ وَقَالَ غَيْرُهُ سُجِّرَتْ۔ أَفْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا۔ وَالْخُنَّسُ تَخْنِسُ فِي مُجْرَاهَا تَرْجِعُ وَتَكْنِسُ تَسْتَتِرُ كَمَا تَكْنِسُ الظِّبَاءُ تَنَفَّسَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَالظَّنِينُ الْمُتَّهَمُ وَالضَّنِينُ

"انکدرت" ای انتثرت۔ حسن نے فرمایا کہ "سجرت" یعنی اس کا پانی جاتا رہا اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ مجاہد نے فرمایا کہ "المسجور" ای المملوء۔ ان کے غیر نے کہا کہ "سجرت" کا مفہوم یہ ہے کہ ایک دوسرے میں مل کر بڑا دریا بن گیا۔ "الخنس" یعنی جو پیچھے اپنی جگہ پر لوٹ آتا ہے تکنس چھپنے کے معنی میں ہے جیسے "الظباء" (یا پانچوں مشہور ستارے زحل مشتری وغیرہ) چھپ جاتے ہیں "تنفس" ای ارتفع النہار "الظنین" ای المتہم۔ "ضنین" بمعنی بخیل ہے

يُضَمُّ بِهِ وَقَالَ عُمَرُ النُّفُوسُ زُوِّجَتْ يُزَوَّجُ نَظِيرُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ قَرَأَ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ عَسْعَسَ أَدْبَرَ ؛

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "النفوس زوجت" یعنی اہل جنت و اہل دوزخ اپنے جیسے لوگوں کے ساتھ جمع کر دیئے جائیں گے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے دلیل کے طور پر یہ آیت پڑھی "احشروا الذین ظلموا وازواجہم"۔ "عسعس" ای ادبر۔

باب ۹۱۶ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ؛

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ فُجِّرَتْ فَاضَتْ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ وَعَاصِمٌ فَعَدَلَكَ بِالتَّخْفِيفِ وَقَرَأَهُ أَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ وَأَرَادَ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ إِمَّا حَسَنٌ وَإِمَّا قَبِيحٌ وَطَوِيلٌ وَقَصِيرٌ ؛

۹۱۶۔ سورۂ اذا السماء انفطرت

ربیع بن خثیم نے فرمایا کہ "فجرت" ای فاضت۔ اعمش اور عاصم نے "فعدلک" بالتخفیف قرارت کی ہے۔ لیکن اہل حجاز اس کی قرارت تشدید کے ساتھ کہتے ہیں۔ اور یہ معتدل الخلق مراد لیتے ہیں۔ جو حضرات تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اس سے مراد لیتے ہیں کہ اللہ نے جس صورت میں چاہا پیدا کیا۔ اچھی، بری، لمبی، ٹھگنی۔

باب ۹۱۷ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ ؛

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَانَ ثَبْتُ الْخَطَايَا ثُوِّبَ جُوزِيَ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُطَفِّفُ لَا يُوَفِّي غَيْرَهُ ؛

۹۱۷۔ سورۂ ویل للمطففین۔

مجاہد نے فرمایا کہ "ران" ای ثبت الخطایا۔ "ثوب" ای جوزی۔ غیر مجاہد نے فرمایا۔ "المطفف" جو پورا تول کر نہ دے۔

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ ؛

۲۰۴۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس دن لوگ دونوں جہان کے پالنے والے کے سامنے حساب دینے کے لیے کھڑے ہونگے تو کانوں کی لو تک پسینہ میں ڈوب جائیں گے۔

باب ۹۱۸ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ؛

قَالَ مُجَاهِدٌ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ يَأْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ لَا يَرْجِعَ إِلَيْنَا ؛

۹۱۸۔ سورۂ اذا السماء انشقت

مجاہد نے فرمایا کہ "کتابہ بشمالہ" کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنا نامۂ عمل اپنی پیٹھ پیچھے سے لے گا۔ "وسق" ای جمع من دابۃ۔ "ظن ان لن یحور" ای لا یرجع الینا۔

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

۲۰۴۷۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن اسود نے بیان کیا، انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۲۰۴۸۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۰۴۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۲۰۴۹۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي يُونُسَ حَاتِمِ ابْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاءَكَ أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا - قَالَ ذَلِكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُونَ وَمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ۔

۲۰۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو یونس حاتم بن ابی صغیرہ نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کا بھی قیامت کے دن حساب لے لیا گیا، تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ "تو جس کسی کا نامہ عمل اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا سو اس سے آسان حساب لیا جائے گا" (کہ آیت میں تو حساب پر بھی چھوٹ جانے کا ذکر ہے) آنحضور نے فرمایا کہ آیت میں جس حساب کا ذکر ہے وہ تو صرف پیشی ہوگی۔ وہ پیش کیے جائیں گے (اور چھوٹ جائیں گے) لیکن جس سے بھی پوری طرح حساب لے لیا گیا وہ ہلاک ہوگا۔

۲۰۵۰۔ **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ۔ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۔ حَالًا بَعْدَ حَالٍ ۔ قَالَ هَذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۰۵۰۔ ہم سے سعید بن نضر نے حدیث بیان کی، انھیں ہشیم نے خبر دی انھیں ابو بشر جعفر بن ایاس نے خبر دی، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "لترکبن طبقاً عن طبق" یعنی تم کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے۔ بیان کیا کہ مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (کہ کامیابی آہستہ آہستہ ہوگی)

باب ۹۱۹۔ الْبُرُوجِ ۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأُخْدُودُ ۔ شَقٌّ فِي الْأَرْضِ فُتِنُوا ۔ عُذِّبُوا ۔

۹۱۹۔ سورۃ البروج

مجاہد نے فرمایا کہ "الاخدود" بمعنی خندق ہے "فتنوا" ای عذبوا۔

باب ۹۲۰ الطَّارِقُ ۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ۔ ذَاتِ الرَّجْعِ ۔ سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ ۔ ذَاتِ الصَّدْعِ : تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ ۔

۹۲۰۔ سورۃ الطارق۔

مجاہد نے فرمایا کہ "ذات الرجع" یعنی بادل جو بارش لاتا ہے۔ "ذات الصدع" (زمین) جو سبزہ اگانے کے لیے پھٹ جاتی ہے۔

باب ۹۲۱ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

۹۲۱۔ سورۃ سبح اسم ربک

۲۰۵۱۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۲۰۵۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے انھیں ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب

قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ۔ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُولُونَ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُوَرٍ مِثْلِهَا۔

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مہاجر) صحابہ میں سب سے پہلے ہمارے پاس (مدینہ منورہ) آنے والے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تھے۔ مدینہ پہنچ کر ان حضرات نے ہمیں قرآن مجید پڑھانا شروع کر دیا۔ پھر عمار، بلال اور سعد رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس صحابہ کو ساتھ لے کر آئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کبھی مدینہ والوں کو اتنا خوش و مسرور نہیں دیکھا تھا جتنا وہ حضور اکرم ﷺ کی آمد پہ ہوئے تھے۔ بچیاں اور بچے بھی کہنے لگے تھے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، ہمارے یہاں تشریف لائے ہیں۔ میں نے آنحضور ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے ہی "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور اس جیسی اور سورتیں پڑھ لی تھیں۔

باب ۹۲۲ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ النَّصَارَى وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَيْنٍ آنِيَةٍ بَلَغَ إِنَاهَا وَحَانَ شُرْبُهَا حَمِيمٍ آنٍ بَلَغَ إِنَاهُ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً شَتْمًا الضَّرِيعُ نَبْتٌ يُقَالُ لَهُ الشِّبْرِقُ يُسَمِّيهِ أَهْلُ الْحِجَازِ الضَّرِيعَ إِذَا يَبِسَ وَهُوَ سُمٌّ بِمُسَيْطِرٍ بِمُسَلَّطٍ وَيُقْرَأُ بِالصَّادِ وَالسِّينِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِيَابَهُمْ مَرْجِعَهُمْ۔

۹۲۲۔ سورۂ ہل اتاک حدیث الغاشیۃ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "عاملۃ ناصبۃ" سے مراد نصاریٰ ہیں۔ مجاہد نے فرمایا کہ "عین آنیۃ" یعنی اس کا برتن انتہائی گرم اور کھولتا ہوگا اور اس سے انھیں پانی پلایا جائے گا۔ "حمیم آن" اس وقت بولتے ہیں جب برتن بہت گرم ہو جائے "لا یسمع فیہا لاغیۃ" یعنی جنت میں گالم گلوچ نہیں سنی جائیگی "الضریع" ایک قسم کی گھاس ہے جسے الشبرق کہا جاتا ہے اور اہل حجاز اسے "الضریع" اس وقت کہتے ہیں جب وہ خشک ہو جاتی ہے۔ وہ زہریلی ہوتی ہے۔ "بمسیطر" ای بمسلط یہ صاد اور سین دونوں سے ہو سکتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ایابہم" یعنی مرجعہم۔

باب ۹۲۳ وَالْفَجْرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْوَتْرُ اللّٰهُ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الْقَدِيمَةُ وَالْعِمَادُ أَهْلُ عَمُودٍ لَا يُقِيمُونَ سَوْطَ عَذَابٍ الَّذِي عُذِّبُوا بِهِ أَكْلًا لَمًّا السَّفُّ وَجَمًّا الْكَثِيرُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوَتْرُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَالَ غَيْرُهُ سَوْطَ عَذَابٍ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِنَ

۹۲۳۔ سورۃ الفجر

مجاہد نے فرمایا کہ "الوتر" سے مراد اللہ ہے۔ "ارم ذات العماد" ای القدیمۃ۔ "العماد" یعنی خیموں والے خانہ بدوش جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے۔ "سوط عذاب" یعنی جس سے انھیں عذاب دیا جائے گا۔ "اکلا لما" ای السف "جما" ای الکثیر مجاہد نے فرمایا کہ ہر چیز جو اللہ نے پیدا کی اس کا جوڑا بھی بنایا چنانچہ آسمان کا جوڑا (زمین ہے) اور "الوتر" (اکیلا و یکتا) اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے۔ "سوط عذاب" کے متعلق غیر مجاہد نے کہا کہ اس کلمہ کا استعمال اہل عرب ہر طرح کے

الْعَذَابِ يَدْخُلُ فِيْهِ السَّوْطُ لَبِالْمِرْصَادِ إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ. تَحَاضُّوْنَ: تُحَافِظُوْنَ وَيَحُضُّوْنَ. يَأْمُرُوْنَ بِإِطْعَامِهِ. اَلْمُطْمَئِنَّةُ اَلْمُصَدِّقَةُ بِالثَّوَابِ. وَقَالَ الْحَسَنُ يَآ اَيَّتُهَا النَّفْسُ. إِذَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَهَا اِطْمَانَّتْ إِلَى اللّٰهِ وَاطْمَانَّ اللّٰهُ إِلَيْهَا وَرَضِيَتْ عَنِ اللّٰهِ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. فَاَمَرَ بِقَبْضِ رُوْحِهَا وَاَدْخَلَهَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ. وَجَعَلَهُ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَقَالَ غَيْرُهُ جَابُوْا نَقَّبُوْا مِنْ جَيْبِ الْقَمِيْصِ قُطِعَ لَهُ جَيْبٌ يَجُوْبُ الْفَلَاةَ يَقْطَعُهَا. لَمًّا لَمَمْتُهُ. اَجْمَعُ اَتَيْتُ عَلَى اٰخِرِهِ:

عذاب کے لیے کرتے تھے۔ جس میں کوڑے کے ذریعہ عذاب بھی شامل تھا۔ "لبالمرصاد" ای الیہ المصیر۔ "تحاضون" ای تحافظون۔ "یحضون" ای یامرون باطعامہ "المطمئنۃ" ای المصدقۃ بثوابہ۔ حسن نے "یا ایتہا النفس المطمئنۃ" کے متعلق فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ ایسی روح کو قبض کرنا چاہے گا تو وہ اللہ کی طرف سے مطمئن ہوگی اور اللہ کو اس کی طرف سے اطمینان۔ وہ اللہ سے راضی وخوش ہوگی اور اللہ اس سے راضی وخوش ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس روح کے قبض کیے جانے کا حکم دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا اور اپنے صالح بندوں میں سے بنائے گا۔ غیر حسن نے کہا "جابوا" ای نقبوا۔ جیب القمیص سے مشتق ہے بمعنی قمیص کے لیے جیب کاٹنا۔ بولتے ہیں "یجوب الفلاۃ" یعنی چٹیل میدان طے کرلیا۔

بَابٌ ۹۲۴ لَا اُقْسِمُ:

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِهٰذَا الْبَلَدِ: مَكَّةَ لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ فِيْهِ مِنَ الْاِثْمِ. وَوَالِدٍ اٰدَمَ. وَمَا وَلَدَ. لِبَدًا كَثِيْرًا. وَالنَّجْدَيْنِ، اَلْخَيْرُ وَالشَّرُّ. مَسْغَبَةٍ: مَجَاعَةٍ. مَتْرَبَةٍ: اَلسَّاقِطُ فِي التُّرَابِ يُقَالُ فَلَانٌ اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ فَلَمْ يَقْتَحِمِ الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا. ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ:

۹۲۴۔ سورۂ لا اقسم:

مجاہد نے فرمایا کہ "بہذا البلد" سے مکہ معظمہ مراد ہے۔ یعنی آنحضور پر تھوڑے سے وقفہ کے لیے اللہ کے حکم سے حلال کرلینے میں گناہ نہیں ہے جیسا کہ دوسروں کے لیے اس میں گناہ ہے۔ "ووالد" یعنی آدم "وما ولد" (یعنی اولیاء اور آپ کی ذریت کے دوسرے صلحاء) "لبدا" ای کثیرا۔ "والنجدین" ای الخیر والشر "مسغبۃ" ای مجاعۃ۔ "متربۃ" ای الساقط فی التراب۔ بولتے ہیں "فلان اقتحم العقبۃ" فلاں شخص گھاٹی سے گزرا یعنی دنیا کی گھاٹی سے ابھی نہیں گزرا ہے۔ پھر "عقبۃ" کی تفسیر کی کہ آپ کو معلوم ہے گھاٹی کیا ہے؟ وہ گردن کا چھڑانا ہے یا کھانا کھلانا ہے فاقہ کے دن میں۔

بَابٌ ۹۲۵

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِطَغْوَاهَا: بِمَعَاصِيْهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا. عُقْبٰى اَحَدٍ.

۹۲۵۔ سورۂ والشمس وضحاہا:

مجاہد نے فرمایا کہ "بطغواہا" ای بمعاصیہا۔ "ولا یخاف عقباہا" یعنی اس کے اخیر نتیجہ سے اسے کوئی اندیشہ پیدا نہیں ہوا۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ

۲۰۵۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ۔ وَذَكَرَ النِّسَآءَ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ يَجْلِدُ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ۔ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ فِي الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟ وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ اَبِيْ زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ؎

اور انہیں عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ نے اپنے ایک خطبہ میں صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر فرمایا جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا "اذ انبعث اشقاھا" یعنی اس اونٹنی کو مار ڈالنے کے لیے ایک مفسد بدبخت جو اپنی قوم میں ابوزمعہ کی طرح غالب اور طاقتور تھا، اٹھا۔ آنحضورؐ نے عورتوں کا بھی ذکر فرمایا (یعنی ان کے حقوق وغیرہ کا) اور فرمایا کہ تم میں سے بعض اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے مارتے ہیں۔ حالانکہ اسی دن کے ختم ہونے پر وہ اس سے ہم بستری بھی کرتے ہیں۔ (یعنی عورتوں کے ساتھ اس طرح کا معاملہ درست نہیں ہے) پھر آپ نے انھیں ریاح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ ایک کام جو تم سے ہر شخص کرتا ہے، اسی پر تم دوسروں پر کس طرح ہنستے ہو؟ اور ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے کہ "ابوزمعہ کی طرح جو زبیر بن عوام کا چچا تھا۔"

بَابٌ ۹۲۶ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْحُسْنٰى: بِالْخَلَفِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَرَدّٰى: مَاتَ وَتَلَظّٰى تَوَهَّجُ وَقَرَاَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ تَتَلَظّٰى ؎

۹۲۶۔ سورۂ واللیل اذا یغشی ؎

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "بالحسنی" ای بالخلف۔ مجاہد نے فرمایا کہ "تردی" ای مات۔ "تلظی" ای توھج۔ عبید بن عمیر نے اسے تتلظی پڑھا تھا۔

بَابٌ ۹۲۷ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ؎

۹۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو جائے۔"

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامَ فَسَمِعَ بِنَا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَاَتَانَا فَقَالَ اَفِيْكُمْ مَنْ يَقْرَاُ؟ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاَيُّكُمْ اَقْرَاُ؟ فَاَشَارُوْا اِلَيَّ فَقَالَ اقْرَاْ فَقَرَاْتُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى۔ قَالَ اَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِيْ صَاحِبِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰؤُلَآءِ يَاْبَوْنَ عَلَيْنَا ؎

۲۰۵۳۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود کے چند شاگردوں کے ساتھ میں شام پہنچا۔ ہمارے متعلق ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سنا تو ہم سے ملنے تشریف لائے۔ اور دریافت فرمایا تم میں سے کوئی قرآن مجید کا قاری بھی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں ہے۔ دریافت فرمایا کہ سب سے اچھا قاری کون ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر کوئی آیت تلاوت کرو۔ میں نے "واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی" کی تلاوت کی۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے خود یہ آیت اپنے صاحب (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی زبانی اسی طرح سنا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے اس کو

فرمایا کہ میں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ آیت اسی طرح سنی ہے۔ لیکن شام والے ہماری بات نہیں مانتے (اس کے بجائے یہ مشہور قراءت "ما خلق الذکر والانثیٰ" پڑھتے ہیں)

باب ۹۲۸ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى ؇

۹۲۸۔ اور قسم ہے اس کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُلُّنَا۔ قَالَ فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ وَأَشَارُوْا إِلَى عَلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ عَلْقَمَةُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى۔ قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هٰكَذَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنِي عَلَى أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى وَاللهِ لَا أُتَابِعُهُمْ ؇

۲۰۵۴۔ ہم سے عمر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد (اصحاب) ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے یہاں (شام) آئے، آپ نے انھیں تلاش کیا اور پالیا پھر ان سے دریافت فرمایا کہ تم میں کون عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق قراءت کرسکتا ہے؟ شاگردوں نے کہا کہ ہم سب کرسکتے ہیں۔ دریافت فرمایا کہ کسے ان کی قراءت زیادہ محفوظ ہے؟ سب نے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کیا آپ نے دریافت فرمایا کہ انھیں "واللیل اذا یغشیٰ" کی قراءت کرتے کس طرح سنا ہے؟ علقمہ نے کہا کہ "والذکر والانثیٰ" (بغیر ما خلق کے) فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح قراءت کرتے سنا ہے لیکن یہ لوگ (اہل شام) چاہتے ہیں کہ میں "ما خلق الذکر والانثیٰ" پڑھوں۔ واللہ! میں ان کی پیروی نہیں کروں گا۔

باب ۹۲۹ قَوْلُهُ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ؇

۹۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا"

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ لِلْعُسْرَى ؇

۲۰۵۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "بقیع الغرقد" (مدینہ منورہ کا مقبرہ) میں ایک جنازہ کے سلسلہ میں تھے۔ آنحضور نے اس موقعہ پر فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں نہ لکھا جا چکا ہو، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اپنی اس تقدیر پر اعتماد کرلیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ عمل کرتے رہو کہ ہر شخص کو اسی عمل کی سہولت ملتی رہتی ہے (جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے) پھر آپ نے آیت "سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا ...تا... للعسریٰ کی تلاوت کی۔

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا

۲۰۵۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

باب ۹۳۰ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى.

۲۰۵۷ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ. قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورٌ فَلَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ.

باب ۹۳۱ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى.

۲۰۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى - إِلَى قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى قَوْلُهُ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى.

۲۰۵۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ

علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر سابق حدیث بیان کی۔

۹۳۰۔ سو ہم اس کے لیے مصیبت کی چیز آسان کر دیں گے۔

۲۰۵۷۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تھے۔ آپ نے ایک لکڑی اٹھائی اور اس سے زمین پر نشان بناتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جنت یا جہنم کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا پھر ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ عمل کرتے رہو کہ ہر شخص کو سہولت دی گئی ہے (ان ہی اعمال کی جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے) "سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا" آخر آیت تک۔ شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے سابق حدیث منصور نے بیان کی اور انھوں نے بھی سلیمان اعمش کی حدیث کی موافقت کی۔

۹۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی برتی"

۲۰۵۸۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے ابوعبدالرحمٰن نے اور ان سے علی علیہ السلام نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا جہنم کا ٹھکانا اور جنت کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہؐ! پھر ہم اسی پر بھروسہ کیوں نہ کر لیں؟ فرمایا نہیں عمل کرتے رہو کیونکہ ہر شخص کو آسانی دی گئی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: "سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا سو ہم اس کے لیے راحت کی چیز آسان کر دیں گے" تا "فسنیسرہ للعسریٰ" اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اچھی بات کو جھٹلایا"۔

۲۰۵۹۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم "بقیع الغرقد" میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے چاروں

مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ اِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيدَةً قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ ؛

طرف بیٹھ گئے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ نے سر جھکا لیا۔ پھر چھڑی سے زمین پر نشان بنانے لگے۔ پھر فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا نہیں کوئی پیدا ہونے والی جان ایسی نہیں جس کا جنت اور جہنم کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ یہ لکھا جا چکا ہے کہ کون سعید ہے اور کون بدبخت۔ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر کیا حرج ہے اگر ہم اپنی اسی تقدیر پر بھروسہ کرلیں اور عمل چھوڑ دیں۔ جو ہم میں شخص سعید و نیک ہوگا وہ نیکوں کے ساتھ جا ملے گا اور جو بدبخت ہوگا اس کے بدبختوں کے سے اعمال ہو جائیں گے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ جو لوگ سعید ہوتے ہیں، انھیں سعیدوں ہی کے عمل کی توفیق اور سہولت حاصل ہوتی ہے اور جو بدبخت ہوں گے انھیں بدبختوں ہی جیسے عمل کی توفیق و سہولت ہوتی ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا سو ہم اس کے لیے راحت کی چیز آسان کر دیں گے"۔

بَابٌ ۹۳۲ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؛

۹۳۲ ۔ سو ہم اس کے لیے مصیبت کی چیز آسان کر دیں گے"۔

۲۰۶۰ ۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْاَرْضَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ ؛

۲۰۶۰ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے بیان کیا انھوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، ان سے ابو عبدالرحمن سلمی حدیث بیان کرتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے ساتھ تھے پھر آپ نے ایک چیز لی اور اس سے زمین پر نشان بنانے لگے اور فرمایا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس کا جہنم کا ٹھکانا یا جنت کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! تو پھر ہم کیوں نہ اپنی تقدیر پر بھروسہ کر لیں۔ اور عمل چھوڑ دیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ عمل کرو کہ ہر شخص کو ان اعمال کے لیے سہولت (توفیق) دی جاتی ہے جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص نیک اور سعید ہوگا اسے نیکوں کے عمل کی توفیق ملی ہوتی ہے اور جو بدبخت ہوتا ہے اسے بدبختوں کے عمل کی توفیق حاصل ہے۔ پھر آپ نے آیت "سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا، سو ہم اس کے لیے راحت کی چیز آسان کر دیں گے" آخر تک تلاوت کی۔

بَابٌ ۹۳۳ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِذَا سَجٰى اِسْتَوٰى ۔ وَقَالَ غَيْرُهٗ اَظْلَمَ وَسَكَنَ عَائِلًا ذُوْ عِيَالٍ ؛

۹۳۳ ۔ سورۂ والضحیٰ ؛

مجاہد نے فرمایا کہ "اذا سجیٰ" ای استویٰ۔ ان کے غیر نے اس کے معنی "اظلم وسکن" کیے ہیں۔ "عائلاً" ذو عیال ؛

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔ قَوْلُهٗ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ۔ مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ وَمَا اَبْغَضَكَ :

۲۰۶۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی، کہا میں نے جندب ابن سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑ گئے اور دو یا تین راتوں کو (تہجد کے لیے) نہیں اٹھ سکے پھر ایک عورت (ابولہب کی بیوی عوراء) آئی اور کہنے لگی اے محمد! میرا خیال ہے کہ تمھارے شیطان نے تمھیں چھوڑ دیا ہے۔ دو یا تین راتوں سے میں دیکھ رہی ہوں کہ تمھارے پاس نہیں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ "قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ قرار پکڑے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے" اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد "ما ودعک ربک وما قلی" تشدید اور تخفیف دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے۔ اور معنی ایک ہی رہیں گے یعنی "آپ کو چھوڑا نہیں ہے" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مفہوم یہ ہے "ما ترکک وما ابغضک"۔

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ۔ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَتْ امْرَاَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرٰى صَاحِبَكَ اِلَّا اَبْطَاَكَ فَنَزَلَتْ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى :

۲۰۶۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن قیس نے بیان کیا کہ میں نے جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک عورت (ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا) نے کہا یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کے صاحب (جبریل علیہ السلام) آپ کے پاس آنے میں دیر کرتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہے۔"

باب ۹۳۴ اَلَمْ نَشْرَحْ :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وِزْرَكَ: فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْقَضَ: اَثْقَلَ۔ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَيْ مَعَ ذٰلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا اٰخَرَ كَقَوْلِهٖ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا اِلَّا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ۔ وَلَنْ يَّغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِيْ حَاجَتِكَ اِلٰى رَبِّكَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَمْ نَشْرَحْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ :

۹۳۴۔ سورۂ الم نشرح :

مجاہد نے فرمایا کہ "وزرک" سے نبوت سے پہلے کے کام ہیں "انقض" ای اثقل۔ "مع العسر یسرا" کے متعلق ابن عباس نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ "اس تنگی کے ساتھ دوسری آسانی" جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں (مومنین کے لیے تعدد حسنیٰ کا ذکر ہے کہ) "ہل تربصون بنا الا احدی الحسنیین" اور (جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) "ایک تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی"۔ مجاہد نے فرمایا کہ "فانصب" ای فی حاجتک الی ربک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "الم نشرح لک صدرک" کا مفہوم نقل کیا جاتا ہے کہ آنحضور کا دل اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا تھا :

باب ۹۳۵ وَالتِّيْنِ ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هُوَالتِّيْنُ وَالزَّيْتُوْنُ الَّذِيْ يَأْكُلُ النَّاسُ۔ يُقَالُ فَمَا يُكَذِّبُكَ فَمَا الَّذِيْ يُكَذِّبُكَ بِأَنَّ النَّاسَ يُدَانُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ، كَأَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَقْدِرُ عَلٰى تَكْذِيْبِكَ بِالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ ۔

۹۳۵۔ سورۂ والتین۔

مجاہد نے فرمایا کہ آیت میں وہی تین (انجیر) اور زیتون ذکر ہوئے ہیں جنھیں لوگ کھاتے ہیں۔ "فما یکذبک" یعنی کونسی چیز آپ سے اس بات کی تکذیب کرا رہی ہے کہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا گویا مقصد کہنے کا یہ ہے کہ ثواب اور عقاب کے متعلق کون شخص آپ کی تکذیب پر قدرت رکھتا ہے۔

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِيْ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ تَقْوِيْمِ الْخَلْقِ ۔

۲۰۶۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی، کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ اور عشا کی ایک رکعت میں سورۂ والتین کی تلاوت کی۔

باب ۹۳۶ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۔ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَتِيْقٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اكْتُبْ فِي الْمُصْحَفِ فِيْ أَوَّلِ الْإِمَامِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ خَطًّا ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَادِيَهُ ۔ عَشِيْرَتَهُ الزَّبَانِيَةُ ۔ الْمَلَائِكَةُ ۔ وَقَالَ الرُّجْعٰى الْمَرْجِعُ لَنَسْفَعَنْ قَالَ لَنَأْخُذَنْ وَلَنَسْفَعَنْ بِالنُّوْنِ وَهِيَ الْخَفِيْفَةُ ۔ سَفَعْتُ بِيَدِهِ أَخَذْتُ ۔

۹۳۶۔ سورۂ اقرأ باسم ربک الذی خلق۔

اور قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن عتیق نے کہ حسن بصری نے فرمایا کہ مصحف (قرآن مجید) میں سورہ فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو۔ اور دو سورتوں کے درمیان (امتیاز کے لیے صرف) ایک خط کھینچ دیا کرو۔ مجاہد نے فرمایا کہ "نادیہ" ای عشیرتہ۔ "الزبانیۃ" ای الملائکۃ۔ معمر نے کہا کہ "الرجعیٰ" المرجع۔ "لنسفعن" ای لنا خذن۔ لنسفعن، نون خفیفہ کے ساتھ ہے۔ "سفعت بیدہ" ای اخذت۔

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ۔ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ صَالِحٍ سَلْمُوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۶۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے (مصنف نے کہا) اور مجھ سے سعید بن مروان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ نے حدیث بیان کی۔ (انھیں ابو صالح سلمویہ نے خبر دی کہا کہ مجھ سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے بیان کیا کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی۔ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ۔ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا
جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ
فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ۔ قَالَ وَ
التَّحَنُّثُ۔ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ
يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى
خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ
فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ
أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي
فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي
فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي
الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ
اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ
مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ
الْآيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔ فَرَجَعَ
بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ
بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي
زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ قَالَ لِخَدِيجَةَ
أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي
فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ
لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ
وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ
وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ
بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ
وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً
تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ
الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ
اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ

سب سے پہلے سچے خواب دکھائے جاتے تھے۔ چنانچہ اس دور میں آپ
جو خواب بھی دیکھ لیتے۔ وہ چیز سفیدہ صبح کی طرح ظاہر ہوجاتی پھر آپ کے
دل میں خلوت گزینی کی محبت ڈال دی گئی اس دور میں آپ غار حراء میں
تشریف لے جاتے اور آپ وہاں "تحنث" کرتے۔ عروہ نے کہا کہ "تحنث"
سے مراد ہے "چند گنے چنے دنوں میں عبادت گزاری" آپ اس کے لیے
اپنے گھر سے توشہ لے جایا کرتے تھے (جتنے دن عبادت کے لیے آپ کو غار حراء
کی تنہائی میں رہنا ہوتا) آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے یہاں دوبارہ تشریف
لاتے اور اسی طرح توشہ لے جاتے۔ بالآخر جب آپ غار حراء میں تھے کہ
حق اچانک آپ کے پاس آگیا۔ چنانچہ فرشتہ (جبریل علیہ السلام) آپ کے
پاس آئے اور کہا کہ پڑھیے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔
بیان کیا کہ پھر مجھے فرشتہ نے پکڑ لیا اور اتنا بھینچا کہ میں ہلکان ہوگیا۔
پھر انھوں نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے۔ میں نے اس مرتبہ بھی یہی کہا
کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ انھوں نے پھر دوسری مرتبہ مجھے پکڑ کر اس طرح
بھینچا کہ میں ہلکان ہوگیا اور چھوڑنے کے بعد کہا کہ پڑھیے۔ میں نے اس
مرتبہ بھی یہی کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ انھوں نے تیسری مرتبہ پھر اسی
طرح مجھے پکڑ کے بھینچا کہ میں ہلکان ہوگیا اور کہا کہ آپ پڑھیے، اپنے
پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے سب کو پیدا کیا ہے جس نے انسان کو
خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے، آپ قرآن پڑھا کیجیے اور آپ کا رب
بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے تعلیم دی ہے... سے "علم الانسان
مالم یعلم" تک۔ پھر حضور اکرمؐ ان پانچ آیات کو لے کر واپس تشریف لائے
اور (خوف و گھبراہٹ کی وجہ سے) آپ کا شانۂ مبارک تھرتھرا رہا تھا آپ
نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ کر فرمایا کہ مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے
چادر اوڑھا دو۔ چنانچہ انھوں نے آپ کو چادر اڑھا دی۔ جب خوف و
گھبراہٹ آپ سے دور ہوئی تو آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا اب کیا
ہوگا۔ مجھے تو اپنی جان کا خطرہ ہے۔ پھر آپ نے سارا واقعہ انھیں سنایا
خدیجہ رضی اللہ عنہا ہرگز نہیں، آپ کو بشارت ہو۔ خدا کی قسم! اللہ آپ کو
کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ خدا گواہ ہے آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ ہمیشہ سچ
بولتے ہیں، کمزور و ناتوانوں کا بار اٹھاتے ہیں۔ جنھیں کہیں سے نہ ملتا،
وہ آپ کے یہاں سے پالیتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کے راستے

خَدِيجَةُ يَا عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ - هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا ثُمَّ ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَفَرِقْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي فَدَثَّرُوهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَهِيَ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ. قَوْلُهُ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ:

ہیں پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا آنحضور کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں۔ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا اور آپ کے والد کے بھائی تھے۔ وہ زمانۂ جاہلیت میں ہی نصرانی ہوگئے تھے اور عربی لکھ لیتے تھے جس طرح اللہ نے چاہا انھوں نے انجیل بھی عربی میں لکھی تھی، وہ بہت بوڑھے تھے اور نابینا ہوگئے تھے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا چچا اپنے بھتیجے کا حال سنیے، ورقہ نے کہا۔ بیٹے! تم نے کیا دیکھا ہے؟ حضور اکرمؐ نے سارا واقعہ سنایا جو کچھ بھی آپ نے دیکھا تھا اس پر ورقہ نے کہا یہی وہ ناموس (جبرئیل علیہ السلام) ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تھے۔ کاش میں تمھاری نبوت کے زمانہ میں جوان و توانا ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہ جاؤں، پھر ورقہ نے کچھ اور کہا (کہ جب آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکالے گی)۔ حضور اکرمؐ نے پوچھا کیا واقعی یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا کہ ہاں۔ جو دعوت آپ لے کر آئے ہیں اسے جو بھی لے کر آیا تو اسے ضرور تکلیف دی گئی۔ اگر میں آپ کی نبوت کے زمانہ میں زندہ رہ گیا تو میں ضرور آپ کی مدد کروں گا بھرپور طریقہ پر۔ اس کے بعد ورقہ کا انتقال ہوگیا اور کچھ دنوں کے لیے وحی کا آنا بھی بند ہوگیا۔ حضور اکرمؐ وحی کے بند ہوجانے کی وجہ سے غمگین رہنے لگے۔ محمد بن شہاب نے حدیث بیان کی، انھیں ابو سلمہ نے خبر دی اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ وحی کے کچھ دنوں کے لیے رک جانے کا ذکر فرما رہے تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ (جبرئیل علیہ السلام) جو میرے پاس غار حرا میں آئے تھے آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے میں ان سے بہت ڈرا اور گھر واپس آکر میں نے کہا کہ مجھے چادر اڑھا دو۔ مجھے چادر اڑھا دو۔ چنانچہ گھر والوں نے مجھے چادر اڑھا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھیے (پھر کافروں کو) ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے اور بتوں سے الگ رہیے" ابو سلمہ نے فرمایا کہ "الرجز" جاہلیت کے بت تھے جن کی وہ پرستش کرتے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وحی کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔"

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

۲۰۶۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے

عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ؁

عروہ نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے خواب دکھائے جانے لگے تھے پھر آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ "آپ پڑھیے اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا کیا ہے۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے آپ (قرآن) پڑھا کیجیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے"؁

بَابٌ ۹۳۷ قَوْلُهٗ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ؁

۹۳۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ پڑھا کیجیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے"؁

۲۰۶۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ جَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ؁

۲۰۶۶ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی۔ انھیں زہری نے۔ ح اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے بیان کیا انھیں عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء سچے خوابوں کے ذریعہ کی گئی پھر فرشتہ آیا اور کہا کہ "آپ پڑھیے اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے سب کو پیدا کیا ہے۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے۔ آپ (قرآن) پڑھا کیجیے۔ اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی ؁

۲۰۶۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ؁

۲۰۶۷ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انھوں نے عروہ سے سنا۔ آپ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ مجھے چادر اُڑھا دو۔ مجھے چادر اڑھا دو۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی ؁

بَابٌ ۹۳۸ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۔ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ؁

۹۳۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ہاں ہاں، اگر یہ شخص باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی کے بل پکڑ کر گھسیٹیں گے، دروغ وخطا میں آلودہ پیشانی ؁

۲۰۶۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَبَلَغَ

۲۰۶۸ ۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے عبدالکریم جزری نے، ان سے عکرمہ نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوجہل نے کہا تھا کہ اگر میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم، ابی وامی فداہ) کو کعبہ کے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَآئِكَةُ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ؛

پاس نماز پڑھتے دیکھ لیا تو اس کی گردن مروڑ دوں گا۔ حضور اکرمؐ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس نے ایسا کیا تو اسے فرشتے پکڑ لیں گے۔ اس روایت کی متابعت عمرو بن خالد نے کی ان سے عبید اللہ نے ان سے عبدالکریم نے بیان کیا۔

باب ۹۳۹ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ؛

يُقَالُ الْمَطْلَعُ هُوَ الطُّلُوْعُ ـ وَالْمَطْلِعُ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يَطْلَعُ مِنْهُ ۔ اَنْزَلْنَاهُ الْهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْاٰنِ اَنْزَلْنَاهُ مَخْرَجَ الْجَمِيْعِ وَالْمُنْزِلُ هُوَ اللّٰهُ وَالْعَرَبُ تُوَكِّدُ فِعْلَ الْوَاحِدِ فَتَجْعَلُهُ بِلَفْظِ الْجَمِيْعِ لِيَكُوْنَ اَثْبَتَ وَاَوْكَدَ ؛

۹۳۹۔ سورۂ انا انزلناہ ؛

کہتے ہیں کہ "المطلع" بمعنی طلوع ہے۔ مطلع اصل میں اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے طلوع ہوتا ہے۔ "انزلناہ" میں "ہ" کی ضمیر سے اشارہ قرآن مجید کی طرف ہے۔ صیغہ جمع کا استعمال کیا حالانکہ نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ عرب تاکید کے لیے ایک فرد کے کام کو جمع کے صیغہ کے ساتھ بیان کرتے تھے۔ ایسا کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے کرتے تھے ؛

باب ۹۴۰ لَمْ يَكُنْ

مُنْفَكِّيْنَ ـ زَائِلِيْنَ ـ قَيِّمَةٌ ـ اَلْقَائِمَةُ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ـ اَضَافَ الدِّيْنَ اِلَى الْمُؤَنَّثِ ؛

۹۴۰۔ سورۂ لم یکن ؛

"منفکین" ای زائلین "قیمۃ" ای قائمۃ

"دین القیمۃ" میں دین کی اضافت مؤنث کی طرف کی۔

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ ۔ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔ قَالَ وَسَمَّانِيْ ؟ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى ؛

۲۰۶۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں "لم یکن الذین کفروا" پڑھ کر سناؤں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام بھی لیا ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر وہ رونے لگے ؛

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اَبِيْ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ ۔ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اُبَيٌّ آللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ ؟ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِيْ فَجَعَلَ اُبَيٌّ يَبْكِيْ قَالَ قَتَادَةُ فَاُنْبِئْتُ اَنَّهُ قَرَاَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ ؛

۲۰۷۰۔ ہم سے حسان بن ابی حسان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں قرآن (سورۂ لم یکن) پڑھ کر سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ سے اللہ تعالیٰ نے میرا نام بھی لیا تھا؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمھارا نام بھی مجھ سے لیا تھا۔ ابی رضی اللہ عنہ یہ سنکر رونے لگے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضور اکرمؐ

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمُنَادِیْ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ۔ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُقْرِئَكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ آللّٰہُ سَمَّانِیْ لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُکِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ۔

نے انھیں "لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب" پڑھ کر سنائی تھی۔

۲۰۷۱۔ ہم سے احمد بن ابی داؤد ابو جعفر منادی نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی عروبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں قرآن (کی آیت لم یکن) پڑھ کر سناؤں، انھوں نے پوچھا، کیا اللہ نے آپ سے میرا نام بھی لیا تھا؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بولے۔ دونوں جہان کے پالنے والے کی بارگاہ میں میرا ذکر ہوا؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے[1]۔

بَابٌ ۹۴۱ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا۔ قَوْلُہٗ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ۔ یُقَالُ۔ اَوْحٰی لَھَا اَوْحٰی اِلَیْھَا وَوَحٰی لَھَا وَوَحٰی اِلَیْھَا وَاحِدٌ۔

۹۴۱۔ سورۃ اذا زلزلت الارض زلزالھا۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو جو کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا"۔ اوحی الیہا اور وحی لہا۔ اور وحی لہا اور وحی الیہا ہم معنی ہیں۔

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَیْلُ لِثَلَاثَۃٍ۔ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ لَہٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَطَالَ لَھَا فِیْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَۃٍ فَمَا اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِھَا ذٰلِكَ فِی الْمَرْجِ وَالرَّوْضَۃِ کَانَ لَہٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّھَا قَطَعَتْ طِیَلَھَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ کَانَتْ اٰثَارُھَا وَاَرْوَاثُھَا حَسَنَاتٍ لَّہٗ وَلَوْ اَنَّھَا مَرَّتْ بِنَھَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَّسْقِیَ بِہٖ کَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَّہٗ فَھِیَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ

۲۰۷۲۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابو صالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑا تین طرح کے لوگوں کے لیے تین قسم کے نتائج کا حامل ہوتا ہے۔ ایک شخص کے لیے اجر ہے، دوسرے کے لیے وہ پردہ ہے، تیسرے کے لیے وبال ہے جس کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہے وہ شخص ہے جو اسے اللہ کے راستہ میں جہاد کی غرض سے پالتا ہے چراگاہ یا (اس کی بجائے راوی نے یہ کہا) باغ میں اس کی رسی کو دراز کر دیتا ہے (تاکہ خوب گھاس کھائے) چنانچہ وہ گھوڑا چراگاہ یا باغ میں اپنی رسی کے حدود میں جو کچھ بھی کھاتا پیتا ہے وہ بھی اس کے مالک کے لیے آخرت میں اجر و ثواب بن جاتا ہے اور اگر اس گھوڑے نے اپنی رسی تڑالی اور ایک دو کوڑے دھکیلنے کی دوری تک اپنے حدود سے آگے بڑھ گیا تو اس کے

[1] آیت کا مضمون یہ ہے کہ "جو لوگ کافر تھے اہل کتاب اور مشرکین میں سے، وہ باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی۔ (یعنی) اللہ کا ایک رسول جو انھیں پاک صحیفے پڑھ کر سنائے جن میں درست مضامین درج ہوں" حضور اکرمؐ کی زبانی اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اپنے تذکرہ کے متعلق سن کر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے مسرت و خوشی کے آنسو نکل پڑے۔ یقیناً اس وقت آپ کا دل خوف و خشوع سے بھی بھر گیا ہو گا۔ کہ کہیں اللہ کی نعمتوں کے شکر کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو جائے۔

أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَنِوَاءً فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهَا عَلَيَّ إِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ؂

نشانات قدم اور اس کی لید بھی مالک کے لیے اجر و ثواب بن جاتی ہے۔ اور اگر کسی نہر سے گزرتے ہوئے اس میں سے مالک کے قصد و ارادہ کے بغیر خود ہی پانی پی لیا تو یہ بھی مالک کے لیے اجر و ثواب بن جاتا ہے، دوسرا شخص جس کے لیے گھوڑا اس کا پردہ ہے یہ وہ شخص ہے جس نے لوگوں سے بے نیاز رہنے اور (لوگوں کے سامنے غربت کے اظہار سے) بچنے کے لیے اسے پالا ہے اور اس گھوڑے کی گردن پر جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اس کی پیٹھ کا جو حق ہے اسے بھی نہیں بھولا ہے تو گھوڑا اس کے لیے پردہ ہے اور جو شخص گھوڑا اپنے دروازے پر فخر اور نمائش (اور اسلام اور مسلمانوں کی) دشمنی کی غرض سے باندھتا ہے وہ اس کے لیے وبال ہے۔ حضور اکرم ؐ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا (کہ کیا یہ بھی گھوڑے کے حکم میں ہیں؟) آنحضور ؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مجھ پر کوئی خاص آیت سوا اس بے مثال اور جامع آیت کی نازل نہیں کی۔ یعنی "سو جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔"

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ؂

۲۰۷۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے، انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ؐ نے فرمایا کہ اس جامع اور بے مثال آیت کے سوا مجھ پر اس کے بارے میں اور کوئی خاص حکم نازل نہیں ہوا ہے۔ یعنی "سو جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔"

باب ۹۴۲ وَالْعَادِيَاتِ ؂

وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْكَنُوْدُ: اَلْكَفُوْرُ. يُقَالُ فَأَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا. رَفَعْنَ بِهٖ غُبَارًا. لِحُبِّ الْخَيْرِ. مِنْ أَجْلِ حُبِّ الْخَيْرِ. لَشَدِيْدٌ. لَبَخِيْلٌ وَيُقَالُ لِلْبَخِيْلِ شَدِيْدٌ. حُصِّلَ: مُيِّزَ ؂

۹۴۲۔ سورۃ العادیات ؂

مجاہد نے فرمایا کہ "الکنود" ای الکفور۔ بولتے ہیں "فاثرن بہ نقعًا" ای رفعن بہ غبارًا۔ "لحب الخیر" ای من اجل حب الخیر۔ "لشدید" ای البخیل۔ اسی طرح "بخیل" کے لیے بھی شدید استعمال کرتے ہیں۔ "حصّل" اسے میّز ؂

باب ۹۴۳ اَلْقَارِعَةُ ؂

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ. كَغَوْغَاءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهٗ بَعْضًا. كَذٰلِكَ النَّاسُ يَجُوْلُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ كَالْعِهْنِ كَأَلْوَانِ

۹۴۳۔ سورۃ القارعۃ ؂

"کالفراش المبثوث" یعنی پریشان ٹڈیوں کی طرح کہ جیسے وہ ایسی حالت میں ایک دوسرے پر چڑھ جاتی ہیں۔ یہی حال (قیامت کے دن) انسانوں کا ہوگا ایک دوسرے پر گر

العهن ـ وقرأ عبد الله كالصوف ۞

بے ہو نگے "کالعہن" ای کالوان العہن۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی قرأت "کالصوف" کرتے تھے ۞

باب ۹۴۴ ألهاكم ـ

وقال ابن عباس التكاثر من الأموال والأولاد ۞

۹۴۴۔ سورہ الہاکم ۞

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "التکاثر" یعنی مال و اولاد کا زیادہ ہونا۔

باب ۹۴۵ والعصر ۞

وقال يحيى الدهر أقسم به ۞

۹۴۵۔ سورۃ العصر ۞

یحیٰی نے فرمایا کہ "العصر" سے مراد زمانہ ہے۔ اس کی قسم کھائی گئی ہے۔

باب ۹۴۶ ويل لكل همزة ۞

الحطمة ـ اسم النار مثل سقر ولظى ۞

۹۴۶۔ سورہ ویل لکل ہمزۃ ۞

"الحطمۃ" دوزخ کا نام ہے۔ جیسے سقر اور لظی بھی اس کے ناموں میں ہیں۔

باب ۹۴۷ ألم تر ۞

قال مجاهد: أبابيل ـ متتابعة مجتمعة ـ وقال ابن عباس ـ من سجيل هي سنك وكل ۞

۹۴۷۔ سورۃ الم تر ۞

مجاہد نے فرمایا کہ "الم تر" ای الم تعلم۔ مجاہد نے فرمایا کہ "ابابیل" یعنی لگاتار جھنڈ کے جھنڈ پرندے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "من سجیل" میں پتھر اور مٹی مراد ہے ۞

باب ۹۴۸ لإيلاف قريش ۞

وقال مجاهد ـ لإيلاف ألفوا ذلك فلا يشق عليهم في الشتاء والصيف وآمنهم من كل عدوهم في حرمهم قال ابن عيينة لإيلاف لنعمتي على قريش ۞

۹۴۸۔ سورہ لایلاف قریش ۞

مجاہد نے فرمایا کہ "لایلاف" یعنی وہ اس کے خوگر ہو گئے ہیں اس لیے جاڑوں میں (یمن کا سفر) اور گرمیوں میں (شام کا) ان پر گراں نہیں گزرتا۔ "آمنہم" یعنی انھیں ہر طرح کے دشمن سے حدودِ حرم میں امن دیا ۞

باب ۹۴۹ أرأيت ۞

وقال مجاهد ـ يدع ـ يدفع عن حقه يقال هو من دععت ـ يدعون ـ يدعون ـ ساهون ـ لاهون ـ والماعون ـ المعروف كله ـ وقال بعض العرب ـ الماعون ـ الماء ـ وقال عكرمة أعلاها الزكاة المفروضة وأدناها عارية المتاع ۞

۹۴۹۔ سورۂ ارأیت ۞

مجاہد نے فرمایا کہ "یدع" یعنی اس کے حق سے اس کو دھکے دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ "دععت، یدعون" سے نکلا ہے بمعنی یدفعون۔ "ساہون" ای لاہون۔ "الماعون" سے مراد نفع بخش اچھی چیز ہے۔ بعض اہل عرب نے اس کے معنی پانی بتائے ہیں۔ عکرمہ نے فرمایا کہ اس کا سب سے بلند درجہ فرض زکاۃ کی ادائیگی ہے اور سب سے کمتر درجہ کسی سامان کو عاریت پر دینا ہے ۞

باب ۹۵۰ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ ۱۱۰۰

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَانِئَكَ - عَدُوَّكَ ؕ

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَاءِ قَالَ اَتَيْتُ عَلٰى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ ؕ

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ سَاَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ. قَالَتْ نَهَرٌ اُعْطِيَهٗ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ اٰنِيَتُهٗ كَعَدَدِ النُّجُوْمِ رَوَاهُ زَكَرِيَّاءُ وَاَبُو الْاَحْوَصِ وَمُطَرِّفٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ ؕ

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَاِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ النَّهَرُ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ ؕ

باب ۹۵۱ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ؕ

يُقَالُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ - اَلْكُفْرُ. وَلِيَ دِيْنِ اَلْاِسْلَامُ وَلَمْ يَقُلْ دِيْنِيْ لِاَنَّ الْاٰيَاتِ بِالنُّوْنِ. فَحُذِفَتِ الْيَاءُ كَمَا قَالَ يَهْدِيْنِ وَيَشْفِيْنِ. وَقَالَ غَيْرُهٗ لَآ اَعْبُدُ

۹۵۰۔ سورۂ انا اعطیناک الکوثر ؕ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "شانئک" ای عدوک ؕ

۲۰۷۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو اس کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا کہ میں ایک نہر کے کنارے پر پہنچا جس کے دونوں کنارے موتیوں کے کھوکھلے گنبد کے تھے۔ میں نے پوچھا، اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ "کوثر" ہے۔

۲۰۷۵۔ ہم سے خالد بن یزید کاہلی نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے، ان سے ابو عبیدہ نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد" میں نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے" کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ (کوثر) ایک نہر ہے جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہے۔ اس کے دو کنارے ہیں، جن پر کھوکھلے موتی ہیں۔ اس کے برتن ستاروں کی طرح ان گنت ہیں۔ اس حدیث کی روایت زکریا، ابو الاحوص اور مطرف نے ابو اسحاق کے واسطہ سے کی ؕ

۲۰۷۶۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو بشر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید ابن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "کوثر" کے متعلق فرمایا کہ وہ "خیر کثیر" ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے۔ ابو بشر نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے عرض کی، لوگوں کا تو خیال ہے کہ اس سے جنت کی ایک نہر مراد ہے؟ سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جنت کی نہر بھی اس "خیر کثیر" میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور کو دی ہے ؕ

۹۵۱ - سورۂ قل یا ایہا الکافرون

بیان کیا گیا ہے کہ "لکم دینکم" سے مراد کفر ہے اور "لی دین" سے مراد اسلام ہے "دینی" نہیں کہا، کیونکہ اس سے پہلے کی آیات کا ختم نون پر ہوا ہے اس لیے (فواصل کی رعایت کرتے ہوئے) یہاں بھی "یاء" کو حذف کر دیا جیسے بولتے ہیں یہدین، یشفین۔ ان کے

مَا تَعْبُدُوْنَ الْاٰنَ وَلَآ اُجِيْبُكُمْ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِيْ وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ وَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؛

غیر نے کہا کہ آیت "نہ تو میں تمھارے معبودوں کی پرستش کروں گا" یعنی جن معبودوں کی تم اس وقت پرستش کرتے ہو۔ اور نہ میں تمھاری یہ لغویت اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا۔" اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرو گے" اس سے مراد وہ کفار ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اور جو وحی تمھارے رب کی طرف سے نازل کی جاتی ہے ان میں سے بہتوں کو سرکشی اور کفر میں اور بڑھا دیتی ہے"۔

باب ۹۵۲ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ۔

۹۵۲۔ سورہ اذا جاء نصر اللہ ؛

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اِلَّا يَقُوْلُ فِيْهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ؛

۲۰۷۷۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت "جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچی" جب سے نازل ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں آپ یہ دعا نہ کرتے "پاک ہے تیری ذات اے ہمارے رب اور تیرے ہی لیے حمد ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما دے ؛

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ ؛

۲۰۷۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سورۂ فتح کے نازل ہونے کے بعد) اپنے رکوع اور سجدوں میں بکثرت یہ دعا پڑھتے تھے "پاک ہے تیری ذات، اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے حمد ہے اے اللہ! میری مغفرت فرما دے" قرآن مجید کے حکم پر اس طرح آپ عمل کرتے تھے (سورۂ فتح میں آپ کو حمد و استغفار کا حکم ہوا تھا)

باب ۹۵۳ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ؛

۹۵۳۔ " اور آپ اللہ کے دین میں جوق درجوق داخل ہوتے دیکھ لیں" ؛

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالُوْا فَتْحُ الْمَدَائِنِ وَالْقُصُوْرِ قَالَ مَا تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَجَلٌ

۲۰۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے شیوخ بدر سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے" کے متعلق پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ اس سے اشارہ شہروں اور محلات کی فتح کی طرف ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُعِيَتْ لَهُ نَفْسُهُ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا۔ تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ ؛

ابن عباس ؛ تمھارا کیا خیال ہے ؛ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اس میں وفات کی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کی گئی ہے آپ کی وفات کی آپ کو خبر دی گئی ہے " تو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجیے اور اس سے استغفار کیجیے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے"۔ التواب من الناس" وہ شخص ہے جو خطاؤں سے توبہ کرتا رہے ؛

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِيْ مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَانَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ فَمَا رُئِيْتُ أَنَّهُ دَعَانِيْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ۔ قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ؛ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِيْ أَكَذَاكَ تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ؛ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُوْلُ ؛ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَذٰلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا۔ فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُوْلُ ؛

۲۰۸۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے شیوخ بدر کے ساتھ مجلس میں بٹھاتے تھے۔ بعض (عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہ) کو اس پر اعتراض تھا، انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسے آپ مجلس میں ہمارے ساتھ بٹھاتے ہیں، اس کے جیسے تو ہمارے بچے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی وجہ تمھیں معلوم ہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور خود ان کی ذکاوت و ذہانت) پھر انھوں نے ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انھیں شیوخ بدر کے ساتھ بٹھایا (ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں سمجھ گیا کہ آپ نے آج مجھے انھیں دکھانے کے لیے بلایا ہے۔ پھر ان سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے " جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے" بعض حضرات نے کہا کہ جب ہمیں مدد اور فتح حاصل ہو تو اللہ کی حمد اور اس سے استغفار کا ہمیں آیت میں حکم دیا گیا ہے، کچھ لوگ خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے مجھ سے پوچھا ابن عباس! کیا تمھارا بھی یہی خیال ہے ؛ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ پوچھا، پھر تمھاری کیا رائے ہے میں نے عرض کی کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضور کو یہی چیز بتائی ہے اور فرمایا ہے کہ " جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے" یعنی پھر یہ آپ کی وفات کی علامت ہے۔" اس لیے آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجیے اور اس سے استغفار کیجیے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم نے کہا۔

باب ۹۵۴ تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؛

تَبَابٌ ؛ خُسْرَانٌ۔ تَتْبِيْبٌ : تَدْمِيْرٌ۔

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ

۹۵۴۔ سورہ تبت یدا ابی لہب وتب ؛

" تباب" ای خسران۔ " تتبیب" ای تدمیر ؛

۲۰۸۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهُ فَقَالُوا مَنْ هٰذَا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟ قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ وَقَدْ تَبَّ هٰكَذَا قَرَأَهَا الْأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ قَوْلُهُ وَتَبَّ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۔

مرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا لیجئے" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارا "یا صباحاہ"[1] قریش نے کہا یہ کون ہے؟ پھر وہاں سب آ کر جمع ہو گئے۔ آنحضور نے ان سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں بتاؤں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے سے نکلنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہمیں جھوٹ کا آپ سے تجربہ نہیں ہے۔ آنحضور نے فرمایا۔ پھر میں تمہیں شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ اس پر ابولہب بولا، تو تباہ ہو، کیا تو نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا۔ پھر آنحضور وہاں سے چلے آئے اور آپ پر یہ آیت نازل ہوئی "دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے ابولہب کے اور وہ برباد ہو گیا، نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی ہی"۔

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ فَنَادَىٰ يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ أَوْ مُمَسِّيكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ۔ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ إِلَىٰ آخِرِهَا۔ قَوْلُهُ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۔

۲۰۸۲۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابومعاویہ نے خبر دی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بطحا کی طرف تشریف لے گئے اور پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارا "یا صباحاہ" قریش اس آواز پر آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آنحضور نے ان سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں بتاؤں کہ دشمن تم پر صبح کے وقت یا شام کے وقت حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور نے فرمایا تو میں تمہیں شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے ابولہب بولا تم تباہ ہو جاؤ۔ کیا تم نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "تبت یدا ابی لہب" آخر تک اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ایک شعلہ زن آگ میں پڑے گا"۔

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۲۰۸۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے آپ کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ

[1] دشمن کے حملہ کے خطرہ کے وقت اپنی قوم کو تنبیہ کرنے کے لیے اہل عرب ان الفاظ کے ساتھ پکارا کرتے تھے۔ آنحضور کو بھی ان کے کفر و شرک اور جہالت کے خلاف انھیں تنبیہ کرنا اور ڈرانا تھا اس لیے آپ نے انھیں اس طرح پکارا جس طرح دشمن کے خطرہ کے وقت پکارا جاتا تھا۔

قَالَ اَبُوْلَهَبٍ تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ - وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ تَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ - فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ - يُقَالُ مِنْ مَّسَدٍ لِيْفِ الْمُقْلِ وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِيْ فِي النَّارِ ؛

عنہا نے بیان کیا کہ ابولہب نے کہا تھا کہ تو تباہ ہو کیا تو نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا ؛ اس پر آیت "تبت یدا ابی لہب" نازل ہوئی۔ اور اس کی بیوی بھی (شعلہ زن آگ میں پڑے گی) جو لکڑیاں لادکر لانے والی ہے" مجاہد نے فرمایا کہ "لکڑیاں لادکر لانے والی" سے مراد یہ ہے کہ وہ چغل خوری کرتی تھی (اور آنحضور اور مشرکین کے درمیان دشمنی کی آگ بھڑکاتی تھی)" اس کی گردن میں رسی پڑی ہوگی خوب بٹی ہوئی" کہتے ہیں کہ اس سے مراد گوگل کی رسی[1] ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس سے مراد وہ زنجیر ہے جو دوزخ میں اس کے گلے میں پڑی ہوگی۔

بَاب ۹۵۵ قَوْلُهٗ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

يُقَالُ لَا يُنَوَّنُ اَحَدٌ اَيْ وَاحِدٌ ؛

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "قل ہو اللہ احد"

بعض نے کہا کہ "احد" کی تنوین نہیں پڑھی جائے گی (جبکہ آگے کے لفظ سے اس کا وصل ہو) واحد کے معنی میں ہے۔

۲۰۸۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ قَوْلُهٗ اللّٰهُ الصَّمَدُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّيْ اَشْرَافَهَا الصَّمَدَ - قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ هُوَ السَّيِّدُ الَّذِيْ انْتَهٰى سُوْدَدُهٗ ؛

۲۰۸۴ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ مجھے ابن آدم (انسان) نے جھٹلایا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہیں تھا۔ مجھے اس نے گالی دی، حالانکہ اس کے لیے یہ بھی مناسب نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ اللہ نے جس طرح مجھے پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے دوبارہ نہیں زندہ کرے گا۔ حالانکہ میرے لیے دوبارہ زندہ کرنے سے پہلی مرتبہ پیدا کرنا آسان نہیں ہے[2]۔ اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے اللہ نے اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میں ایک ہوں، بے نیاز ہوں۔ نہ میرے کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ بے نیاز ہے" عرب اپنے سرداروں کو "صمد" کہتے تھے۔ ابووائل نے فرمایا کہ "صمد" اس سردار کو کہتے ہیں جس پر سرداری ختم ہو۔

۲۰۸۵ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّبَنِيْ

۲۰۸۵ - ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالیٰ کا

[2] یعنی اللہ کے لیے دونوں برابر ہیں اور ہر چیز کا عدم و وجود صرف اس کے اشارے وحکم پر موقوف ہے لیکن یہاں انسانی فہم کے مطابق گفتگو ہو رہی ہے کہ جس اللہ نے کسی نمونہ کے بغیر انسان کو پیدا کیا ہے، کیا اسے مارنے کے بعد دوبارہ اسے نہیں پیدا کر سکتا۔

[1] یعنی جس رسی سے لکڑی کے گٹھے باندھ کر جنگل سے لایا کرتی تھی ایک دن اسی طرح وہ لکڑیاں لا رہی تھی، رسی اس کے گلے میں پڑی ہوئی تھی۔ بوجھ سے تھک کر ایک پتھر پر آرام کرنے کے لیے بیٹھ گئی۔ ایک فرشتہ نے پیچھے سے آکر اس کی رسی کھینچی اور اس کا گلا گھونٹ دیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ آیت میں وہی رسی مراد ہے۔

ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ اَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ اَنْ يَقُوْلَ اِنِّيْ لَنْ اُعِيْدَهٗ كَمَا بَدَاْتُهٗ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ اَنْ يَقُوْلَ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ كُفُوًا وَّكَفِيْئًا وَّكِفَاءً وَّاحِدٌ۔

ارشاد ہے) ابن آدم نے مجھے جھٹلایا۔ حالانکہ اس کے لیے مناسب نہیں تھا اس نے مجھے گالی دی۔ حالانکہ اسے اس کا حق نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ میں اسے دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا جیسا کہ میں نے اسے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ اس کا گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔ حالانکہ میں بے نیاز ہوں۔ میرے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں۔ اور نہ کوئی میرے برابر ہے۔ "کفوا" اور "کفیئا" اور "کفاء" ہم معنی ہیں۔

باب ۹۵۶ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ غَاسِقٌ اَللَّيْلُ۔ اِذَا وَقَبَ غُرُوْبُ الشَّمْسِ يُقَالُ اَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ وَقَبَ اِذَا دَخَلَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَّاَظْلَمَ۔

۹۵۶۔ سورۂ قل اعوذ برب الفلق

مجاہد نے فرمایا کہ "غاسق" یعنی رات ہے۔ "اذا وقب" سورج کا ڈوب جانا مراد ہے۔ بولتے ہیں "ابین من فرق و فلق الصبح"۔ "وقب" یعنی جب تاریکی ہر جائے اور سورج غائب ہو جائے۔

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَّعَبْدَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عاصم اور عبدہ نے، ان سے زر بن حبیش نے بیان کیا انھوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے بیان کیا کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا (جبریل علیہ السلام کی زبانی) اور میں نے اسی طرح کہا۔ چنانچہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔

باب ۹۵۷ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْوَسْوَاسُ اِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَهَبَ وَاِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللّٰهُ ثَبَتَ عَلٰى قَلْبِهٖ۔

۹۵۷۔ سورۂ قل اعوذ برب الناس

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "الوسواس" کے متعلق فرمایا کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے کوکھ میں مارتا ہے۔ پھر جب وہاں اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو وہ بھاگ جاتا ہے اور اگر اللہ کا نام نہ لیا گیا تو اس کے دل پر جم جاتا ہے۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا۔ فَقَالَ اُبَيٌّ

۲۰۸۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے زر بن حبیش نے (سفیان نے کہا) اور ہم سے عاصم نے (بھی) حدیث بیان کی، ان سے زر نے بیان کیا کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا یا ابا المنذر! آپ کے بھائی (دینی) تو یہ کہتے ہیں (سورۂ معوذتین کے

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ قَالَ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

متعلق ، ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آنحضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ (جبریل علیہ السلام کی زبانی) مجھ سے کہا گیا اور میں نے کہا، ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا[لہ]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

فَضَائِلُ الْقُرْاٰنِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

قرآن کے فضائل

باب ۹۵۸ كَيْفَ نُزُوْلُ الْوَحْيِ - وَاَوَّلُ مَا نَزَلَ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - اَلْمُهَيْمِنُ الْاَمِيْنُ - اَلْقُرْاٰنُ اَمِيْنٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهٗ ؞

۹۵۸ - وحی کا نزول کس طرح ہوتا تھا اور سب سے پہلے کونسی آیت نازل ہوئی ؛ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "المھیمن" امین کے معنی میں ہے۔ قرآن اپنے سے پہلے کی ہر کتاب سماوی کا امین ہے۔

[لہ] ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ رائے منسوب کی جاتی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ "معوذتین" قرآن میں سے نہیں ہیں بلکہ آپ کا خیال یہ تھا کہ یہ آیتیں وقتی ضرورت کے لیے نازل ہوئی تھیں جیسے اعوذ باللہ ہے۔ اس لیے انھیں قرآن میں داخل کرنا صحیح نہیں ہے، آپ کہتے تھے کہ خود معوذتین کی ابتدا "قل" (آپ کہیئے) سے ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری دعاؤں کی طرح اس کی بھی آپ کو تعلیم دی گئی تھی۔ بہت سے علماء نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت ہی کو سرے سے غلط ٹھہرایا ہے اور اس کی سند کو کمزور بتایا ہے۔ نووی رحمۃ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ معوذتین اور سورۂ فاتحہ قرآن مجید کا جزو ہیں اگر امت کے اس اجماع کے خلاف کوئی اس کو نہیں مانتا اور ان میں سے کسی ایک سورہ کے بھی قرآن میں سے ہونے کا انکار کرتا ہے تو یہ کفر ہے۔ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت باطل اور بے بنیاد ہے۔ ابن حزم نے بھی اسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر ایک تہمت قرار دیا ہے۔ علماء نے تفصیل کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت نقل کی ہے۔ آپ کے تمام ان شاگردوں نے جو قرآن کی قراءت کے امام ہیں اور آپ سے قراءت نقل کرتے ہیں، سب ہی معوذتین کو قرآن کا جزو مانتے ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر سال مسجد نبوی میں تراویح پڑھتے تھے۔ امام ظاہر ہے کہ معوذتین بھی پڑھتے رہے ہوں گے لیکن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی موقعہ پر ثابت نہیں کہ آپ نے ان کے قرآن سے ہونے کا انکار کیا ہو۔ اس لیے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت قطعاً لغو اور بے بنیاد ہے جس سند سے یہ قول نقل کیا گیا ہے اس کے بعض راویوں کو محدثین کے کمزور لکھا ہے۔ اس سے بھی قطع نظر تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ معوذتین بھی قرآن کا جزو ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اگر انکار کی نسبت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو جن روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے اس میں یہ کہیں نہیں ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے وحی الٰہی اور تالیف سماوی سے انکار کیا۔ صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ کے نزدیک معوذتین قرآن مجید سے ممتاز اور ایک الگ چیز ہیں۔ بالکل یہی صورت احناف اور بعض دوسرے ائمہ کے یہاں بسم اللہ کی ہے۔ کہ وحی منزل تو یہ سب کے یہاں ہے۔ صرف احناف کے نزدیک اس کا وہ حکم نہیں ہے جو قرآن مجید کی تمام دوسری سورتوں کا ہے یعنی احناف یہ مانتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے لیکن اس کے باوجود ایک حیثیت سے اسے خارج بھی سمجھتے ہیں اور قرآن مجید کی تمام دوسری سورتوں اور اس میں بعض احکام میں فرق کرتے ہیں مثلاً یہی کہ جہری نمازوں میں احناف کے نزدیک بسم اللہ جہر کے ساتھ نہ پڑھنا چاہیئے اسی طرح کی رائے (اگر اس نسبت کو صحیح مان لیا جائے) یقیناً ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی معوذتین کے بارے میں رہی ہوگی۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا ٭

۲۰۸۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا اور انھیں عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں دس سال تک قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ میں بھی دس سال تک آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا۔

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ۔ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ۔ قَالَ أَبِي قُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ٭

۲۰۸۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ان سے ابوعثمان نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بات کرنے لگے۔ اس وقت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس موجود تھیں۔ حضور اکرم نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہیں یا اسی طرح کے الفاظ آپ نے فرمائے۔ ام المؤمنین نے کہا کہ دحیۃ الکلبی رضی اللہ عنہ۔ جب آپ کھڑے ہوئے، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا خدا گواہ ہے اس وقت بھی میں انھیں دحیۃ الکلبی ہی سمجھتی رہی۔ بالآخر جب میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا جس میں آپ نے جبریل علیہ السلام کی خبر سنائی (تب مجھے حقیقت حال معلوم ہوئی) یا اسی طرح کے الفاظ بیان کیے (معتمر نے بیان کیا کہ) میرے والد (سلیمان) نے کہا میں نے ابوعثمان سے کہا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٭

۲۰۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید المقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو ایسے ہی معجزات عطا کیے گئے جو ان کے زمانہ کے مطابق ہوں کہ (انھیں دیکھ کر) لوگ ان پر ایمان لائیں۔ اور مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ وحی (قرآن) ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کی ہے۔ اس لیے مجھے امید ہے کہ میں تمام انبیاء میں اپنے تبعین کی حیثیت سے سب سے بڑھ کر رہوں گا۔

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ اللهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى

۲۰۹۱۔ ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح بن کیسان نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر متواتر وحی نازل کرتا رہا۔

رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ ؛

اور آپ کی وفات کے قریبی زمانہ میں تو وحی کا سلسلہ اور بڑھ گیا تھا۔ پھر اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ مَا أُرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؛

۲۰۹۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سُنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے اور ایک یا دو راتوں میں (تہجد کے لیے) نہ اٹھ سکے تو ایک عورت آنحضور کے پاس آئی اور کہنے لگی۔ محمدؐ! میرا خیال ہے کہ تمھارے شیطان نے تمھیں چھوڑ دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی "قسم ہے دن کی روشنی کی جب وہ قرار پکڑلے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے"۔

بَاب ۹۵۹ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ؛

۹۵۹۔ قرآن مجید قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا۔ (اللہ تعالی کا ارشاد ہے) "قرآنًا عربیًا" اور "واضح عربی زبان میں"۔

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ فَأَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنْ يَنْسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ؛

۲۰۹۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ نے بیان کیا۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت، سعید بن عاص عبداللہ بن زبیر، عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو مصحفوں میں لکھیں اور فرمایا کہ اگر قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلہ میں تمھارا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اس لفظ کو قریش کی زبان کے مطابق لکھو کیونکہ قرآن انھی کی زبان پر نازل ہوا ہے۔ چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ

۲۰۹۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی۔ ح۔ اور مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبر دی، کہا کہ مجھے صفوان بن یعلی بن امیہ نے خبر دی کہ یعلی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھتا جب آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ چنانچہ جب حضور اکرم مقام جعرانہ میں قیام پذیر تھے، آپ کے اوپر کپڑے سے سایہ کر دیا گیا تھا اور آپ کے ساتھ آپ کے چند صحابہ موجود تھے کہ ایک شخص جو خوشبو میں بسا ہوا تھا آیا۔

بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى أَنْ تَعَالَ. فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ ؂

اور عرض کی یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے خوشبو میں بسا ہوا ایک جبہ پہن کر احرام باندھا ہو۔ تھوڑی دیر کے لیے آنحضورؐ نے دیکھا اور پھر آپ پر وحی آنا شروع ہوگئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ سے بلایا۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ آئے اور اپنا سر (اس کپڑے کے جس سے آنحضورؐ کے لیے سایہ کیا گیا تھا) اندر کر لیا۔ آنحضورؐ کا چہرہ اس وقت سرخ ہو رہا تھا اور آپ تیزی سے سانس لے رہے تھے (ثقل وحی کی وجہ سے) تھوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی۔ پھر یہ کیفیت دور ہوگئی اور آپ نے دریافت فرمایا کہ جس نے ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق مسئلہ پوچھا تھا وہ کہاں ہے؛ اس شخص کو تلاش کر کے آنحضورؐ کے پاس لایا گیا، آپ نے ان صاحب سے فرمایا، جو خوشبو تمھارے بدن یا کپڑے پر لگی ہوئی ہے اسے تین مرتبہ دھولو اور جبہ کو اتار دو پھر عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو۔

باب ۹۶۰ جَمْعِ الْقُرْآنِ ؂

۹۶۰۔ جمع قرآن ؂

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ. قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِذٰلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ. قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ

۲۰۹۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید بن سباق نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ یمامہ میں (صحابہ کی بہت بڑی تعداد کے) شہید ہو جانے کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا اس وقت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس ہی موجود تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ یمامہ کی جنگ میں بہت بڑی تعداد میں قرآن کے قاریوں کی شہادت ہوگئی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اسی طرح کفار کے ساتھ دوسری جنگوں میں بھی قراءِ قرآن بڑی تعداد میں قتل ہو جائیں گے اور یوں قرآن کے جاننے والوں کی بہت بڑی تعداد ختم ہو جائے گی۔ اس لیے میرا خیال ہے کہ آپ قرآن مجید کو (باقاعدہ صحیفوں میں) جمع کرنے کا حکم دے دیں گے۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ایک ایسا کام کس طرح کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی زندگی میں) نہیں کیا؛ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ اللہ گواہ ہے یہ تو ایک کارِ خیر ہے۔ عمر یہ بات مجھ سے مسلسل کہتے رہے اور آخر اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ میں مجھے بھی شرحِ صدر عطا فرمایا اور اب میری بھی وہی رائے ہوگئی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ کی ہے زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ (زید رضی اللہ

مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ. ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ. ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

عنہ) جوان اور عقل مند ہیں، آپ کو معاملہ میں متہم بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی لکھتے تھے اس لیے آپ قرآن مجید کو پوری تلاش اور عرق ریزی کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیجیے۔ اللہ گواہ ہے۔ اگر لوگ مجھے کسی پہاڑ کو بھی اس کی جگہ سے دوسری جگہ ہٹانے کے لیے کہتے تو میرے لیے یہ کام اتنا اہم نہیں تھا جتنا کہ ان کا یہ حکم کہ میں قرآن مجید کو جمع کر دوں۔ میں نے اس پر کہا کہ آپ لوگ ایک ایسے کام کو کرنے کی ہمت کیسے کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں کیا تھا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ گواہ ہے۔ یہ ایک عمل خیر ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ جملہ برابر دہراتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ان کی اور عمر رضی اللہ عنہما کی طرح شرح صدر عنایت فرمایا۔ چنانچہ میں نے قرآن مجید (جو مختلف چیزوں پر لکھا ہوا موجود تھا) کی تلاش شروع کی اور قرآن مجید کو کھجور کی چھلی ہوئی شاخوں پتلے پتھروں سے (جن پر اس زمانہ میں لکھا جاتا تھا اور جن پر قرآن مجید بھی لکھا گیا تھا) اور لوگوں کے سینوں (قرآن کے حافظوں کے حافظہ) کی مدد سے جمع کرنے لگا۔ سورۂ توبہ کی آخری آیتیں مجھے ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں۔ یہ چند آیات مکتوب شکل میں ان کے سوا اور کسی کے پاس نہیں تھیں، وہ آیتیں "لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیزٌ علیہ ما عنتم" سے سورۂ براءۃ (توبہ) کے خاتمہ تک۔ جمع کے بعد قرآن مجید کے صحیفے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ تھے۔ پھر ان کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے جب تک وہ زندہ رہے اپنے ساتھ رکھا۔ پھر وہ ام المؤمنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس محفوظ رہے۔

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ إِرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى. فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ

۲۰۹۶۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن ملک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ ارمینیہ اور آذربیجان کی فتح کے سلسلہ میں شام کے غازیوں کے لیے جنگ کی تیاریوں میں مصروف تھے تاکہ وہ اہل عراق کو ساتھ لے کر جنگ کریں۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی قراءت کے اختلاف کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امیر المؤمنین! اس سے پہلے کہ یہ امت (مسلمہ) بھی یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنے لگے آپ اس کی خبر لیجیے۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کہلایا کہ صحیفے (جنھیں زید رضی اللہ عنہ نے

الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ. فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ ؛

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا تھا اور جن پر مکمل قرآن مجید لکھا ہوا تھا، ہمیں دیدیں تاکہ ہم انھیں مصحفوں میں (کتابی شکل میں) نقل کروالیں ۔ پھر اصل ہم آپ کو لوٹا دیں گے ۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیے اور آپ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن العاص، عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو مصحفوں میں نقل کرلیں ۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس جماعت کے تین قریشی اصحاب سے فرمایا کہ اگر آپ حضرات کا قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلہ میں زید رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اسے قریش کی زبان کے مطابق لکھ لیں ۔ کیونکہ قرآن مجید نازل بھی قریش ہی کی زبان میں ہوا تھا ۔ چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا اور جب تمام صحیفے مختلف مصاحف میں نقل کر لیے گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ان صحیفوں کو حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس لوٹا دیا اور اپنی سلطنت کے ہر علاقہ میں نقل شدہ مصحف کا ایک ایک نسخہ بھجوا دیا اور حکم دیا کہ اس کے سوا کوئی چیز اگر قرآن کی طرف منسوب کی جاتی ہے خواہ وہ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو تو اسے جلا دیا جائے ۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی، انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ جب ہم (عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں) مصحف کی صورت میں قرآن مجید کو نقل کر رہے تھے تو مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہیں ملی ۔ حالانکہ میں اس آیت کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا اور آپ اس کی تلاوت کیا کرتے تھے ۔ پھر ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی ۔ وہ آیت یہ تھی "من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه" چنانچہ ہم نے یہ آیت اس کی سورت میں مصحف میں لکھ دی ؛

بَابُ ۹۶۱ كَاتِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۹۶۱ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ؛

۲۰۹۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبِعِ الْقُرْآنَ فَتَتَبَّعْتُ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ

۲۰۹۷ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن سباق نے بیان کیا اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں مجھے بلایا اور فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھتے تھے اس لیے قرآن (جمع کرنے کے لیے) تلاش کیجیے ۔ سورۂ توبہ کی آخری دو آیتیں مجھے ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں ۔ ان کے سوا اور کہیں یہ دو آیتیں نہیں

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ اِلٰى اٰخِرِهٖ ۔

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُ لِيْ زَيْدًا وَلْيَجِئْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ اَوِ الْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنِيْ فَاِنِّيْ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ ۔

باب ۹۶۲ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ ۔

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتَّى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ ۔

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهٖ

مل رہی تھیں۔ وہ آیتیں یہ تھیں "لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم" آخر تک ۔

۲۰۹۸۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید کو میرے پاس بلاؤ اور ان سے کہو کہ تختی، دوات اور ہڈی (لکھنے کا سامان) لے کر آئیں یا (راوی نے اس کے بجائے) ہڈی اور دوات (کہا) پھر (جب وہ آگئے) آنحضور نے فرمایا کہ لکھو "لا یستوی القاعدون الخ" حضور اکرم کے پیچھے عمرو بن ام مکتوم تھے جو نابینا تھے۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر آپ کا میرے بارے میں کیا حکم ہے، میں تو نابینا ہوں؛ چنانچہ پہلی آیت کی جگہ "لا یستوی القاعدون من المؤمنین فی سبیل اللہ غیر اولی الضرر" نازل ہوئی ۔

۹۶۲۔ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا ۔

۲۰۹۹۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی کی مجھے ایک طریقہ کے مطابق تعلیم دی لیکن میں ان کی طرف رجوع کرتا رہا اور مسلسل ان سے اس میں اضافہ کے لیے کہتا رہا۔ (امت کی سہولت کیلیے) اور وہ اس میں اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ انھوں نے سات طریقوں کے مطابق مجھے پڑھایا ۔

۲۱۰۰۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی ان سے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان نماز میں پڑھتے سنا میں نے ان کی قرارت کو غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ وہ سورت دوسرے

فاذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم يقرئنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فكدت اساوره في الصلوٰة فتصبرت حتى سلم فلببته بردائه فقلت من اقرأك هذه السورة التي سمعتك تقرأ قال اقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت كذبت فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اقرأنيها على غير ما قرأت فانطلقت به اقوده الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اني سمعت هذا يقرأ بسورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسله اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك انزلت ثم قال اقرأ يا عمر فقرأت القراءة التي اقرأني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك انزلت ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فاقرءوا ما تيسر منه ۔

باب ۹۶۳ تاليف القرآن

۲۱۰۱ ۔ حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام بن يوسف ان ابن جريج اخبرهم قال واخبرني يوسف بن ماهك قال اني كنت عند عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها اذ جاءها عراقي فقال اي الكفن خير قالت ويحك وما يضرك قال يا ام المؤمنين اريني مصحفك قالت لم قال لعلي اولف القرآن عليه فانه يقرأ غير مؤلف قالت وما يضرك ايه قرأت قبل انما نزل اول ما نزل منه سورة من المفصل فيها ذكر الجنة والنار حتى اذا ثاب الناس الى الاسلام نزل

طریقہ سے پڑھ رہے ہیں۔ حالانکہ مجھے اس طرح آنحضور ؐ نے نہیں پڑھایا تھا۔ قریب تھا کہ میں ان کا سر نماز ہی میں پکڑ لیتا لیکن میں نے بڑی مشکل سے صبر کیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر سے ان کی گردن باندھ کر پوچھا، یہ سورہ جو میں نے ابھی تمھیں پڑھتے ہوئے سنی ہے، تمھیں کس نے اس طرح پڑھائی ہے؟ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی طرح پڑھائی ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔ خود حضور اکرم ؐ نے مجھے اس سے مختلف دوسرے طریقہ سے پڑھائی جس طرح تم پڑھ رہے تھے۔ بالآخر میں انھیں کھینچتا ہوا حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اس شخص سے سورہ فرقان ایسے طریقوں سے پڑھتے سنی جن کی آپ نے مجھے تعلیم نہیں دی ہے۔ حضور اکرم ؐ نے فرمایا پہلے انھیں چھوڑ دو۔ ہشام! پڑھ کر سناؤ، انھوں نے آنحضور ؐ کے سامنے بھی اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے انھیں نماز میں پڑھتے سنا تھا۔ آنحضور ؐ نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر فرمایا عمر! اب تم پڑھ کر سناؤ۔ میں نے اس طرح پڑھا جس طرح آنحضور ؐ نے مجھے تعلیم دی تھی۔ آنحضور ؐ نے اسے بھی سن کر فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ یہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے پس تمھیں جس طرح آسان ہو پڑھو۔

۹۶۳ ۔ قرآن مجید کی ترتیب و تدوین:

۲۱۰۱ ۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، بیان کیا کہ مجھے یوسف ابن ماہک نے خبر دی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عراقی ان کے پاس آیا، اور پوچھا کہ کس طرح کا کفن افضل ہے؟ ام المؤمنین رضؓ نے فرمایا افسوس تمھیں (یہ مسئلہ جانے بغیر) کیا نقصان ہے۔ پھر اس شخص نے کہا کہ ام المؤمنین! مجھے اپنا مصحف دکھا دیجیے۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا تا کہ میں بھی قرآن مجید اسی ترتیب کے مطابق پڑھوں کیونکہ لوگ بغیر ترتیب کے پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم جو آیت بھی (دوسری سورت پڑھنے سے پہلے) پڑھو، تمھیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ مفصلات میں سب سے پہلے وہ سورت نازل ہوئی جس میں جنت اور دوزخ کا

الحلال والحرام۔ ولو نزل اول شيء لا تشربوا الخمر لقالوا لا ندع الخمر ابدا لقد نزل بمكة على محمد صلى الله عليه وسلم واني لجارية العب بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر۔ وما نزلت سورة البقرة والنساء الا وانا عنده۔ قال فاخرجت له المصحف فاملت عليه اى السورة۔

ذکر ہے۔ پھر جب لوگوں کا اسلام کی طرف رجوع شروع ہوا تو حلال وحرام کے مسائل نازل ہوئے۔ اگر پہلے ہی یہ حکم نازل ہوجاتا کہ "شراب مت پیو" تو وہ کہتے کہ ہم شراب کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ اور اگر پہلے ہی یہ حکم نازل ہوجاتا کہ "زنا مت کرو" تو وہ کہتے کہ زنا ہم کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے بجائے مکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت جب میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی یہ آیت نازل ہوئی "بل الساعۃ موعدہم والساعۃ ادھی وامر" لیکن سورۂ بقرہ اور سورہ نساء (جن میں احکام ہیں) اس وقت نازل ہوئیں جب میں حضور اکرمؐ کے پاس تھی۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے اس عراقی کے لیے مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیات کی تفصیل لکھوائی

۲۱۰۲۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن ابي اسحاق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد سمعت ابن مسعود يقول في بني اسرائيل والكهف ومريم وطه والانبياء انهن من العتاق الاول وهن من تلادي۔

۲۱۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا انھوں نے عبدالرحمن بن یزید سے سنا اور انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف، سورۂ مریم، سورۂ طٰہٰ اور سورۂ انبیاء کے متعلق فرمایا کہ پانچوں سورتیں سب سے عمدہ ہیں جو ابتدا میں نازل ہوئی تھیں اور ان کا نزول ابتدا ہی میں ہوا تھا۔ (لیکن اس کے باوجود ترتیب کے اعتبار سے یہ مؤخر ہیں)

۲۱۰۳۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة انبانا ابو اسحاق سمع البراء رضي الله عنه قال تعلمت سبح اسم ربك قبل ان يقدم النبي صلى الله عليه وسلم۔

۲۱۰۳۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابواسحاق نے خبر دی، انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے سورۂ "سبح اسم ربک" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ آنے سے پہلے ہی سیکھ لی تھی۔

۲۱۰۴۔ حدثنا عبدان عن ابي حمزة عن الاعمش عن شقيق قال قال عبد الله قد علمت النظائر التي كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرؤهن اثنين اثنين في كل ركعة فقام عبد الله ودخل معه علقمة وخرج علقمة فسألناه فقال عشرون سورة من اول المفصل على تاليف ابن مسعود آخرهن الحواميم حم الدخان وعم يتساءلون۔

۲۱۰۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ان مماثل سورتوں کو جانتا ہوں جنھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو دو پڑھتے تھے۔ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے (مجلس سے اور اپنے گھر میں) چلے گئے۔ علقمہ بھی آپ کے ساتھ اندر گئے۔ جب علقمہ رحمۃ اللہ علیہ باہر نکلے تو ہم نے ان سے پوچھا (انھیں سورتوں کے متعلق) آپ نے بیان کیا کہ مفصلات کی ابتدائی بیس سورتیں ہیں اور ان میں آخر کی حٰم والی سورتیں اور سورۂ عم یتساءلون۔

باب ۹۶۴ كان جبريل يعرض القرآن على النبي صلى الله عليه وسلم

وقال مسروق عن عائشة عن فاطمة

۹۶۴۔ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کا دور کرتے تھے اور مسروق نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ علیہا السلام نے بیان

عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي ؛

کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے بتایا کہ جبریل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآن مجید کا دَور کرتے ہیں اور اس سال انھوں نے مجھ سے دو مرتبہ دَور کیا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میری مدتِ حیات پوری ہو گئی ہے ؛

۲۱۰۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ ؛

۲۱۰۵ ۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ، ان سے زہری نے ، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت کی تو کوئی حد و انتہا ہی نہیں تھی ۔ کیونکہ رمضان کے مہینوں میں جبریل علیہ السلام آپ سے آ کر ہر رات ملتے تھے یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو جاتا ۔ آپ ان راتوں میں حضور اکرم کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے ۔ جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو اس زمانہ میں آنحضورؐ تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی ہو جاتے تھے ۔

۲۱۰۶ ۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ ؛

۲۱۰۶ ۔ ہم سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکرؓ نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو حصین نے ، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دَور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آنحضورؐ کی وفات ہوئی تھی اس میں آپ نے آنحضورؐ کے ساتھ دو مرتبہ دَور کیا ۔ آنحضورؐ ہر سال دس دن کا اعتکاف کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا ؛

باب ۹۶۵ الْقُرَّاءُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۹۶۵ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ جو قرآن مجید کی قرأت میں امتیاز رکھتے تھے ؛

۲۱۰۷ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؛

۲۱۰۷ ۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو نے ، ان سے ابراہیم نے ، ان سے مسروق نے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی ہے جب سے میں نے آنحضورؐ کو یہ کہتے سنا کہ قرآن مجید کو چار اصحاب سے حاصل کرو ۔ عبد اللہ بن مسعود، سالم، معاذ اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہم ؛

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً۔ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ۔ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ ؛

۲۱۰۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ گواہ ہے۔ میں نے تقریباً ستر سورتیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر حاصل کی ہیں، اللہ گواہ ہے حضور اکرمؐ کے صحابہ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن مجید کا جاننے والا ہوں حالانکہ میں ان سے افضل و بہتر نہیں ہوں۔ شقیق نے بیان کیا کہ پھر میں مجلس میں بیٹھا تاکہ صحابہ کی رائے سن سکوں کہ وہ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں لیکن میں نے کسی سے اس کی تردید نہیں سُنی ؛

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ ؛

۲۱۰۹۔ مجھ سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انھیں سفیان نے خبر دی انھیں اعمش نے خبر دی، انھیں ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ ہم حمص میں تھے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف پڑھی تو ایک شخص بولا کہ اس طرح نہیں نازل ہوئی تھی، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس سُورت کی تلاوت کی تھی اور آپ نے میری قرأت کی تحسین فرمائی تھی آپ نے محسوس کیا کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آرہی تھی، تو فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے متعلق کذب بیانی اور شراب نوشی جیسے گناہ ایک ساتھ کرتا ہے۔ پھر آپ نے اس پر حد جاری کروائی ؛

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ۔ أَيْنَ أُنْزِلَتْ وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَ أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللَّهِ تُبَلِّغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ ؛

۲۱۱۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، کتاب اللہ کی جو سورت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور کتاب اللہ کی جو آیت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھتا ہے اور اونٹ ہی اس کے پاس مجھے پہنچا سکتے ہیں (یعنی دور کی مسافت ہے) تب بھی میں اس کے پاس پہنچوں گا (اور اس سے علم حاصل کروں گا)

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

۲۱۱۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن مجید کو کن حضرا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْأَنْصَارِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُوْزَيْدٍ تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ ؛

نے جمع کیا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ چار اصحاب نے اور چاروں انصار کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید رضوان اللہ علیہم، اس روایت کی متابعت فضل نے حسین بن واقد کے واسطہ سے کی ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ؛

۲۱۱۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْاٰنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ. أَبُو الدَّرْدَاءِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُوْزَيْدٍ. قَالَ وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ ؛

۲۱۱۲ - ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثابت بنانی اور ثمامہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک قرآن مجید کو چار اصحاب کے سوا اور کسی نے جمع نہیں کیا تھا، ابو درداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوزید رضی اللہ عنہ کے وارث ہم ہوئے ہیں۔

۲۱۱۳ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَّحْنِ أُبَيٍّ وَأُبَيٌّ يَقُوْلُ. أَخَذْتُهُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَآ أَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا ؛

۲۱۱۳ - ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی۔ انھیں سفیان نے، انھیں حبیب بن ابی ثابت نے، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے اچھے قاری ہیں، اس کے باوجود ہم اُبی کی قراءت (اگر کسی آیت کی تلاوت منسوخ ہوگئی ہے، چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے حاصل کیا ہے۔ میں اسے کسی اور وجہ سے اسے نہیں چھوڑتا (کیونکہ چھوڑنے کی وجہ آنحضورؐ ہی کا ارشاد ہوتا ہے کہ آیت منسوخ ہوگئی) اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ" ہم جب کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر لاتے ہیں یا اسی کی مثل"

الحمدللہ تفہیم البخاری کا بیسواں پارہ مکمل ہوا

تم الحمد للہ

تفہیم البخاری کی جلد دوم ختم ہوئی